امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

مرتب

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار
اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

اَلْمُخْتَارَاتُ الرَّضَوِيَّةُ مِنَ الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ وَالْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد سوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر
شبیر برادرز
140 اردو بازار لاہور فون 7246006

پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق **شبیر برادرز** محفوظ ہیں

شیخ الحدیث حضرت علامہ **محمد عبدالحکیم شرف قادری** مدظلہ

نام کتاب	•=•=•	المختارات الرضویة من الاحادیث النبویة والآثار المرویة
عرفی نام	•=•=•	**جامع الاحادیث**
افادات	•=•=•	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی	•=•=•	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج	•=•=•	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•	مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	•=•=•	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی	•=•=•	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت	•=•=•	روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور

☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

☆ **مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی** سبزی منڈی کراچی

☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور ، کراچی

☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

۵

کتاب الجنائز

ابواب

موت	۵	تجہیز وتکفین وتدفین	۱۱
نماز جنازہ	۲۷	نماز جنازہ کی دعائیں	۵۶
زیارت قبور	۶۳	احترام مقابر	۷۵
مردوں سے حسن سلوک	۸۴	عالم برزخ کے احوال	۹۱
سوگ اور نوحہ	۱۰۵	اذان قبر	۱۱۲
کفن میں تبرکات	۱۱۷	[illegible]	۱۲۰
شہید کی فضیلت	۱۲۳	تابوت	۱۲۹

اجمالی فہرست

۱۔ کتاب الجنائز ۳
۲۔ کتاب الزکوۃ ۱۵۵
۳۔ کتاب الصوم ۲۰۷
۴۔ کتاب الحج ۲۴۷
۵۔ کتاب النکاح ۲۸۹
۶۔ کتاب الطلاق ۳۶۱
۷۔ کتاب البیوع ۳۷۹
۸۔ کتاب الأیمان ۴۱۵
۹۔ کتاب الحدود والدیات ۴۲۳
۱۰۔ کتاب الہجرۃ والجہاد ۴۵۹
۱۱۔ کتاب الخلافۃ ۴۶۹
۱۲۔ کتاب الرؤیا ۴۸۷
۱۳۔ کتاب الاطعمۃ والاشربۃ ۴۹۷
۱۴۔ کتاب الاضحیۃ ۵۱۹
۱۵۔ کتاب الصید والذبائح ۵۲۹
۱۶۔ کتاب الطب والرقی ۵۳۹

ا۔ موت

(۱) مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو

۱۰۱۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو لا اله الا الله سکھاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام سکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔ اور جو دفن ہو چکا حقیقۃ مردہ ہے اور اسے بھی کلمۂ پاک سکھانے کی حاجت، بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔ اور بیشک اذان میں یہی کلمہ لا اله الا الله تین جگہ موجود ہے بلکہ اسکے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ انکے سوال تین ہیں۔ من ربك، تیرا رب کون؟ مادینك، تیرا دین کیا ہے؟ ما کنت تقول فی هذا الرجل، تو ان مرد یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اب اذان کی ابتداء میں، الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله، اور

۱۰۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء تلقین المریض عند الموت، ۱/۱۱۷
السنن لابی داؤد کتاب الجنائز باب فی التلقین، ۲/۴۴۴
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی تلقین المیت، ۱/۱۰۵
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۳۸۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۲۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۲۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۱۱
کنز العمال للمتقی، ۲۵۱۶۰، ۹/۹۸ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۳۱۰
المسند للعقیلی، ۳/۷۳ ☆ کامل لابن عدی، ۵/۲۷۷
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۹۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۲۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۸ ☆

آخر میں " الله اکبر ، الله اکبر " سوال من ربك، کا جواب سکھائیں گے۔ ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشهد ان محمد رسول الله ، اشهد ان محمد رسول الله ، سوال " ما کنت تقول فی هذا الرجل " کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلاۃ ، حی علی الفلاح ، جواب " ما دینك " کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے کہ " الصلوۃ عماد الدین " تو بعد دفن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۶۹

(۲) رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی

۱۰۱۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِی رُوْعِی اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔ الکوکبۃ الشہابیہ ۲۲

(۳) موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں

۱۰۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کفارۂ گناہ ہے ہر سنی مسلمان کیلئے۔ اہلاک الوہابیین ۱۹

۱۰۱۸۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۵۹/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۸/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۳٤/٦ ☆

۱۰۱۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۳/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۲۷/۱
کنز العمال للمتقی، ٤۲۱۲۲، ۵٤۸/۱۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۷/۱
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲۳۱/۲ ☆

(۴) جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت

۱۰۲۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أُجِيزَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَآءِ۔ جد الممتار ۱/۴۰۸

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں انتقال کر جائے اسکو عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہو گی۔ ۱۲م

(۵) روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟

۱۰۲۱۔ **عن** أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قال: دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی ابی سلمة و قد شق بصره فاغمضه ثم قال: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: لَا تَدْعُوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَاتَقُوْلُوْنَ، ثم قال: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اخْلُفْهُ فِیْ عُقْبَةِ الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپکی آنکھیں کھلی ہیں تو

۱۰۲۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۵۵۹۵، ۲۶۹/۳ ☆ کشف لإخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۲
المسند للربیع بن حبیب، ۱۳/۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۶/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۸۳، ۷۱۹/۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۵۵/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۱۷/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۹/۲
جامع مسانید ابی حنیفه، ۱۵۷/۱ ☆ المسند لابی حنیفة، ۵۸
۱۰۲۱۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۳۰۰/۱ ☆
السنن لابی داؤد، باب تغمیض المیت، ۲٤٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۷/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸٤/۳
کنز العمال للمتقی، ٤۲۱۷۲، ۵۶۱/۱۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۵۷۲،
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰۳/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۰۵/۲

آپ نے انکو اپنے دست مبارک سے بند فرمادیا اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہوجاتی ہے تو نگاہ پیچھے پیچھے اسے دیکھتی جاتی ہے۔ یہ سن کر اہل خانہ چیخ کر آواز سے رونے لگے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی طرف سے بھلائی کے علاوہ بین کرنے میں کوئی دوسرا کلمہ نہ نکالو کہ ملائکہ تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ لوگوں میں انکا درجہ بلند فرما۔ باقی ماندہ لوگوں میں کسی کو انکا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! انکی اور ہماری مغفرت فرما اور انکی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

(٦) نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر

١٠٢٢ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جوان بچوں پر کریگا۔

١٠٢٣ ـ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

١٠٢٢ ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب ما قيل فی الأولاد المسلمين، ١٨٤/١
السنن للترمذی، باب ما جاء فی ثواب من قدم ولدا، ١٢٦/١
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصيب بولده، ١١٦/١
كنز العمال للمتقی، ٦٥٦٠، ٢٨٢/٣ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ١٨٦/٧
الترغيب و الترهيب للمنذری، ٧٤/٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٤٩٥/٢
١٠٢٣ ـ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصيب بولده، ١١٦/١

١٠٢٤۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ دَخَلَ، فقالو: یا رسول الله! او اثنان، قال: اَوِ اثْنَانِ، قالوا: او واحد، قال: اَوْ وَاحِدٌ، ثم قال: وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسُرَرِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! یا دو، فرمایا: یا دو، عرض کیا: یا ایک، فرمایا: یا ایک، پھر فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الہی کی امید میں اسکی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔

١٠٢٥۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِی فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِی؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُوْلُ: اِبْنُوْا لِعَبْدِی بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرمایا: تم نے اسکے دل کا پھل توڑلیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں، فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا،؟ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر کیا اور "انا لله و انا الیه راجعون" پڑھا۔ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام حمد کا مکان رکھو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۱

١٠٢٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥١٠/٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٩٩/٢٠

١٠٢٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤١٥/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٩/١

(۷) جو جس حال میں مریگا اسی پر اٹھیگا

١٠٢٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَاتَ عَلٰی شَیْءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس حال میں مریگا اللہ تعالیٰ اسے اسی حال میں اٹھائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

افسوس ان مسلمانوں پر جو مسلمانوں کی مخالفت میں ہندوؤں کا ساتھ دیں اور انکی جماعت بڑھادیں، انکا نفع چاہیں، مسلمانوں کو نقصان پہونچائیں خصوصاً وہ بھی ایسی بات میں جسکی بنا مذہبی کام پر ہو ان لوگوں کو توبہ کرنا چاہیئے ورنہ اندیشہ کریں کہ اسی حالت میں موت آگئی تو حشر بھی ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱

١٠٢٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/٣١٤ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/٣١٣
التفسير للبغوى، ٤/٦٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٧٧١، ١٥/٦٨١
السلسلة الصحيحة للالبانى، ٢٨٣ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب، ١/٢٩

۲۔ تجہیز و تکفین وتدفین

(۱) غسل وکفن

١٠٢٧۔ **عن** اُم عطیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما دخل علینا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نحن نغتسل ابنته فقال : اغسلنها ثلثلا و خمسا او اکثر من ذلك ان رأیتن ذلك بماء وسدرو اجعلن فی الآخرة کافوراو شیئامن کافور فاذا فرغتن فاذننی، فلما فرغنا آذنا ہ فالقی علینا حقوہ فقال : اِشعِرنَّهَا اِیَّاهُ ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاجزادی (حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو غسل دے رہے تھے۔ سرکار نے فرمایا: انکوتین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا۔ خواہ صاف پانی سے یا بیری کے پتوں کو جوش دیکر اور بعد میں کافور لگانا۔ پھر جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے بتانا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے بتایا۔ سرکار نے ہمیں تہبند عطا فرمایا کہ انکے بدن سے متصل رکھنا۔

فتاوی رضویہ ۱۳۰/۴

(۲) کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا

١٠٢٨۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ کَتَبَ هٰذِه الدُّعَاءَ وَجَعَلَهٗ بَیْنَ صَدْرِ الْمَیِّتِ وَکَفنِهٖ فِی رُقْعةٍ لَمْ یَنَلْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلَا یَرٰی مُنْکَرًا وَ نَکِیْرًا وَهُوَ هٰذَا " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ "۔ فتاوی رضویہ ۱۲۸/۴

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ دعا لکھی اور ایک کپڑے

١٠٢٧۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ٣٠٤/١

الجامع الصحیح للبخاری، باب نقض شعر المراۃ، ١٦٨/١

١٠٢٨۔ السلسلة الضعیفة للالبانی، ٤١٦/١ ☆ نوادر الاصول لحکیم للترمذی،

پر لپیٹ کر میت کے سینہ پر رکھی تو اسکو نہ عذاب قبر ہو اور نہ منکر نکیر کو دیکھے۔ وہ دعا یہ ہے "لا اله الا الله والله اکبر ، لا اله الا الله وحده لا شريك له ، لا اله الاالله له الملك وله الحمد ، لا اله الاالله ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم۔" ۱۲م

(۳) جنازہ میں جلدی کرو

۱۰۲۹۔ **عن** حصين بن دحدح الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: عَجِّلُوا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِى لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ اَهْلِهٖ۔

حضرت حصین بن دحدح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرو کہ مسلمان مردے کو روکنا نہ چاہئے۔

۱۰۳۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلىٰ قَبْرِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلدی دفن کو لے جاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا علماء فرماتے ہیں: کہ اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا تو جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں۔ پہلے ہی دفن کردیں۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اسکے خلاف رائج ہے۔ جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعت کثیرہ کے انتظار میں رو کے رکھتے ہیں۔ اور نرے جہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے۔ کوئی کہتا ہے نماز کے بعد دفن کریں گے تو میت کو ہمیشہ جمعہ ملتا رہیگا۔ یہ سب بے اصل اور خلاف مقصد شرع ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵۰/۴

۱۰۲۹۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز، باب تعجيل الجنازة، ۴۵۰/۲

۱۰۳۰۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۴۴۴/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۷۰/۱
الدر المنثور للسيوطى، ۳۸/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۴۴/۳
كنز العمال للمتقى، ۴۲۳۹۰، ۸۵۲/۱۵ ☆

(۴) اچھا کفن دو اور میت کا دَین جلد ادا کرو

۱۰۳۱ ـ **عن** اُم المؤمنین اُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْسِنُوا الْكَفَنَ وَلَا تُوذُوا مَوْتَاكُمْ بِعَوِيلٍ ، ولا تَاخِيرِ وَصِيَّةٍ وَلَا بِقَطِيعَةٍ ، وَعَجِّلُوا قَضَاءَ دَيْنِهِ وَاعْزِلُوا عَنْ جِيرَانِ السُّوْءِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا کفن دو، اور اپنی میت کو چلا کر رونے، یا اسکی وصیت میں دیر لگانے، یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچاؤ۔ اور اسکا قرض جلد ادا کرو، اور برے ہمسائے سے الگ رکھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قبور کفار واہل بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۶۱

(۵) میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے

۱۰۳۲ ـ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها انها سئلت عن المیت یسرح رأسه فقالت : علام تنصون میتکم ـ فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ سے میت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا کنگھی کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچاؤ گے۔ ۱۲م

۱۰۳۳ ـ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها انها رأت امراة یکدون رأسها بمشط فقالت : علام تنصون میتکم۔

فتاوی رضویہ، ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے دیکھا

۱۰۳۱ ـ المسند الفردوس للدیلمی، ۲۱۸

۱۰۳۲ ـ کتاب الآثار للمحمد، باب الجنائز و غسل المیت، ۴٦

۱۰۳۳ ـ المصنف لعبد الرزاق، باب شعر المیت و اظفاره، ۳/۴۳۷

کہ ایک عورت کے جنازہ کو کنگھی کی جارہی ہے تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی مت کو تکلیف پہونچارہے ہو۔ ۱۲م

(۶) جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے

۱۰۳۴۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن یسمع من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو یمشی خلف الجنازۃ الا قول "لا الہ الا اللہ"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی کسی جنازہ کے پیچھے چلتے تو 'لا الہ الا اللہ' پڑھتے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵

(۷) میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے

۱۰۳۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حضرت مع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی جنازۃ فلما وضعھا فی اللحد قال: بسم اللہ و فی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ، فلما اخذ فی تسویۃ اللبن علی اللحد قال: اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر، اللھم جاف الارض عن جنبھا وصعد روحھا ولقھا منک رضوانا، قالت: یا ابن عمر، أ شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام قلتہ برأیک؟ قال: إنی إذا لقادر علی القول بل شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے اسکو قبر میں رکھا تو "بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" پڑھا۔ جب اینٹیں دی جانے لگیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اسکو شیطان سے محفوظ رکھ اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ زمین کو اسکے دونوں پہلوؤں سے کشادہ فرما۔ اسکی روح بلند فرما اور اسکو اپنی شرف لقا سے مشرف فرما اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو۔ میں نے کہا: اے ابن عمر! کیا اس سلسلہ میں تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ دعائیہ کلمات کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا:

بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔

فتاوی رضویہ ۶۷۰/۲

(۸) میت قبر میں رکھ کر دعا کرنا

۱۰۳۶۔ **عن** عمرو بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: كانوا يستحبون اذا وضع الميت فی اللحد ان يقولوا: اللهم اعذه من الشيطان الرجيم۔

حضرت عمرو بن مرہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں: الٰہی! اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔

۱۰۳۷۔ **عن** خيثمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: كانوا يستحبون اذا وضعوا الميت ان يقولوا: بسم الله وفی سبيل الله وعلی ملة رسول الله، اللهم اجره من عذاب القبر وعذاب النار ومن شر الشيطان الرجيم۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو یوں کہیں: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر، الٰہی اسے عذاب قبر وعذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش۔

فتاوی رضویہ ۶۷۰/۲

(۹) جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ

۱۰۳۸۔ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال قال لابنه وهو فی سياق الموت! اذا انا مت فلا تصاحبنی نائحة ولا نارا۔ فتاوی رضویہ ۱۴۱/۴

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے موت سے کچھ قبل فرمایا: جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی رونے والی جائے اور نہ آگ۔ ۱۲م

۱۰۳۶۔ نوادر الاصول للحکیم للترمذی، الفصل التاسع الاربعون، ۲۲۳

۱۰۳۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، ما قالوا اذا وضع المیت فی قبره، ۳۲۹/۳

۱۰۳۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۷۶/۱

(۱۰) جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں

۱۰۳۹۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه رأی نسوة فی جنازة فقال: ارجعن مازورات غیر ماجورات، فکن لتفتن الاحیاء وتوذین الاموات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ میں کچھ عورتیں دیکھیں تو ارشاد فرمایا: پلٹ جاؤ، گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل۔ تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی ہو اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۰

(۱۱) معظم دینی و بزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے

۱۰۴۰۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان امرأة جاءت الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببردة منسوجة فیها حاشیتان، تدرون ما البردة؟ قالوا: الشملة، قال: نعم، قالت: نسجتها بیدی فجئت لاکسوکها فاخذها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محتاجا الیها فخرج الینا وانها ازاره فحسنها فلان فقال: اکسنیها ما احسنها، فقال القوم: ما احسنت لبسها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محتاجا الیها ثم سألته وعلمت انه لا یرد، قال: انی والله ما سألته لالبسه وانما سألته لتکون کفنی، قال سهل، فکانت کفنه۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تہبند اپنے ہاتھ سے نہایت خوبصورت بن کر پیش کیا۔ سرکار کو اس وقت ضرورت تھی قبول فرمالیا۔ اس تہبند کو باندھ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں ایک صحابی (حضرت عبدالرحمن بن عوف یا حضرت سعد بن ابی وقاص) نے تعریف کرتے ہوئے اسکو طلب کرلیا۔ حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الکرماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے۔ پھر آپ

۱۰۳۹۔ السنن لسعید بن منصور، شرح الصدور، ۲۷۸

۱۰۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استعد الکفن الخ، ۱/۱۷۰

نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا: واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی اس نیت پر انکار نہ فرمایا۔ آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔

(۱۲) حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا

۱۰۴۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لما ماتت فاطمۃ ام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما خلع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیصہ والبسہا ایاہ واضطجع فی قبرہا فلما سوی علیہا التراب قال بعضہم: یا رسول اللہ ا رأیناک صنعت شیئا لم تصنعہ باحد، قال: اِنِّی اَلْبَسْتُهَا قَمِیْصِی لِتُلْبَسَ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا فِی قَبْرِهَا لِاُخَفِّفَ عَنْهَا مِنْ ضُغْطَةِ الْقَبْرِ اِنَّهَا کَانَتْ اَحْسَنَ خَلْقِ اللّٰهِ صَنْعًا اِلَیَّ بَعْدَ اَبِی طَالِبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نے اپنی قمیص مبارک انکے کفن کے لئے عطا فرمائی اور قبر میں اترے۔ جب مٹی برابر کی جا چکی تو بعض صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسا کام دیکھا جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی قمیص کفن میں اس لئے عنایت کی تا کہ یہ جنت کا لباس پہنیں پھر انکی قبر میں اترا، تا کہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں کہ یہ ابو طالب کے بعد مجھ پر مخلوق خدا میں سب سے زیادہ احسان کرنے والی تھیں۔

(۱۳) عبداللہ بن اُبی منافق کے کفن کے لئے حضور نے قمیص دی

۱۰۴۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان عبداللہ بن ابی لما توفی جاء ابنہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: اعطنی قمیصک اکفنہ فیہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ فقال: آذنی اصل علیہ فاذنہ فلما اراد ان یصلی علیہ جذبہ عمر فقال: الیس اللہ نہاک ان تصلی علی المنافقین فقال:

۱۰۴۱۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۹/۲۵۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۲۴

۱۰۴۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الذی الخ، ۱/۱۶۹

انا بین خیر تین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین جب مرا تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ میں اپنے والد کو اس میں کفن دوں اور آپ اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ حضور نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: مجھے اطلاع دینا میں نماز جنازہ پڑھونگا۔ لہذا اطلاع آنے پر حضور نے جانے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر نے روکا کہ آپ اس منافق پر کیسے نماز پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمادیا ہے۔ سرکار نے فرمایا: مجھے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

۲۰۴۳۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی بعد ما دفن فاخرجہ فنفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے یہاں اس وقت تشریف لائے جب کہ وہ دفن کیا جا چکا تھا۔ آپ نے اسکو نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالکر قمیص مقدس بھی عطا کی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بدلہ اسکا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما گرفتار آئے برہنہ تھے۔ بوجہ طویل قامت کسی کا کرتہ ٹھیک نہ آتا تھا۔ اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا۔ حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہل بیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے۔ لہذا آپنے دو قمیصیں مبارک اسکے کفن میں عطا فرمائے۔ نیز مرتے وقت وہ ریاکار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں۔ پھر اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی۔ اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ پھر حکمت الٰہی

۱۰۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الخ، ۱/۱۶۹

اس عطائے بے مثال میں یہ ہوئی کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ شان رحمت دیکھ کر کہ اپنے کتنے بڑے دشمن کو کیسا نوازا ہے۔ ہزار آدمی قوم ابن ابی سے مشرف بہ اسلام ہوئے کہ واقعی یہ حلم ورحمت وعفو ومغفرت نبی برحق کے سوا دوسرے سے متصور نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله و صحبه اجمعین وبارك وسلم۔

فتاوی رضویہ ۱۳۰/۴

(۱۴) بعد دفن دعا پڑھو

١٠٤٤۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم يقف على القبر بعدما سوى عليه فيقول: اَللّٰهُمَّ! نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهِ، اَللّٰهُمَّ! ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَهُ وَلَا تَبْتَلِهُ فِي قَبْرِهِ بِمَا لَا طَاقَةَ لَهُ بِهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب مردہ دفن ہو کر قبر درست ہو جاتی تو آپ قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرتے۔ الہی! ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الہی! سوال کے وقت اسکی زبان درست رکھ۔ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جسکی اسے طاقت نہ ہو۔

(۱۵) بعد دفن استغفار کرو

١٠٤٥۔ **عن** أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلى الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف علیه قال: اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اسکے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس

١٠٤٤۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٩٩/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٨٢/٤

١٠٤٥۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للمیت الخ، ٤٥٩/٢

المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، ٣٧٠/١

الجامع الصغیر للسیوطی، ٤١٩/٢

سے سوال ہوگا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے۔ امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں: نماز جنازہ باجماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانہ شاہی پر میت کی شفاعت اور عذر خواہی کے لئے حاضر ہوا اور اب قبر پر کھڑے ہوکر دعا، یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اس نئی جگہ کا ہول اور نکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے۔ اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استحباب دعا کا، عالم میں کوئی عالم منکر ہو۔ امام آجری فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح اذکار امام نووی و جوہرۂ نیرہ و درمختار و فتاوی عالمگیری وغیرہا اسفار میں ہے۔ طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحاق صاحب دہلوی نے مأۃ مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پر اذان کیسی ہے۔

فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق و فتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی اتنا نہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الہی ہے اور ہر ذکر الہی دعا تو وہ بھی اسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے۔ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

کل دعاء ذکر و کل ذکر دعاء۔

ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔

۱۰۴۶۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

۱۰۴۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ، ۱۷۴/۲

۱۰۴۷۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فجعل الناس یجھرون بالتکبیر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَیُّھَا النَّاسُ ! اَرْبِعُوا عَلیٰ اَنْفُسِکُمْ ، اِنَّکُمْ لَیسَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ، اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَہٗ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَھُوَ مَعَکُمْ ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ لوگوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع وبصیر سے دعا کرتے ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمہ اللہ اکبر کو دعا فرمایا۔ تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک رہا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲

(۱۶) مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۰۴۸۔ **عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا و ھو یعلم ما یکون فی اھلہ بعدہ و انھم یغسلونہ ویکفنونہ وانہ لینظر الیھم ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اسکے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہورہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۴۹۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا مات المیت فملک قابض نفسہ، فما من شیٔ الا وھو یراہ عند غسلہ و عند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا

۱۰۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب خفض الصوت بالذکر، ۲/۳۴۶

۱۰۴۸۔ شرح الصدور للسیوطی، ۲۹

۱۰۴۹۔ شرح الصدور للسیوطی، باب معرفۃ المیت، ۲۹

ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۰۵۰۔ **عن** عمر و بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده كیف یغسله و كیف یكفن و كیف یمشی به و یقال له وهو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کہ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۰۵۱۔ **عن** بکر بن عبدالله المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغنی انه ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه ویكفنونه وهو یری ما یصنع اهله فلم یقدر علی الكلام لینهاهم عن الرنة و العویل۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ جو شخص مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اسکے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور وفریاد سے منع کرے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۰۵۲۔ **عن** سفیان رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان المیت لیعرف كل شئ حتی انه لینا شد بالله غاسله الا خففت علی قال: ویقال له وهو سریره اسمع ثناء الناس علیك۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بارے میں کیا کیا کہتے ہیں

۱۰۵۰۔ حلية الاولياء لابی نعیم، ۳۴۹/۳

۱۰۵۱۔ شرح الصدور للسیوطی، باب معرفة المیت، ۳۹

۱۰۵۲۔ شرح الصدور للسیوطی، باب معرفة المیت،

١٠٥٣۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : الروح بیدالملك یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع ما یقال لك الحدیث۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

١٠٥٤۔ **عن** ابن ابی نجیح رضی اله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اسکی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ اور کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

١٠٥٥۔ **عن** ابی عبدالله بکرالمزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : حدثت ان المیت لیستبشر بتعجیله الی المقابر۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جعلنا الله بمنه و کرمه من المسرورین المستبشرین برحمته المریحین بالموت بجوده۔ آمین، آمین۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۱۷) نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو

١٠٥٦۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

١٠٥٣۔ شرح الصدور للسیوطی ، باب معرفة المیت ، ٤٠ ،

١٠٥٤۔ شرح الصدور للسیوطی ، باب معرفة المیت ، ٤٠

١٠٥٥۔ شرح الصدور للسیوطی ، باب معرفة المیت ، ٤٠

١٠٥٦۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٦/٣٥٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ١/٧٤

المجروحین لابن حبان ، ١/٢٩١ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ، ٥٦٣

کنز العمال للمتقی ، ٤٢٣٧١ ☆

علیه وسلم : اِدْفِنُوا مَوْتَا كُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِيْنَ ، فَاِنَّ الْمَيِّتَ يَتَاَذَّى بِجَارِ السُّوْءِ كَمَا يَتَاَذَّى الْحَيُّ بِجَارِ السُّوْءِ۔
فتاوی رضویہ ۴/۱۰۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ کیونکہ مردہ اپنے بدکار پڑوسی سے ویسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسی زندہ اپنے برے پڑوسی سے۔ ۱۲م

(۱۸) انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے

۱۰۵۷۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَفِيْ سُرَّتِهٖ مِنْ تُرْبَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ مِنْهَا حَتّٰى يُدْفَنَ فِيْهَا وَاَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْهَا نُدْفَنُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابوبکر وعمر ایک مٹی سے بنے۔ اسی میں دفن ہونگے۔

۱۰۵۸۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :...

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶۷۳، ۱۱/ ۵۶۵ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/ ۱۹۳

۱۰۵۸۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی، یہ کتاب نہیں مل سکی لہذا متن نقل نہیں کیا جاسکا۔ ۱۲م

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ جو رحم زن پر موکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لیکر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! بنے گا یا نہیں؟ اگر فرماتا ہے: نہیں، تو اس میں روح نہیں پڑتی اور خون ہوکر رحم سے نکل جاتا ہے۔ اور اگر فرماتا ہے: ہاں، تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اسکا رزق کیا ہے؟ زمین میں کہاں کہاں چلے گا؟ کیا عمر ہے؟ کیا کام کریگا؟ ارشاد ہوتا ہے: لوح محفوظ میں دیکھ کہ اس میں نطفہ کا سب حال پائیگا۔ پھر فرشتہ وہاں کی مٹی لاتا ہے جہاں اسے دفن ہونا ہے۔ اسے نطفہ میں ملا کر گوندھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ ”زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں پھر ہم تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ، ص۔ ۱۰۰

۱۰۵۹۔ **عن** عطاء الخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الملك ینطلق فیأ خذ من تراب المکان الذی یدفن فیه فیذره علی النطفة فیخلق من التراب و من النطفة و ذلك قوله تعالیٰ: منها خلقنا کم وفیها نعید کم الآیة۔

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جاکر اسکے مدفن کی مٹی لاکر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے۔ تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے۔ اور یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد کہ: ”ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا اور اسی میں پھر تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ ص ۱۰۰

(۱۹) حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی

۱۰۶۰۔ **عن** عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنه ان فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنها لما حضرتها الوفاة امرت علیا کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم فوضع لها غسلا فاغتسلت و تطهرت ودعت ثیاب اکفانها فلبستها ومست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تکشف اذا قضت وان تدرج کما هی فی ثیا بها، قال: فقلت له: هل علمت احدا فعل ذلك؟ قال: نعم، کثیر بن عباس، و کتب فی اطراف اکفانه، شهد کثیر بن عباس، ان لا اله الا اللہ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

۱۰۵۹۔ الترغیب والترہیب للمنذری،

۱۰۶۰۔ المصنف لعبد الرزاق، کتاب الجنائز، ۴۱۱/۳

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی، پھر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفنا دی جائیں۔ میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے؟ کہا: ہاں، حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے، لا الہ الا اللہ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۲۸

۳۔ نماز جنازہ

(۱) ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۶۱۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیْکُمْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ مَاتَ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ۔
فتاوی رضویہ ۱۳/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی نماز جنازہ تم پر واجب ہے خواہ نکوکار ہو یا بدکار اگرچہ اس نے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ کئے ہوں۔ ۱۲م

(۲) مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے

۱۰۶۲۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَوَّلُ تُحْفَۃِ الْمُؤْمِنِ اَنْ یُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

(۳) مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم

۱۰۶۳۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَہِدَ الْجَنَازَۃَ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْھَا فَلَہٗ قِیْرَاطٌ، وَمَنْ شَہِدَ ھَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ، قیل : وما قیراطان ، قال : مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ اَصْغَرُ ھَا اُحُدٌ۔

۱۰۶۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی الغزو مع ائمۃ الجور، ۳۴۳/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۱۲۱/۳ ☆ السنن للدارقطنی، ۵۶/۲
العلل المتناہیۃ لابن الجوزی، ۲۵/۱،
۱۰۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۷/۱ ☆ العلل المتناہیۃ لابن الجوزی، ۳۸۲/۱
۱۰۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من انتظر حتی یدفن، ۱۷۷/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۷/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اسکے لئے ایک دانگ ثواب ہے، اور ن تک حاضر رہے تو دو دانگ، عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں، فرمایا: جیسے دو بڑے پہاڑوں میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔

١٠٦ ـ **عن** ثوبان رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ ليه وسلم: مَنْ صَلّى عَلىٰ جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ، قال: ئل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن القيراط فقال: مِثْلُ أُحُدٍ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اسے ایک دانگ ثواب ہے۔ اور جو دفن تک اضر رہا اسے دو دانگ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دانگ کے بارے میں پوچھا لیا تو فرمایا: احد پہاڑ کے برابر۔

١٠٦٤ ـ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال سول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَكَفَّنَهُ وَحَنَّطَهُ وَحَمَلَهُ

---

١٠٦ ـ الجامع للترمذى، ما جاء فى فضل الصلوة على الجنازة، ١٢٤/١
السنن لابى داؤد، فضل الصلوة على الجنازه، ٤٥١/٢
السنن لابن ماجه، ما جاء فى ثواب من صلى على جنازة، ١١١/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٠٤/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٥٥/٣
كنز العمال للمتقى، ٤٢٣٥٩، ٥٩٦/١٥ ☆ التفسير لابن كثير، ١٣٥/٤
السنن الكبرى للبيهقى، ٤١٢/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣٤٩/٤

١٠٦٤ ـ الصحيح لمسلم كتاب الجنائز، ٣٠٧/١
السنن لابن ماجه، باب فى ثواب من صلى على جنازة، ١١٢/١
السنن الكبرى للبيهقى، ٤١٣/٣ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٦٢٦٨، ٤٤٩/٣
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣٤٢/٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٧٥/٧
اتحاف السادة للزبيدى، ٤٥٥/٣ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ١٠٥/٢
الكنى و الاسماء للدولابى، ٥٦/٢ ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم، ١٠٥٧
التاريخ الكبير للبخارى، ٢٧٣/٢ ☆

١٠٦ ـ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى غسل الميت، ١٠٦/١
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣٢٩/٤ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى، ٢٠٤/٢
العلل المتناهية لابن الجوزى، ٤٧٤/٢ ☆

وَصَلّٰی عَلَيْهِ وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَارَأٰى خَرَجَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ مِثْلَ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے، اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

١٠٦٦۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ اَتْبَعَ جَنَازَةً حَتّٰی يُقْضٰى دَفْنُهَا كُتِبَتْ لَهٗ ثَلٰثَةُ قِيْرَاطٍ، اَلْقِيْرَاطُ مِنْهَا اَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ اُحُدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اسکے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے۔ ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

١٠٦٧۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰی يُقْضٰى قَضَاءُهَا اَوْتُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی اسے ایک قیراط ثواب اور جس نے دفن تک انتظار کیا اسے دو قیراط۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱

(۴) نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے

١٠٦٨۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

١٠٦٦۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ٩/١١٧ ☆ مجمع البحرين، ٤١٣٩

١٠٦٧۔ مسند البزار، ٥/٢٠٩ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ٣/١٣

١٠٦٨۔ المسند لابی داؤد، باب اذا صلی باب اذا فی جماعة ثم ادرك لعيدة، ١/٨٦

الجامع الصغير للسيوطی، ٢/٥٨١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/١٩

السنن الكبرىٰ للبيهقی، ٢/٣٠٣ ☆ نصب الراية للزيلعی، ٢/٥٥

التمهيد لابن عبدالبر، ٤/٢٤٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٢١٥٧

حلية الاولياء لابی نعيم، ٨/٣٨٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣/٤٣١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تُصَلُّوا صَلٰوۃً فِی یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نماز ایک دن میں دوبارہ نہ پڑھو۔

۱۰۶۹۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لا یصلی بعد صلاۃ مثلها۔ فتاوی رضویہ، ۴/۴۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کسی نماز کے بعد اس کے مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے متعلق امام محمد نے فرمایا: یہ مرفوع ہے۔ یہ حدیثیں بھی نماز جنازہ کی نفی تکرار پر صریح دال ہیں۔ حدیث ثانی تو عام مطلق ہے اور اول میں 'فی یوم' کی قید اس نظر سے کہ مثلا ظہر کی نمازوں کی تکرار سے تو آپ ہی مکرر ہوگی۔ کل کی ظہر اور آج کی کہ ان کا سبب وقت ہے جب وقت دوبارہ آیا دوبارہ آئی۔ مگر ایک ہی سبب یعنی ایک ہی وقت میں مکرر نہ ہوگی۔ نماز جنازہ کا سبب مسلم میت ہے۔ جب میت متکرر ہو نماز متکرر ہوگی۔ مگر ایک ہی میت پر متکرر نہیں ہوسکتی۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۸

دوسری بات یہ کہ اگر نماز جنازہ میں تکرار کی اجازت دیتے ہیں تو لوگ تسویف وکسل کی گھاٹی میں پڑینگے۔ کہیں گے جلدی کیا ہے، اگر ایک نماز ہوچکی ہم دوبارہ پڑھ لیں گے، اس تقدیر پر اگر لوگوں کا انتظار کیا جائے تو جنازہ کو دیر ہوتی ہے۔ اور جلدی کیجئے تو جماعت ہلکی رہتی ہے اور دونوں باتیں مقصود شرع کے خلاف۔ لاجرم مصلحت شرعیہ اسی کی مقتضی ہوئی کہ تکرار کی اجازت نہ دیں۔ جب لوگ جانیں گے کہ اگر نماز ہوچکی تو پھر نہ ملے گی اور ایسے افضال عظیمہ ہاتھ سے نکل جائینگے تو خواہی نخواہی جلدی کرتے حاضر آئیں گے۔ اور میت کے فائدے اور اپنے بھلے کے لئے جلد جمع ہوجائینگے اور شرع مطہر کے دونوں مقصد باحسن وجوہ رنگ ظہور پائینگے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱

تیسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر جسکو بعض لوگ نماز غائبانہ سے تعبیر کرتے ہے

۱۰۶۹۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۵۵ ☆

صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔ واقعہ نجاشی، واقعہ معاویہ لیثی، واقعہ امرائے موتہ، ان میں اول ودوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔ تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔ اور دوم وسوم کی سند صحیح نہیں۔ اور سوم صلاۃ بمعنی نماز صریح نہیں۔ انکی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے۔

عام طور پر ترک اور صرف دو ایک بار وقوع خود ہی بتا رہا ہے کہ کوئی خصوصیت خاصہ تھی جسکا حکم عام نہیں ہوسکتا، حکم عام وہی عدم جواز ہے جسکی بنا پر عام احتراز ہے۔

☆ واقعہ اولیٰ

حضرت نجاشی سے متعلق ہے جسکی تفصیل احادیث میں اس طرح ہے۔

۱۰۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نعی لهم النجاشی صاحب الحبشة فی اليوم الذی مات فيه وقال: اِسۡتَغۡفِرُوۡا لأَخِيۡكُمۡ، وصفّ بهم فی المصلی فصلی عليه و كبر عليهم اربعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن انکا وصال ہوا۔ فرمایا: اپنے دینی بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ پھر حضور نے عیدگاہ میں صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔ ۱۲م

۱۰۷۱۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما ان نبی الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم صلی علی النجاشی فصففنا وراءه فكنت فی الصف

۱۰۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب موت النجاشی، ۵۴۸/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۹/۱
السنن للنسائی، عدد التکبیر علی الجنازة ۲۱۷/۱
التمهید لابن عبدالبر، ۳۲۴/۶

۱۰۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب موت النجاشی، ۵۴۷/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۹/۱
التمهید لابن عبدالبر، ۳۲۵/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۸/۳
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۵۴/۱۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۳۵/۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۳۴ ☆

الثانی او الثالث۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز پڑھی تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(۵) حضور کا غائبانہ نماز پڑھنا آپکی خصوصیات سے ہے

۱۰۷۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیہ، فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفہ فکبر اربعا وھم لا یظنون الا ان جنازۃ بین یدیہ۔

حضرت عمران بن حصین و دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی انتقال کر گیا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں، صحابہ کو یہی ظن تھا کہ انکا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

۱۰۷۳۔ **عن** عمران بن حصین وعن الصحابۃ جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا، الی ان قال: فصلینا خلفہ ونحن لا نری الا ان الجنازۃ قدامنا۔

حضرت عمران بن حصین و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مذکور مروی ہے یہاں تک کہ حضرت عمران نے فرمایا: ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں روایات صحیح عاضد قوی ہیں اس حدیث مرسل اصولی کی کہ امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں نقل فرمائی۔

۱۰۷۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۴۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۳۹
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۲، ۱۲/۱۵۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۲۲۵
۱۰۷۳۔ الصحیح لابی عوانۃ، ☆

۱۰۷۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کشف للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن سریر النجاشی حتی راٰہ و صلی علیہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کردیا گیا تھا۔ حضور نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دارالکفر میں ہوا۔ وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی۔ اسی لئے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لئے یہ باب وضع کیا کہ "الصلوۃ علی المسلم یموت فی بلاد الشرک"۔

۱۰۷۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ و خرج بھم الی المصلی فصف بھم و کبر اربع تکبیرات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دی جس دن انتقال ہوا صحابہ کرام کو لیکر مصلی پر تشریف لائے اور صحابہ کی صفیں قائم فرماکر چار تکبیریں کہیں۔

اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔ جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی۔ نیز بعض کو انکے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی گئی۔ لہذا اس نماز سے مقصود انکی اشاعت اسلام تھی۔

۱۰۷۶۔ **عن** حذیفۃ بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلغہ موت النجاشی فقال: لا صحابہ: ان اخاکم النجاشی قدمات، فمن ارداان یصلی علیہ فلیصل علیہ، فتوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۰۷۴۔ اسباب نزول قرآن للواحدی، ☆ شرح الزرقانی علی المواھب، ۸۷/۸

۱۰۷۵۔ السنن لابی داؤد، باب الصلوۃ علی المسلم، الخ، ۴۵۷/۲

۱۰۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵۰/۴

نحو الحبشة فكبر عليه اربعا۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر ملی تو صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا تو جوان پر نماز پڑھنا چاہے پڑھے۔ پھر حضور نے حبشہ کی جانب متوجہ ہوکر چار تکبیریں کہیں۔

☆ واقعہ ثانیہ حضرت معاویہ لیثی سے متعلق ہے کہ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۷۷۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله عنه قال: ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال مات معاویة فی المدینة اتحب ان اطوی لك الارض فتصلی علیه قال: نعم، فضرب بجناحیه علی الارض فرفع له سریره فصلی علیه وخلفه صفان من الملائكة كل صف سبعون الف ملك۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ مزنی نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں، جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا۔ جنازہ حضور کے سامنے آگیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں، ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

۱۰۷۸۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان جبرئیل علیه السلام أتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: مات معاویة فی المدینة وقال: أتحب أن أطوی لك الأرض فتصلی علیه، قال: نعم، فوضع جناحه الایمن علی الجبال فتواضعت ووضع جناحه الایسر علی الارضین فتواضعت حتی نظرنا الی مكة والمدینة فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۷۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۵۱/۴

۱۰۷۸۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۳۸/۳

و جبرئیل والملائکۃ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کرعرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ بن معاویہ نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضوران پر نماز پڑھیں۔ فرمایا: ہاں، حضرت جبرئیل نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے۔ بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہو گئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کو نظر آنے لگے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرئیل وملائکہ نے ان پر نماز پڑھی۔

ان دونوں حدیثوں کی مکمل سند اس طرح ہے۔

نوح بن عمر السکسکی ثنا بقیۃ بن الولید عن محمد زیاد الالھانی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ المنجم الاوسط ،

اخبرنا ابو الحسن احمد بن عمر بدمشق ثنا نوح عمر بن حری ثنا بقیۃ ثنا محمد بن عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ابو احمد حاکم ۔

۱۰۷۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : مات معاویۃ فی المدینۃ وقال : اتحب ان اطوی بك الارض فتصلی علیہ قال : نعم ، فضرب بجناحیہ الارض فلم تبق شجرۃ ولا اکمۃ الا تضعضعت ورفع لہ سریرہ حتی نظر الیہ فصلی الیہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: مدینہ میں معاویہ کا انتقال ہو گیا ۔ کیا حضوران پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: ہاں، پس جبرئیل نے زمین پر اپنا پر مارا۔ کوئی پیڑ یا ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہو گیا ہو، اوران کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا۔ یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہو گیا۔ اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۸۰۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یا رسول اللہ ! ھل لك ان تصلی علیہ فاقبض

۱۰۷۹۔ باب الصلوۃ علی المیت الغائب، ٥١/٤

۱۰۸۰۔ الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ للعسقلانی ۷، ٤٣٧/٣

لك الأرض، قال: نعم، فصلى عليه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ معاویہ پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے لئے زمین سمیٹ دوں۔ فرمایا: ہاں حضرت جبرئل نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت حضور نے انپر نماز پڑھی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ ان تمام احادیث کو ائمہ حدیث عقیل، ابن حبان، بیہقی، ابوعمرو ابن عبدالبر، ابن جوزی، نووی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔ پہلی دو حدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے عنعنہ کیا۔ یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ ابن زیاد سے روایت ہے۔ معلوم نہیں راوی کون ہے۔ به اعله المحقق في الفتح۔

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔ نیز اسکی سند میں نوح بن عمر ہے۔

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔ یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔ اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی۔

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مزنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہے اور اسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام نودی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری وابن عدی اور ابوحاتم نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔

ابوحاتم ودار قطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔

ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔ اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی۔

ابوالولید طیالسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔

عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علاہی جیسے ہیں یا

اس سے بھی بدتر۔

ابوعمرو بن عبد العزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔ اور دربارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا: کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح۔ یا بالفرض غلط لذاتہ صحیح سہی۔ پھر اس میں کیا ہے۔ خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا۔ تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی۔ جبھی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔ تاکہ حضور نماز پڑھیں۔

وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔

اولاً۔ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا۔

پھر کہا: نیز اسکا مثل انس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مزنی روایت کیا۔

اس میں یہ وہم دلانا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ہیں۔ معاویہ نام جنکے نسب ونسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے مزنی کہا کسی نے لیثی، کسی نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابوعمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح۔ اور لیثی کہنے کو علاء ثقفی کی خطا بتایا۔ اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہرحال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام تثلیث محض باطل۔

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا: معاویہ بن معاویہ مزنی ہیں۔ انکو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مزنی بھی۔ ابوعمرو نے کہا: یہ ہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔ اور طریق دوم نے دوسرے طور پر، اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

☆ واقعہ سوم یہ ہے

١٠٨١۔ **عن** عاصم بن عمر بن قتادة و عبدالله بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قالا: لما التقی الناس بموته جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر وکشف له مابینه وبین الشام فهو ینظر الی معرکتهم، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمَضٰى حَتّٰى اُسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له فقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ يَسْعٰى، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَمَضٰى حَتّٰى اُسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له وقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَهُوَ يَطِيْرُ فِيْهَا بِجَنَاحَيْنِ حَيْثُ شَآءَ۔

حضرت عاصم بن عمر اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پردے اٹھادیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوۃ اور دعا سے مشرف فرمایا: اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے استغفار کرو۔ بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انکو اپنی صلوۃ ودعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اسکے لئے استغفار کرو

١٠٨١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه، ١٦٦/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١١٣/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٥٤/٨
المستدرك للحاکم، ٤٢/٣ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٢٨٤/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٦٠/٦ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ٢٢/١

وہ جنت میں داخل ہوا اور اسمیں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں۔ قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔ اور یہ عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔ عمرو بن حزم صحابی کے پر پوتے۔

ثانیاً۔ خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

ثالثاً۔ عبد اللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبد الجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان۔ تو یہ مرسل نامعتضد ہے۔

رابعاً۔ خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ ھجری میں ہوئی۔ اور خانہ کعبہ ۲ ھجری میں قبلہ قرار پاچکا تھا۔ اور نماز جنازہ کے لئے صرف رویت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود "رابعاً" سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رد ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہوگیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔

خامساً۔ کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور دعا لہ عطف تفسیری نہیں بلکہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔ اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہی کہ منبر اطہر پر رو بحاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہو اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں۔ نیز برحالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔ نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔ اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو

شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ۔ نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں۔ اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی۔

ہاں ورود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگر چہ وجہ کی ضرورت وحاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں۔ وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابۂ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا۔ اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہو کر اقبال ہوا تھا۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں۔ نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے۔ تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح خود امام نووی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے۔ کما اثر ناہ فی النہی الحاجز، حالانکہ وہاں تو صلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں۔

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اصول دانی یوں کھولتے ہیں۔ کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

اقول: اولاً۔ ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔ یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود، نہ قرأت ہے نہ قعود، الثالث عندنا والبواقی اجماعاً۔ لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں برزخ ہے۔ کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ واطال فیہ۔

لاجرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجازا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سماھا صلاۃ لیس فیہا رکوع ولا سجود۔ ۱/۱۷۲

عمدۃ القاری میں ہے۔

لکن التسمیۃ لیست بطریق حقیقۃ ولا بطریق الاشتراک ولکن بطریق المجاز

ثانیاً۔ صلاۃ کے ساتھ جب علی فلاں مذکور ہو تو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ:

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اللهم! صل وسلم وبارك علیه وعلی آله كما تحب و ترضی ۔

وقال تعالیٰ:

صَلِّ عَلَیْهِمْ ، اِنَّ صَلٰاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ،

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

اللهم! صل علی آل ابی اوفی ۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ الٰہی ابی اوفی پر نماز پڑھ، یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درود نہیں، ولكن الوهابية قوم لا یعقلون۔

فتاوی رضویہ ٤/٧٥

(٦) اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو

١٠٨٢۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صَلُّوْا عَلٰی مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اسکی نماز جنازہ پڑھو۔

١٠٨٣۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صَلُّوْا عَلٰی كُلِّ مَیِّتٍ ۔

١٠٨٢۔ المعجم الكبير للطبرانی، ١٢/٣٤٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢/٦٧
اتحاف السادة للزبیدی، ٣/١٧٩ ☆ السنن للدارقطنی، ٢/٥٦
كنز العمال للمتقی، ٤٢٢٦٤، ١٥/٥٨٠ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ٢/٣٠٥
تاريخ بغداد للخطيب، ١١/٢٩٣ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٢/٤٢
العلل المتناهية لابن الجوزی، ١/٤٢٢ ☆ الدرر المنتثرة للحلبی، ١٠٤
١٠٨٢۔ السنن لابن ماجه، الصلوة علی اهل القبلة، ١/١١١
كنز العمال للمتقی، ٤٢٢٦٣، ١٥/٥٨٠ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ٢/٣٠٩

حضرت واثلہ اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۷) نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء

۱۰۸۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: آخر ما کبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الجنازۃ اربع تکبیرات، و کبر عمر علی ابی بکر اربعا، و کبر ابن عمر علی عمرا ربعا، و کبر الحسن بن علی علیٰ علی اربعا، و کبر الحسین بن علی علیٰ الحسن بن علی اربعا، و کبر ت الملائکۃ علی آدم اربعا، ولم تشرع فی الاسلام الا فی المدینۃ المنورۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری حیات طیبہ میں جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر نے فاروق اعظم پر چار، اور امام حسن مجتبی نے حضرت علی پر چار، اور حضرت امام حسین نے امام حسن پر چار، اور ملائکہ نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھیں، اور نماز جنازہ اسلام میں مدینہ طیبہ میں شروع ہوئی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: واقدی کے قول کے مطابق حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہجرت کے ۹/ ماہ بعد ہوا۔ امام بغوی کہتے ہیں: ہجرت کے بعد سب سے قبل صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا۔ اور سب سے پہلے نماز جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر پڑھی۔ فتاوی رضویہ ۲/۳۶۸

(۸) حضرت خدیجۃ الکبری کا وصال

۱۰۸۵۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام المؤمنین خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا توفیت سنۃ عشر من البعثۃ بعد خروج بنی ہاشم من الشعب

۱۰۸۴۔ المستدرک للحاکم، التکبیر علی الجنائز اربعا، ۱/۳۸۶

۱۰۸۵۔ الاصابۃ لابن حجر، ترجمۃ خدیجۃ، ۴/۲۸۳

ودفنت بالحجون ونزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حفرتہا ولم تکن شرعت الصلوۃ علی الجنائز۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۴۶۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے۔ اور حجون میں دفن ہوئیں (جسکو جنۃ المعلیٰ کہا جاتا ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس آپ کی قبر انور میں اترے۔ اس وقت نماز جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی۔

(۹) نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ

۱۰۸۶۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ فکانوا سبعۃ فجعل الصف الاول ثلثہ والثانی اثنین والثالث واحدا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ صرف سات آدمی تھے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی۔ دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔

(۱۰) تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے

۱۰۸۷۔ **عن** مالک بن ھبیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ غُفِرَلَہٗ۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکی مغفرت ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۷۸

۱۰۸۶۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۳/ ۳۲

۱۰۸۷۔ السنن لابی داؤد، باب الصفوف علی الجنازۃ ۲/ ۴۵۱

الجامع للترمذی، باب کیف الصلوۃ علی المیت، ۱/ ۱۲۲

السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فیمن صلی علیہ جماعۃ الخ، ۱/ ۱۰۸

المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، ۱/ ۳۶۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۷۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۶۸۷

١٠٨٨۔ **عن** مالك بن هبيره رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ، قال: فكان مالك اذا استقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔ تو حضرت مالک بن ہبیرہ جب جنازہ میں شریک لوگوں کی تعداد کم دیکھتے تو اسی حدیث کے پیش نظر لوگون کو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔

١٠٨٩۔ **عن** مرثد بن عبدالله اليزنى قال: كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقالّ الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ۔

فتاوی رضویہ ۸۱/۴

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انکو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔ پھر فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ۱۲ام

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کہیئے چھ مقتدیوں کی اس ترتیب میں کوئی حکمت بھی ہے؟

اقول: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے افعال کی حکمتیں خوب جانتے ہیں۔ نظر ظاہر میں یہاں دو حکمتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً۔ جمع تام ہے، اور جمع تام گویا صف تام ہے لہذا ایک روایت میں تین عورتوں کو جمیع صفوف مابعد کی نماز کا قاطع بتایا۔

اور ظاہر الروایت میں بھی اسے اس درجہ قوی بتایا کہ ایک صف کو دوسری کا حائل نہ جانا۔ اور انکی محاذات میں آخر صفوف تک تین مردوں کی نماز پر حکم فساد فرمایا۔ اس

١٠٨٨۔ السنن لابی داؤد، باب الصفوف علی الجنازة، ٤٥١/١

١٠٨٩۔ الجامع للترمذی، باب کیف الصلوة علی المیت، ١٢٢/١

معنوی کثرت وقوت کی تحصیل کو صف اول میں تین شخص رکھے۔

ثانیاً۔ اس میں تعدیل فضل ہے کہ جمع میں برکت ہے۔ ایک سے دو میں زائد دو سے تین میں، اور صفوف جنازہ میں آخر بالآخر افضل ہے۔ پہلی سے دوسری افضل، دوسری سے تیسری افضل، تو اس ترتیب سے ہر صف کے لئے چار فضل حاصل ہو گئے۔ پہلی صف میں باعتبار صف ایک اور بلحاظ رجال تین۔ دوسری صف میں صف اور رجال دونوں کے اعتبار سے دو دو۔ تیسری میں باعتبار صف تین بلحاظ رجل ایک۔ و اللہ ذو الفضل العظیم۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۱

(۱۱) سو نمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہو جاتی ہے

۱۰۹۰۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غُفِرَلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں وہ بخشا جائیگا۔

۱۰۹۱۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مَیِّتٍ یُصَلِّی عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مردے پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہو۔

۱۰۹۰۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیمن صلی علیه جماعة، ۱/۱۰۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۰۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۵، ۱۵/۵۹۹
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱/۲۶۰ ☆
۱۰۹۱۔ السنن للنسائی، فضل من صلی علیه مائة، ۱/۲۱۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۱۵/۵۹۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۴۵۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۲۴۴ ☆

۱۰۹۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ مِاَةٌ اِلَّاغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اسکی مغفرت فرمادے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا شریعت مطہرہ نے صرف فرضیت کفایہ پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ نماز جنازہ میں نمازیوں کے لئے عظیم واعظم افضال الہیہ کے وعدے دیئے کہ لوگ اگر نفع میت کے خیال سے جمع نہ ہونگے تو اپنے فائدے کے لئے دوڑیں گے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

(۱۲) مومن کے جنازہ میں شریک لوگ بخشدیئے جاتے ہیں

۱۰۹۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَحیٰ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّعَذِّبَ مَنْ حَمَلَهٗ وَ مَنْ تَبِعَهٗ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی جنتی شخص انتقال کرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اسکا جنازہ اپنے کاندھے پر رکھیں اور شریک ہوں اور جو نماز جنازہ پڑھیں۔ ۱۲م

۱۰۹۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اَوَّلَ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَبْشِرُوْا وَلِيَّ اللّٰهِ بِرِضَاهُ وَالْجَنَّةِ، قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ ، قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لِمَنْ شَيَّعَكَ ، وَاسْتَجَابَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَكَ ،

۱۰۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۷/۲۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۱/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۶/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۴۳/۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۳، ۵۹۹/۱۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۳/۵
۱۰۹۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۸۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۴۸، ۵۹۵/۱۵
۱۰۹۴۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۷۵/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۵، ۵۹۶/۱۵

وَقَبِلَ مَنْ شَهِدَ لَكَ ـ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کو سب سے پہلی خوشخبری یہ سنائی جاتی ہے کہ تم اللہ کے ولی کو اسکی رضا اور جنت کی بشارت دو۔ تیرا آنا مبارک ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کو بخش دیا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی دعا قبول فرمائی اور گواہی دینے والوں کی گواہی قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

۱۰۹۵ ـ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوَّلُ تُحْفَةِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۶ ـ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوَّلُ مَا يُتْحَفُ بِهِ الْمُؤْمِنُ اِذَا دَخَلَ قَبْرَهٗ اَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو قبر میں داخل ہوتے ہی پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اسکی نماز میں شرکت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۷ ـ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُجَازِىْ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَنْ يُّغْفَرَ لِجَمِيْعِ مَنْ تَبِعَ جَنَازَتَهٗ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٠٩٥ ـ الجامع الصغير للسيوطي، ١٦٧/١ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزي، ٢٢٦/٣

١٠٩٦ ـ كنز العمال للمتقي، ٤٢٣٥٢، ٥٩٥/١٥ ☆ جمع الجوامع للسيوطي، ٦٣٦٩

١٠٩٧ ـ الجامع الصغير للسيوطي، ١٣٦/١ ☆ كشف الخفاء للعجلوني، ٣٠٨/١

العلل المتناهية لابن الجوزي، ٢٨٢/١ ☆ المسند للعقيلي، ٢٠٤/٤

الموضوعات لابن الجوزي، ٢٢٦/٣ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ٣٧٠/٢

الكامل لابن عدي، ٣٨٤/٦ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مومنین کو جو بدلہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی بخشش ہو جاتی ہے جو انکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔ ۱۲م

۱۰۹۸۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اَوَّلَ تُحْفَةِ الْمُؤْمِنِ اَنْ یُّغْفَرَ لِمَنْ خَرَجَ فِی جَنَازَتِہٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اسکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۲

(۱۳) چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے

۱۰۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَامِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِہٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَھُمُ اللّٰہُ فِیْہِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس مسلمان کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اسکے حق میں انکی شفاعت قبول فرمائیگا۔

(۱۴) سو نمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے

۱۱۰۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال

۱۰۹۸۔ الموضوعات لابن الجوزی، ٢٢٦/٣ ☆

۱۰۹۹۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ٣٠٨/١ ☆

السنن لابی داؤد، باب فضل الصلوة علی الجنائز، ٤٥٢/٢

السنن لابن ماجه، باب فیمن صلی علیه جماعة، ١٠٨/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٥٧/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٩١/٢

کنز العمال للمتقی، ٤٢٢٧٢، ٥٨٢/١٥ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣٤٣/٤

مشکل الآثار للطحاوی، ١٠٦/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٨١/٥

الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز ٣٠٨/١

السنن للنسائی، فضل من صلی مائة، ٢١٨/١

المسند لاحمد بن حنبل، ٤٠/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٩٧/٢

کنز العمال للمتقی، ٤٢٢٧٤، ٥٨٤/١٥ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣٤٤/٤

اتحاف السادة للزبیدی، ٤٥٦/٢ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما مِنْ مَیِّتٍ تُصَلِّی عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِأةً کُلُّهُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ إلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفیع ہونگے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہوگی۔

۱۱۰۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَمُوْتُ أحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُصَلِّی عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوا أنْ یَّکُوْنُوا مِأةً فَیَشْفَعُوْا لَهٗ إلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب بارگاہ خداوند قدوس میں اسکی مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمادیتا ہے۔ ۱۲م
فتاوی رضویہ ۴/ ۴۶

(۱۵) قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۱۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امرأة سوداء کانت تقم اوشابا ففقدها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأل عنها اوعنه فقالوا: مات، قال: قال: أفَلا کُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ، قال : فکانهم صغروا امرها او امره فقال: دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهَا فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰی عَلَیْهِ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ عورت مسجد نبوی میں جھاڑو لگاتی تھی یا ایک جوان تھا جو یہ کام انجام دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۱۰۱۔ الجامع للترمذی، باب کیف الصلوۃ علی علی المیت، ۱/۱۲۲
السنن للنسائی، فضل من صلی علیه مائة، ۱/۲۱۸
المصنف لابن ابی شیبة، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۰، ۱۵/۵۸۱
۱۱۰۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۹
السنن لابن ماجة، باب ما جاء فی الصلوۃ علی القبر، ۱/۱۱۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۶۵۹

ایک دن اسکو نہ پایا تو پوچھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: انتقال ہوگیا فرمایا: تو تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے اس مرد یا عورت کو معمولی شخص سمجھا۔ حضور نے فرمایا: چلو مجھے اسکی قبر بتاؤ صحابہ کرام نے نشاندہی کی۔ آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(۱۶) مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں

۱۱۰۳۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ، رَدُّ السَّلَامِ، وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ، وَاِتِّبَاعُ الْجَنَازَۃِ، وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ، وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔ ۱۲م

(۱۷) مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں

۱۱۰۴۔ **عن** صالح مولی التوأمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمن ادرک ابابکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہم کانوا اذا تضایق بھم المصلی انصرفوا ولم یصلوا علی الجنازۃ فی المسجد۔

حضرت صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسے شخص سے روایت کی جنہوں نے خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبر اور خلیفۂ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مبارک زمانہ پایا۔ ان حضرات کی عادت تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگی کرتا کہ اس میں

۱۱۰۳۔ الجامع الغیر للسیوطی، ۱/۲۲۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵٤۰
السنن الکبری للبیھقی، ۳/۳۸٦ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۲۵۷
کنز العمال للمتقی، ۲٤۷۷۰، ۹/۲۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٦/۲۵۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۵۲٤ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۱٤۵
الاحکام النبویۃ للکحال، ۱/۱۳٦ ☆ تغلیق التعلیق لابن حجر، ۱۵۹
الاذکار النوویہ، ۲٤۰ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۱۹۱
المغنی للعراقی، ۲/۱۹۱ ☆
۱۱۰٤۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۲۸۲۲، ۱۵/۷۰۹

گنجائش نہ پاتے تو واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔

(۱۸) نماز جنازہ کے لئے بوقت ضرورت تیمّم جائز ہے

۱۱۰۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا فجئتك الجنازۃ وانت علی غیر وضو فتیمم وصل علیه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور تم بے وضو ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔

۱۱۰۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اذا خفت ان تفوتك الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہیں نماز جنازہ کے فوت کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمّم کر کے پڑھ لو۔

۱۱۰۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه اتی الجنازۃ وهو علی غیر وضوء فتیمم وصلی علیها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا۔ تیمّم کر کے نماز میں شریک ہو گئے۔

۱۱۰۸۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اذا فجئتك الجنازۃ ولست علی وضوء فان كان عندك ماء فتوضا وصل وان لم يكن عندك ماء فتيمم وصل۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور وضو نہ ہو تو اگر تمہارے پاس پانی ہے تو وضو کر کے نماز پڑھو۔ اور اگر پانی نہیں تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔ ۱۲ م

۱۱۰۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنب والحائض، ۵۲/۱

۱۱۰۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۷/۲

۱۱۰۷۔ السنن للدار قطنی، باب الوضوء والتیمم من آنیة الخ، ۷۴/۱

۱۱۰۸۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۰۹۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا خفت ان تفوتك الجنازه فتيمم وصل۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز جنازہ فوت ہوجانے کا خوف ہو تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے۔ ۱۲م

۱۱۱۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: يتيمم اذا خشى الفوت۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرے۔ ۱۲م

۱۱۱۱۔ **عن** الحكم رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا خفت ان تفوتك الصلوة وانت على غير وضوء فتيمم۔

حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو اور تو بے وضو ہے تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے۔ ۱۲م

۱۱۱۲۔ **عن** ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا فجئتك الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم وصل۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیرے سامنے اچانک جنازہ آئے اور تیرا وضو نہیں تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے۔ ۱۲م

۱۱۱۳۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه قال: يتيمم ويصل۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کے لئے تیمم کرلے۔ ۱۲م

۱۱۰۹۔ المصنف لابن ابی شيبة، باب فی الرجل يخاف ان الخ، ٤٩٨/٢

۱۱۱۰۔ المصنف لابن ابی شيبة، باب فی الرجل يخاف ان الخ، ٤٩٨/٢

۱۱۱۱۔ المصنف لابن ابی شيبة، باب فی الرجل يخاف ان الخ، ٤٩٨/٢

۱۱۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذكر الجنب والحائض، الخ، ٥٢/١

۱۱۱۳۔ المصنف لابن ابی شيبة، باب فی الرجل يخاف ان الخ، ٤٩٨/٢

(۱۹) حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی

١١١٤ ـ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لما وضع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : لا يقوم عليه احد هو امامكم حيا وميتا فكان يدخل الناس رسلا رسلا فيصلون عليها صفا صفاليس لهم امام ويكبرون وعلى رضى الله تعالىٰ عنه قائم بحيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته ، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لأمته وجاهد فى سبيل الله حتى اعزالله دينه وتمت كلمته ، اللهم فاجعلنا ممن تبع ما انزل اليه وثبتنا بعده واجمع بيننا وبينه فيقول الناس ، آمين ، حتى صلى عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ـ

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دیکر سریر منیر پر لٹایا تو حضرت علی نے خود فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بنکر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں، دنیوی زندگی میں بھی اور بعد وصال بھی۔ پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلوۃ کرتے۔ کوئی انکا امام نہ تھا۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے عرض کرتے تھے۔ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہونچا دیا جو کچھ انکی طرف اتارا گیا۔ اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا فرمان پورا ہوا۔ الٰہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیروؤں میں سے کر اور انکے بعد بھی انکے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا۔ مولیٰ علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے۔ یہاں تک کہ ان پر پہلے مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی۔

١١١٥ ـ **عن** محمد ابراهيم التيمى المدنى رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما كفن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ووضع على سريره دخل ابو بكر وعمر

١١١٤ ـ الطبقات الكبرى لابن سعد، ذكر الصلوة على رسول الله ﷺ ، ٢٢٢/٢

١١١٥ ـ الطبقات الكبرى لابن سعد، ذكر الصلوة على رسول الله ﷺ ، ٢٢١/٢

فقالا : السلام عليك ايها النبى ورحمته وبركاته ومعها نفر من المهاجرين والانصار قد رما يسع البيت فسلموا كما سلم ابو بكر وعمر وهما فى الصف الاول حيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لامته وجاهد فى سبيل الله حتى اعز الله دينه وتمت كلمته فاومن به وحده لا شريك له فاجعلنا يا الهنا ممن يتبيع القول الذى انزل معه واجمع ، بيننا وبينه ، حتى تعرفه وتعرفه بنا فانه كان بالمؤمنين رؤفا رحيما لا ينبغى بالايمان بدلا ، ولا نشترى به ثمنا ابدا فيقول الناس ، آمين ، آمين ، ثم يخرجون ويدخل عليه آخرون حتى صلوا عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

حضرت محمد ابراہیم تیمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہوکر عرض کیا: سلام حضور پر اے نبی، اور اللہ کی مہر اور اسکی افزونیاں ، دونوں حضرات کیساتھ ایک گروہ مہاجرین وانصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سما جاتا، ان سب نے یونہی سلام عرض کیا۔ اور صدیق و فاروق پہلی صف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے تھے۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہونچا دیا۔ اور امت کی خیر خواہی میں رہے اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوئیں، میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں ۔ اے معبود ہمارے ہمیں انکی کتاب کے پیروؤں میں کر جو انکے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرادے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے۔ ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اسکے عوض کچھ قیمت لینا۔ لوگ اس دعا پر آمین کہتے تھے۔ پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

۱۱۱۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا غَسَلْتُمُوْنِىْ وَكَفَّنْتُمُوْنِىْ فَضَعُوْنِىْ عَلٰى سَرِيْرِىْ ثُمَّ

۱۱۱۶۔ المستدرك للحاكم، ۶۰/۳

اتحاف السادة للزبيدى، ۲۹۰/۱۰

أَخْرِجُوا عَنِّي فَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُّصَلِّي عَلَيَّ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ مِيْكَائِيْلُ ثُمَّ اِسْرَافِيْلُ ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُوْدِهٖ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ بِاَجْمَعِهِمْ ثُمَّ ادْخُلُوْا عَلَيَّ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ فَصَلُّوْا عَلَيَّ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے غسل کفن مبارک سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جانا، سب سے پہلے جبرئیل مجھ پر صلاۃ کرینگے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ۔ پھر گروہ گروہ آ کر مجھ پر درود و سلام عرض کرتے جانا۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۱

۴۔ نماز جنازہ کی دعائیں

(۱) دعائے جنازہ

۱۱۱۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا صلی علی الجنازۃ قال: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس طرح دعا کرتے، الٰہی بخشدے ہمارے زندے اور مردے، اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے، اور مرد اور عورت، الٰہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اسے زندہ رکھ اسلام پر، اور جسے موت دے ہم میں سے اسے موت دے ایمان پر، الٰہی! ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۹

(۲) نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں

۱۱۱۸۔ **عن** عوف بن مالک الأشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: صلی النبی

۱۱۱۷۔ الجامع للترمذی، باب ما یقول فی الصلوۃ علی المتی ۱۲۲/۱

السنن لابی داؤد، باب الدعا للمیت، ۴۵۷/۲

السنن لابن ماجہ، ما جاء فی الدعا فی الصلوۃ، ۱۰۹/۱

السنن للنسائی، کتاب الدعا ۲۱۷/۱

المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، ۳۵۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۸/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۵۰/۳

السنن الکبری للبیہقی، ۳۸/۴ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴۲۴/۱

السنۃ لابن ابی عاصم، ۱۱۵/۳ ☆ المسند لابی یعلی،

المصنف لابن عبد الرزاق، ۴۸۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۰۰، ۵۸۶/۱۵

۱۱۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب الدعا للمیت، ۳۱۱/۱

الجامع للترمذی، باب ما یقول فی الصلوۃ علی المیت ۱۲۲/۱

السنن لابن ماجہ، باب فی الدعا فی الصلوۃ علی الجنزہ، ۱۰۹/۱

السنن للنسائی، الدعا، ۲۱۷/۱ ☆

المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲۹۱/۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳/۶

البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر، ۹۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۰۱، ۵۸۷/۱۵

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَ اعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِوَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، قال : تمنیت ان اکون انا ذلک المیت ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی ۔ میں نے سرکار کی دعا کو یاد کرلیا، آپ خداوند قدوس سے یوں دعا کررہے تھے، الٰہی اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر، اور اسے عزت کی مہمانی دے، اور اسکی قبر کشادہ فرما اور اسے دھو دے پانی اور برف اور اولوں سے، اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تونے پاک کیا سفید کپڑا میل سے، اور اسے بدل دے مکان بہتر اسکے مکان سے، اور بدل دے گھر والے بہتر اسکے گھر والوں سے، اور زوجہ بہتر عطا فرما اسکی زوجہ سے، اور اسے داخل فرما بہشت میں، اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے ۔ حضرت عوف فرماتے ہیں : یہ سنکر مجھے اس بات کی تمنا ہوئی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا ۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۹

۱۱۱۹ ۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال : اَللّٰھُمَّ! عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ یَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ، وَیَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ، اَصْبَحَ فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَصْبَحْتَ غَنِیًّا عَنْ عَذَابِہٖ، تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا وَاَھْلِھَا ، اِنْ کَانَ زَاکِیًا فَزَکِّہٗ وَاِنْ کَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَہٗ ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَتُضِلَّنَا بَعْدَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یہ دعا پڑھی : الٰہی ! یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اکیلا تو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں ۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اسکے

۱۱۱۹ ۔ المستدرک للحاکم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۵۹

مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/۳۲ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر ، ۷۶۳

عذاب سے۔ یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے، اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے، اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخشدے۔ الہی ہمیں محروم نہ کر اسکے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اسکے بعد۔

فتاوی رضویہ ۸۹/۴

۱۱۲۰۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی جنازة، اَللّٰهُمَّ! هٰذَا عَبْدُكَ اِبْنُ عَبْدِكَ اِبْنُ اَمَتِكَ مَاضٍ فِيهِ حُكْمُكَ، خَلَقْتَهٗ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا مَذْكُوْرًا، أَنْزَلَ بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ! لَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ، فَاِنَّهٗ اِفْتَقَرَ اِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ! اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ خَاطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازہ پر یہ دعا پڑھی، الہی! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے۔ نافذ اس میں حکم تیرا، تو نے اسے پیدا کیا اس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جسکا نام تک کوئی لیتا۔ یہ تیرے یہاں اترا ہے اور تو بہتر ہے ان سب سے جنکے یہاں کوئی غریب الوطن اترے۔ الہی! اسے اسکی حجت سکھادے، اور اسے اسکے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملادے۔ اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے۔ پس اسے بخشدے اور اس پر رحم فرما۔ اور ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الہی! اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطا کار تھا تو اسے بخش دے۔ فتاوی رضویہ ۹۰/۴

۱۱۲۱۔ **عن** يزيد بن ركانة رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی جنازة فدعا له، اَللّٰهُمَّ! عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ، اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي اِحْسَانِهٖ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا

١١٢٠ـ الجامع الكبير للطبرانی، ١٨٧٠/٢ ☆

١١٢١ـ المستدرك للحاكم، كتاب الجنائز، ٣٥٩/١

مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٣/٣

فَتَجَاوَزْ عَنْهُ۔

حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور اسکے لئے اس طرح دعا کی۔ الٰہی! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نکوکار ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما۔ اور اگر گنہگار ہے تو اسکو بخشدے۔ ۱۲م

۱۱۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی الميت فقال: أَللّٰهُمَّ إِعَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ، وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْلَهٗ، وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی۔ الٰہی! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور تو اسکو ہم سے خوب جانتا ہے۔ اگر یہ نیک ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما، اور اگر یہ بد ہے تو اسکی مغفرت فرما۔ ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا مت فرما۔ ۱۲م

۱۱۲۳۔ **عن** سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه صلی الجنازة فقال: اللهم! اصبح عبدك هذا قد تخلی عن الدنيا وتركها لاهلها وافتقر اليك واستغنيت عنه، وقد كان يشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا عبدك ورسولك صلی الله تعالیٰ عليه وسلم، اللهم! اغفرله وتجاوزه عنه والحقه بنبيه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا

۱۱۲۲۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، بالقراۃ و الدعا فی الصلوۃ الخ ، ٤٨٧/٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٧٧/٨
۱۱۲۳۔ المسند لابی یعلی، المصنف لعبد الرزاق، ٤٨٧/٣

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ میں اس طرح دعا کی ۔ الٰہی ! تیرے اس بندے نے دنیا سے چھٹکارا حاصل کرلیا اور دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دیا ۔ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے بے نیاز ہے ۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، اے اللہ اسکی مغفرت فرما ۔ اسکے گناہوں کو معاف فرما اور اسکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں جگہ عطا فرما ۔ ۱۲ م

١١٢٤ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يصلی علی الجنازة ، اَللّٰهُمَّ ! أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبِضْتَ رُوْحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلاَ نِيَتِهَا ، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا ۔ فتاوی رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھ رہے تھے ۔ الٰہی ! تو اسکا رب ہے ۔ تو نے اسے پیدا کیا ۔ تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی ، تو نے ہی اسکی روح قبض فرمائی اور تو ہی اسکے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے ، ہم اسکے سفارشی بنکر آئے ہیں اسکی مغفرت فرما ۔ ۱۲ م

١١٢٥ ـ **عن** الحارث بن نوفل رضی الله تعالیٰ عنه : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علمهم الصلوة علی الميت ، اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِاِخْوَانِنَا وَأَخَوَاتِنَا ، وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا ، اَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَان ، وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ ۔

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو نماز جنازہ اس طرح سکھائی ، الٰہی ہمارے بھائی اور بہنوں کی مغفرت فرما ہمارے درمیان صلح قائم رکھ ، ہمارے دلوں کو ملا ، الٰہی ! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے ، ہم تو

١١٢٤ ـ السنن لابی داؤد ، باب لدعاء للميت ، ٤٥٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٥/٢ ☆ السنن الکبری للبيهقی ، ٤٢/٤
الاذکار النووية ، ١٤٣ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤٢٣٠٢ ، ٥٨٧/١٥
١١٢٥ ـ مشکل الآثار للطحاوی ، ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤٢٨٤٤ ، ٧١٤/١٥

اسکے بارے میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور تو بہتر جاننے والا ہے تو ہماری اور اسکی مغفرت فرما۔١٢م

١١٢٦۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی رجل من المسلمین۔ فاسمعه یقول: اَللّٰھُمَّ ! اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِی ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَ الْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمِ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور سے یہ دعا سنی، الٰہی ! فلاں بن فلاں تیرے ذمہ کرم اور جوار رحمت میں ہے، تو اسکو امتحان قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ پورا فرمانے والا اور حق فرمانے والا ہے۔ اسکی مغفرت فرما اور اس پر مہربانی فرما۔ بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔١٢م

١١٢٧۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حضرت مع بن عمر فی جنازة، فلما وضعها فی اللحد قال : بسم الله و فی سبیل الله و علی ملة رسول الله، فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال : اللھم ! اجرھا من الشیطان و من عذاب القبر، اللھم ! جاف الارض عن جنبیھا و صعدروحھا و لقھا منك رضوانا، قلت : یا ابن عمر ! أشیء سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برائك قال: انی اذا لقادر علی القول، بل شیء سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا، جب آپ نے اسے قبر میں رکھا تو پڑھا بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله، جب مٹی برابر کرنے لگے تو پڑھ رہے تھے الٰہی ! اسکو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ، اور عذاب قبر سے مامون فرما، الٰہی ! زمین کو اسکے

١١٢٦۔ السنن لابن ماجه، باب الدعا فی الصلوة لعلی الجنازة ١/١٠٩

السنن لابی داؤد، باب الدعاء للمیت، ٢/٤٥٧

١١٢٧۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ادخال المیت القبر، ١/١١٢

پہلوؤں سے دور رکھ، اسکی روح کو بلندیوں پر پہونچا، اپنی رضا سے سرفراز فرما، میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! کیا آپ نے اس سلسلہ میں حضور سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ سب کہہ رہے ہو؟ فرمایا: بلا شبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سب سنا ہے۔ ۱۲م

۱۱۲۸۔ **عن** إبراهيم الأشهل عن أبيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى على جنازة فقال: اَللّٰهُمَّ! اغفِر لِأَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَحَيِّنَا ومَيِّتِنَاوَذَكَرِنَا وَأُنثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، اَللّٰهُمَّ! لَاتَحرِمنَا أَجرَهٗ وَلَا تَفتِنَّا بَعدَهٗ۔

فتاوی رضویہ ۴/۹۱

حضرت ابراہیم اشہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو یہ دعا کی، الٰہی! ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی، زندوں مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی، چھوٹوں اور بڑوں کی، حاضرین وغائبین کی مغفرت فرما۔ الٰہی! اسکے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اسکے بعد کسی آزمائش میں نہ ڈال۔ ۱۲م

۱۱۲۹۔ **عن** أبى حاصر رضى الله تعالىٰ عنه أنه صلى على جنازة فقال: الا اخبركم كيف كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى على الجنازه؟ كان يقول: اَللّٰهُمَّ! اِنَّكَ خَلَقتَنَا وَ نَحنُ عِبَادِكَ، أَنتَ رَبُّنَا وَاِلَيكَ مَعَادُنَا۔

حضرت ابو حاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ میں کس طرح دعا کرتے تھے۔ حضور دعا کرتے، الٰہی! بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۴/۹۴

۱۱۲۸۔ كنز العمال للمتقي، ٤٢٢٩٩، ١٥/٥٨٦

۱۱۲۹۔ كنز العمال للمتقي، ٤٢٨٤٩، ١٥/٧١٥

۵۔ زیارت قبور

(۱) ایک سال پر قبروں کی زیارت اور عرس

۱۱۳۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم كان يأتي احدا كل عام فاذا بلغ الشعب سلم على قبور الشهداء فقال: سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُم فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کے مزارات پر ہر سال تشریف لیجاتے۔ جب وادی کے پاس پہونچتے تو شہداء کو سلام کرتے تو فرماتے: کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے سبب اور تمہارا آخری گھر بہت اچھا ہے۔ ۱۲م

۱۱۳۱۔ **عن** محمد بن إبراهيم التيمي رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم يأتي قبور الشهداء عند رأس الحول فيقول: سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُم فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ قال: و كان أبو بكر و عمر و عثمان يفعلون ذلك۔

حضرت محمد ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لاتے اور یوں فرماتے: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کا بدلہ کیا ہی اچھا گھر ملا۔ سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔ فتاوی رضویہ ۱۹۲/۴

(۲) بوسۂ قبر تعظیم روح کیلئے ہے

۱۱۳۲۔ **عن** داؤد بن أبی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: أقبل مروان يوما فوجد رجلا واضعا وجهه على القبر، فأخذ مروان برقبته ثم قال: هل تدری ما تصنع،

۱۱۳۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۸/۴ ☆

۱۱۳۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ۵۷۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۸/۴

التفسیر للقرطبی، ۳۱۲/۹ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵۴/۴

۱۱۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۲۲/۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۵۱۵/۴

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۹/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۴۵/۵

کنز العمال للمتقی، ۱۵۹۶۸، ۳۴۴/۶ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۳۷۳

فاقبل علیه فقال : نعم ، انی لم آت الخجر ، انما جئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم ات الحجر سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم، یقول: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ اِذَا وَلِيَهٗ اَهْلُهٗ وَلٰكِنْ اَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ اِذَا وَلِيَهٗ غَيْرُ اَهْلِهٖ۔

حضرت داؤد بن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے انکی گردن پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس پر ان صاحب نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں سنگ وگل کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ دین پر نہ روؤ جب اسکا اہل اس پر والی ہو۔ ہاں اس وقت دین پر روؤ جبکہ نااہل والی ہو۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ صحابی سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو تعظیم قبر و روح میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت تھی۔ اور اسی کے ترکہ سے وہابیہ کو پہونچی۔ اور تعظیم قبر سے جدا ہو کر تعظیم روح کی برکت لینا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ اور اہل سنت کو ان کی میراث ملی۔ فلله الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/١٦١

(٣) زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے

١١٣٣۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ يَزُوْرُ قَبْرَ اَخِيْهِ وَ يَجْلِسُ عِنْدَهٗ اِلَّا اسْتَاْنَسَ وَ رَدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى يَقُوْمَ۔

جد الممتار ١/٢٠٥

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد اپنے بھائی کی قبر کی زیارت نہیں کرتا اور اسکے پاس نہیں بیٹھا مگر وہ صاحب قبر اس سے انس حاصل کرتا ہے اور اسکی باتوں کا جواب دیتا ہے جب تک وہ وہاں سے اٹھ کھڑا نہیں ہوتا۔ ١٢م

١١٣٣۔ اتحاف السادة للزبیدی، ١٠/٣٦٥ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ٢/٢٠٢

(۴) اہل قبور کو سلام کرو وہ جواب دیتے ہیں

١١٣٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال ابورزين يا رسول الله! إن طريقی علی الموتی فهل من كلام اتكلم به اذا مررت عليهم؟ قال: قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، قال ابو رزين: يا رسول الله! يسمعون؟ قال: يَسْمَعُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يُّجِيْبُوْا۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابورزین رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا راستہ مقابر پر ہے۔ کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گذروں کہا کروں؟ فرمایا: یوں کہہ، سلام تم پر اے قبر والو! اہل ایمان اور اہل اسلام سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مردے سنتے ہیں؟ فرمایا: سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں: ای جوابا یسمعه الحی و الا فهم یردون حیث لا یسمع یعنی حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔ نیز یہ معنی خود متعدد احادیث سے ثابت وواضح کہ ان میں تصریحا فرمایا: مردے جواب سلام دیتے ہیں۔ اسکی نظیر وہ حدیث ہے کہ روح سب کچھ دیکھتی ہے مگر بول نہیں سکتی کہ شور و فریاد سے منع کرے۔ اسکے معنی بھی وہی ہیں کہ اپنی بات احیاء کو سنا نہیں سکتے۔ ورنہ صحیح حدیثوں میں اسکا کلام کرنا وارد۔

فقیر کہتا ہے: پھر یہ ہمارا نہ سننا بھی دائمی نہیں۔ صدہا بندگان خدا نے اموات کا کلام و سلام سنا ہے۔ جنکی بکثرت روایات خود شرح الصدور وغیرہ میں مذکور۔

١١٣٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قبر مصعب بن عمير و رفقائه وقال: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ

١١٣٤۔ المسند للعقيلی، ١٩/٤ ☆

١١٣٥۔ الطبقات الكبری لابن سعد، ٨٥/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی ١٩١/٥

بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ أَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور انکے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت تک جو ان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔

١١٣٦۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: جلس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على قبر مصعب بن عمير و رفقائه و قال: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ، بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ أَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان۔ قیامت تک جو ان پر سلام کریگا جواب دیں گے۔

١١٣٧۔ **عن** عبد الله بن فروة رضى الله تعالىٰ عنه قال: زار رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهداء احد فقال. اَللّٰهُمَّ! اِنَّ عَبْدَكَ وَ نَبِيَّكَ يَشْهَدُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَآءُ وَ اَنَّهٗ مَنْ زَارَهُمْ اَوْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدُّوْا عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے اور عرض کی: الٰہی! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو انکی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کریگا یہ جواب دیں گے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں: میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں۔ میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی۔ میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے۔ میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا آواز آئی۔ والله انا نعرفكم كما يعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم، ہم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔

١١٣٦۔ المستدرك للحاكم، ☆

١١٣٧۔ المستدرك للحاكم، ٣/ ٢٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٩٨٩٧، ١٠/ ٣٨٢
جمع الجوامع للسيوطى، ٩٩٧٠ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ٣/ ٣٠٧

میرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے اور میں واپس چلی آئی۔

امام بیہقی نے ہاشم بن عمری سے روایت کی کہ مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے۔ جمعہ کا روز تھا، صبح ہو چکی تھی اور آفتاب نہ نکلا تھا۔ میں اپنے والد کے پیچھے تھا۔ جب مقابر کے پاس پہونچے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا: سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار، جواب آیا۔ وعليك السلام يا ابا عبد الله! باپ نے میری طرف پھر کر دکھا اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے جواب دیا؟ میں نے کہا: نہ۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور، کلام مذکور کا اعادہ کیا۔ دوبارہ ویسا ہی جواب ملا۔ سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ کے حضور سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انہیں عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے قبر سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اسکے ساتھ یہ فرمایا: من يخرج من تحت القبر اعرفه كما اعرف ان الله خلقني. و كما اعرف الليل و النهار۔

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ اور جس طرح رات ودن کو پہچانتا ہوں۔

۱۱۳۸۔ **عن** محمد بن واسع رضي الله تعالىٰ عنه قال: بلغني ان الموتى يعلمون بزوارهم يوم الجمعة و يوما قبله و يوما بعده۔

حضرت محمد بن واسع ثقہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن بعد۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین ایام میں انکے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش وفزوں ہے۔ نہ یہ کہ صرف یہی تین دن علم وادراک کے ہوں۔ ابھی سن چکے کہ احادیث کثیرہ مطلق

۱۱۳۸۔ شعب الایمان للبیہقی، ۱۸/۷ ☆

ہیں جن میں بلا تخصیص ایام ان کا علم وادراک ثابت ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۶۴

(۵) قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے

١١٣٩۔ **عن** بعض الصحابة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أُنُسُ مَا يَكُوْنُ لِلْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ إِذَا زَارَهُ مَنْ كَانَ يُحِبُّهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مردے کا زیادہ دل بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اسکا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

١١٤٠۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنه قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَا مِنْ رَجُلٍ يَزُوْرُ قَبْرَ أَخِيْهِ وَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ إِلَّا اسْتَأْنَسَ وَ رَدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى يَقُوْمَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کی زیارت کو جاتا ہے اور وہاں بیٹھتا ہے تو میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ جواب دیتا ہے۔

١١٤١۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال ابى و هو فى سياق الموت: اذا انامت فلاتصاحبنى نائحة و لا نارا، و اذا دفنتمونى فشنوا على التراب شنا، ثم اقيموا حول قبرى قدر ما ينحر جزور و يقسم لحمها حتى استانس بكم و اعلم ما ذا راجع به رسل ربى۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد گرامی نے وقت نزع فرمایا: جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ، اور جب مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اسکا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب

١١٣٩۔ شرح الصدور للسيوطى، ☆ شفاء السقام للسبكى،

١١٤٠۔ كتاب القبور لابن ابى الدنيا ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٣٦٥/١٠

١١٤١۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجنائز

دیتا ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۹

(۶) اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں

١١٤٢ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت : كنت أدخل بيتي الذي فيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اني واضع ثوبي و أقول : إنما هو زوجي و أبي ، فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا و انا مشدودة على ثيابي حياء من عمر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رَوایت ہے کہ میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی: وہاں کون ہے۔ یہ ہی میرے شوہر اور میرے باپ، صلی اللہ تعالیٰ علی زوجها ثم ابيها ثم عليها و بارك و سلم، جب سے عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے، خدا، کی قسم بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی۔ عمر سے شرم کے باعث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے۔ اور دفن فاروق اعظم سے پہلے اس لفظ کا کیا منشا تھا۔ کہ مکان میں میرے شوہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں۔ غیر کون۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۵۸

١١٤٣ـ **عن** عقبة بن عامر رضي الله تعالىٰ عنه قال : ماابالي في القبو ر قضيت حاجتي أم في السوق بين ظهرانيه و الناس ينظرون ـ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سا جانتا ہوں قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

١١٤٢ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/٢٠٢ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ١/١٥٤

١١٤٣ـ المصنف لابن ابى شيبة ☆ المستدرك للحاكم،

(۷) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

١١٤٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیها المساجد و السرج۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مسجد بنانے والے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔ ۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں وہ صورت مراد ہے کہ محض عبث بلا فائدہ قبور پر شمعیں روشن کریں ورنہ ممانعت نہیں۔ فائدہ کی متعدد مثالیں حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ پھر فتاوی بزازیہ میں اس طرح مذکور ہیں۔

☆ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

☆ مقابر بر سر راہ ہوں کہ روشنی کرنے سے راہ گیروں کو فائدہ پہونچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے دعا کریں گے، ثواب پہونچائیں گے۔ گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زیادہ ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کرین گے۔

☆ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب، یا افادہ واستفادہ کیلئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

☆ وہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا الله تعالی باسرارهم کو بر وجہ اولی شامل تھے کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالبًا مساجد ہوتی ہین گزرگاہ بھی بہت جگہ ہے۔ اور حاضرین زائرین حواہ مجاورین سے تو نادرًا خالی ہوتے ہیں۔ مگر امام ممدوح صاحب فتاوی بزازیہ نے ان پر اکتفاء نہ فرما کر خود مزارات کریمہ کیلئے بالتخصیص روشنی مین فائدہ جلیلہ کا افادہ فرما کر ارشاد فرمایا انکی ارواح طیبہ کی تعظیم کیلئے روشنی کی جائے۔

اقول: ظاہر ہے روشنی دلیل اعتناء ہے اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و

١١٤٤۔ السنن لابی داؤد، باب فی زیارۃ النساء القبور، ٤٦١/٢

موجب رضائے رحمٰن عز جلالہ۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۱۴۵

١١٤٥ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں پر اللہ کی لعنت جو زیارت قبور کو جائیں۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی سند ضعیف ہے اگرچہ امام ترمذی نے اسکی تحسین کی۔ اس میں ابو صالح باذام ہے۔ یہ تابعی ہیں امام بخاری نے انکی تضعیف کی۔ امام نسائی نے ان کو غیر ثقہ کہا۔ اور ابن معین کہتے ہیں: لیس به بأس۔ فتاوی افریقہ ۸۱

(۸) عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں

١١٤٦ ـ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالىٰ عنهما قال : بينما نحن نسير مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذ بصر بامراة لا نظن انه عرفها ، فلما توسط الطرق وقف حتى انتهت اليه فاذا فاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، قال لها : مَا أَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ ! قالت : اتيت اهل هذا الميت فترحمت اليهم و عزيتهم بميتهم ، قال: لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى : قالت : معاذ الله أن أكون بلغتها و قد سمعتك تذكر في ذلك ما تذكر ، فقال لها: لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى جَدُّ أَبِيْكِ ـ

١١٤٥ ـ السنن لابن ماجه ، باب النهى عن زيارة القبور ، ١١٤/١

الجامع للترمذي، باب ما جاء في كراهية زيارة القبور للنساء ، ١٢٥/١

الجامع الصغير للسيوطى ، ٤٤٧/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٢٩/١

المستدرك للحاكم ، ٥٣٠/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٧٨/٢

كنز العمال للمتقى ، ٤٥٠٤٩ ، ٣٨٩/١٦ ☆ الكامل لابن عدى ، ٤٠/٥

ارواء الغليل للالبانى ، ٢٣٢/٢ ☆

١١٤٦ ـ السنن للنسائى ، باب النعى ، ٢٦٥/١ ☆

السنن لابى داؤد ، كتاب الجنائز باب التعزية ، ٤٤٥/٢

المسند لاحمد بن حنبل ، ١٦٩/٢ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٣٥٩/٤

البداية والنهاية لابن كثير ، ٢٨٠/٢ ☆

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے کہ اچانک حضور نے ایک خاتون کو دیکھا، ہم نہیں سمجھ پائے کہ حضور نے انکو پہچان لیا ہے۔ حضور درمیان راستہ میں کھڑے ہوگئے۔ جب وہ قریب آئیں تو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تھیں، فرمایا: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں۔ عرض کی: یہ جو ایک موت ہوگئی تھی میں انکے یہاں تعزیت ودعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا: شاید تو انکے ساتھ قبرستان تک گئی۔ عرض کی: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاؤں، حالانکہ حضور سے سن چکی جو کچھ اس بارے میں ارشاد ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبد المطلب نہ دیکھیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تو حدیث کا ارشاد ہے۔ اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہ انصاف درکار۔ عورتوں کا قبرستان جانا غایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے۔ یہاں چار مقدمے ہیں۔

(۱) ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کرسکتی اہل سنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مواخذے کے بعد۔

(۲) کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابد الآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں۔

(۳) نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز۔

(۴) عصمت نوع بشر میں خاصہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے ان کے غیر سے اگرچہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن ومتصور۔

یہ چاروں باتیں عقائد اہل سنت میں ثابت ومقرر، اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابر تک بلوغ فرض کیجئے تو بحکم مقدمہ ثالثہ جزا کا ترتب واجب، اور اس تقدیر پر کہ حضرت عبد المطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہئے بحکم مقدمتین اولین ونیز بحکم آیت کریمہ محال وباطل، تو واجب ہوا کہ حضرت عبد المطلب مسلمان واہل جنت ہوں۔ اگرچہ مثل صدیق وفاروق وعثمان وعلی وزہراء وصدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سابقین اولین میں نہ ہوں۔ اب معنی حدیث بلا تکلف وبے حاجت تاویل وتصرف عقائد اہل سنت سے مطابق ہیں۔ یعنی اے فاطمہ! اگر یہ امر تم سے

واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبدالمطلب داخل بہشت ہوں گے۔ هکذا ینبغی التحقیق و الله تعالیٰ ولی التوفیق ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

(۹) قبر پر عورت کی حاضری اور جزع فزع سے ممانعت

۱۱٤۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : مر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بامرأة عند قبر وهی تبکی فقال لها : اِتَّقِی اللّٰهَ وَ اصْبِرِیْ ۔

جدالممتار ۱/ ۴۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی ۔ تو اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ ۱۲ م

(۱۰) کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو

۱۱٤۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جاء اعرابی الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : یا رسول الله ! ان ابی کان یصل الرحم و کان و کان فاین هو ، قال : فِی النَّارِ ، قال فکانه وجد من ذلك فقال : یا رسول الله ! فاین ابوك قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : حَیْثُ مَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ مُشْرِكٍ فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ ، قال : فاسلم الاعرابی بعد و قال : لقد کلفنی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا: یا رسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور

۱۱٤۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الرجل اصبری، ۱/ ۱٦۷
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۱/ ۳۰۲
السنن الکبری للبیهقی، ٤/ ٦٥ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۱٤۳ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲/ ٤۰
شرح السنة للبغوی، ٥/ ٤٤۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۲
فتح الباری لابن کثیر، ۱۱/ ۸۰ ☆

۱۱٤۸۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی زیارة قبور المشرکین، ۱/ ۱۱٤

ایسا ایسا تھا۔ تو اس کا انجام کیا ہے؟ فرمایا: دوزخ، اسے اس بات سے کچھ صدمہ لاحق ہوا تو بولا: آپ کے باپ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: سنو، جب تو کسی مشرک کی قبر سے گزرے تو اسے دوزخ کی بشارت سنا۔ اس کے بعد وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے صدمہ پہونچایا تھا لیکن اب میں جس مشرک کی قبر سے گزرتا ہوں اسے دوزخ کی بشارت سناتا ہوں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر عاقل جانتا ہے کہ بشارت ومژدہ دینا بے سماع وفہم محال، اور صحابی مخاطب نے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر محمول کیا۔ ولہذا عمر بھر اس پر عمل فرمایا۔ فتبصر۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۱

۶۔ احترام مقابر

(۱) مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو

۱۱۴۹۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَاَنْ اَمْشِیَ عَلیٰ جَمْرَةٍ اَوْ سَیْفٍ اَوْ اَخْصِفَ نَعْلِی بِرِجْلِی اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمْشِیَ عَلیٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا، یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔ ۱۲م

۱۱۵۰۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَاَنْ اَطَأَ عَلیٰ جَمْرَةٍ حَتّٰی یَتَخَلَّصَ اِلیٰ جِلْدِی اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَطَأَ عَلیٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہونچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۴۸۰/۶

(۲) قبر پر ٹیک نہ لگاؤ

۱۱۵۱۔ **عن** عمرو بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال: رآنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متکئا الی القبر فقال: لَا تُوْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ۔

۱۱۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب النهی عن المشی علی القبر، ۱۱۳/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۳/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۴/۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۰۲/۱ ☆

۱۱۵۰۔ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز، ۳۱۲/۱ ☆
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی النهی عن المشی علی القبور، ۱۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۲/۲

۱۱۵۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۶۰، ۶۵۷/۱۵ ☆

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا۔ فرمایا: مردے کو ایذا نہ دے۔

۱۱۵۲۔ **عن** عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال: رانی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی القبر فقال: یا صَاحِبَ الْقَبْرِا اِنْزِلْ مِنْ علی القبر، لا تُوْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَ لَا یُوْذِیْكَ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے قبر والے! قبر سے اتر، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے اور نہ وہ تجھے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی دنیا ابو قلابہ بصری سے راوی، میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے شخص! تو نے رات بھر مجھے ایذا دی۔

امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی، میں مقبرہ میں گیا دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے: اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی۔ پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے۔ خدا کی قسم! تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا، مجھے تمام دنیا سے عزیز ہوتا۔

حافظ بن مندہ امام قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روای، اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھوں، پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا، جاگتے میں سنا، اے شخص! الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

۱۱۵۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۷۴ ☆ المستدرك للحاكم، ۳/۶۸۲ ☆

۱۱۵۳ـ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلیٰ جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلیٰ جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلیٰ قَبْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک توڑ جائے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

اہلاک الوہابیین۔ ص ۱۳

۱۱۵۴ـ عن بشیر بن الخصاصیة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم رای رجلا یمشی بین القبور فی نعلین فقال: وَ یْحَکَ یَا صَاحِبُ السِّبْتَیَتَیْنِ اَلْقِ سِبْتَیَتَیْکَ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مقابر میں جوتا پہنے چلتے دیکھا ارشاد فرمایا: ہائے کمبختی تیری، اے طائفی جوتے والے! پھینک اپنی جوتی۔

۱۱۵۵ـ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: لان اطأ علی جمره احب الی من ان اطأ علی قبر مسلم۔

حضرت عبد اللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مجھے آگ پر پاؤں رکھنا زیادہ پیارا ہے مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے۔

اہلاک الوہابیین ص ۱۴

۱۱۵۳ـ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۱/۳۱۲

السنن لابن ماجه، باب النهی عن المشی علی القبور، ۱/۱۱۳

السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی کراهیة القعود علی القبر، ۲/۴۶۰

السنن للنسائی، التشدید فی الجلوس علی القبور، ۱/۲۸۷

۱۱۵۴ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۸۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۶۷، ۱۳/۳۰۱

السنن للنسائی، المشی بین القبور فی النعال، ۱/۲۸۸

۱۱۵۵ـ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۷۴ ☆ الکامل لابن عدی، ۲/۱۷۳

(۳) قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے

١١٥٦ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اَلْمَيِّتُ يُؤْذِيْهِ فِى قَبْرِهٖ مَا يُؤْذِيْهِ فِى بَيْتِهٖ ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے قبر میں بھی ایذا پاتا ہے۔

١١٥٧ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال :اذى المؤمن فى موته كاذاه فى حياته ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہونچانی۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۱

١١٥٨ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن وضع القدم على القبر فقال : كما أكره أذى المؤمن فى حياته فإنى أكره اذاه بعد موته ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے جس طرح مسلمان زندہ کو ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام صحیح حدیثوں اور انکے سوا اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا پاؤں رکھنا بلکہ صرف اس سے تکیہ لگانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے۔ اور مردہ مسلمان کو ایذا ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کو ایذا دینا تو اس پر پانی بہانا کس قدر باعث ایذا ہوگا۔ جب زندہ مردہ اس میں برابر ہیں تو کیا کوئی شخص روا رکھے گا کہ پاخانہ کے بدرو کا پانی اس پر بہایا جائے۔ یا لوگ اس کے سینے اور منہ پر پیشاب کیا کریں۔ یا دھوبی ناپاک کپڑے دھوکر وہ پانی اس کے منہ پر اور

١١٥٦ـ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ١٠/ ٣٧٤

١١٥٧ـ المصنف لابن ابی شیبۃ، ☆

١١٥٨ـ السنن لسعید بن منصور، ☆

سر پر چھڑکا کرے۔ ہرگز کوئی مسلمان بلکہ کافر اسے اپنے لئے روا نہ رکھے گا۔ تو میت مسلمانوں کیلئے ایسی سخت ایذا کس دل سے روا رکھی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۱۰

۳۔ قبر پر قبہ بنانا جائز ہے

۱۱۵۹۔ لما مات الحسن بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ضربت امرأته القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعوا صالحا یقول: الا ھل وجدوا ما فقدوا فاجابه اخر بل یئسوا فانقلبوا۔ فتاوی رضویہ ۵/۲۹۰

حضرت حسن مثنی بن حضرت امام حسن ابن حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جب وصال ہوا تو ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ صغری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکی قبر پر ایک قبہ تانا جو ایک سال تک باقی رہا۔ پھر اٹھالیا، تو کسی پکارنے والے کو سنا جو کہتا تھا کیا انہوں نے جو کھویا تھا وہ پالیا دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں:۔ یہ قبہ احباب کے جمع ہونے اور ان کی قبر پر تلاوت قرآن و فاتحہ پڑھنے کیلئے تھا عبث و نا جائز نہ تھا کہ اہل بیت اطہار ایسا کام کبھی نہیں کرتے خصوصاً صحابہ کی موجودگی میں۔

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ خود آپ کی بیوی ایک سال تک اس قبہ میں رہیں، ہو سکتا ہے اس قبہ کے دو حصے ہوں ایک میں آپ رہتی ہوں اور دوسرے حصہ میں احباب جمع ہو کر فاتحہ پڑھتے ہوں۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کے مزارات پر زائرین کی آسانی کیلئے گنبد، عمارت بنانا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں مجاوروں کا بیٹھنا درست ہے کہ یہ دونوں کام اہل بیت نبوت نے صحابہ کرام کی موجودگی میں کئے کسی نے منع نہ کیا، لہذا یہ دونوں عمل سنت صحابہ و اہل بیت سے ثابت ہیں۔

(ماخوذ از مراۃ المناجیح مصنفہ حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ)

یہ آواز ہاتف کی تھی جس میں بتایا گیا کہ کسی کی موت پر بہت غم کرنا چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ جانا مردے کو واپس نہیں لے آتا۔ خیال رہے کہ یہ ندا ہم لوگوں کو سنانے کیلئے ہے نہ کہ اہل

۱۱۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری تعلیقا، باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد، ۱/۱۷۷

بیت نبوت پر عتاب کیلئے، انہوں نے کوئی ناجائز کام نہ کیا تھا، اسی لئے اس ندا میں ڈانٹ ڈپٹ یا ان کیلئے اس فعل پر حرام ہونے کا فتوی نہیں۔

یہ زمانہ صحابہ کرام کا اخیر تھا اور تابعین کا دور اوسط تھا، سال بھر تک امام حسن مثنی کے مزار پر قبہ رہا مگر کسی نے منع نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ایسی روایت ملتی ہے کہ کسی صحابی یا تابعی نے اس پر اعتراض کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ غرض صحیح کیلئے مزارات پر قبے بننے جائز ہیں۔ یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور اسی پر جملہ اہل سنت کا عمل ہے۔

لا یرفع علیه بناء سے اسکی حرمت پر استدلال صحیح نہیں۔ اس لئے کہ اس سے مراد قبر پر ایسی عمارت بنانا ہے جیسے یہود و نصاری ستون نما سادھی بناتے ہیں۔ اس پر قرینہ یہ کہ علي کے حقیقی معنی استعلاء کے ہیں اور استعلاء اس وقت ہوگا جبکہ میت کے محاذی اوپر عمارت بنائیں۔ اور اگر ازدگرد بنائیں گے تو استعلاء نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں جیسے ارشاد ہے۔

ابنو المساجدو اتخذوها جما۔

مسجدوں کو منڈی بناؤ۔ یعنی اس میں مینارے نہ بناؤ۔ مگر عہد تابعین ہی سے اس کے بر خلاف مساجد میں مینارے بننے لگے تھے۔ وجہ یہ ہوئی کہ عہد صحابہ تک شعائر دین کی عظمت شعائر دین کی وجہ سے دلوں میں بھرپور تھی۔ نیز عام مکانات بھی بہت معمولی اور سادے ہوتے تھے۔ جب فتوحات ہوئیں اور دولت کی کثرت ہوئی اور مکانات عالیشان بننے لگے۔ اب اگر مسجدیں اسی طرح منڈی اور معمولی حیثیت کی رہتیں تو عام نگاہوں میں ان کی وقعت نہ ہوتی۔ غیر ہنستے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ایسی معمولی، تو مساجد کی عمارتیں عالیشان سے عالیشان بننے لگیں، مینارے، گنبد بننے لگے۔ اس سے مقصود شعائر دین کی دلوں میں عظمت بٹھانا ہے۔ اسی طرح عہد سابق میں ہر مسلمان مسلمان کی قبر کا احترام کرتا تھا۔ اور علماء صلحاء مشائخ کے مزارات کی ان کی شایان شان عظمت دلوں میں تھی۔ مگر اب جبکہ بصیرت باطنی کا فقدان ہے اور ظاہری شان و شوکت ہی عظمت کا نشان بن چکا ہے، علمائے کرام نے علماء و مشائخ کے مزارات پر قبے بنانے کی اجازت دے دی ہے، بلکہ اسے مستحسن بتایا ہے۔ علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں اور ملا علی قاری نے فرمایا۔ حتی کہ مولوی اعزاز علی مفتی دار العلوم دیوبند نے

بھی شرح نقایہ ملا علی کے حاشیہ میں بھی ذرا تغیر کے ساتھ لکھا ہے۔

قد اباح السلف البناء علی قبر المشائخ و العلماء المشهورین لیزورهم الناس ولیستریحون بالجلوس فیه ۔

مشائخ اور علماء مشہورین کے مزارات پر عمارات بنانے کو علماء سلف نے جائز بتایا تا کہ لوگ ان کی زیارت کریں اور اس میں بیٹھنے پر آرام پائیں۔

نیز اس میں بہت سے فوائد ہیں، زائرین باطمینان وحضور قلب تلاوت ذکر اذکار کریں گے۔ جس سے دونوں کو فائدہ ہوگا، بارش دھوپ سردی سے محفوظ رہیں گے، قبے سے لوگ پہچان جائیں کہ یہ کسی محبوب بارگاہ کا مزار ہے، تو حاضر ہوں گے اور فیض حاصل کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام متاخرین نے اس کے جواز کی تصریح کی ہے۔ حتی کہ علامہ علاء الدین حصکفی نے در مختار میں فرمایا۔

لا یرفع علیه بناء و قیل لا باس به و هو المختار ۔

قبر پر عمارت نہ بنائے، ایک قول یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی مختار ہے۔

اور علامہ محمد امین بن عابدین شامی نے رد المحتار میں فرمایا۔

و فی الاحکام عن جامع الفتاوی و قیل لا یکره اذا کان المیت من المشائخ و العلماء و السادات ۔

احکام میں جامع فتاوی سے ہے کہ ایک قول یہ ہے قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں جبکہ میت مشائخ اور علماء اور سادات سے ہو۔

طحطاوی علی المراقی میں در مختار کا قول نقل کر کے برقرار رکھا۔ یہ دلیل ہے کہ ان کا بھی مختار یہی ہے

(ماخوذ از نزہۃ القاری مصنفہ: حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ)

٧۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

(١) مردوں کو بھلائی سے یاد کرو

١١٦٠۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلىٰ مَا قَدَّمُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کرو کہ وہ اپنے اعمال کو پہونچ گئے۔

١١٦١۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلىٰ مَا قَدَّمُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا مت کہو کہ وہ اپنے کیے کو پہونچ چکے ہیں۔

١١٦٢۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، اِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَأْثَمُوْنَ، وَاِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَحَسْبُهُمْ مَا هُمْ فِيْهِ۔

١١٦٠۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ينهى من سب الاموات، ١٨٧/١
السنن للنسائى، باب النهى عن ذكر الهلكى لا بخير، ٢١٣/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٨٠/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٧١٢، ٦٨٠/١٥

١١٦١۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ينهى من سب الاموات، ١٨٧/١
السنن للنسائى، باب النهى عن سب الاموات، ٢١٣/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٨٠/٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٧٥/٤
المستدرك للحاكم ٣٨٥/١ ☆ شرح السنة للبغوى، ٣٨٦/٥
اتحاف السادة للزبيدى، ٤٩٠/٧ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٧١٤، ٦٨٠/١٥
فتح البارى للعسقلانى، ٣٦٢/١١ ☆ الاذكار النوويه ١٥١
الجامع الصغير للسيوطى، ٥٧٩/٢ ☆

١١٦٢۔ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٩١/٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ٥٧٩/٢

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کیساتھ۔ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہوگے۔ اور اگر دوزخی ہیں تو انہیں وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں

١١٦٣۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسولُ الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا بِهِ الْأَحْيَاءَ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا نہ کہو کہ اس کے باعث زندوں کو ایذا دو۔

١١٦٤۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَ لَا تَقَعُوا فِيهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا ساتھی مر جائے تو اسکو معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۴

(۲) قبرستان میں جا کر استغفار کرنا

١١٦٥۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت: قال

١١٦٣۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ينهى عن سب الاموات، ١٨٧/١
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الشتم، ١٩/٢
السنن لابى داؤد، كتاب الادب، باب فى النهى عن سب الموتى ٦٧١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٠/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٧١٥، ٦٨٠/١٥
اتحاف السادة للزبيدى، ٤٩٠/٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٧٦/٨
الجامع الصغير للسيوطى، ٥٨٠/٢ ☆ المغنى للعراقى، ١١٧/٣
مسند الربيع بن حبيب، ١٩٨٧ ☆ الكامل لابن عدى، ٢٥٦/٤
١١٦٤۔ السنن لابى داؤد، كتاب الادب فى النهى عن سب الموتى، ٦٧١/٢
الجامع الصغير للسيوطى، ٥٨/١ ☆ اتحاف السادة لزبيدى، ٣٧٤/١٠
المغنى للعراقى، ٣٧٧/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٧/١
مسند الربيع بن حبيب، ١٢١٢ ☆ الكامل لابن عدى، ١٨٣/٥
تاريخ اصبهان لابى نعيم، ٣٤٦/٢ ☆ آداب الزفاف للالبانى، ١٤٧
١١٦٥۔ السنن للنسائى، باب الامر بالاستغفار للمسلمين، ٢٢٢/١
الموطا لمالك، ٨٥ ☆ المستدرك للحاكم، ٤٨٨/١

رسول الله صلى الله تعالىٰ عله وسلم: اِنِّی بُعِثْتُ اِلیٰ اَهْلِ الْبَقِيعِ لِاُصَلِّیَ عَلَيْهِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر صلوۃ یعنی دعاو استغفار کروں۔

١١٦٦ ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اِنَّ جِبْرَئِيْلَ أَتَانِیْ فَأَمَرَنِیْ اَنْ آتِیَ الْبَقِيْعَ فَأَسْتَغْفِرَلَهُمْ قلت له: كيف اقول، يا رسول الله! قال: قولى: اَلسَّلَامُ عَلیٰ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاخِرِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ بقیع جاکر اہل بقیع کیلئے دعا مغفرت کروں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس طرح کہوں۔ حضور نے زیارت قبور کی دعا تعلیم فرمائی۔ السلام على اهل الدار من المؤمنين و المسلمين و يرحم الله المستقدمين منا و المستاخرين و انا انشاء الله بكم لا حقون ـ

١١٦٧ ـ **عن** عقبة بن عامر رضي الله تعالىٰ عنه قال: ان النبیّ صلى الله تعالى عليه وسلم خرج يوما فصلى على اهل احد صلاته على الميت۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن نکلے اور اہل احد پر جنازہ کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔

١١٦٦ ـ السنن للنسائى، الامر بالاستغفار للمسلمين، ٢٨٦/١
الصحيح لمسلم، باب فى التسليم على اهل القبور، ٣١٢/١
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فيما يقال اذا دخل المقابر، ١١١/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٠/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٢٩٢٨، ٦٠٦/١١

١١٦٧ ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب احد يحبنا، ٥٨٥/٢
السنن للنسائى، باب الصلوة على الشهداء، ٢١٤/١
السنن لابى داؤد، باب الصلوة على القبر، ٤٥٩/٢

١١٦٨۔ **عن** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی قتلی احد بعد ثمانی سنین کالمودع للاحیاء و الاموات۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد اس طرح صلوۃ ودعا کی جیسے سب کو رخصت فرمارہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ۰۴

(۳) میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے

١١٦٩۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ کَسْرَ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ فتاوی رضویہ ۳/۴

(۴) مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے

١١٧٠۔ **عن** ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ، صَدَقَۃٌ جَارِیَۃٌ، اَوْ عِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِہٖ، اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَہٗ۔ فتاوی رضویہ ۲۳۱/۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

١١٦٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوۃ احد، ٥٧٨/٢
١١٦٩۔ السنن لابی داؤد، باب فی الحفار یجد العظم، ٤٥٨/٢
السنن لابن ماجہ، باب فی النھی عن کسر عظم المیت، ١١٧/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٥٨/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٤١/١
المصنف لعبد الرزاق، ٤٤٤/٣ ☆ السنن للدار قطنی ١٨٨/٣
جمع الجوامع للسیوطی، ٦٨٢٣ ☆ الموطا لمالک، ٨٣
١١٧٠۔ الصحیح لمسلم، باب وصول ثواب الصدقۃ، ٤١/٢
السنن لابی داؤد، باب فی الصدقۃ عند المیت، ٢٩٨/٢
مشکل الآثار للطحاوی، ٩٥/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٧٢/٢
السنن الکبری للبیھقی، ٢٧٨/٦ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ٣٠٠/١
اتحاف السادۃ للزبیدی، ١١٤/١ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٤٤٠/٧

نے ارشادفرمایا: انسان جب مرجاتا ہے تواس کاعمل ختم ہوجاتا ہے۔ مگرتین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، نیک اولاد جووالدین کیلئے دعاخیر کرے۔ ۱۲م

(۵) والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکوثواب ملتا ہے

۱۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَا عَلیٰ أَحَدِكُم إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّتَصَدَّقَ لِلّٰهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا أَنْ يَجْعَلَهَا عَنْ وَالِدَيْهِ إِذَا كَانَ مُسْلِمَيْنِ فَيَكُوْنُ لِوَالِدَيْهِ أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُ أُجُوْرِهِمَا بَعْدَ أَنْ لَا يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمَا شَيْئًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کاارادہ کرے تواس کا کیاحرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کاثواب پہونچے گا۔ اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا۔ اوران کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

۱۱۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُم بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلْهَا عَنْ أَبَوَيْهِ فَيَكُوْنُ لَهُمَا أَجْرُهَا فَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ شَیْءٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کوئی صدقہ نافلہ دے تواس میں والدین کی طرف سے نیت کرے کہ ان دونوں کواس کاثواب ملے گااوراسکے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۲

۱۱۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ٦١١٤٥، ٣٨٠/٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢١٦/٢
عنل الحدیث لابن ابی حاتم، ٦٤٥ ☆

۱۱۷۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٣٨/٣ ☆

(۶) بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے

۱۱۷۲ـ **عن** حصين بن وحوح الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان طلحة بن البراء رضی الله تعالیٰ عنه مرض فاتاه النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یعوده فی الشتاء فی بردو غیم ، فلما انصرف قال لاهله: لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت ، فاذ نونی به و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم نبی سالم بن عوف حتی توفی و جن علیه اللیل فکان فیما قال طلحة لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی و الحقولی بربی عزوجل و لا تدعوا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فإنی أخاف علیه یهودا أن یصاب بسببی فأخبر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم حین أصبح ، فجاء حتی وقف علی قبره فصف الناس معه ثم رفع یدیه فقال : اَللّٰهُمَّ اَلْقِ طَلْحَةَ وَ یَضْحَكُ اِلَیْكَ ـ فتاوی رضویه ۴/۴۴

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی عیادت کیلئے جاڑوں میں نہایت سردی اور بادل کے موسم میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لا رہے تھے تو ان کے گھر والوں سے ارشاد فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ لہذا مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنو سالم بن عوف تک پہونچے تھے کہ ان کا وصال ہوگیا۔ رات کی تاریکی چھا چکی تھی۔ لہذا وہی ہوا جو حضرت طلحہ نے کہا تھا۔ کہ مجھے جلد دفن کر دینا اور میرے رب کے حضور پہونچا دینا۔ حضور کو رات کو تکلیف نہ دینا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میری وجہ سے یہودیوں کی طرف سے حضور کو کوئی تکلیف پہونچے۔ جب صبح ہوئی تو حضور کو یہ واقعہ سنایا گیا۔ حضور تشریف لائے اور قبر کے پاس کھڑے ہوکر صف بندی فرمائی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ الہی! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ طلحہ تیرے حضور ہنستے ہوئے حاضر ہوں۔ ۱۲م

۱۱۷۲ـ المعجم الكبير للطبراني، ۲۸/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ۳۷/۳
كنز العمال للمتقي، ۳۳۳۷۸، ٦۹۷/۱۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطي، ۹۷۸٦
التمهيد لابن عبد البر، ۲۷٤۳/٦ ☆

١١٧٤۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت و قف علیہ فقال : اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِیْکُمْ وَ اسْئَلُوْا لَهُ التَّثْبِیْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ یُسْئَلُ ۔

حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب مردے کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو کچھ دیر تشریف فرما رہتے اور ارشاد فرماتے : اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اسکے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہونے والا ہے۔

(٧) ایصال ثواب

١١٧٥۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہہ الکریم،قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَ قَرَأَ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" إِحْدٰی عَشَرَةَ مَرَّةً ، ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهَا لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِیَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا قبرستان سے گزر ہوا اور اس نے گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کیا تو تمام مردوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔۱۲م

(٨) بیر ام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا

١١٧٦۔ **عن** سعد بن عبادۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انہ قال: یا رسول اللّٰہ ! ان ام سعد ماتت ، فای الصدقۃ افضل؟ قال : اَلْمَاءُ ، قال : فحفر بیراً و قال : ھذہ لام سعد ۔

١١٧٤۔ السنن لابی داؤد، باب الاستغفار عند القبر، ٤٥٩/٢
المستدرک للحاکم، ٣٧٠/١ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ٥٦/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤١٩/٢ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣٥٢/١
کنز العمال للمتقی، ١٨٥١٤، ١٥٨/٧ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ٣٤٥/٤
١١٧٥۔ کنز العمال للمتقی، ٤٢٥٩٦، ٦٥٥/١٥ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣٧١/١٠
١١٧٦۔ السنن لابی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب فی فضل سقی الماء، ٢٣٥/١
التفسیر للقرطبی، ٢١٥/٧ ☆

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہو گیا تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی، تو کنواں کھودا اور اس طرح کہا: یہ کنواں ام سعد کیلئے ہے۔ ۱۲ام

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہونچے ثواب اس کا میت کو پہونچانا جائز ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ومتبادر کہ کنواں تیار ہو جانے پر یہ الفاظ کہے: ھذہ لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بحکم ” ھذہ لام سعد “ سب کا ثواب مادر سعد کو پہونچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔ تو قبل تصرف بھی ایصال ثواب حاصل۔ یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ اب جو اسے ناجائز کہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔ طرفہ یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ، میں اس تقریر وہابیہ کو ذبح کر گئے۔ لکھتے ہیں: اگر شخصے بزے در خانہ پرورش کندتا گوشت او خوب شود او را ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوارانند خللے نیست۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بکرے کی پرورش کرے اور جب وہ خوب فربہ ہو جائے تو اس کو ذبح کر کے گوشت پکا کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ فاتحہ خواندہ بخوارند کیسی، یہاں ” خوارند و فاتحہ خوانند “ کہا ہوتا۔

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے نیک عمل پر ایک ثواب اسکی نیت کرتے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور عمل کئے پر دس ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا۔ بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا: نیة المؤمن خیر من عملہ، مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں۔ قرأت قرآن، اطعام طعام۔

طریقہ مروجہ میں ثواب پہونچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جبکہ کھانا دینے کی نیت کر لی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔ دس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا۔ کیا انہیں میت کو نہیں پہونچا سکتے؟

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگر چہ اس وقت موجود نہیں۔ تو کیا ثواب پہونچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا۔ کہ جب تک وہ شی موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہونچ جائے۔ خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔

طریق رسانیدن آں دعا بجناب الہی است۔

کیا دعا کرنے کیلئے بھی اس شی کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

۸۔ عالم برزخ کے احوال

ا۔ عالم برزخ کی وسعت

۱۱۷۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَا شَبَّهْتُ خُرُوجَ الْمُؤْمِنِ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مِثْلَ خُرُوجِ الصَّبِیِّ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْغَمِّ وَ الظُّلْمَةِ اِلٰی رَوْحِ الدُّنْیَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا۔ اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی لئے علماء فرماتے ہیں: دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے ایسی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔ اب اس سے برزخ و دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے۔ وہی نسبت چاہیئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے، واقعی روح طائر ہے اور بدن قفس اور علم پرواز، پنجرے میں پرندکی پرفشانی کتنی۔ ہاں جب کھڑکی سے باہر آیا اس وقت اس کی جولانیاں قابل دید ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۵

(۲) مومن کی روح آزاد رہتی ہے

۱۱۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان الدنیا جنة الكافر و سجن المؤمن، وانما مثل المؤمن حین تخرج نفسه كمثل رجل كان فی السجن فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض و یفسح فیها۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زندان میں تھا۔ اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔

۱۱۷۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٨٤

۱۱۷۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان الدنیا سجن المؤمن الخ، ۲/ ٥٦

۲۱۷۹۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اذا مات المؤمن يخلی سربه يسرح حيث شاء۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲ ☆ فتاوی رضویہ ۹/۴۸

(۳) روحیں متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں

۱۱۸۔ **عن** سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان سلمان الفارسی و عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنهما التقيا فقال احدهما لصاحب: ان لقيت ربك قبلی فاخبرنی ما ذا لقيت، فقال: او تلقى الاحياء الاموات؟ قال: نعم، اما المؤمنون فإن أرواحهم فی الجنة و هی تذهب حيث شاءت۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی و عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔ کہا: کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں؟ کہا: ہاں، مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں۔ انہیں اختیار رہتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

(۴) مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید

۱۱۸۱۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ارواح المؤمنين فی برزخ من الأرض تذهب حيث شاءت و نفس الكافر فی سجين۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ اور کافر کی روحیں سجین میں مقید ہیں۔

۱۱۸۲۔ **عن** الإمام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغنی ان ارواح المؤمنين

۱۱۷۹۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۷/۱۴۴

۱۱۸۰۔ كتاب الزهد لابن المبارك، ۱/۲۷۳

۱۱۸۱۔ كتاب الزهد لابن المبارك، ☆ ابن ابی الدنيا

۱۱۸۲۔ ابن ابی الدنياء

مرسلة تذهب حيث شاءت۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

(۵) مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

١١٨٣۔ **عن** بكر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال: بلغنى انه ما من ميت يموت الاوروحه فى يد ملك الموت فهم يغسلونه و يكفنونه و هو يرى ما يصنع اهله فلم يقدر على الكلام لينهاهم عن الرنة و العويل۔

حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جو مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ ان سے بات نہیں کرسکتا کہ ان کو ش [illegible] سے منع کرے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۱۴۲

١١٨٤۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اِنَّ الْمَيِّتَ يَعْرِفُ مَنْ يَّغْسِلُهٗ وَ يَحْمِلُهٗ وَ مَنْ يُكَفِّنُهٗ وَ مَنْ يُّدْلِيْهِ فِى حُفْرَتِهٖ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو غسل دے، اور جو اٹھائے، اور جو کفن پہنائے، اور جو قبر میں اتارے۔

١١٨٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ اِلَّا وَهُوَ يَعْرِفُ غَاسِلَهٗ وَ يُنَاشِدُ حَامِلَهٗ اِنْ كَانَ بُشِّرَ بِرَوْحٍ وَّ رَيْحَانٍ وَ جَنَّةِ النَّعِيْمِ اَنْ يُّعَجِّلَهٗ، وَ اِنْ كَانَ بُشِّرَ بِنُزُلٍ مِّنْ حَمِيْمٍ وَ تَصْلِيَةِ جَحِيْمٍ اَنْ يَّحْبِسَهٗ۔

١١٨٣۔ ابن ابی الدنیا،

١١٨٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/٣ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ٧/٢٥٧

١١٨٥۔ الدر المنثور للسیوطی، ٦/١٦٧ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١/٣٢٠ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/١٣٠ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا ہے اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے۔ اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملی ہے تو قسم دیتا ہے کہ مجھے روک رکھ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ٢۵۵

١١٨٦۔ **عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُوْضَعُ عَلىٰ سَرِيْرِهٖ فَيُخطِيْ بِهٖ ثَلٰثَ خُطًا اِلَّاتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ يَسْمَعُهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ ، اَلْجِنَّ وَ الْاِنْسَ ، يَقُوْلُ: يَا اِخْوَتَاهُ وَ يَا حَمَلَةَ نَعْشَاهُ ! لَا تَغُرَّنَّكُمُ الدُّنْيَا كَمَا غَرَّتْنِى وَ تَلْعَبَنَّ بِكُمْ كَمَا لَعِبَتْ بِى، خَلَفْتُ مَا تَرَكْتُ لِوَرَثَتِىْ وَ الدَّيَّانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخَاصِمُنِىْ وَ يُحَاسِبُنِىْ وَ اَنْتُمْ تُشَيِّعُوْنِى وَ تَدْعُوْنِى۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں تو وہ ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جنہیں خدا چاہے جن و انس کے سوا۔ کہتا ہے: اے بھائیو، اے نعش اٹھانے والو! تمہیں دنیا فریب نہ دے، جیسا مجھے دیا۔ اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی۔ اپنا ترکہ تو میں وارثوں کیلئے چھوڑ چلا۔ اور بدلا دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا۔ تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ٢۵٦

(٦) مردہ قبرستان لیجانے والوں سے کلام کرتا ہے

١١٨٧۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَ احْتَمَلَتِ الرِّجَالُ عَلىٰ اَعْنَاقِهِمْ ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ : قَدِّمُوْنِىْ ، وَ اِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ ، قَالَتْ : يَا وَيْلَهَا اَيْنَ

١١٨٦۔ كنز العمال لعتقى، ٢٣٥٧، ٥٩٦/١٥ ☆ تاريخ جرجان للهمى، ١٧٨/١

١١٨٧۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ولى الميت قدمونى، ١٧٦/١

المسند لاحمد بن حنبل، ٤٣٤/٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢١/٤

تُلْهُوْنَ بِهَا، سَمِعَ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ لَصَعِقَ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔ اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ، اور اگر بد ہوتا ہے تو کہتا ہے: ہائے خرابی اس کی کہاں لیجاتے ہو۔ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے مگر آدمی۔ کہ وہ سنے تو بے ہوش ہو جائے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر چہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول ہوں گے جب تک کہ اس میں محذور نہ ہو۔ لہذا ہم اس کلام جنازہ کو یوں بھی کلام حقیقی پر محمول کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پچھلے لفظوں سے نص کو مفسر فرمادیا کہ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے۔ اب کسی طرح مجال تاویل وتشکیک باقی نہ رہی۔ ولله الحمد ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

(۷) مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دے دی جاتی ہے

۱۱۸۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا يقبض المؤمن حتی يری البشری، فاذا قبض نادی ، فليس فی الدار دابة صغيرة و لا كبيرة الا هی تسمع صوته الا الثقلين : الجن و الإنس تعجلوا به الی أرحم الراحمين ، فاذا وضع علی سريره قال : ما أبطأ ما تمشون ، فاذا أدخل فی لحده أقعد فاری مقعده من الجنة و ما أعد الله له ، و ملئ قبره من روح و ريحان و مسك قال : فيقول : يا رب ! قدمنی ! قال : فيقال : لم يأن لك ، إن لك إخوة و أخوات لما يلحقون ، ولكن نم قرير العين ، قال أبو هريرة رضی الله تعالیٰ عنه : فو الذی نفسی بيده! ما نام نائم شاب طاعم ناعم و لا فتاة فی الدنيا نومة بأقصر و لا أحلی من نومته حتی يرفع راسه الی البشری يوم القيامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے۔ جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں ندا کرتی ہے جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے۔ کہتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف۔ پھر جب جنازہ پر

۱۱۸۸۔ المصنف لابن ابی شیبة، کلام ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه، ۱۴۲/۷

رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔ جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسکو اٹھا کر جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اس وقت اسکی قبر آسائش کی چیزوں۔ پھولوں اور خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے رب کریم! مجھے وہاں تک پہونچا۔ فرمایا جاتا ہے ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تیرے عزیز و اقارب نہیں آپہونچے ہیں۔ تو آرام سے سوجا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیا میں اتنی میٹھی نیند آسودہ جوان مرد یا عورت کو نہیں آئی ہوگی جتنی اسکو آتی ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسی بشارت میں اسکی آنکھ کھلے گی۔ ۱۲ م

(۸) مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے

۱۱۸۹۔ **عن** أم الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: ان المیت اذا وضع علی سریرہ فانہ ینادی: یا أھلاہ: و یا جیراناہ و یا حملة سریراہ: لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے۔ پکارتا ہے اے گھر والو، اے ہمسایو، اے جنازہ اٹھانے والو! دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔

۱۱۹۰۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا مات المیت فملک قابض نفسہ، فما من شئ الا وھو یراہ عند غسلہ وعند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔

۱۱۹۱۔ **عن** عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما من میت یموت الا وھو یعلم ما یکون فی اھلہ بعدہ، و انھم یغسلونہ و یکفنون و انہ لینظر الیھم۔

۱۱۸۹۔ کتاب الزھد لأحمد

۱۱۹۰۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۹۱۔ ابن ابی الدنیاء

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں، کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۱۱۹۲ـ **عن** عمرو بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال :ما من میت یموت الاوروحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یمشی به، و یقال له و هو علی سریره أسمع ثناء الناس علیك۔

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے۔ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں۔ کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازہ پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا جاتا ہے، سن تیرے حق میں بھلا برا کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۳ـ **عن** سفیان رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان المیت لیعرف کل شیٔ حتی انه لیناشد بالله غاسله الاخففت علی، قال و یقال له و هو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو، خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا۔ اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے: سن، تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹٤ـ **عن** عبد الرحمن بن أبی لیلی رضی الله تعالی عنه قال : الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له أسمع، ما یقال لك۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لیکر چلتا ہے اور اس سے کہتا ہے سن، تیرے حق میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

۱۱۹۲ـ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲/۳٤۹

۱۱۹۳ـ ابن ابی الدنیا

۱۱۹٤ـ ابن ابی الدنیا

۱۱۹۵۔ **عن** ابن أبی نجیح رضی اللہ تعالی عنه قال: مامن میت یموت الاروحة فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ کیونکر قبر کی طرف لیکر چلتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۱۹۶۔ **عن** أبی عبد اللہ بکر المزنی رضی اللہ تعالی عنه حدثت ان المیت یستبشر تبعجیله الی المقابر۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جلعنا اللہ تعالیٰ بمنه و کرمه من المسرور ین المستبشرین برحمته المسریحین بالموت بجوده، آمین، بجاه النبی الکریم الرؤف الرحیم علیه و علی آله و صحبه و اولیآء امته افضل الصلوٰة و التسلیم۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۸) مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ أَحَدٍ یَمُرُّ بِقَبْرِ أَخِیْهِ الْمُؤْمِنِ کَانَ یَعْرِفُهٗ فِی الدُّنْیَا فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّا عَرَفَهٗ وَ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

۱۱۹۵۔

۱۱۹۶۔

۱۱۹۷۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابومحمد عبدالحق کہ اجلہ علمائے حدیث سے ہیں اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں۔ کما فی شرح الصدور۔ اسی طرح امام ابوعمر و علامہ سید سمہودی نے اسکی تصحیح فرمائی۔ کما فی جامع البرکات و جذب القلوب، امام سبکی نے شفاء السقام میں بھی اسی طرح ذکر فرمایا۔

۱۱۹۸۔ **عن** ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ يَعْرِفُهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَ عَرَفَهُ، و إِذا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا يَعْرِفُهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے۔ میت سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے تو میت اسے سلام کا جواب دیتا ہے۔

(۹) مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

۱۱۹۹۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ قَبْرَهُ أَنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا تَفَرَّقُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کرکے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۰۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۱۹۸۔ اتحا السادة للزبیدی، ۱۰/۳۶۵

۱۱۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المیت یسمع خفق النعال، ۱/۱۷۸
الصحیح لمسلم، کتاب صفت الجنة و النار، ۲/۳۸۶
السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز باب المشی بین القبور فی النعل، ۲/۴۶۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۳۷۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۷۱ ☆

۱۲۰۰۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز، باب المشی بین القبور فی النعل، ۲/۴۶۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۹۳ ☆ التفسیر للبغوی، ۴/۴۲
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۸۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۳۷۷

الله تعالىٰ عليه وسلم إِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جوتیوں کی پہچل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

١٢٠١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا دُفِنَ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا عَنْهُ مُصْرِفِيْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جب دفن ہوتا ہے اور لوگ واپس آتے ہیں وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

١٢٠٢۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ قَبْرَهٗ أَنَّهٗ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفشہائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

١٢٠٣۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فَإِنَّهٗ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِكُمْ وَ نَفْضَ أَيْدِيْكُمْ إِذَا وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِيْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی آواز اور ہاتھ جھاڑنے

١٢٠١۔ المعجم الكبير للطبرانى، ١١/٧٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٣٧٩، ١٥/٦٠٠
جمع الجوامع للسيوطى، ٥٩٥٤، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/١٣٠
١٢٠٢۔ المستدرك للحاكم ١/٣٨٠ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٥٤٥
الدر المنثور للسيوطى، ٤/٨٠ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ١٠/٤١٩
١٢٠٣۔ المصنف لابن ابى شيبة، ٣/٣٧٨ ☆

کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

١٢٠٤۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال : شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال : اِنَّهٗ الآنَ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے۔ جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا: اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

(۱۰) مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں

١٢٠٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : اطلع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی اهل القلیب فقال : وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا، فَقِيْلَ لَهٗ : اتدعو امواتا؟ فقال : مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا: تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا۔ یعنی عذاب، کسی نے عرض کی: حضور مردوں کو پکارتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

١٢٠٦۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : ان

١٢٠٤۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤٥/٣ ☆ اتحاف السادة لزبیدی، ٤١٣/١٠
الدر المنثور للسیوطی، ٨٠/٤ ☆
١٢٠٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٨٧/٣ ☆ الدر المنثور للسیوطی ١٥٧/٥
التفسیر لابن کثیر، ٤١٣/٣ ☆ التفسیر للقرطبی، ٢٤٢/٧
١٢٠٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل ، ٥٦٧/١
الصحیح لمسلم، باب عرض مقعدار المیت من الجنة و النار ، ٥٦٧/٢
السنن للنسائی، باب ارواح المومنین، ٢٢٥/١
١٢٠٦۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٧/١ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ٣٧٩/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٩٨/١٠ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ١١٣/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٩١/٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٨٠/١
کنز العمال للمتقی، ٢٩٨٦٧، ٣٧٥/١٠ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ٢٩٢/٣
السنة لابن ابی عاصم، ٤٢٧/٢ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ١٦٨

رسول الله كان يرينا مصارع أهل بدر، الى أن قال، فانطلق رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى أتى اليهم فقال: يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ! يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَاوَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ حَقًّا، فَاِنِّی قَدْوَجَدْتُ مَا وَعَدَنِی اللّٰهُ حَقًّا، قال عمر: يارسول الله صلى الله عليك و سلم! كيف تكلم اجسادالاارواح فيها؟ قال: مَا أَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَيْئًا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں۔ جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں انکی لاشیں گریں۔ پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنویں میں بھر دئے گئے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو انکا اور انکے باپ کا نام لیکر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا ورسول نے تمہیں دیا تھا۔ میں نے تو پالیا جو حق وعدہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام حضور ان جسموں سے کیوں کلام فرمارہے ہیں جن میں روحیں نہیں۔ فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں۔

۱۲۰۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: وَ الَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ! مَا أَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ أَنْ يُّجِيْبُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں جو فرمارہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۱۲۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى

۱۲۰۷۔ الصحيح لمسلم، باب عرض مقعد الميت، ۲۸۷/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۵۷/۵

دلائل النبوة للبيهقى، ۴۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۳/۵

كنز العمال للمتقى، ۲۹۸۷۴، ۳۷۶/۱۰ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۲/۷

۱۲۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹۷/۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۳/۷

الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيَسْمَعُونَ كَمَا تَسْمَعُونَ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔

(۱۱) حضور نے قبر کی آواز سنی

١٢٠٩ـ **عن** عبيد من مرزوق رضى الله تعالى عنه قال : كانت امرأة تقم المسجد فماتت ، فلم يعلم بها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمر على قبرها فقال ـ مَا هٰذَا الْقَبْرُ ، قالوا: ام محجن ، قال: اَلَّتِى كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ ، قالو: نعم فصف الناس فصلى عليها ثم قال : أَىُّ الْعَمَلِ وَجَدْتِ اَفْضَلَ؟ قالوا: يا رسول الله ! تسمع؟قال : مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهَا ، فذكر انها اجابت ان اقم المسجد ـ

حضرت عبید بن مرزوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گزرے۔ دریافت فرمایا؟ یہ قبر کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، عرض کی: ہاں، حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی۔ پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا: تو نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا: کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے۔ پھر فرمایا: اس نے جواب دیا کہ میں مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۹

(۱۲) حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی

١٢١٠ـ **عن** أمير المومنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه انه مر بالبقيع فقال : السلام عليكم يا أهل القبور ، أخبار ما عندنا اِن نساء كم قد تزوجن و ديار كم قد سكنت و اموالكم قد فرقت فأجابه هاتف ، يا عمر ابن الخطاب ! أخبار ما عندنا اَنّ ما قدمنا فقد وجدنا ه و ما أنفقنا فقد ربحناه وما خلفناه فقد خسرناه ـ

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک

١٢٠٩ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/٤٤٤ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ٦/٢٦٧

١٢١٠ـ كتاب القبور لابن ابى الدنيا

مرتبہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں سے نکاح کر لئے۔ تمہارے گھروں میں اور لوگ بس گئے۔ تمہارے مال تقسیم ہو گئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن الخطاب! ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا۔ اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

(١٣) حضرت مولی علی نے اہل قبور کی آواز سنی

١٢١١۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلنا مقابر المدینة مع علی بن أبی طالب فنادی : یا أھل القبور ! السلام علیکم و رحمة اللہ ، تخبرونا بأخبارکم ، تریدون أن تخبرکم قال : سمعت صوتا و علیك السلام و رحمة اللہ و برکاته ، یا أمیر المؤمنین اخبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه ، اما أزواجکم فقد تزوجن ، و أما أموالکم فقد اقتسمت و الأولاد فقد حشروا فی زمرۃ الیتامی ، و البناء الذی شیه تم فقد سکن أعدائکم فھذہ أخبارکم من ما عندنا ، فما عندکم ؟ فأجابه میت قد تخرقت الأکفان و انتثرت الشعور ، و تقعطت الحلود ، و سالت الأحد اق علی الخدود و سالت المناخیر بالقیح و الصدید ، و ما قدمناہ ربحناہ ، وما خلفنا خسرناہ ، و نحن مر تھنون بالأعمال ۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم رکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤگے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبریں دیں؟ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آواز سنی، کسی نے حضرت مولی علی کو سلام کا جواب دیکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ بتایئے۔ ہمارے بعد کیا گزری، امیر المؤمنین نے فرمایا: تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے تمہارے مال بٹ گئے۔ اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی۔ اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں۔ اب تمہارے پاس کیا چیز ہے؟ ایک مردے نے عرض کی: کفن پھٹ گئے۔ بال جھڑ پڑے۔ کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے۔ اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا۔

١٢١١۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆ تاریخ نیشاپور لاحمد،

اور جو پیچھے چھوڑا تھا اس کا خسارہ ہوا۔ اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔ بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔ اس پر عاشق ہوگئی۔ ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔ جوان نظر نہ فرماتا۔ ایک شب قدم نے لغزش کی۔ ساتھ ہولیا۔ دروازہ تک گیا۔ جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا۔ اور بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکلی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ۔

ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہونچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔

آیت کریمہ پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازہ پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا۔ دروازے پر بے ہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔ رات گئے ہوش آیا۔ باپ نے حال پوچھا۔ کہا خیر ہے۔ کہا بتادے۔ ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا: جان پدر وہ آیت کونسی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی۔ پڑھتے ہی غش آیا۔ جنبش دی۔ مردہ پایا۔ رات ہی میں نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی۔ باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی: امیر المؤمنین رات تھی۔ پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے۔ جوان کا نام لیکر فرمایا: اے فلاں! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دی: اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دوبار عطا فرمائی۔ تسأل اللہ الجنۃ، لہ الفضل و المنۃ و صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الانس و الجنۃ و آلہ و صحبہ و اصحاب السنۃ و آمین، آمین، آمین۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۲

(۱۴) بے گناہ کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی

۱۲۱۲۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بلغنی ان الارض لا تسلط

علی حسدالذی لم یعمل خطیئة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ زمین بے گناہ کے جسم کو نہیں کھاتی ۔۱۲م

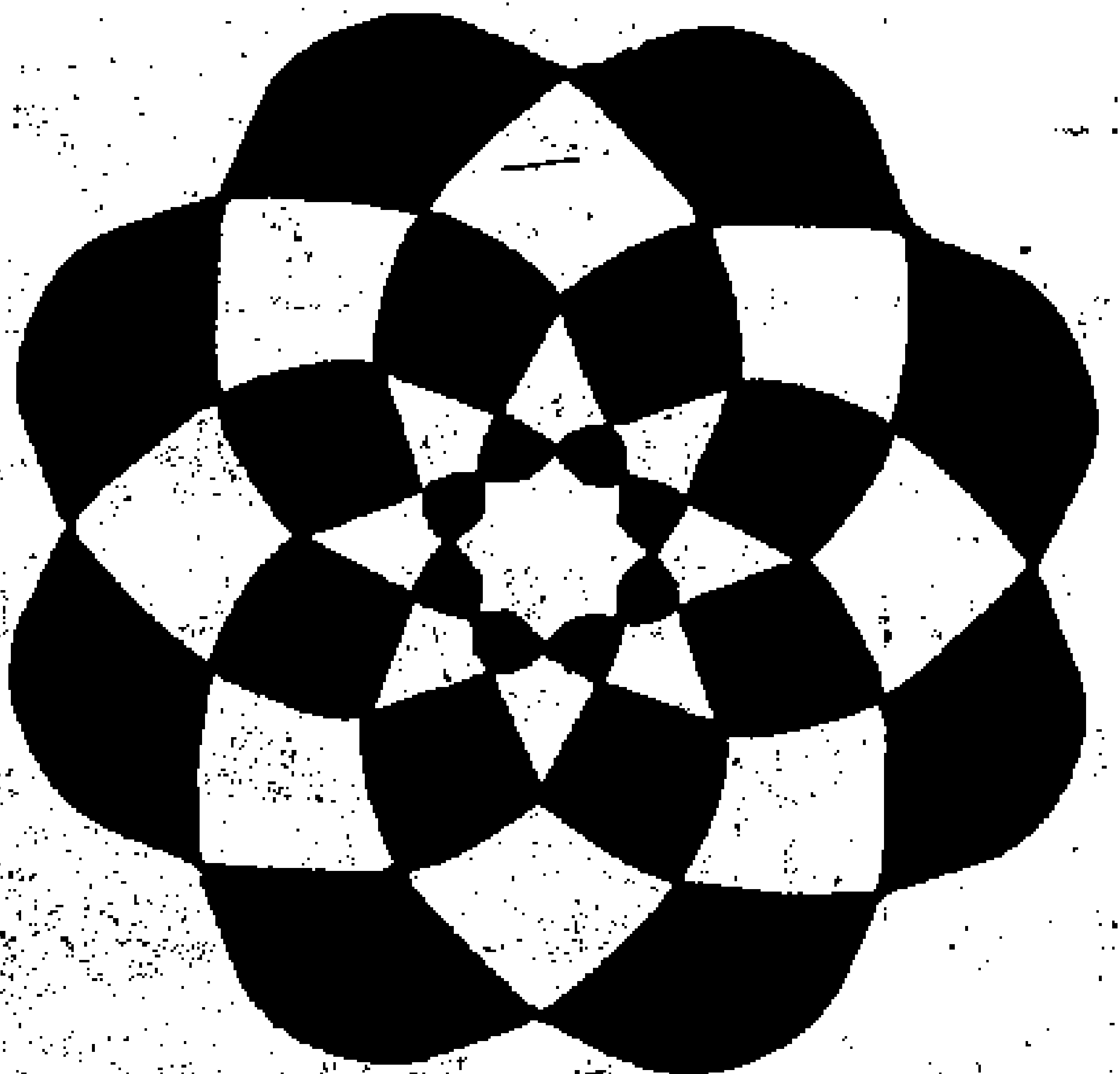

۹۔ سوگ اور نوحہ

(۱) غم اور آنسو پر عذاب نہیں

۱۲۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلَا تَسْمَعُوْنَ: اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِھٰذَا وَ اَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ اَوْ یَرْحَمُ، وَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنتے نہیں ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر۔ اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے۔ یا رحم فرمائے۔ اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔

(۲) رونے سے مردہ کو تکلیف ہوتی

۱۲۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ عَلَیْہِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندوں کے رونے سے مردہ پر عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۵۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال

۱۲۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البکاء عند المریض، ۱۷۴/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۱/۱
السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی المیت یعذب بما یح علیہ، ۱۱۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۶۹/۴
شرح السنۃ للبغوی، ۴۲۹/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۹، ۶۱۱/۱۵
۱۲۱۴۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۳/۱
المصنف لابن ابی شیبہ، ۶۵/۳ ☆
۱۲۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت، ۱۷۲/۱
المصنف لابن ابی شیبہ، ۶۵/۳ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۳۴۹/۴

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۶۲/۴

١٢١٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: گھر والوں کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

١٢١٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنا مع امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه حتی اذا کنا بالبیداء اذا هو برجل نازل فی ظل شجرة فقال لی: انطلق فاعلم من ذلك، فانطلقت فاذا هو صهیب، فرجعت الیه فقلت: إنك أمرتنی أن أعلم لك من ذاك و انه صهیب فقال: مروه فلیحق بنا فقلت: إن معه اهله، قال: و أن کان معه أهله فلما بلغنا المدینة لم یلبث أمیر المؤمنین أن اصیب، فجاء صهیب فقال: وا أخاه وا صاحباه! فقال عمر: ألم تعلم أو لم تسمع أن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: إن المیت لیعذب ببعض بکاء أهله علیه، فاتیت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها فذکرت لها قول عمر فقالت: لا و الله! ما قاله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم إن المیت یعذب ببکاء أحد و لکن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: إِنَّ الْكَافِرَ لَيَزِيْدُهُ اللّٰهُ

١٢١٦۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة البکاء علی المیت، ١١٩/١
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ٣٠٢/١
فتح الباری للعسقلانی، ٣٠١/٧ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ٢٩٣/٣
المصنف لعبد الرزاق، ٦٦٧٥، ٥٥٤/٣ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٦/٣
جمع الجوامع للسیوطی، ٥٩٤٩ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ١٣٩/٢
شرح السنة للبغوی، ٤٤٠/٥ ☆ الکامل لابن عدی، ٨/٢
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٤٩/٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٣٠/١٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٧/١ ☆

١٢١٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ٤٧/١ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ١٤٨/٣
تغلیق التعلیق لابن حجر، ٤٧٦ ☆ الطب النبوی للذهبی، ١٤٦

عَزَّوَجَلَّ بِبُکَآءِ اَھْلِہٖ عَذَابًا ، وَ اِنَّ اللّٰہَ لَھُوَاَضْحَکَ وَ اَبْکٰی ، وَ لَا تَزِرُ وَ ازِرَۃٌ وِ زْرَ اُخْرٰی ۔ و قالت انکم لتحدثونی عن غیر کا ذبین و لا مکذبین ولا لکن السمع یخطی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ۔ جب ہمارا قیام مقام بیداء میں ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص قریب درخت کے سایہ میں قیام پذیر ہیں ۔ مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا: جاؤ پتہ کرو یہ کون ہے؟ میں وہاں پہونچا تو دیکھا وہ تو حضرت صہیب رومی ہیں ۔ میں نے واپس آکر عرض کیا: فرمایا: ان سے جا کر کہنا سفر میں ہمارے ساتھ رہنا جب مدینہ طیبہ پہونچے تو چند دن بعد ہی حضرت امیر المؤمنین پر حملہ ہوا حضرت صہیب نے آکر آہ و فغاں کی ۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے صہیب ! کیا تمہیں معلوم نہیں ، کیا تم نے نہیں سنا؟ حضور کا فرمان اقدس ہے میت کو اس کے بعض احباب کے رونے پر عذاب ہوتا ہے ۔ یہ سن کر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر کا قول نقل کیا ۔ فرمایا ۔ نہیں قسم خدا کی ! حضور نے ایسا نہیں فرمایا: کسی کے نوحے سے میت کو عذاب نہیں ہوتا ۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا تھا: کافر کو اسکے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیا جاتا ہے ۔ اور بیشک اللہ ہی ہنسانے اور رلانے والا ہے ۔ کسی پر کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں ۔ ام المؤمنین نے پھر فرمایا: سنو تم نے جن سے یہ حدیث سنی وہ جھوٹے نہیں لیکن ان سے سننے میں غلطی ہوئی ۔

۱۲۱۸ ۔ **عن** عمران بن الحصین رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے

۱۲۱۸ ۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ٦٥/٣

کو صدمہ ہوتا ہے۔ امام اجل سیوطی نے شرح الصدور میں اس معنی کو ایک حدیث مرفوع سے مؤید کر کے فرمایا: امام ابن جریر کا یہی قول ہے اور اسی کو ایک گروہ ائمہ نے اختیار فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۹۔ **عن** أبی الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنت مع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه فی جنازة فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته ، فقلت : لم أسکته ؟ یاأبا عبد الرحمن ! قال : انه یتأذی به المیت حتی یدخل فی قبره۔

حضرت ابو ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا۔ کسی کے چلانے کی آواز آئی۔ آدمی بھیج کر اسے خاموش کرایا۔ میں نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! آپ نے اسے کیوں چپایا؟ فرمایا: اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

(۳) مرثیہ ناجائز ہے

۱۲۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ وروایات باطلہ پر مشتمل ہیں یونہی مرثیے۔ ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ وحرام ہے۔ ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں۔ کما ذکره الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة۔

۱۲۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۵/۶

۱۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۵۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۰
المستدرک للحاکم، ۱/۳۶۰ ☆ الکامل لابن عدی، ۱/۲۱۲
المسند للحمیدی، ۷۱۹ ☆

ہاں، اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو نہ وہاں بین، یا نوحہ، یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں تو ذکر شریف فضائل و مناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب و نزول رحمت ہے۔ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة، لہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور فرماتے ہیں:

ما ذکر من حرمة روایة قتل الحسین و ما بعده لا ینافی ما ذکرته فی هذا الکتاب، لان هذا البیان الحق الذی یجب اعتقاد ه من جلالة الصحابة و براء تهم من کل نقص بخلاف ما یفعله الوعاظ و الجهلة فانهم یأتون بالاخبار الکاذبة و الموضوعة و نحوها ولا یبینون المخامل و الحق الذی یجب اعتقاده و الله سبحانه و تعالی اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۸/۹

(۴) نوحہ جائز نہیں

۱۲۲۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ کُفْرٌ۔ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ، وَ النِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعنہ کرنا۔ اور میت پر نوحہ۔

۱۲۲۲۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ، مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ، وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۲۲۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۵۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶
السنن الکبری للبیهقی، ۶۳/۴ ☆ المسند لابی عوانة ۲۶/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۰۶/۸ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۴۶۲/۲
۱۲۲۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۵۰/۴
کنز العمال للمتقی، ۶۶۱۰، ۲۱۹/۱۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴۲۸

ارشاد فرمایا: دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے۔ نعمت کے وقت باجا۔ اور مصیبت کے وقت چلانا۔

١٢٢٣۔ **عن** أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔

١٢٢٤۔ **عن** عن أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِيَابًا مِنْ قِطِرَانٍ وَ دِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اڑھائے گا۔

١٢٢٥۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِنَّ هٰذِهِ النَّوَائِحَ يُجْعَلْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفَّيْنِ فِي جَهَنَّمَ، صَفٌّ عَلٰى يَمِينِهِمْ وَصَفٌّ عَنْ يَسَارِهِمْ، فَيَنْبَحْنَ عَلٰى أَهْلِ النَّارِ كَمَا تَنْبَحُ الْكِلَابُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

١٢٢٣۔ الصحیح لمسلم، كتاب الجنائز، ٣٠٣/١

السنن لابن ماجه، باب فی النهی عن الناحة ١١٤/١

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٤٢/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٠٦/٢

الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٥١/٤ ☆ تنزیة الشریعة لابن عراق، ٩٢/٤

مشكوة المصابیح للتبریزی، ١٧٢١ ☆ السلسة الصحیحة للالبانی، ١٩٥٢

المصنف لابن ابی شیبة، ٢٩٠/٣ ☆

١٢٢٤۔ السنن لابن ماجه، باب فی النهی عن النیاحة، ١١٤/١

١٢٢٥۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٤/٣ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٥١/٤

میزان الاعتدال، ٣٤٤٩ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ٢٩٧/٣

وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے داہنے اور بائیں۔ وہاں ایسے بھوکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

۱۲۲۶۔ **عن** أبي موسى الأشعري رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَنَا بَرِیءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بیزار ہوں اس شخص سے جو بھدرا کرے، اور چلا کر روئے۔ اور گریبان چاک کرے۔

(۵) اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے

۱۲۲۷۔ **عن** جرير بن عبد الله البجلي رضي الله تعالىٰ عنه قال: كنا نرى الاجتماع الى اهل الميت و صنعة الطعام من النياحة۔

حضرت جریر عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونے کو سوگ جانتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۱۳۸/۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔

احکام شریعت ۳۱۴/۴

۱۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی عن الحلق عند المصیبة، ۱۷۳/۱
الصحیح لمسلم، كتاب الايمان، ۷۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود الخ، ۱۱۵/۱
السنن للنسائی، کتاب الجنائز، باب الحلق، ۲۰۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۱/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۴۲۱، ۶۰۹/۱۵ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۷۴۹
۱۲۲۷۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی النهی عن الاجتماع، ۱۱۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۴/۲

۱۰۔ اذان قبر

(۱) اذان قبر کا ثبوت

١٢٢٨۔ **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالىٰ عنهما قال: لما دفن سعد بن معاذ رضي الله تعالىٰ عنه و سوى عليه، سبح النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و سبح الناس معه طويلا، ثم كبر و كبر الناس، ثم قالوا: يا رسول الله! لم سبحت ثم كبرت؟ قال: لَقَدْ تَضَايَقَ عَلىٰ هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰی فَرَّجَ اللّٰهُ تعالىٰ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی فرماتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے۔ پھر حضور اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے۔ ارشاد فرمایا: اس نیک مرد پر اسکی قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کیلئے بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر، اللہ اکبر، بار بار فرمایا ہے۔ اور یہی کلمۂ مبارکہ اذان میں چھ بار ہے۔ تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو انکی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر، نہ اس امر مسنون کے منافی، بلکہ زیادۃ مفید و مؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کیلئے ذکر خدا کرنا۔ دیکھو! یہ بعینہ وہ مسلک نفیس ہے جو در بارۂ تلبیہ اجلہ صحابہ کرام مثل حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن

١٢٢٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٧٧/٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١٠/٦
اتحاف السادة للزبيدی، ١٠/ ٤٢٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤٦/٣
مشكوة المصابيح للتبريزی، ١٣٥، ☆ ارواء الغليل للالبانی، ١٦٦/٣
البداية و النهاية لابن كثير، ١٢٨/٤ ☆

مسعود، حضرت امام حسن مجتبیٰ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا۔ اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیار فرمایا۔ ہدایہ میں ہے۔

ان کلمات میں کمی نہ کی جائے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ تو ان سے گھٹائے نہیں۔ اور اگر بڑھائے گئے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور اپنی بندگی کا اظہار کرنا۔ تو اور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر نے اپنے رسالہ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین

وغیرہا رسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۲٦٨

نیز بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ " کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔ اب جو نزع میں ہے وہ مجاز اً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام کے سکھانے کی حاجت، کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو۔ اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔ اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے۔ اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت کہ بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔ اور بیشک اذان میں یہی کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ "تین جگہ موجود ہے۔ بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك ؟ تیرا رب کون؟

ما دینك ؟ تیرا دین کیا؟

ما کنت تقول فی ھذا الرجل ؟ تو ان مرد (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اور آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، سوال، من ربك کا جواب سکھائیں گے۔ ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ سوال ما کنت تقول فی ھذا الرجل،

کا جواب تعلیم کریں گے ۔ کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ، جواب مادینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے۔

تو بعد دفن اذان دینے میں اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر۔ لقنو موتا کم لا الہ الا اللہ میں فرمایا۔

نیز وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے، شیطان رجیم (کہ اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر مسلمان مرد وزن کو حیات و ممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے) وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے ور جواب میں بہکاتا ہے و العیاذ بوجہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

امام ترمذی حکیم محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/٦٦٦
فتاوی رضویہ جدید ۵/٦۵۵

* * *

۱۱۔ کفن وغیرہ میں تبرکات

(۱) تبرکات کا استعمال

۱۲۲۹۔ **عن** طلق بن علي رضي الله تعالىٰ عنه قال: خرجنا وفدا الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فبايعناه و صلينا معه و أخبرناه، إن بأرضنا بيعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ و تمضمض ثم صبه فى أداوة، و أمرنا فقال: أُخْرُجُوا، فَاِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَ انْضِحُوا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَ اتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا، قلنا: ان البلد بعيد و الحر شديد و الماء ينشف، فقال: مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ اِلَّا طِيْبًا۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک وفد کی شکل میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ کو بتایا کہ ہماری زمین میں کچھ کلیسا ہیں۔ حضور ہمیں غسالۂ وضو عطا فرمادیں۔ حضور نے پانی منگا کر وضو فرمایا اور اس میں کلی ڈالی پھر ان کے برتن میں کر دیا اور ارشاد فرمایا: جب اپنے شہر میں پہونچو اپنا گرجا توڑ دو اور اس زمین پر پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عرض کی: شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے۔ وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہوجائے گا فرمایا: اس میں اور پانی ملاتے جانا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔ استمداد ص ۱۱۹

(۲) حضور کی مبارک چھڑی کفن میں رکھی گئی

۱۲۳۰۔ **عن** محمد بن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه انه كان عنده عصية لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمات، فدفنت معه بين جنبيه و بين قميصه۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

۱۲۲۹۔ السنن للنسائی، باب اتخاذ البیع مسجدا، ۱۱۴/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۹۹/۸
۱۲۳۰۔ السنن الکبری للبیہقی، ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر،

عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی مبارک تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔

(۳) حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے

۱۲۳۱۔ **عن** ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال لی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ھذہ شیعرۃ من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فضعھا تحت لسانی قال: فوضعتھا تحت لسانہ فدفن وھی تحت لسانہ۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

(۴) حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا

۱۲۳۲۔ **عن** أبی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عند علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم مسک فأوصی أن یحنط بہ و قال ھو الفضل حنوط رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس مشک تھا۔ وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کی جائے۔ اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوا۔ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لیکر ہمراہ رکاب سعادت مآب اقدس ہوا۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے

۱۲۳۱۔ الاصابۃ لابن حجر، ۱/۲۷۶ ☆

۱۲۳۲۔ المستدرک للحاکم، ۱/۵۱۵ ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۳/۵۶۹

انعام فرمایا۔ وہ کرتا میں نے آج کیلئے چھپا رکھا تھا۔ اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن وموئے مبارک تراشے۔ وہ میں نے لیکر اس دن کیلئے اٹھا رکھے۔ جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن سے متصل رکھ دینا اور موئے مبارک اور ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا۔

فتاوی ۴/۱۳۱

ظاہر ہے کہ جیسے نقوش کتابت آیات واحادیث کی تعظیم فرض ہے یونہی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رداو قمیص خصوصاً ناخن وموئے مبارک کی کہ اجزائے جسم اکرم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ کل جزء جزء وشعرۃ شعرۃ منہ وبارک وسلم ہیں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ان طریقوں سے تبرک کرنا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے جائز ومقرر رکھنا بلکہ بہ نفس نفیس یہ فعل فرمانا جواز ما نحن فیہ (کفن پر آیات کلام اللہ واحادیث لکھنے) کیلئے دلیل واضح ہے۔ اور کتابت قرآن عظیم کی تعظیم زیادہ ماننا بھی ہرگز مفید تفرقہ نہیں ہوسکتا۔ کہ جب علت منع تنجیس ہے تو وہ جس طرح کتابت فرقان کیلئے ممنوع ومحظور، یونہی لباس واجزائے جسم اقدس کیلئے قطعاً ناجائز ومحذور، پھر صحاح حدیث سے اس کا جواز بلکہ ندب ثابت ہونا دلالۃ النص اس کے جواز کی دلیل کافی ہے۔ واللہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۲

۱۲۔ شہید کون؟

(۱) شہیدوں کی قسمیں

۱۲۳۳۔ **عن** سعيد بن زيد رضى الله تعالى عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۳۶

۱۲۳۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب قتل دون ماله ، ۳۳۷/۱
الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان، ۸۱/۱
السنن لابى داؤد ، السنة باب فى قتال الصرص، ۶۵۸/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما يرى فيه الشهادة ، ۲۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۹/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۶۵/۳
المستدرك للحاكم ، ۶۳۹/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۱۵/۱
فتح البارى للعسقلانى، ۱۲۳/۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۴۴/۶
شرح السنة للبغوى، ۲۴۸/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳۹/۲
كنز العمال للمتقى، ۱۱۱۸۰، ۴۱۶/۴ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۳۴۹/۴
التفسير للقرطبى، ۴۲۰/۳ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۱۶۴/۳
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۳۵۱۲، ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۱۸۵۴
تاريخ بغداد للخطيب ، ۳۲۹/۲ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۴۱۹/۱
حلية الاولياء لابى نعيم ، ۳۵۳/۳ ☆ تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۶۲/۲
البداية و النهاية لابن كثير ۸۸/۸ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲۷۱/۲
الكامل لابن عدى، ۳۴۷/۴ ☆ المسند للشافعى، ۲۰۱
المسند لابى عوانه، ۴۴/۱ ☆

۱۲۳٤۔ **عن** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلشُّہَدَآءُ خَمْسَۃٌ ، اَلْمَطْعُوْنُ وَ الْمَبْطُوْنُ وَ الْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْھَدْمِ وَ الشَّھِیْدُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید پانچ ہیں۔ طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری میں مرا، ڈوب کر مرا، جس پر دیوار وغیرہ گری اور مرا، اور جو جہاد میں شہید ہوا۔

۱۲۳۵۔ **عن** جابر بن عتیک رضی اللہ تعالی عنہ قال : انہ مرض فاتاہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعودہ فقال قائل من اھلہ : انا کنا لنرجو ان تکون و فاتہ قتل شھادۃ فی سبیل اللہ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ شُھَدَآءَ اُمَّتِی اِذًا لَقَلِیْلٌ ، اَلْقَتْلُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ شَھَادَۃٌ ، وَ الْمَطْعُوْنُ شَھَادَۃٌ ، وَ الْمَرْأَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَھَادَۃٌ یَعْنِی الْحَامِلَ ، وَ الْغَرَقُ وَ الْحَرَقُ وَ الْمَجْنُوْبُ یَعْنِی ذَاتَ الْجَنْبِ شَھَادَۃٌ ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مریض ہوا تو

۱۲۳٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الشہادۃ سبع سوی القتل ، ٣٩٧/١
الصحیح لمسلم ، باب بیان الشہداء ، ١٤٢/٢
الجامع للترمذی، باب ما جا فی الشہداء من ھم، ١٢٦/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٣٥/٢ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ١٥٤٦
تلخیص الحبیر لابن حجر، ١٤٤/٢ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٣٣٢/٢
تجرید التمہید لابن عبدالبر، ١٦٦ ☆ المؤطا لمالک ، ١٣١
فتح الباری لابن حجر، ١٣٩/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١١١٨٤، ٤١٧/٤
۱۲۳۵۔ الصحیح لمسلم، باب بیان الشہداء ١٤٢/٢
السنن لابن ماجہ، باب ما یرجی فیہ الشہادۃ ، ٢٠٦/١
السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز ، باب فی فضل من مات بالطاعون ، ٤٤٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٠١/٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٠٩/٢
مجمع الزوائد للہیثمی، ٣١٧/٢ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ٨٦/٤
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ٣٣٢/٥ ☆ الطبقات لابن سعد ، ٨١/٣
المصنف لعبد الرزاق، ٦٦٩٥، ٥٦٢/٣ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢١٨/٧
کنز العمال للمتقی، ١١١٩٠، ٤١٨/٤

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عیادت کو تشریف لائے۔ گھر والوں میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا تو یہ خیال تھا کہ یہ شہید ہو کر مریں گے آپ نے فرمایا: اس صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے۔ سنو، جہاد میں قتل ہونا بھی شہادت، طاعون سے مرنا بھی شہادت، عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت، ڈوب کر مرنا بھی شہادت پسلی کے مرض سے مرنا بھی شہادت ہے۔

۱۳۔ شہید کی فضیلت

(۱) فضیلت شہید

۱۲۳۶۔ **عن** أبي الدرداء رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَلشَّهِيْدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

اراءۃ الادب ص۴۲۔

۱۲۳۷۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَلشَّهِيْدُ يُغْفَرُلَهٗ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ يَتَزَوَّجُ حُوْرَانِ وَ يَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اسکے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دو حوریں اس کی خدمت میں آجاتی ہیں۔ اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

۱۲۳۸۔ **عن** عن عبادة بن الصامت رضي الله تعالى عنه. قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللهِ سَبْعَ خِصَالٍ، أَنْ يُّغْفَرَلَهٗ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ، وَ يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ يُحَلّٰى حُلَّةَ الْإِيْمَانِ، وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ يَأْمَنُ مِنْ يَوْمِ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ، اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا، وَ يُزَوَّجُ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ

۱۲۳۶۔ السنن لابي داود، کتاب الجهاد، باب في الشهيد يشفع، ۳٤۱/۱
الترغيب والترهيب للمنذری، ۳۱٦/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۰۰/۲
الصحيح لابن حبان، ۱٦۱۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۰٥/۲
۱۲۳۷۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۹۳/٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱۱۰۱، ۳۹۸/٤
الجامع الصغير للسيوطی، ۳۰٥/۲ ☆
۱۲۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۱/٤ ☆ السنن لابن ماجه، ۲۰٦/۲

اَلْحُوْرِ الْعِیْنِ، وَیَشْفَعُ فِی سَبْعِیْنَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِہٖ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے یہاں شہید کیلئے سات کرامتیں ہیں پہلی بار اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور ایمان کے زیور سے اسے آراستہ کردیا جاتا ہے، حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے شادی کردی جاتی ہے، اس کے اقرباء سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا جائے گا۔

اراءۃ الادب ص ۴۳

۱۲۳۹۔ **عن** عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال: یُغْفَرُ لِلشَّہِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ۔

جد الممتار ۲/۲۷۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ محو کردیے جاتے ہیں۔۱۲م

۱۲۴۰۔ **عن** أبی أمامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: یُغْفَرُ لِشَہِیْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبُ کُلُّہَا اِلَّا الدَّیْنَ، وَ یُغْفَرُ لِشَہِیْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبُ کُلُّہَا وَ الدَّیْنُ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہوا اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق عباد، اور جو

۱۲۳۹۔ الصحیح لمسلم، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ الا الدین، ۲/۱۳۵

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۲۰ ☆ المستدرک للحاکم ۲/۱۱۹

الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲/۳۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۱۰، ۴/۳۹۹

شرح السنۃ للبغوی، ۸/۳۰۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۹۱۲

التفسیر لابن کثیر، ۷/۲۹۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۹۸

۱۲۴۰۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل غزو البحر، ۱/۲۰۴

ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۷۴

دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق عباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۲۴۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ اِلَّا مَحَاهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۱۲۴۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْرًا كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شہید صبر یعنی وہ سنی المذہب صحیح العقیدہ مسلمان جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی، دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بیکسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے۔ کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود، ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۱۲۴۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ أَنَّ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ مُكَذِّبًا بِالْقَدْرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا

۱۲۴۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۶/۲۶۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۳۳۷۰، ۵/۳۸۹
التفسير لابن كثير، ۳/۸۱ ☆ زاد المسير لابن الجوزى، ۲/۳۳۶
تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۲/۱۹۱ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى، ۳۰۴
كشف الخفاء للجلعونى، ۲/۲۵۸ ☆ الدر المنتثرة للسيوطى، ۱۳۸
۱۲۴۲۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۶/۲۶۶ ☆ كنز العمال لمتقى، ۱۳۳۶۹، ۵/۳۹۱
الكامل لابن عدى، ۴/۶۹ ☆
۱۲۴۳۔ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱/۱۴۰ ☆ تنزية الشريعة لابن عراق، ۱/۳۲۰
تذكرة الموضوعات للفتنى، ۱۶ ☆

بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ فِی شَیْءٍ مِنْ أَمْرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَہٗ جَہَنَّمَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بدمذہب تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۱

(۲) شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے

۱۲۴۴ ۔ **عن** حبان بن ابی حیلة التابعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال ۔: بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال: إِنَّ الشَّہِیْدَ إِذَا اسْتُشْہِدَ أَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالیٰ جَسَدًا کَأَحْسَنِ جَسَدٍ ثُمَّ یُقَالُ لِرُوْحِہٖ : أُدْخُلِی فِیْہِ : فَیَنْظُرُ إِلیٰ جَسَدِہِ الْأَوَّلِ مَا یُفْعَلُ بِہٖ وَ یَتَکَلَّمُ فَیَظُنُّ أَنَّہُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلَامَہُمْ وَ یَنْظُرُ إِلَیْہِمْ فَیَظُنُّ أَنَّہُمْ یَرَوْنَہٗ حَتّٰی یَأْتِیَہٗ أَزْوَاجُہٗ یَعْنِی مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَذْہَبْنَ بِہٖ ۔

حضرت حبان بن ابی حیلہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کیلئے ایک جسم نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہو۔ پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور خود جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی بیبیاں آکر اسے لیجاتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۶

(۳) شہدائے احد کی تدفین اور ان کی فضیلت

۱۲۴۵ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال ۔ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسطم لیجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول: أَیُّہُمْ

۱۲۳۴ ۔ شرح الصدور للسیوطی، ۱۰۳ ☆

۱۲۴۵ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوۃ علی الشہید، ۱/۱۷۹

أَكْثَرُ آخِذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فاذا اشير له الی احدهما قدمه فی اللحد و قال : أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و امر بدفنهم فی د مائهم و لم یغسلوا و لم یصل علیهم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو کو ایک کپڑے میں کفن دیتے پھر فرماتے بتاؤ ان میں سے کون قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ ان میں سے ایک کے بارے میں بتایا جاتا تو قبر میں انہیں کو آگے رکھتے ۔ پھر حضور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں اور ان کے دفن کا حکم فرماتے نہ تو کسی کو غسل دیا گیا اور نہ نماز پڑھی گئی ۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۴۶

(۴) فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا

۱۲۴۶ ۔ **عن** هشام بن عروة عن ابيه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما سقط عليهم الحائط فی زمان الوليد بن عبد الملك اخذوا فی بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا و ظنوا انها قدم النبی صلی الله تعالی عليه وسلم فما و جدوا احدا يعلم ذلك حتی قال لهم عروة ، لا و الله ، ما هی قدم رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم ، ما هی الاقدم عمر ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں جب دیوار منہدم ہوئی تو اس کی تعمیر شروع ہوئی اسی درمیان ایک قدم ظاہر ہوا ۔ سب لوگ گھبرا گئے اور یہ سمجھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک

۱۲۴۵ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ترك الصلوة علی الشهيد، ۱۲۳/۱
السنن لابی داؤد، كتاب الجنائز، باب فی الشهيد يغسل، ۴۴۸/۲
السنن للنسائی، باب دفن الجماعة فی القبر الواحد، ۲۲۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی الصلوة علی الشهداء ۱۱۰/۱۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰/۴ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱۰/۴
شرح السنة للبغوی، ۳۶۴/۵ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۳۲۵/۳
دلائل النبوة للبيهقی، ۲۹۵/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۱۳/۱
كنز العمال للمتقی، ۱۱۷۳۷، ۵۹۵/۴ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۴۱/۴
ارواء الغليل للالبانی، ۱۶۳/۳ ☆
التاريخ الكبير للبخاری، ۲۱۳/۵ ☆

۱۲۴۶ ۔ الجامع الصحيح للبخاری، ۱/ باب ما جاء فی قبر النبی ﷺ، ۱۸۶/۱

ہے، کوئی ایسا نہ ملا جو یہ بتاتا کہ یہ کس کا قدم ہے یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا، قسم بخدا! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم ہے۔ ۱۲م

۱۴۔ طاعون

(۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۱۲۴۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : انها سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الطاعون ، فاخبرنى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیٰ مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ ،فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِی بَيْتِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيْدِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اور اس امت کیلئے اسے رحمت کر دیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کیلئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرے کہ اسے وہی پہونچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

(۲) طاعون مومن کیلئے شہادت ہے

۱۲۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۴۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما يذكر فى الطاعون ، ۸۵۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۱/۶
۱۲۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الشهادة سبع سوى القتل ، ۳۹۷/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ۱۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۰/۱۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۳۳۵/۲
فتح البارى للعسقلانى ، ۱۸۰/۱۰ ☆ شرح السنة للبغوى ، ۲۵۲/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۱۵۴۵ ، ☆ كنز العمال للمتقى ، ۲۸۴۳۳ ، ۷۷/۱۰
التاريخ الكبير للبخارى ، ۳۹۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۳۳۴/۲

۱۲۴۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْن فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔

۱۲۵۰۔ **عن** صفوان بن أمية رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۵۱۔ **عن** ربيع بن اياس الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ ۔

حضرت ربیع بن ایاس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون شہادت ہے۔

۱۲۵۲۔ **عن** جابر بن عتيك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو طاعون ہو وہ شہید مرا۔

۱۲۵۳۔ **عن** إبن مسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۱۲۴۹۔ الصحيح لمسلم، باب بيان الشهداء، ۱۴۳/۲

۱۲۵۰۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۳۵۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۳۴/۲
كنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۷، ۷۷/۱۰ ☆ التفسير للقرطبی، ۲۸۵/۳

۱۲۵۱۔ مجمع الزوائد لهيثمی، ۳۱۷/۲ ☆ باب الشهادة سبع سوی القتل، ۳۹۷/۱

۱۲۵۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الشهادة سبع سوی القتل، ۱۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۵۲۲/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵، ۵۶۲/۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۰۱/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱۲۲۱، ۳۲/۴
التفسير للقرطبی، ۲۳۵/۳ ☆ الطبقات لابن سعد، ۳۰۱/۳

۱۲۵۳۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۳۹۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳۳۴
كنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۷، ۷۷/۱۰ ☆ التفسير للقرطبی، ۲۸۵/۳

تعالی علیہ وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِیْ وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْكَافِرِیْنَ ۔

حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب۔

١٢٥٤۔ **عن** أبی بردة الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : دعا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءَ اُمَّتِیْ قَتْلًا فِیْ سَبِیْلِكَ بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی ! میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

١٢٥٥۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءَ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی ! میری امت کو دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ٩/ ٣١٨

١٢٥٦۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَفْنٰی اُمَّتِیْ اِلَّا بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ، غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْاِبِلِ الْمُقِیْمُ فِیْهَا كَالشَّهِیْدِ وَالْفَارُّ مِنْهَا كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا،

١٢٥٤۔ جمع الجوامع للسیوطی، ٩٨٨٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٨٤٣٩، ١٠/٧٨
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٢٣٨ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠/١٨٢
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٣٧ ☆
١٢٥٥۔ كنز العمال للمتقی، ٢٨٤٤٨، ١٠/٨٠ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٩٦٨١
التمهید لابن عبد البر، ٨/٣٧٢ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ٣٨٤
١٢٥٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/١٣٣ ☆ جمع الجوامع للهیثمی، ٢/٣١٤
كنز العمال للمتقی، ٢٨٤٥٠، ١٠/٨٠ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٣٨
الدر المنثور للسیوطی، ١/٣١٢ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٦/٧٢

یہ اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہا وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہو جیسا کفار کو پیٹھ دیکر جہاد سے بھاگنے والا۔

۱۲۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلطَّاعُوْنُ وَخزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ هُوَ لَکُمْ شَهَادَةٌ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

۱۲۵۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَخزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ فِی کُلٍّ شَهَادَةٌ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ جہاد اور طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے۔ اور دونوں شہادت ہے۔

۱۲۵۹۔ **عن** معاذ رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الطَّاعُوْنَ رَحْمَةٌ لَکُمْ وَ دَعْوَةُ نَبِیِّکُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ شَهَادَةٌ فَیُسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهِ أَنْفُسَکُمْ وَ ذَرَارِیْکُمْ یُزَکِّیْ بِهِ أَعْمَالَکُمْ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دیگا اور اس

۱۲۵۷۔ المستدرک للحاکم، ۱/۵۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۸۶ ☆

۱۲۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۳۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۱۱
المتهید لابن عبد البر، ۱۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۹۲
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۷۳، ۴/۴۱۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۲۳۶
تاریخ الکبیر للبخاری، ۴/۲۱۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳/۲۳۴

۱۲۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴٤۵، ۱۰/۷۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵٦۸٤

کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔ فتاوی رضویہ دوم ۹/۳۱۹

(۳) طاعون سے بھاگنا حرام ہے

١٢٦٠ ـ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْهَا ، وَ اِذَا وَقَعَ وَ اَنْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ ۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مقام کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ اور جب تم طاعون زدہ بستی میں ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔ ۱۲م

١٢٢١ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ عَنِ الزَّحْفِ ، وَمَنْ صَبَرَ فِیْهِ کَانَ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ ۔ فتاوی رضویہ حصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کو پیٹھ دیکر بھاگنے والا۔ اور جو اس میں صبر کئے بیٹھا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

١٢٦٢ ـ **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما انه

١٢٦٠ ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکر فی الطاعون ، ٨٥٣/٢
الصحیح لمسلم، باب الطاعون و الیرة و الهانه ٢٢٩/٢
کنز العمال للمتقی، ٢٨٤٣٨ ، ٧٨/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٩/١
١٢٦١ ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الفرار من الطاعون ، ١٢٦/١
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٩١/٦ ☆ الکامل لابن عدی، ١١٣/٥
الدر المنثور للسیوطی، ٣١٢/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٨٤٤٢ ، ٧٩/١٠
التفسیر للقرطبی، ٢٣٥/٤ ☆
١٢٦٢ ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکر فی الطاعون ، ٨٥٣/٢
الصحیح لمسلم، باب الطاون و الطیرة الکهانة ، ٢٢٨/٢
شرح السنة للبغوی، ٢٥٤/٥ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ١٥٤١١
اتحاف السادة للزبیدی، ٣٩١/٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٧٨/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٢٩/٢ ☆

سمعه يسأل اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما ماذا سمعت من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الطاعون ، قال : رجز ارسل على بنى اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه ، و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بولے حضور نے فرمایا: یہ عذاب تھا جو بنی اسرائیل اور ان سے پہلے لوگوں کی طرف آیا۔ تو جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو نہ جاؤ، اور جب تم ایسی زمین میں ہو کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں سے نہ بھاگو۔ ۱۲م

۱۲۶۳۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضى الله تعالىٰ عنه قال : وقع الطاعون بالشام فقال عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه : ان هذا الطاعون رجس ففروا منه الأودية و الشعاب فبلغ ذلك شرحبيل بن حسنة رضى الله تعالىٰ عنه فغضب وقال۔ كذب عمرو بن العاص فقد صحبت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و عمرو ، و أضل من جمل أهله إن هذا الطاعون دعوة نبيكم ورحمة ربكم ووفاة الصالحين قبلكم ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک شام میں طاعون پھیلا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ عذاب ہے، لہذا اس سے بھاگ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں چھپ جاؤ۔ یہ خبر حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی تو غضبناک ہوگئے اور بولے: حضرت عمرو بن عاص نے غلط کہا۔ میں اور وہ یعنی عمرو بن عاص حضور کے ساتھ تھے جبکہ ان کی اہلیہ کا اونٹ گم ہوگیا تھا فرمایا: یہ طاعون تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور تم سے پہلے نیک لوگوں کے وصال کا ذریعہ ہے۔ ۱۲م

۱۲۶۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۹۶

١٢٦٤ـ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه حين احس بالطاعون فرق فرقا شديدا فقال: يا ايها الناس ا تبددوا فى هذالشعاب و تفرقوا، فانه قد نزل بكم امر من الله تعالى، لا اراه الا رجزا و الطوفان، قال شرحبيل بن حسنة رضى الله تعالىٰ عنه: قد صاحبنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و أنت أضل من حمار اهلك، قال عمر وصدقت، قال معاذ لعمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما، كذبت ليس بالطوفان و لا بالرجزو لكنها رحمة ربكم ودعوة نبيكم و موت الصالحين قبلكم، فاجتمعوا اله و لا تفرقوا عليه، فقال عمر و صدق۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون محسوس کیا تو لوگوں کو بہت خوف دلایا اور فرمایا: اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہو جاؤ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک بلا ہے۔ کیونکہ میں تو اس کو ایک عذاب اور طوفان ہی سمجھ رہا ہوں۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں اور آپ حضور کے ساتھ تھے اس وقت جبکہ آپ کی اہلیہ کا گدھا بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص سے کہا: آپ نے غلط کہا: نہ یہ طوفان ہے اور نہ عذاب بلکہ یہ تو تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا: معاذ نے سچ کہا۔۱۲م

١٢٦٥ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِيْهِ كَالصَّابِرِ فِي الزَّحْفِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا۔ اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں صبر و استقلال کرنے والا۔

١٢٦٤ـ تاريخ دمشق لابن عساكر،

١٢٦٥ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٨٢/٦

١٢٦٦۔ **عن** زید بن اسلم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: ان الناس قد زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرأ الیك من ذلك۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا۔ الٰہی! میں اس تہمت سے بری ہوں۔

١٢٦٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اِن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه خرج الی الشام اذا کان بسرغ لقیه اُمراء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابه فأخبروه أن الوباء قد وقع بالشام قال اِبن عباس: فقال عمر: ادع الی المهاجرین الأولین فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا، فقال بعضهم: قد خرجت لأمر و لا نری أن نرجع عنه، و قال بعضهم معك بقیة الناس و اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لا نری أن تقدمهم علی هذا الوباء فقال: ارتفعوا عنی، ثم قال: اُدع لی الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلکوا سبیل المهاجرین و اختلفوا کاختلافهم فقال: ارتفعو عنی، ثم قال: ادع لی من کان ههنا من مشیخة قریش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم یختلف منهم علیه رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمهم علی هذاا لوباء فنادی عمر فی الناس: اِنی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیه، قال أبو عبیدة بن الجراح رضی الله تعالیٰ عنه: أفرارا من قدر الله، فقال عمر: لو غیرك قالها یا أباعبیدة! نعم، نفر من قدر الله الی قدر الله، أرأیت لو کان لك اِبل هبطت وادیاله عدونان، اِحدهما خصبة و الأُخری جدبة ألیس اِن رعیت الخصبة رعیتها بقدر الله، و ان رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله قال: فجاء عبد الرحمن بن عوف و کان متغیبا فی بعض حاجته فقال: اِن عندی فی هذا علما،

١٢٦٦۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٣٨٠/٢

١٢٦٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون، ٣٧٥/٢
شرح معانی الآثار للطحاوی، ٨٥٢/٢

سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تُقْدِمُوا عَلَيْهِ وَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ ، قال : فحمد الله عمر ثم انصرف۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک شام کا سفر فرمایا: جب آپ مقام سرغ میں پہونچے تو آپ کو امراء لشکر یعنی حضرت ابوعبید بن جراح اور ان کے ساتھی ملے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: امیر المؤمنین نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلالاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا اور مشورہ کیا گیا سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ اس سلسلہ میں اختلاف رونما ہو گیا۔ بعض حضرات نے کہا ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں۔ اور دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام میں سے منتخب حضرات ہیں لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر آپ نے انصار کو بلانے کو کہا تو میں ان حضرات کو بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا اور آپس میں اختلاف واقع ہو گیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ پھر آپ نے اکابر قریش کو بلایا جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی تھی۔ ان حضرات میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا ہماری رائے یہ ہے کہ لوگوں کو لوٹنے کا حکم دیا جائے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی مناسب نہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم نے منادی کروادی کہ کل صبح میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤنگا۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابوعبیدہ! ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف فرار کر رہے ہیں۔ غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں۔ یعنی ایک سرسبز و شاداب۔ اور دوسرا سوکھا سڑا، کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤگے۔ تو یہ چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں

نے کہا: اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ، اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے یہ حدیث سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر لوٹ آئے۔ ۱۲ م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے بیمار ضائع ہو جائیں گے۔ ان کا نہ کوئی تیماردار ہوگا نہ خبر گیراں۔ پھر جو مریں گے ان کی تجہیز وتکفین کون کرے گا جس طرح خود آج کل ہمارے شہر اور گردونواح کے ہنود میں مشہور ہو رہا ہے کہ اولاد کو ماں باپ، اور ماں باپ کو اولاد نے چھوڑ کر اپنا رستہ لیا، بڑوں بڑوں کی لاشیں مزدوروں نے ٹھیلے پر ڈال کر جہنم پہنچائیں۔ اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذ اللہ یہی بے بسی بے کسی ان کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے

لا تخرجوا فرارا منه فانه فرار من القدر و لئلا يضيع المرضى لعدم من يتعهدهم والموتى لعدم من يجهز۔

اسی طرح زرقانی شرح مؤطا میں ہے۔ اور امام عینی نے شرح بخاری میں بھی اسے نقل کرکے مقرر رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ علت جس طرح غیر شہر کو بھاگ جانے میں ہے یونہی بیرون شہر جا پڑنے بلکہ محلہ مریضاں چھوڑ کر محلہ صحیحاں میں جا بسنے میں بھی۔ تو حق یہ ہے کہ بہ نیت فرار مطلقاً نقل وحرکت حرام ہے۔ نیز یہ علت موجب ہے کہ نہ صرف طاعون بلکہ ہر وبا کا یہی حکم ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۶۲

١٢٦٨- **عن** ابى عسيب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَتَانِى جِبْرَئِيلُ بِالْحُمّٰى وَالطَّاعُوْنِ، فَأَمْسَكْتُ الْحُمّٰى بِالْمَدِيْنَةِ

١٢٦٨- المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٨١

وَ اَرْسَلْتُ الطَّاعُوْنَ اِلَی الشَّامِ، فَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ۔

حضرت ابوعسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لیکر حاضر ہوئے، میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا۔ تو طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت اور کافروں پر عذاب ونقمت ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلاد شام فتح کرنے تھے۔ لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دو باتوں پر یکساں بیعت وعہد وپیان لیتے، ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا، دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا۔

یہاں سے خوب ثابت وظاہر ہوا کہ مسلمانوں کو فرار عن الطاعون کی ترغیب دینے والا ان کا خیر خواہ نہیں بدخواہ ہے۔ اور طبیبوں ڈاکٹروں کا اس میں صبر واستقلال سے منع کرنا خیر وصلاح کے خلاف اور باطل ہے، اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور مسلمانوں پر بالتخصیص رؤف ورحیم بنایا۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ارحم امتی بامتی ابوبکر، حدیث میں آیا۔ یعنی جو رافت ورحمت میری امت کے حال پر ابوبکر کو ہے اتنی تمام امت میں کسی کو نہیں۔ اگر طاعون سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے۔ اور بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ کیوں منع فرماتے۔ اور صدیق اکبر کہ تمام امت میں سب سے بڑھ کر خیر خواہ امت ہیں کیوں اس سے نہ بھاگنے کا عہد وپیان لیتے۔

معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے کی ترغیب دینے والے ہی حقیقۃ امت کے بدخواہ اور انکی مت سمجھانے والے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

جیسے کوئی بدعقل، کج فہم، عورت پڑھنے کی محنت استاذ کی شدت دیکھ کر اپنے بچے کو مکتب

سے بھاگ آنے کی ترغیب دے وہ اپنے خیال باطل میں اسے محبت سمجھتی ہے۔ حالانکہ صریح دشمنی ہے۔

ع دوستی بے خرداں دشمنی است۔

بد نصیب وہ بچہ کہ اس کے کہنے میں آجائے اور مہربان باپ کی تاکید وتہدید خیال میں نہ لائے۔

بلکہ انصافاً یہ حالت اس مثال سے بھی بدتر ہے۔ مکتب میں پڑھنے کی محنت سبھی پر ہوتی ہے اور شدت بھی غالب واکثری ہے۔ اور جہاں طاعون پھوٹے وہاں سب یا اکثر کا مبتلا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ باذنہ تعالیٰ محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے۔ ولہذا آگ اور زلزلہ پر اس کا قیاس باطل اور و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ کے نیچے سمجھنا محض وسوسہ ہے کہ ان میں ہلاک غالب ہے اور سچا ہلاک تو یہ ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اقدس کو کہ عین رحمت وخیر خواہی امت ہے معاذ اللہ، مضرت رساں خیال کیا جائے۔

تنبیہ نبیہ: جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اس کے لئے وہاں جانا بھی ناجائز وگناہ ہے۔ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت فرمائی۔ پہلے میں تقدیر الٰہی سے بھاگنا ہے۔ تو دوسرے میں بلائے الٰہی سے مقابلہ کرنا ہے۔ اور اس کے لئے اظہار توکل عذر محض سفاہت۔ توکل معارضۂ اسباب کا نام نہیں اس قدر کی ممانعت میں ہرگز گنجائش سخن نہیں۔

اب رہا یہ کہ جب طاعون سے بھاگنے یا اس کے مقابلہ کی نیت نہ ہو تو شہر طاعون سے نکلنا، یا دوسری جگہ سے اس میں جانا فی نفسہ کیسا ہے؟ اس میں ہمارے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ بجائے خود حرام نہیں مگر نظر بہ پیش بینی یہاں دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ انسان کامل الایمان ہے۔ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کی بشاشت ونورانیت اس کے دل کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے۔ اگر طاعونی شہر میں کسی کام کو جائے اور مبتلا ہو جائے تو اسے یہ پشیمانی عارض نہ ہوگی کہ ناحق آیا کہ بلا نے لے لیا۔ یا کسی کام کو باہر جائے تو یہ خیال نہ کریگا کہ خوب ہوا جو اس بلا سے نکل آیا۔ خلاصہ یہ ہے اس کا آنا جانا بالکل ایسا ہو جیسا طاعون نہ ہونے کا زمانہ میں ہوتا تو اسے خالص اجازت ہے۔ اپنے کاموں کو آئے جائے جو چاہے کرے کہ نہ فی الحال نیت فاسدہ ہے نہ آئندہ فساد فکر کا اندیشہ ہے۔

دوم جو ایسا نہ ہو، اسے مکروہ ہے کہ اگرچہ فی الحال نیت فاسدہ نہیں کہ حکم حرمت ہو۔ مگر آئندہ فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا کراہت ہے۔

چنانچہ وہ حدیثیں جن میں خود شہر طاعونی سے نکلنے اور اس میں جانے کی ممانعت مروی ہوئی اگر اپنے اطلاق پر رکھی جائیں یعنی نیت فرار و مقابلہ سے مقید نہ کی جائیں تو ان کا محمل یہی صورت کراہت ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔ اور اطلاق اس بنا پر کہ اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور احکام کی بنا کثیر و غالب پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۶۴

(۴) جزامی سے میل جول

۱۲۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ اخذ بید رجل مجذوم، فادخلها معه فی القصعة ثم قال: کُلُ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَکُّلً عَلَی اللّٰهِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جذامی کا ہاتھ پکڑا اور پیالے میں داخل فرما کر ارشاد فرمایا: میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے کھا اور اس پر بھروسہ رکھ۔ ۱۲م

۱۲۷۰۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کُلُ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَاءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّکَ وَ اِیْمَانًا ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ وبائی بیماری والے کے ساتھ اپنے رب کے حضور عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہوئے اور اس کی ذات پر ایمان رکھتے ہوئے۔

۱۲۶۹۔ الصحیح لابن حبان، ۱۴۳۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۱۷۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۵۸۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵/۵۶
المصنف لابن شیبة، ۸/۱۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۲، ۱۰/۵۶
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۳۸۶ ☆ الجامع للترمذی، ، باب الاطعمه، ۲/۴
السنن لابن ماجه، باب الجذام، ۲/۲۶۱ ☆

۱۲۷۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۳۷۹

١٢٧١۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا عَدْوٰی وَ لَا طِیَرَةَ وَ لَا هَامَّةَ وَ لَا صَفَرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چھوت کی بیماری، بدشگونی، الوکا جاہلانہ تصور، صفر کی جاہلانہ کاروائی کوئی چیز نہیں۔

(۵) جذامی سے دور بھاگو

١٢٧٢۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

١٢٧١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجذام، ٨٥٠/٢
الصحیح لمسلم، باب لا عدوی و لا طیر و لا هامة، ٢٣٠/٢
السنن لابن ماجه، باب من کان یعجب الفال میره الطیرة، ٢٦١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٦٧/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢١٦/٧
المصنف لعبد الرزاق، ١٩٥٠٧، ٤٠٤/١٠ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٧٧/٧
شرح السنة للبغوی، ١٦٧/١٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٨٦٠٣، ١١٩/١٠
فتح الباری للعسقلانی، ١٧١/١٠ ☆ المسند للعقیلی، ٢٤/٢
المصنف لابن ابی شیبة، ٤٠/٩ ☆ المسند للحمیدی، ١١١٧
السنة لابن ابی العاصم، ١١٩/١٤ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٧٨٥
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠١/٥ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٩١٣
المطالب العالیة لابن حجر، ٢٤٥٠، ☆ الاحکام النبویة للکحال، ٨٠/١
الطب النبوی للذهبی، ١١٧ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٢٥٠/١
الکلام الطیب لابن ابی تیمیة، ٢٤٧ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٣٠٧/٤
البدایة والنهایة لابن کثیر، ١٠٥/٨ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ٢٢٨/١
نصب الرایة للزیلعی، ٢٥٥/٣ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٥٧٧
تاریخ بغداد للخطیب، ٣٧٨/٤ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ٣٤٢/٢
تجرید التمهید لابن عبد البر، ٧٨٩ ☆ تاریخ الکبیر للبخاری، ١٣٩/١
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٢٣٤٣ ☆

١٢٧٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجذام، ٨٥٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٤٣/٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی،
السنن الکبری للبیهقی، ١٣٥/٧ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ١٣٢/٨
الاحکام النبویة للکحال، ٧٩/١ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٨١/٢
فتح الباری للعسقلانی، ١٥٨/١٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٨٣٤٠، ٥٦/١٠
السلسلة الصحیحة للالبانی، ٤٢٨/٢ ☆ البدایه و النهایة لابن کثیر، ٣٥٠/٥
الطب النبوی للذهبی، ١١٧ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ٧٩

علیہ وسلم: فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جزامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔ ۱۲م

١٢٧٣۔ **عن** عبد الله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: اِتَّقُوْا صَاحِبَ الْجُذَامِ كَمَا يُتَّقَى السَّبُعُ، اِذَا هَبِطَ وَادِيًا فَاهْبِطُوْا غَيْرَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے ایسے بچو جیسے درندے سے بچا جاتا ہے۔ جب وہ کسی وادی میں ٹھہرے تو تم دوسرے میں ٹھہرو۔ ۱۲م

١٢٧٤۔ **عن** عبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: كَلِّمِ الْمَجْذُوْمَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ قَدْرُ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے گفتگو اس طرح کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک یا دو نیزوں کا فاصلہ ہو۔ ۱۲م

١٢٧٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: لَا تُدِيْمُوا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ۔

١٢٧٣۔ التاريخ الكبير للبخارى، ٢٥٤/٧ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٨٣٣٢، ٥٤١٠

١٢٧٤۔ كنز العمال للمتقى، ٢٨٣٢٩، ٥٤١٠ ☆ الكامل لابن عدى، ٢٨٩/٢

الاحكام النبوية للكحال، ٨١٠ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٥٩١٠

١٢٧٥۔ السنن لابن ماجه، باب الجذام، ٢٦١

المسند لاحمد بن حنبل، ٢٧٦/١ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٤٣/٣

المصنف لابن ابى شيبة، ١٣٢/٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠٠/٥

الاحكام النبوية لكحال، ٧٩/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٨٣٣٩، ٥٥/١٠

فتح البارى لابن حجر، ١٥٩/١٠ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٠٦٤

الطب النبوى للذهبى، ١١٦ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ١٣٨/١

الكامل لابن عدى، ٢١٨/٦ ☆ السنن الكبير للبيهقى، ٢١٩/٧

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

١٢٧٦ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا تُحِدُّوا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

١٢٧٧ـ **عن** الحسين السيد الشهيد الريحانة الاصغر بن على رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا تُدِيْمُوا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ، اِذَا كَلَّمْتُمُوْهُمْ فَلْيَكُنْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ قَدْرُ رُمْحٍ ۔

حضرت امام حسین شہید کربلا نواسۂ اصغر ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو، اور جب گفتگو کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ رہے۔ ١٢م

١٢٧٨ـ **عن** يعلى بن عطاء عن رجل من آل الشريد يقال له عمرو عن ابيه قال: كان فى وفد ثقيف رجل مجزوم فارسل اليه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِرْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ ۔

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ خاندان شرید کے ایک مرد سے راوی جن کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے کہ وفد ثقیف میں ایک جزامی مرد تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو کہلا بھیجا: جاؤ تم سے ہم نے بیعت کرلی۔ ١٢م

١٢٧٩ـ عن أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال: راى النبى صلى الله تعالىٰ عليه و سلم مجذوما فقال: يَا أَنَسُ! اِثْنِ الْبِسَاطَ لَا يَطَأُ عَلَيْهِ بِقَدَمِهٖ ۔

١٢٧٦ـ السنن الكبرى للبيهقى، ٢١٨/٧ ☆

١٢٧٧ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٧٨/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٧٨/٢

١٢٧٨ـ السنن لابن ماجه، باب الجذام، ٢٦١/٢

١٢٧٩ـ العلل المتناهية لابن الجوزى، ٣٨٧/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٨٤٦١، ٩٦/١٠

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا تو فرمایا: اے انس! بچھونا الٹ دو۔ کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔

١٢٨٠ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ کَانَ شَیْءٌ مِّنَ الدَّآءِ یُعْدِیْ فَهُوَ هٰذَا یَعْنِی الْجُذَامَ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بیماری اڑ کر لگ سکتی تو وہ یہ ہی ہے۔

١٢٨١ـ **عن** ابن ابی ملیکه رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه مر بامرأة مجذومة و هی تطوف بالبیت و قال لها : یا امة الله ! لا تؤذی الناس ، لو جلست فی بیتك ، فجلست ، فمربها رجل بعد ذلك فقال : ان الذی کان نهاك قد مات فاخرجی ، قالت : ما کنت لا طیعه حیا و اعصیه میتا ـ

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک جذامی عورت کو کعبہ معظمہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ کی لونڈی! لوگوں کو ایذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ پھر وہ گھر سے نہ نکلیں۔ امیر المؤمنین کے وصال کے بعد ایک شخص ان کے پاس گئے اور کہا: جنہوں نے تم کو نکلنے سے منع کیا تھا ان کا انتقال ہو چکا۔ لہذا اب تم نکلو۔ بولیں: میری غیرت یہ گوارا ہی نہیں کرتی کہ جس کی اطاعت میں ان کی زندگی میں کرتی تھی اب بعد انتقال ان کی نافرمانی کروں۔ ۱۲م

(٦) جذامی کے ساتھ قیام وطعام

١٢٨٢ـ **عن** خارجة بن زید رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه دعا هم لغدائه فها بو و کان فیهم معیقیب و کان به جزام فاکل معیقیب معهم ، فقال له عمر : خذ مما یلیك و من شقك ، فلو کان غیرك ما آکلنی فی صحفة و لکان بینی و بینه قید رمح ـ

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

١٢٨١ـ كنز العمال للمتقى، ٤ : ٢٨٥، ١٠/ ٩٦

١٢٨٢ـ الطبقات الكبرى لابن سعد، ☆ كنز العمال للمتقى، ١ : ٢٨٥، ١٠/ ٩٥

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی، لوگوں کو کچھ تشویش ہوئی کہ ان میں حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جن کو یہ مرض تھا۔ لیکن ان کو سب کیساتھ کھانے میں شریک کیا گیا اور امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا: اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ ۱۲م

۱۲۸۳۔ **عن** خارجة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب وضع له العشاء مع الناس يتعشون فخرج فقال: لمعيقيب بن ابى فاطمة الدوسى و كان له صحبة و كان من مهاجر الحبشة، ادن فاجلس، و ايم الله: لو كان غيرك به الذى بك لما جلس منى ادنى من قيد رمح۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دسترخوان پر شام کو کھانا رکھا گیا۔ لوگ حاضر تھے۔ امیر المؤمنین برآمد ہوئے کہ ان کیساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب آیئے، بیٹھئے، خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلہ پر میرے پاس نہ بیٹھتا۔

۱۲۸۴۔ **عن** محمود بن لبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال۔ امرنى يحيى بن الحكم على جرش، فقدمتها فحدثونى ان عبد الله بن جعفر رضى الله تعالىٰ عنهما حدثهم أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لصاحب هذا لوجع، الجذام اتقوه كما يتقى السبع، اذ اهبط و اديا فاهبطوا غيره فقلت لهم: و الله! لئن كان إبن جعفر حدثكم هذا ما كذبكم، فلما عزلنى عن جرش فقدمت المدينة فلقيت عبد الله بن جعفر فقلت: يا أبا جعفر! ما حديث حدثنى به عنك اهل جرش، قال: فقال: كذبوا و الله! ما حدثتهم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بالإناء فيه الماء فيعطيه معيقيبا و كان رجلا قد أسرع فيه ذلك الوجع فيشرب منه ثم يتناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما

۱۲۸۳۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۱۸/۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۲، ۹۰۶/۱۰

۱۲۸۴۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲۱۷/۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۰، ۹۰۴/۱۰

يصنع عمر ذلك فرارا من أن يدخله شئ من العدوى ، قال : و كان يطلب له الطب من كل من سمع له بطب حتى قدم عليه رجلان من أهل اليمن فقال: هل عند كما من طب لهذا الرجل الصالح ، فان هذا الوجع قد أسرع فيه فقالا : أما شئ يذهبه فلا نقدر عليه ، و لكنا سند اويه دواء يقفه فلا يزيد ، فقال عمر : عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد فقالا له : هل تنبت ارضك الحنظل ؟ قال : نعم ، قالا : فأجمع لنا منه فامر فجمع له منه مكتلين عظيمين فعمدا الى كل حنظلة فشقاها ثنتين ، ثم اضجعا معيقيبا ثم أخذ كل رجل منهما بإحدى قدميه ، ثم جعلا يدلكان بطون قدميه الحنظلة حتى اذا محقت أخذا أخرى حتى رأينا معيقيبا يتنخم أخضر مرا ، ثم أرسلاه فقالا لعمر ، لا يزيد و جعة بعد هذا أبدا قال: فو الله! ما زال معيقيب متماسكالا يزيد و جعه حتى مات ۔

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جزامی سے بچو جیسے درندے سے بچتے ہو وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا: واللہ! اگر عبد اللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا۔ ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا۔ کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے۔ فرمایا: واللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی۔ میں نے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم کو یہ دیکھا کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا۔ وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے۔ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کو دیتے امیر المؤمنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے۔ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اس سے علاج چاہتے۔ دو حکیم یمن سے آئے۔ ان سے بھی فرمایا: وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا۔ ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزہ کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں۔ پھر

ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کیے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا۔ جب وہ ختم ہو گیا دوسرا لیا یہاں تک معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں طبیبوں نے کہا اب بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ واللہ! معیقیب اس کے بعد ایک ٹھہری حالت پر رہے۔ تادم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

۱۲۸۵۔ **عن** عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال۔ قدم على ابى بكر و فد من ثقيف فأتى بطعام فدنا القوم وتنحى رجل به هذا الداء يعنى الجزام فقال له ابو بكر: ادنه فدنا قال: كل فاكل، و جعل ابو بكر يضع يده موضع يده فيا كل مما يا كل من المجذوم۔

حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ یہ اپنے والد حضرت قاسم بن محمد سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کی سفارت حاضر ہوئی کھانا حاضر لایا گیا۔ وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قریب آؤ قریب آئے فرمایا: کھانا کھاؤ کھانا کھایا۔ حضرت قاسم فرماتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق اکبر نوالہ لیکر نوش فرماتے۔

۱۲۸۶۔ **عن** نافع بن القاسم رضى الله تعالىٰ عنه عن جدته فطيمة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت دخلت على عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها فسألتها أ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول فى المجذومين: فروا منهم كفراركم من الاسد، قالت: كلا و لكنه لا عدوىٰ فمن اعدى الاول۔

حضرت نافع بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی دادی حضرت فطیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای۔ فرماتی ہیں: کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی

١٢٨٥۔ کنز العمال للمتقی، ٢٨٤٩٨، ٩٣/١٠

١٢٨٦۔ کنز العمال للمتقی، ٢٨٥٠٧، ٩٧/١٠

اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے بارے میں یہ فرماتے کہ ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو؟ ام المؤمنین نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین کا یہ انکار اپنے علم کی بنا پر ہے، یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا عدوی'' بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اس کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ہوا جسے ام المؤمنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا۔

صحیحین وسنن ابی داؤد وشرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، تو ایک بادیہ نشین نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن، ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہو جاتی ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدی الاول، اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔

احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشاد فرمایا: ذلکم القدر فمن اجرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگا دی۔

یہی ارشاد احادیث عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس ابو امامہ باہلی، اور عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح وفی کرکرتہ اوفی مراق بطنہ نکتة من جرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔ تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے بے دلیل رہا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۴۵۔

اب بتوفیق اللہ تعالی تحقیق حکم سنئے۔

اقول وباللہ التوفیق: احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔ کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔ جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑ کر لگی، ان متواتر و روشن وظاہر ارشادات عالی کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقا اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانیکی جگہ نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔ قال اللہ تعالیٰ۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور ونفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجۂ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ ان میں اکثر ضعیف ہیں۔ اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی تصحیح ہو سکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں۔

معہذا صحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسندا روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی، نفرت پیدا ہوگی، ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھو گے۔ ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو ناحق ایذاء پہونچے گی۔ اور یہ روا نہیں۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

(لا تحدو النظر) لانہ اذی ان لا تعافوہم فتزدروہم او تحتقروہم۔

علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں

لا تدیموا النظر الی المجذومین۔ لانہ اذا ادامہ حقر و تازی بہ المجذوم۔

اور ایک حدیث میں وفد ثقیف کے ایک ثقفی سے فرمایا: پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی، اس میں متعدد وجوہ ہیں۔

☆ انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں۔

☆ حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں۔ خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے۔

☆ مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں۔ تو اسکے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی۔

☆ حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا کہ عرب بلکہ عرب و عجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں، نفرت لاتے ہیں۔

☆ ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا کہ ایسا مریض خصوصا نو مبتلا خصوصا ذی وجاہت مجمع

میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

☆ ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں۔

غرضکہ واقعۂ حال محل صدگونہ احتمال ہوتا ہے، حجت عام نہیں ہوسکتا۔

ایک حدیث میں بچھونا لپیٹنے کو فرمایا۔

اقول: ممکن کہ اس لئے فرمایا ہو کہ مریض کے پاؤں سے رطوبت نہ ٹپکے

ایک حدیث میں یہ کہ اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی ہو تو جذام ہے۔ اگر کا لفظ خود بتاتا ہے کہ اڑ کر لگنا ثابت نہیں۔

تیسیر میں ہے۔

قوله ان كان، دليل على ان هذا الامر غير محقق عنده۔

رہا اس وادی سے جلد گزر جانا

اقول: اس میں وہ پانچ وجوہ پیشیں جاری جو حدیث سابق کے بارے میں گزریں۔ فافهم

اور وہ حدیث کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان بی بی کو منع فرمایا:

اقول: وہاں بھی چار وجہ اولیں جاری کما لا یخفی۔

اور دو حدیثوں میں امیر المؤمنین کا حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمانا: کہ دوسرا ہوتا تو مجھ سے ایک نیزے کے فاصلہ پر بیٹھتا۔

اقول: انہیں حدیثوں میں ہے کہ ان کو اپنے ساتھ کھلایا، اگر یہ امر عدویٰ کا سبب عادی ہوتا تو اہل فضل کی خاطر سے اپنے آپ کو معرض بلا میں ڈالنا روانہ ہوتا۔

اور بعد کی حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین خیال عدویٰ کی بیخ کنی فرماتے تھے۔ نری خاطر منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت تھی کہ پانی انہیں پلا کر ان کے ہاتھ سے لیکر خاص منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر خود پیتے۔ معلوم ہوا کہ عدویٰ بے اصل ہے، تو اس فرمانے کا منشا مثلا یہ ہوا کہ ایسے مریض سے تنفر انسان کا طبعی امر ہے، آپ کا فضل اس پر حامل ہے کہ وہ تنفر مضمحل و زائل ہو گیا۔ دوسرا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

قول مشہور و مذہب جمہور و مشرب منصور کہ دوری و فرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضا و قدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی۔ اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہو گا۔ اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ یہ وسوسہ دل مس جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا۔ لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں، کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا۔ اگر عیاذ أباللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا۔ ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا بے تقدیر الٰہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول و فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور کل ثقة باللہ و توکلا علیہ فرمایا۔

امام اجل امین۔ امام الفقہاء والمحدثین، امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل التصحیح و التعلیل، حدیث و فقہ دنوں کے حاوی سیدنا امام ابو جعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں دربارہ نفی عدوی احادیث روایت کر کے یہی تفصیل بیان فرمائی۔

بالجملہ مذہب معتمد وصحیح و رجیح و تحیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلا کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبدی بی۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پرورده تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہو گئی۔

فیض القدیر میں ہے۔

بل الوہم وحدہ من اکبر اسباب الاصابة

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور اس

دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگانِ خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: پھر از آنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلاً معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد واقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کرسکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خدا ترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الله الله فی من لیس له الا الله ۔

اللہ سے ڈور اللہ سے ڈرو، اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۵۳/۹

٦

کتاب الزکوۃ

ابواب

زکوۃ کی اہمیت وفرضیت ۱۵۷
بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ۱۷۱
مصارف زکوۃ وصدقات ۱۷۸
فضائل صدقہ ۱۸۱
حیلہ شرعی ۱۹۲
صدقۂ فطر ۱۹۴
چندہ اور اسراف ۱۹۶
احکام سوال ۱۹۹
مال جمع کرنا ۲۰۵

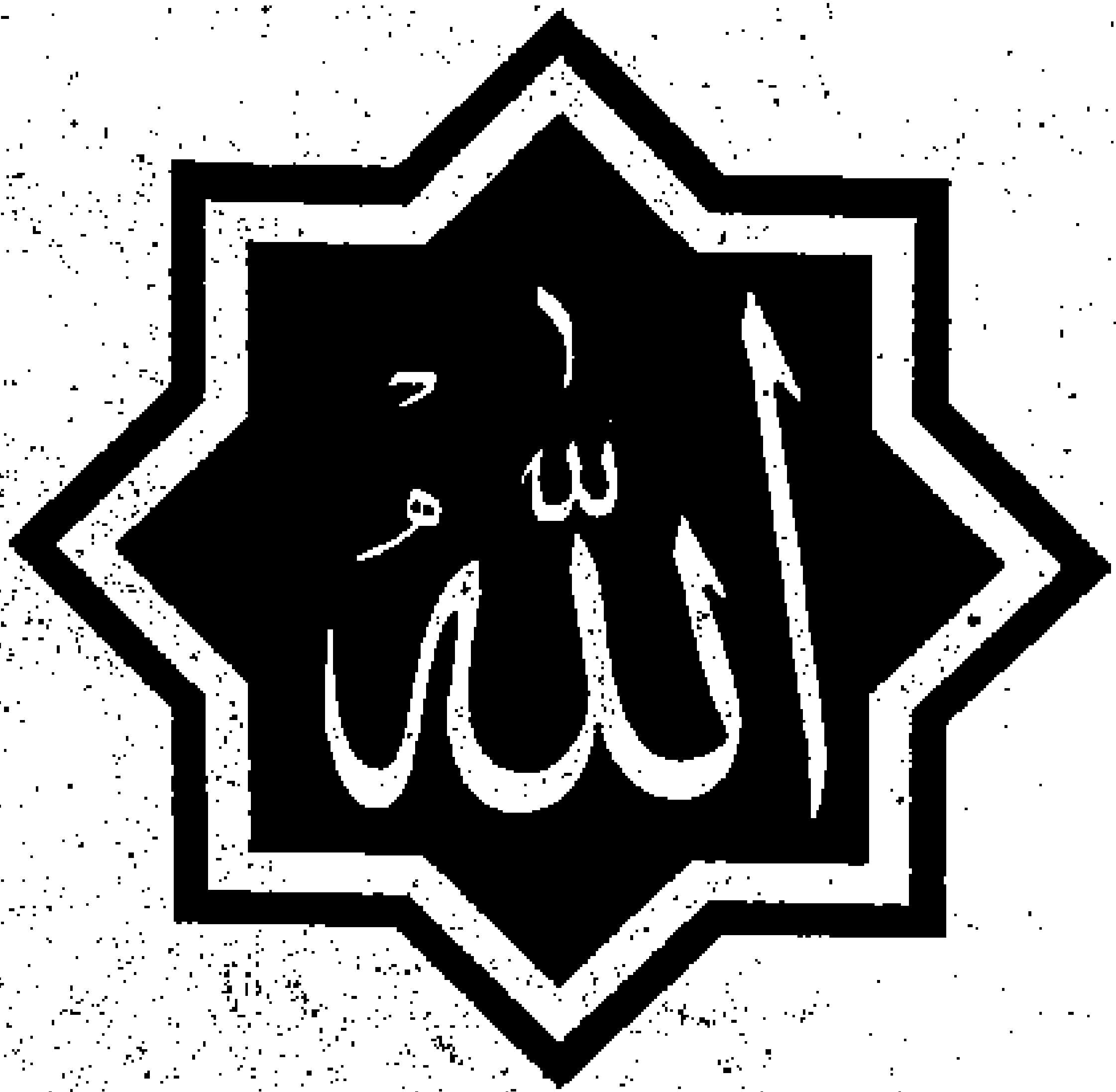
الله

۱۔ زکوۃ کی اہمیت وفرضیت

(۱) فضائل زکوۃ

۱۲۸۷۔ عن أم المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ مَالُ الزَّکوةِ مَا لًا اِلَّا أَفْسَدَتْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے، تباہ و برباد کردے گا۔

۱۲۸۸۔ عن أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا تَلَفَ مَالٌ فِی بَرٍّ وَّ لَا بَحْرٍ اِلَّا بِحَبْسِ الزَّکوةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

۱۲۸۹۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَدّٰی زَکوةَ مَالِهٖ فَقَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ شَرَّهٗ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۳

۱۲۸۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/٦٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/٥٤٣

التفسیر لابن کثیر، ۲/۱۹۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤٨٢

۱۲۸۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/٦٣ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/٥٤٢

کنز العمال للمتقی، ۱٥٨٠٧، ٦/٣٠٦ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/٤١٦

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤٨١ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ٥٧٥

۱۲۸۹۔ المستدرک للحاکم، ۱/۳۹۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/٥١٩

مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/٦٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٥٧٧٨، ٦/٣٨٢

١٢٩٠۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

١٢٩٢۔ **عن** جماعة من الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم قالوا : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ! کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو اس نے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے۔ کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھائے۔ اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوٰۃ کا بیج ڈالے وہ فرماتا ہے۔ زکوٰۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل سے اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے۔ ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین ودنیا کی ایسی

١٢٩٠۔ المراسيل لابی داؤد، ٨ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٨٢/٣

مجمع الزوائد للهيثمى، ٦٣/٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٥٨/١٠

الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٢٠/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٧٥٩، ٢٩٢/٦

حلية الاولياء لابى نعيم، ١٠٤/٢ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٣٣٤/٦

كشف الخفاء للعجلونى، ٤٣٢/١ ☆ العلل المتناهيه، ٣/٢

١٢٩١۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٥٨/١٠ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٨٢/٣

الجامع الصغير للسيوطى، ٢٢٧/١ ☆

بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہاں کا زیاں مول لیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

(۲) زکوۃ کی فرضیت

۱۲۹۲۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ تَمَامَ اِسْلَامِکُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو۔

۱۲۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْیُؤَدِّ زَکٰوۃَ مَالِهٖ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا اس پر لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے۔

(۳) حولان حول پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے

۱۲۹۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا زَکٰوۃَ فِیْ مَالٍ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۸۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مال میں زکوۃ کی ادائیگی اس وقت تک واجب نہیں جب تک ایک سال قمری نہ گزر جائے۔ ۱۲م

۱۲۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦٢/٣ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٢٠/١

۱۲۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٤٢٤/١٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٣٣٧٧، ٨٤٩/١٥

۱۲۹٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا زکوة علی المال المستفاد حتی الح ٨٠/١

السنن لابن ماجه، باب من استفاد مالا، ١٢٨/١

المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٨/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٨٤/٢

نصب الرایة للزیلعی، ٣٢٨/٢ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ١٥٦/٢

اتحاف السادة للزبیدی، ١٦/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٥٨٦١، ٣٢٣/٦

ارواء الغلیل للالبانی، ٢٥٤/٣ ☆

(۴) زیور کی زکوۃ فرض ہے

١٢٩٥ ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: دخل على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فراى فى يدى فتخات من ورق فقال: ما هذا يا عائشة! فقلت: صنعتهن اتزين لك يا رسول الله! قال: أَتُؤَدِّيْنَ زَكٰوتَهُنَّ؟ قلت: لا، او ما شاء الله، قال: هُوَ حَسْبُكَ مِنَ النَّارِ ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا: میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تاکہ آپ کی خاطر بناؤ سنوار کروں۔ فرمایا: تو کیا اسکی زکوۃ ادا کروگی میں نے کہا: نہیں، یا جو کچھ خدا کو منظور تھا کہا، آپ نے یہ سن کر فرمایا: تو جہنم میں لیجانے کو یہ کافی ہے۔ ۱۲ م

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۶

(۵) زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے

١٢٩٦ ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيْدُ وَ عَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ، وَ أَمَّا أَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأَمِيْرٌ مُّسَلَّطٌ، وَ ذُوْثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّىْ حَقَّ اللّٰهِ فِىْ مَالِهٖ، وَ فَقِيْرٌ فُجُوْرٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر پیش ہوا کہ تین لوگ جنت میں پہلے جائیں گے اور تین لوگ جہنم میں پہلے داخل کئے جائیں گے۔ جنت میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے۔ شہید، غلام جو اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا تھا اور اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا تھا، اور عیال دار پاکدامن، اور جہنم میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے۔ زبردستی حاکم بننے والا، مالدار زکوۃ

١٢٩٥ ـ السنن لابى داود، باب زكوة الحلى، ٢١٨/١
المستدرك للحاكم، ٣٩٠/١

نہ دینے والا، بدکار نادار۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرضکہ زکوۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں کہ جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہوکر خاک میں مل جائیں۔ پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے۔ یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے نیک کام کررہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اس کے قبول کی امید تو مفقود اور اسکے ترک کا وبال عذاب گردن پر موجود۔

اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے۔ اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ، قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکاری تحفے بھیجئے وہ قابل قبول ہوں گے؟ خصوصا اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان وجہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمائے، کوئی زمیندار مال گزاری تو بند کرے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے۔ دیکھو! تو سرکاری مجرم ٹھہرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں۔

ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے۔ فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں۔ مگر تحفہ میں آم خربوزہ بھیجیں۔ کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا۔ یا آتے ہوئے رس کی نادہندگی پر جو آزار نہیں پہونچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا۔

سبحان اللہ، جب ایک کھنڈساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک، احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پوچھنا۔

فتاوی رضویہ ۴۳۶/۴

(۶) زکوۃ نہ دینے پر سزا وعذاب

۱۲۹۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْم

۱۲۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ عقوبۃ ۔ لا یؤدی الزکاۃ، ۳۱۸/۱

الْقِيَامَةِ صُفِحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَ جَبِيْنُهٗ وَ ظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَى النَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ داغ دیں گے۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ پھر انہیں تپا کر داغیں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔ یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو جائیگا۔

فتاوی رضویہ ۴۳۴/۴

۱۲۹۸۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بشر الکانزین برضف یحمی علیه فی نار جهنم فیوضع علی حلمة ثدی احدهم حتی یخرج من نغض کتفیه و یوضع علی نغض کتفیه حتی یخرج من حلمه ثدییه ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زکوۃ نکالے بغیر مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی بشارت سناؤ جس سے جہنم میں اسکو داغا جائے گا۔ ان کے سرپستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے۔ اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ کر سینہ سے نکلے گا۔

۱۲۹۹۔ **عن** الأحنف بن قیس رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت فی نفر من قریش فمر ابو ذر و هو یقول: بشر الکانزین بکی فی ظهورهم یخرج من جنوبهم و بکی من قبل اقفائهم یخرج من جباههم ۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے۔ بغیر زکوۃ دیئے خزانہ جمع کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنادو کہ وہ پتھر پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

فتاوی رضویہ ۴۳۵/۴

۱۲۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ من لا یودی الزکاۃ، ۳۲۱/۱

۱۲۹۹۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ عقوبة من لا یودی الزکاۃ، ۳۲۱/۱

۱۳۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :لا یکوی رجل بکنز فلیمس درهم درهما و لا دینار دینارا یوسع جلدۃ حتی یوضع کل دینار و درهم علی جدته۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی۔ بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے، یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کرکے بدن پر رکھ دیکھ۔ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ۔ کہاں یہ ایک روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چہکا، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

۱۳۰۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِهٖ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتّٰی یُطَوَّقَ عُنُقَهٗ ثُمَّ قَرَءَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اَلْاٰیَه۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی۔ و لا یحسبن الذین یبخلون الایه۔

۱۳۰۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَهٗ اِلَّا تُحَوَّلَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۱۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵٤٥

۱۳۰۱۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی منع الزکاۃ، ۱/۱۲۹

شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهٗ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَ هُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَأٰى اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضِمُهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل اختیار کرلیگا اور منہ کھولکر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔ جب دیکھے گا کہ اس اژدھے سے کہیں مفرنہیں تو ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا۔ وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔

۱۳۰۲ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَا لًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ ذَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ بِشَدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ وَاَنَا كَنْزُكَ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے زکوۃ ادا نہیں کی۔ تو قیامت کے دن اس کو گنجے اژدھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دو پھن ہوں گے اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اژدہا اس کا منہ اپنے پھن میں لیکر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۱۳۰۲ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم امانع الزکوۃ، ۱۸۸/۱
السنن للنسائی، باب التغلیظ فی حبس الزکاۃ، ۲۶۰/۱
المستدرک للحاکم، ۳۸۹/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۵/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۸۱/۴ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۵۰۹/۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۷۷۴ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۴۷۸/۵
فتح الباری للعسقلانی، ۲۳۰/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۶/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۲/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۰۱، ۳۰۴/۶
نصب الرایۃ للزیلعی، ۴۰۸/۴ ☆

١٣٠٤۔ **عن** ثوبان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ تَرَكَ بَعْدَهٗ كَنْزًا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهٗ زَبِيْبَتَان يَتْبَعُ فَاهُ فَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ مَا لَكَ ، فَيَقُوْلُ: اَنَا كَنْزُكَ الَّذِى تَرَكْتَهٗ بَعْدَكَ، فَلَايَزَالُ يَتْبَعُهٗ حَتّٰى يلْقَمَهٗ يَدَهٗ فَيَقْضِمُهَا ثُمَّ يَتْبَعُهٗ سَائِرَ جَسَدِهٖ ۔

حضرت ثوبان رضى اللہ تعالىٰ عنہ سے روايت ہے كہ رسول اللہ صلى اللہ تعالىٰ عليہ وسلم نے ارشاد فرمايا: جس نے اپنے پيچھے بغير زكوة كا مال چھوڑا قيامت كے دن وہ گنجے اژدھے كى شكل ميں ہوگا جس كے دو پھن ہوں گے۔ اس كے پيچھے دوڑے گا۔ وہ شخص كہے گا خرابى ہو تيرے لئے تو كون ہے۔ وہ كہے گا۔ ميں تيرا وہى خزانہ ہوں جس كو تو بغير زكوة ادا كئے دنيا ميں چھوڑ آيا تھا۔ پھر اس كے پيچھے دوڑتا رہے گا يہاں تك كہ مجبور ہوكر يہ اسكے منہ ميں اپنا ہاتھ ديدے گا وہ اس كو چبا جائيگا يہاں تك كہ پورا جسم چبا جائے گا۔

١٣٠٥۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَنْ يُّجْهَدَ الْفُقَرَآءُ اِذَا جَاعُوْا وَ عَرُوْا اِلَّا بِمَا يَصْنَعُ اَغْنِيَائُهُمْ، اَلَا وَ اِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيْدًا وَ يُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔

امير المؤمنين حضرت على كرم اللہ تعالىٰ وجہہ الكريم سے روايت ہے كہ رسول اللہ صلى اللہ تعالىٰ عليہ وسلم نے ارشاد فرمايا: فقير ہرگز ننگے بھوكے ہونے كى تكليف نہ اٹھائيں گے مگر اغنياء كے ہاتھوں، سن لو! ايسے تونگروں سے اللہ سخت حساب لے گا اور انہيں دردناك عذاب دے گا۔

١٣٠٦۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : لاوى الصدقة ملعون على لسان محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم القيامة ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالىٰ عنہ سے روايت ہے۔ ارشاد فرماتے ہيں۔ زكوة

١٣٠٤۔ المستدرك للحاكم ١/٣٨٨ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ٢٢٥٥
مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/٦٤ ☆ مطالب العالية لابن حجر، ٨٧١
كنز العمال للمتقى، ١٥٨٩٢، ٦/٣٠٦ ☆ التفسير لابن كثير، ٢/١٥٢
موارد الظمآن للهيثمى، ٨٠٣ ☆ التفسير للقرطبى، ١/٨٧
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٤٨٩ ☆
١٣٠٥۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ١/٥٣٨ ☆
١٣٠٦۔ الصحيح لابن خزيمة، ٤/٩

نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

١٣٠٧۔ **عن** أمير المؤمنين على بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربا و موكله و شاهده و كاتبه، و الواشمة المستوشمة، و مانع الصدقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور کھلانے والے، اس پر گواہی کرتے والے، اس کا کاغذ لکھنے والے، اور زکوۃ نہ دینے والے کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

فتاوی رضویہ ۴۳۵/۴

١٣٠٨۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: وَيْلٌ لِلْاَغْنِيَآءِ مِنَ الْفُقَرَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا بَخِلُوْا بِحُقُوْقِنَا الَّتِى فَرَضْتَ لَنَا عَلَيْهِمْ فِى أَمْوَالِهِمْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِى وَجَلَالِى لَاُقَرِّبَنَّكُمْ وَ لَاُبَعِّدَنَّهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے: اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلما نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی، تمہیں اپنا قرب عطا کرونگا اور انہیں دور رکھونگا۔

١٣٠٩۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: أتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على قوم على أقبالهم رقاع و على أدبارهم رقاع يسرحون كما تسرح لاابل و الغنم و يكون الفريع و الزقوم و رضف جهنم و حجارتها، قال: ماهؤلاء يا جبرئيل ا قال: هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات أموالهم، و ما ظلمهم الله شيئا، و ما الله بظلام للعبيد۔

١٣٠٧۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٣٩/١

١٣٠٨۔ كنز العمال للتمقى، ١٥٨٢٢، ٣١٠/٦

١٣٠٩۔ التفسير لابن جرير، الجزء الخامس عشر، ٧/٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹی کی طرح کچھ چیتھڑے تھے۔ اور جہنم کی گرم آگ، پتھر، تھوہڑ اور سخت کڑوی جلتی بد بودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگ زکوۃ نہ دینے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

١٣١٠۔ **عن** عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و معھا ابنۃ لھا و فی ید ابنتھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال لھا: اتعطین زکوۃ ھذا، قالت: لا، قال: ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیامۃ سوارین من نار، قال فخلعتھما فالقتھما الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قالت: ھما للہ و رسولہ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اسکی ایک لڑکی بھی تھی جو سونے کے کنگن پہنے تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوۃ نہ دوگی۔ عرض کی: نہ، فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سنتے ہی کنگن اتار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردئے اور عرض کیا: یہ اللہ و رسول کیلئے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۶

(٧) جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں

١٣١١۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: امرنا باقام الصلوۃ و ایتاء الزکاۃ، و من لم یزک فلا صلوۃ لہ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔ اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں۔

١٣١٢۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

١٣١٠۔ السنن لابی داؤد، باب الکنز ما ھو و زکوۃ الحلی، ١/٢١٨

١٣١١۔ المعجم الکبیر للطبرانی، سندہ صحیح، ١٠/١٠٣

١٣١٢۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ١/٥٤٠

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ لَمْ یُؤْتِ الزَّکٰوۃَ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ یَنْفَعُہٗ عَمَلُہٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ادا کرے اور زکوۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۳۸

(۸) زکوۃ نہ دینے پر سزا

١٣١٣۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَوْکَی عَلٰی ذَھَبٍ أَوْ فِضَّۃٍ وَ لَمْ یُنْفِقْہُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَ جَمْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُکْوٰی بِہٖ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سونے چاندی میں بخل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا قیامت کے دن آگ بن جائے گا جس سے اسکو تپایا جائے گا۔ ۱۲م

(۹) زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا

١٣١٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کُلُّ مَا أُدِّیَ زَکٰوتُہٗ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ وَ إِنْ کَانَ مَدْفُوْنًا تَحْتَ الْأَرْضِ، وَکُلُّ مَا لَا تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ فَھُوَ کَنْزٌ وَ إِنْ کَانَ ظَاھِرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوۃ ادا کردی جائے وہ کنز نہیں رہتا خواہ زمین میں دفن ہو اور جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے خواہ زمین کے اوپر ہو۔

١٣١٥۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لما نزلت ھذہ الآیۃ، وَ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَ الْفِضَّۃَ کَبُرَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انا افرج عنکم، فانطلق فقال: یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابک ھذہ الآیۃ فقال: إِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَفْرِضِ الزَّکَاۃَ إِلَّا لِیُطَیِّبَ مَابَقِیَ مِنْ أَمْوَالِکُمْ وَ إِنَّمَا فَرَضَ

١٣١٣۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٥٣/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١٥٦/٥
الترغیب والترهیب للمنذری، ٥٦/٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٢٥/٣
١٣١٤۔ السنن الکبری للبیهقی، ٨٣/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٩٥/٢
١٣١٥۔ السنن لابی داؤد، کتاب الزکاه، باب حقوق المال، ٢٣٥/١

الْمَوَارِيثَ تَكُونُ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قال : و كبر عمر رضى الله تعالىٰ عنه۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ "والذین یکنزون الذهب و الفضة" نازل ہوئی۔ یعنی وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر یہ امر دشوار گزرا۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کرتا ہوں لہذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے صحابہ کرام اس آیت مقدسہ کے حکم میں کچھ دشواری محسوس کرر ہے ہیں۔ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے مال پاک ہوجائیں۔ اور وراثت کا حکم اس لئے نازل فرمایا کہ تمہارے بعد والوں کو وہ مال پہونچ جائے۔ راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت فاروق اعظم نے تکبیر پڑھی۔ ١٢م

١٢١٦۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كنت البس اوضاحا من ذهب ، فقلت : يا رسول الله ! اكنز هو؟ فقال : مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكَاتُهٗ فَزُكّىٰ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے کی پازیب پہنے تھی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر نصاب کو پہونچ جائے اور زکوۃ دے دی جائے تو کنز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳٦

(١٠) اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو

١٢١٧۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ ١٢م

فتاوی رضویہ ٧/١٠٦

١٢١٦۔ السنن لابی داؤد، باب الکنز ما ہو و زکاة الحلی، ١/٢١٨
المستدرک للحاکم، ١/٣٩٠ ☆

١٢١٧۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/٣٢٨ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ٣/٣٤٦
اتحاف السادة للزبیدی، ٦/٨ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ١/٢٦٠

(۱۱) ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں

۱۳۱۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ وَ لَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔

فتاوی افریقہ ص۳۲

۱۳۱۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب ليس على المسلم، الخ، ١٩٧/١
الصحيح لمسلم، كتاب الزكاة، ٣١٦/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٤٩/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ١١٧/٤
التمهيد لابن عبد البر، ٢١٥/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٢/٦
مشكل الآثار للطحاوی، ٣٨٠ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ٢٢٨٥
اتحاف السادة للزبيدی، ٦٦/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٥٨٥٤، ٣٢٢/٦
الدر المنثور للسيوطی، ٢٤٥/١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٢٤٩/٢
التفسير للقرطبی، ٧٨/١٠ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ٣٥٦/٨

۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوٰۃ حرام

(۱) اہل بیت کیلئے زکوٰۃ ناجائز

۱۳۱۹۔ **عن** عبد المطلب بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِیَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَ لَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

فتاوی رضویہ ۶۹۳/۱

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ زکوٰۃ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لہذا محمد اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے حلال نہیں۔

۱۳۲۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اذکر انی اخذت تمرة من تمر الصدقة فجعلتها فی فی، فاخرجها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلعابها فالقاها فی التمر، قال رجل یا رسول الله! ما کان علیك فی هذه التمرة بهذا الصبی؟ قال: اِنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً مع لعاب میرے منہ سے نکال دی اور کھجوروں میں ڈال دی ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بچہ کے اس ایک کھجور کے کھانے میں آپ کیلئے کیا حرج تھا؟ فرمایا: میرے اور میری اولاد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ ۱۲م

۱۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: استعمل ارقم بن

۱۳۱۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاة علی رسول الله ﷺ، ۳٤٥/۱
شرح السنة للبغوی، ۱۰۱/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦٥۰۷، ٤٥٤/٦
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳٥/٤ ☆ مشکوٰة المصابیح للتبریزی، ۱۸۱۳،
۱۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الصدقة، ۸۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الصدقة لبنی هاشم، ۲۰۲/۱
۱۳۲۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الزکوٰة، ۲۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۸/٦

ارقم الزهری علی الصدقات ، فاستتبع ابا رافع فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فقال : یَا اَبَا رَافِعٍ ! اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۳۹۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا گیا انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صدقات کے مال سے کچھ مانگا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی قوم کا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ ۱۲م

۱۳۲۲۔ **عن** عبد الله بن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال : دخلنا علی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: ما اختصنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشئ دون الناس الا بثلث اشیاء اسباغ الوضوء ، و ان لا ناکل الصدقة، و ان لا ننزی الحمر علی الخیل ۔

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے: ہمیں دیگر لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر تین چیزوں کا حکم دیا ہم وضو میں خوب مبالغہ کریں۔ صدقہ کا مال نہ کھائیں۔ گدھوں کی گھوڑیوں سے جفتی نہ کرائیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۳۹۱

۱۳۲۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ مِنَ الصَّدَقَاتِ شَیْءٌ، اِنَّمَا هِیَ غُسَالَةُ الْاَیْدِیْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے اہل بیت! تمہارے لئے صدقہ کی کوئی چیز جائز نہیں کہ یہ تو

۱۳۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۹۷/۱

۱۳۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۱۷/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۱/۳

کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۳۰، ۴۵۸/۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۲۵/۲

ہاتھوں کا میل ہے۔ ۱۲م   فتاوی رضویہ ۴/۴۷۴

۱۳۲۴۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فقال: لابی رافع! اصحبنی کیما تصیب منہا فقال: حتی استاذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ، فقال: اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا یَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ، وَاِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابو رافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ تم بھی اس سے حصہ پاؤ انہوں نے کہا: میں پہلے حضور سے اجازت لے لوں، لہذا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: آپ نے فرمایا: بیشک آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ اور کسی قوم کا غلام بھی اسی میں شمار ہوتا ہے۔ ۱۲م

۱۳۲۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اخذ الحسن بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمرۃ من تمر الصدقۃ فادخلہا فی فیہ، فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کَخْ کَخْ اِلْقِهَا، اِلْقِهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھلی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: تھوتھو، نکال نکال۔ کیا نہیں جانتے ہو؟ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ ۱۲م

۱۳۲۶۔ **عن** أبی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الصدقۃ فتناول الحسن تمرۃ فاخرجہا من فیہ و قال: أَنَا أَهْلُ،

۱۳۲۴۔ السنن لابی داؤد، باب الصدقۃ علی بنی ہاشم، ۲۳۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراہیۃ الصدقۃ الخ ۸۳/۱
المستدرک للحاکم، کتاب الزکاۃ، ۴۰۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰/۶ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۰/۱
۱۳۲۵۔ الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الصدقۃ للنبی الخ، ۲۰۲/۱
الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ۳۴۳/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۰/۱ ☆ المسند لابی داؤد الطیالسی، ۱۰، ۳۲۵/۱
۱۳۲۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۱/۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۷۶۸، ۱۸/۸

الْبَيْتِ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةِ أَوْ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابو لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں صدقہ کے مال جمع تھے۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور نے فوراً وہ ان کے منہ سے نکالی اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں، یا سرکار نے فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ ۱۲م

۱۳۲۷ **عن** معاويه بن حيدة القشيري رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اتي بشئ سال اصدقة هي ام هدية فان قالوا: صدقة لم يا كل و ان قالوا: هدية اكل۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو پہلے پوچھتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر لانے والے کہتے: صدقہ ہے، تو آپ نہیں کھاتے۔ اور اگر کہتے: کہ ہدیہ ہے، تو تناول فرمالیتے۔ ۱۲م

۱۳۲۸۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَىٰ فِرَاشِي فِي بَيْتِيْ فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے اہل بیت میں آتا ہوں اور اپنے گھر میں بستر پر کوئی کھجور گری ہوئی پاتا ہوں۔ تو چاہتا ہوں کہ اٹھا کر کھالوں پھر مجھے اس بات کا خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی ہو۔ لہذا اسکو چھوڑ دیتا ہوں۔ ۱۲م

۱۳۲۹۔ **عن** أنس رضي الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

۱۳۲۷۔ الجامع للترمذي، باب ما جاء في كراهة الصدقة، ۸۳/۱

۱۳۲۸۔ شرح معاني الآثار للطحاوي، ۳۰۱/۱ ☆ حلية الاولياء لابي نعيم، ۱۸۷/۸
السنن الكبرى للبيهقي، ۳۳۵/۵ ☆ فتح الباري للعسقلاني، ۸۶/۵
كنز العمال للمتقي، ۱۶۵۰۹، ۴۵۵/۶ ☆ شرح السنة للبغوي، ۱۰۰/۶

۱۳۲۹۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ، ۳۴۴/۱
شرح معاني الآثار، باب الصدقة على بن هاشم، ۳۰۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۲/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقي، ۳۰/۷
المصنف لعبد الرزاق، ۱۸۶۴۲، ۱۴۴/۱۰

وسلم رأی تمرة فقال: لَوْ لَا اِنِّی اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً لَا َکَلْتُهَا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول فرمالیتا۔ ۱۲م

۱۳۳۰۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه انه جاء الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حین قدم المدینة بمائدة علیها رطب فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَا هٰذَا؟ یَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ! قال: صدقة علیك و علی اصحابك، قال: اِرْفَعْهَا، فَاِنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ، فرفعها، فجاءه من الغد بمثله، فوضعه بین یده، فقال: مَا هٰذَا؟ یَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ! قال: هدیة، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا صحابه: اِنْبَسِطُوْا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مدینہ آئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دسترخوان لیکر حاضر ہوئے جس میں کچھ کھجوریں تھیں۔ حضور نے فرمایا: اے سلمان فارسی! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے اور صحابہ کرام کیلئے صدقہ ہے۔ فرمایا: اس کو اٹھالو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے کھجوریں آپ کے پاس سے اٹھائیں پھر دوسرے دن اسی طرح لیکر حاضر ہوئے اور خدمت میں پیش کیا۔ فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: ہدیہ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو بچھاؤ۔ ۱۲م

۱۳۳۱۔ **عن** عبد المطلب بن ربیعة بن الحارث رضی اللہ تعالی عنه قال: اجتمع ربیعة بن الحارث و العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنهما فقالا: لو بعثنا هذین الغلامین، قال لی و للفضل بن العباس، علی الصدقة فادیا ما یؤدی الناس و

۱۳۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة بنی هاشم، ۳۰۱/۱
المستدرك للحاکم، ۱۶/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۲۷/۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۵/۶ ☆ جمع الزوائد للهیثمی، ۳۲۶/۹
نصب الرایة للزیلعی، ۲۷۹/۴ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۹۷/۶

۱۳۳۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة علی بنی هاشم، ۲۹۹/۱
الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاة علی الرسول، ۳۴۴/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۱/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۱۴، ۴۵۶/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۵/۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۶۵،

أصابا ما يصيب الناس ، قال : فبينما هما في ذلك جاء علي بن أبي طالب فوقف عليهما فذكر اليه ذاك فقال علي : لا تفعلا ، فو الله ! ما هوبفاعل فقال ربيعة بن الحارث : ما يمنعك من هذا الا نفاسة علينا فو الله ! لقد نلت:صهر رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فما نفسناه عليك فقال علي: أنا أبو حسن ارسلاهما فانطلقا واضطجع فلما صلى رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم الظهر سبقناه الى الحجرة فقمنا عند بابها حتى جاء فاخذ باذننا و قال : أخرجاما تصرران ثم دخل و دخلنا عليه و هو يومئذ عند زينب بنت جحش فتوكلنا الكلام ثم تكلم حدنا قال : يا رسول الله ! أنت أبر الناس واوصل الناس و قد بلغنا النكاح و قد جئناك لتؤمرنا على بعض الصدقات فنؤدى اليك كما يؤدون و نصيب كما يصيبون فسكت حتى أردنا ان نكلمه ، وجعلت زينب تلمع الينا من و راء الحجاب أن لا نكلمه فقال : إن الصدقة لا تنبغي لآل محمد ، إنما هي اوساخ الناس ۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دن آپس میں گفتگو ہوئی کہ قسم بخدا! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ان دونوں لڑکوں عبدالطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔ یہ دونوں جا کر حضور سے عرض کریں کہ ان کو صدقات کی وصولی کیلئے عامل مقرر فرمادیں۔ تاکہ ان کو بھی وہ دیا جائے جو دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت علی سے بھی اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔ خدا کی قسم! حضور ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ حضرت ربیعہ نے کہا: آپ تو ہمیں صرف اس لئے روک رہے ہیں کہ آپ کا حضور سے خسرالی رشتہ ہے۔ تو اس سلسلہ میں ہم آپ جیسے نہیں۔ لہذا ہمیں اجازت مل سکتی ہے۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا: تو تم بھیج کر دیکھ لو۔ چنانچہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علی وہیں ٹھہر گئے۔ حضور نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو ہم حجرۂ مقدسہ کی طرف بڑھے اور دروازہ پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ حضور تشریف لائے اور غایت محبت سے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا: اپنے دل کی بات کہو! پھر ہم حضور کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ ان دنوں حضور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہاں قیام پذیر تھے۔ ہم نے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہوئے گفتگو شروع نہ کی۔ پھر ہم میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی فرمانے والے ہیں۔ ہم اب بالغ ہو چکے ہیں۔ اور ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر مامور فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح صدقات وصول کر کے لائیں اور اس سے حصہ پائیں۔ حضور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے کچھ بولنے کا ارادہ کیا لیکن ام المؤمنین ہمیں پردہ کے پیچھے سے اشارہ فرمارہی تھیں کہ ہم کچھ نہ بولیں پھر حضور نے ارشاد فرمایا بیشک صدقہ آل محمد کیلئے جائز نہیں وہ تو لوگوں کے مالوں کا میل ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت و کرامت اور نظافت و طہارت ہے۔ کہ زکوٰۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون۔ اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ یہی ہمارے عامۂ علماء کا مذہب ہے حتی کہ جمہور علمائے کرام نے بنو ہاشم کو مال زکوٰۃ سے عمل صدقات کی اجرت لینا ناجائز کہا حالانکہ یہ اغنیاء کیلئے بھی روا ہے کہ من کل الوجوہ زکوٰۃ نہیں۔ مگر آخر شبہ زکوٰۃ ہے اور بنی ہاشم کی جلالت شان شبہ لوث سے بھی براءت کی شایاں۔ فتاوی رضویہ ۳۹۲/۴

(۲) بنو ہاشم کا غلام بھی زکوٰۃ نہیں لے سکتا

۱۳۳۲۔ **عن** ہر مز او کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ مر علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: فدعانی فجئت فقال: یَا أَبَا فُلَانْ! اِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ قَدْنُهِيْنَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ۔

حضرت ہرمز یا کیسان حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، کہتے ہیں: مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلایا تو میں حاضر ہوا، ارشاد فرمایا: اے ابوفلاں! ہم اہل بیت ہیں۔ ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور قوم کا غلام اسی میں شمار ہوتا ہے لہذا صدقہ مت کھانا۔

۱۳۳۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الزکوۃ، ۳۰۰/۱

۳۔ مصارف زکوۃ وصدقات

(۱) اہل قرابت کو زکوۃ وصدقات دینا اجر عظیم کا باعث

۱۳۳۳۔ **عن** زينب امرأة عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : كنت في المسجد فرأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : تَصَدَّقْنَ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ ، و كانت زينب تنفق على عبد الله و أيتام فى حجرها ، فقالت لعبد الله ! سل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، أيجزئ عنى أن انفق عليك و على أيتام فى حجرى من الصدقه ؟ فقال : سلى أنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فانطلقت الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوجدت اِمرأة من الأنصار على الباب حاجتها مثل حاجتى ، فمر علينا بلال فقلنا : سل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ايجزئ عنى أن أتصدق على زوجى و أيتام لى حجرى ، و قلنا : لا تخبرنا : فدخل فسأله فقال : من هما ؟ قال : زينب ، فقال : أىُّ الزَّيَانِبِ ، قال : اِمرأة عبد الله ، قال: نَعَمْ ، لَهَا أَجْرَانِ ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ سرکار نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: صدقہ دیا کرو خواہ تمہارے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔ حضرت زینب کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ صدقہ اپنے شوہر اور یتیموں کو دیا کرتی تھیں جو انکی کفالت میں تھے۔ لہذا انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرلینا کہ کیا صدقہ کا مال تم پر اور ان یتیموں پر خرچ کرسکتی ہوں۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: تم خود ہی پوچھ لینا۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ دروازے پر ایک انصاری بی بی تھیں وہ بھی میرے جیسا ہی مسئلہ معلوم کرنے آئیں تھیں۔ اتنے میں سامنے سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ سے گزرے ہم نے کہا: ہمارے لئے حضور سے یہ مسئلہ معلوم کرلو! کیا ہم اپنے شوہر اور اپنی کفالت میں یتیموں کو صدقہ دے سکتے ہیں۔ لیکن ہماری اطلاع نہ دینا۔ انہوں نے

۱۳۳۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الزكاة على الزوج و القيام، ۱۹۸/۱
الصحيح لمسلم، كتاب الزكاة، ۳۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۳/۶

خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا: سرکار نے فرمایا: یہ دونوں کون ہیں؟ بولے: زینب، فرمایا: کون زینب؟ عرض کیا؛ عبد اللہ بن مسعود کی بیوی، فرمایا: ہاں، انکو صدقہ دے سکتی ہیں اور اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ایک قرابت کا اور دوسرے صدقہ کا۔

۱۳۳٤۔ **عن** سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحْمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دوہرا۔ ایک تصدق ایک صلہ رحم۔

(۲) اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں

۱۳۳۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ رَجُلٍ وَلَهُ قَرَابَةٌ مُحْتَاجُوْنَ اِلٰى صِلَتِهٖ وَ يَصْرِفُهَا اِلٰى غَيْرِهِمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق لیکر مبعوث فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرلے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۸۵
فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

۱۳۳٤۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی الصدقۃ علی القرابۃ، ۸۳/۱
المستدرک للحاکم، ۴۰۷/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۷/۲
۱۳۳۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۱۷/۳ ☆

(۴) غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں

١٣٣٦۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍسَوِيٍّ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷ ☆ جد الممتار ۲/ ۱۵۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور تندرست کیلئے صدقہ جائز نہیں۔

١٣٣٦۔ الجامع للترمذی باب ما جاء من لا تحل له الصدقة ٨٣/١

السنن لابی داؤد، کتاب الزکاة باب من یعطی من الصدقة وحد الغنی، ٢٢٩/١

السنن لابن ماجه، باب من سال عن ظهر غنی، ١٣٣/١

المسند لاحمد بن حنبل، ١٩٢/٢ ☆ المستدرك للحاكم ٤٠٧/١

مجمع الزوائد للهیثمی، ٩١/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ١٠١/٤

۴۔ صدقہ کے فضائل

۱۔ صدقہ وخیرات کی فضیلت

١٣٣٧۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ لَيُرَبِّي لِأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جو ایک چھوہارہ یا ایک نوالہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے اور پالتا ہے جیسے آدمی اپنے بچھیرے یا بونے کو پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ بڑھ کر وہ احد کے برابر ہو جاتا ہے۔

١٣٣٨۔ عن أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر پاک کو، تو رب عزوجل اسے اپنے داہنے دست قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ پھر

١٣٣٧۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥١/٦ ☆ التفسير لابن كثير، ٤٨٩/١
كنز العمال للمتقى، ١٦٠٢٠، ٣٥٢/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٤/٢
جمع الجوامع للسيوطى، ٥٠١٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٢/٢
١٣٣٨۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصدقة من كسب طيب، ١٨٩/١
الصحيح لمسلم، باب بيان ان اسم الصدقة، ٣٢٦/١
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى فضل الصدقة، ٨٤/١
السنن لابن ماجه، باب فضل الصدقة، ١٣٣/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٦٨/٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٥٥/١
جمع الجوامع للسيوطى، ٥٦٦١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٤٨/٦
اتحاف السادة للزبيدى، ١١٤/٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ١٩٠٩
شرح السنة للبغوى، ١٢٣/٦ ☆ التفسير للقرطبى، ١٥٠/١

خیرات کرنے والے کیلئے اسکو بچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہوجائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کوئی احمق سا احمق بھی ان حدیثوں سے یہ معنی نہیں سمجھے گا کہ ایک چھوہارے یا ایک ہی نوالے کی خصوصیت ہے۔ ایک دے گا تو قبول ہوگا اور ثواب ملے گا۔ جہاں دو بار زائد دئے پھر نہ قبول کی توقع اور نہ ثواب کی ترقی۔ نہیں نہیں، بالیقین یہ ہی معنی ہے کہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ بھی ان نیک جزاؤں کا باعث ہے۔

صفائح اللجین ص ۱۱

(۲) پوشیدہ صدقہ افضل ہے

۱۳۳۹۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ سِرًّا اِلیٰ فَقِیْرٍ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو خفیہ طور پر فقیر کو دیا جائے۔

الزلال الانقی ص ۱۷۰

(۳) صدقہ عمر بڑھاتا ہے

۱۳۴۰۔ **عن** عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ وَ تَمْنَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے۔

زاد القحط والوباء ص ۷

۱۳۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۱/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۲۵۰، ٤۰۰/٦

۱۳٤۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲/۱۷
المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۱/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۱۱، ۲۷۱/٦

۱۳٤۱۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ صَدَقَةَ وَ صِلَةَ الرَّحِمِ يَزِيْدُ اللّٰهُ بِهِمَا فِى الْعُمُرِ وَ يَدْفَعُ بِهِمَا مَيْتَةَ السُّوْءِ وَ يَدْفَعُ بِهِمَا الْمَكْرُوْهَ وَ الْمَحْذُوْرَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ و اندیشہ کو دور کرتا ہے۔ زدالقحط والوباء ص ۱۰

(۴) صدقہ غضب الٰہی کو بجھاتا ہے

۱۳٤۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مَيْتَةَ السُّوْءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ رادالقحط والوباء ص ٦

◆

۱۳٤۱۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۵۱/۸ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۳۵/۳
المطالب العالية لابن حجر، ۸۷۵ ☆ الكامل لابن عدی،
فتح الباری للعسقلانی، ٤۱٦/۱۰ ☆

۱۳٤۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الصدقة، ۸٤/۱

(۵) صدقہ جہنم سے بچاتا ہے

١٣٤٣ـ **عن** أمیرالمؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنَّهَا تَقِيْمُ الْعِوَجَ وَ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارہ دیکر۔ کہ وہ کجی کو سیدھا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(۶) صدقہ گناہ مٹاتا ہے

١٣٤٤ـ **عن** عاصم العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ۔

حضرت عاصم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔

(۷) صدقہ بری موت سے بچاتا ہے

١٣٤٥ـ **عن** رافع بن مکیث الرضوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری موت سے بچاتا ہے۔

راد القحط والوباء ص ٧

١٣٤٣ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب اتقوا النار و لو بشق تمرة، ١٩٠/١
المعجم الکبیر للطبرانی، ١١٤/١٢ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١٠٥/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠٥/٣ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٢٤٢٨
١٣٤٤ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٣٥/١٩ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ٢٢٤/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢١/٣ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٣٠٣/٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٥٠/٨ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ١٢٨/٢
مجمع الکبیر للطبرانی، ٢٣٠/٥ ☆
١٣٤٥ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٧/٥ ☆

١٣٤٦ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : إِنَّ اللّٰهَ لَيَدْرَءُ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنْ مَيْتَةِ السُّوْءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے۔

١٣٤٧ـ **عن** رافع بن خديج رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔

(۸) صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے

١٣٤٨ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ سَبْعِيْنَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ ، أَهْوَنُهَا الْجُذَامُ وَ الْبَرَصُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر قسم کی بلائیں روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں۔ و العیاذ بالله تعالیٰ ۔

١٣٤٩ـ **عن** أمير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال

١٣٤٦ـ كنز العمال للمتقی، ١٦١١١، ٦/٣٧١ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٥٠٣٠
اتحاف السادة للزبيدی، ٤/١٦٧ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١/٣٥٥
الترغيب و الترهيب للمنذری، ٢/١٢ ☆ المغنی لعراقی، ١/٢٢٦
١٣٤٧ـ المعجم الكبير للطبرانی، ٤/٣٢٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣/١٠٩
الدر المنثور للسيوطی، ١/٣٥٥ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٢/١٩
اتحاف السادة للزبيدی، ٤/١٦٧ ☆ تاريخ اصفهان ، ١/٦٨
١٣٤٨ـ اتحاف السادة للزبيدی، ٤/١٧٣ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ٣/٣٩٣
كنز العمال للمتقی، ١٥٩٢٢، ٦/٣٤٦ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٢/٢٩
١٣٤٨ـ

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔
رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۵۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلصَّدَقَاتُ بِالْغُدُوَّاتِ يَذْهَبْنَ الْعَاهَاتِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کرتے ہیں۔

۱۳۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ الْقَضَاءَ السُّوْءَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔

(۹) صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

۱۳۵۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صِلُوا الَّذِىْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِى السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَ تُحْمَدُوْا وَ تُرْزَقُوْا ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو، اس کی یاد کی کثرت کرو۔ اور خفیہ و ظاہر صدقہ کی تکثیر سے، ایسا کرو گے تو روزی دیے جاؤ گے۔ قابل ستائش رہو گے اور تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔

۱۳۵۰۔ المسند الفردوس للديلمى، ۴۱۴/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۳۱۷/۱

۱۳۵۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۵۰۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۲/۸

۱۳۵۲۔ الدر المنثور للسيوطى، ۳۰۴/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۷۱/۳

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۱۱/۱ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۵۰/۳

التفسير للقرطبى، ۱۹/۱۸ ☆

۱۳۵۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ دَرَجَةً وَ حُطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کوکوئی جسمانی تکلیف پہونچے اوروہ صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہےاورایک گناہ مٹاتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ۸/ ۵۰۸

(۱۰) بہرے کوبات سنانا صدقہ ہے

۱۳۵۴۔ **عن** سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : إِسْمَاعُ الْاَصَمِّ صَدَقَةٌ ۔

حضرت سہل بن سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہرے کواچھی بات سنانا صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۱) خودکھانااوردوسرےکوکھلاناصدقہ ہے

۱۳۵۵۔ **عن** المقداد بن معدی كرب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ مَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ مَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ۔

فتاوی رضویہ۴/ ۲۱۸

۱۳۵۳۔ الجامع للترمذی، ۱۶۷/۱ ☆ السنن لابن ماجه، ۱۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۴۸/۶ ☆
الجامع الصغير للسيوطی، ۴۹۱/۲ ☆
۱۳۵۴۔ كنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۳ ☆
الجامع الصغير للسيوطی، ۶۸/۱ ☆
۱۳۵۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۱/۴ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱۷۹/۴
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۱۹/۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۶۲/۳
الدر المنثور للسيوطی، ۳۳۷/۱ ☆ التفسير لابن كثير، ۲۶۴/۲
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۸۹/۵ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۷۶/۲
كنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۳۰۹/۹

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو اپنے غلام کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔ ۱۲ام

(۱۲) ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب۔

۱۳۵۶۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرِيٍ أَجْرٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔

۱۳۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فِيمَا يَاكُلُ ابْنُ آدَمَ أَجْرٌ وَ فِيمَا يَاكُلُ السَّبُعُ أَجْرٌ، وَفِيمَا يَاكُلُ الطَّيْرُ أَجْرٌ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۲۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عایہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ آدمی کھائے اس میں ثواب ہے، اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے۔ جو پرند کو پہونچے اس میں ثواب ہے۔

(۱۳) حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے

۱۳۵۸۔ **عن** أبى الطفيل رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَن كَسَبَ مَالًا حَرَامًا فَاَعْتَقَ مِنْهُ وَوَصَلَ مِنْهُ رَحْمَةً كَانَ ذٰلِكَ اِصْرًا عَلَيْهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۷۳۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۴/۱۸۶
شرح السنة للبغوى، ۲/۲۲۹ ☆ الصحيح لابن حبان، ۸۶۰
۱۳۵۷۔ المستدرك للحاكم، ۴/۱۳۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳/۳۷۸
۱۳۵۸۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۵۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۲۹۲
كنز العمال للمتقى، ۹۲۷۰ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

۱۳۵۹۔ **عن** القاسم بن مخيمرة رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنِ اكْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَّأْثَمٍ فَوَصَلَ بِهٖ رَحْمَهٗ أَوْتَصَدَّقَ بِهٖ أَوْ أَنْفَقَهٗ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قُذِفَ بِهٖ فِي جَهَنَّمَ۔

حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ کی وجہ سے مال کمائے اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔

(۱۴) حلال کمائی ہی کا صدقہ مقبول ہے

۱۳۶۰۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا مگر پاک۔ تو حق جل وعلا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

۱۳۶۱۔ **عن** سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله

۱۳۵۸۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۴۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۹۲/۱۰
كنز العمال للمتقى، ۹۲۷۰ ☆
۱۳۵۹۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۴۹/۲ ☆
۱۳۶۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصدقة من كسب طيّب، ۱۸۹/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۱/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۲۶/۴
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۷۷/۴ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳/۲
ارواء الغليل للالبانى، ۳۹۳/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۶۵/۱
التفسير لابن كثير، ۴۸۷/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۶۰۲۰
۱۳۶۱۔ الصحيح لمسلم، كتاب الزكاة، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى فضل الصدقة، ۸۴/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ ، وَ لَا یَقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے، اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

١٣٦٢۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ فَیُقْبَلُ مِنْہُ ، وَ لَا یُنْفِقُ مِنْہُ فَیُبَارَکُ فِیْہِ وَ لَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ ، اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَا یَمْحُوا السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَمْحُوا السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ، اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہ ہوگا کہ بندہ مال حرام سے صدقہ دے پھر وہ قبول ہو جائے۔ اور یہ بھی نہ ہوگا کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ نہ کرے اور برکت دی جائے۔ اور اپنے پیچھے چھوڑ گیا تو وہ مال اس کے لئے جہنم کی طرف توشہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدی کو بدی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی کے ذریعہ محو فرماتا ہے۔ بیشک مال حرام مال حرام کی خباثت کو محو نہیں کرتا۔ ١٢م

١٣٦٣۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَغْبِطَنَّ جَامِعُ الْمَالِ مِنْ غَیْرِ حِلِّہٖ اَوْ قَالَ مِنْ غَیْرِ حَقِّہٖ، فَاِنَّہٗ اِنْ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ وَ مَا بَقِیَ کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ کی جائے۔ کہ اگر وہ

١٣٦١۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٢٨/٢ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٥٤٥/٢
التفسیر للقرطبی، ٦٩/١١ ☆ المنثور للسیوطی، ١٦٨/١
السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٢٨/٣ ☆ الکامل لابن عدی،
الدر المنتثرة، ٤٤ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ٣٤٦/٣
کشف الخفاء للعجلونی، ٢٦٠/١ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٨/٦
جمع الجوامع للسیوطی، ٨٤٧٢ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢٧٦٠
١٣٦٢۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ٥٥٠/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٣٤٧/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨٧/١ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢٧٧١
١٣٦٣۔ المستدرک للحاکم، ٤/٢ ☆

اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔ اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔

۱۳۶٤۔ **عن** أبي حجيرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِيْهِ أَجْرٌ وَكَانَ اِصْرُهٗ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوحجیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے پھر اس کو خیرات میں دے اس کیلئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔

۱۳۶٤۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/٥۳٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳٤۷
السنن الکبری للبیهقی، ٤/٨٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/۱۰
المستدرك للحاکم، ۱/۳۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲٦۹

۵۔ حیلہ شرعی

(۱) حیلہ شرعی کی اصل

١٣٦٥۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بلحم بقر ، فقيل : هٰذا ما تصدق به على بريرة ، فقال : هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے کہا: یہ گوشت حضرت بریرہ پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: یہ بریرہ کیلئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ ۱۲ام

فتاوی رضویہ ۷/۱۰۶

١٣٦٦۔ **عن** أم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بعث الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بشاة من الصدقة ، فبعثت الى عائشة منها بشئ ، فلما جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى عائشة ، قال : هَلْ عِنْدَكُمْ شَىْءٌ ؟ قالت : لا ، ألا إن نسيبة بعثت الينا من الشاة التى بعثتم بها اليها ، قال: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ گوشت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس

١٣٦٥۔ الصحيح لمسلم ، باب اباحة الهدية لنبى ﷺ ، ٣٤٥/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٨١/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٨١/٦
١٣٦٦۔ الصحيح لمسلم ، باب اباحة الهدية للنبى ﷺ ، ٣٤٥/١
الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا تحولت الصدقة ، ٢٠٢/١
السنن لابن ماجه ، باب خيار لامة اذا اعتقت ، ١٥٠/١
شرح معانى الآثار للطحاوى ، ٣٠٢/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ١٤١/٤
مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٤٩/٣ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ١٠٦/٥
مشكوة المصابيح للتبريزى ، ٢٠٧٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٣٠٢/٤
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٠٧/٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٢٠٣/٤

تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا: نہیں، ہاں ام عطیہ نسیبہ نے بکری کا گوشت بھیجا ہے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی۔ فرمایا: صدقہ کی بکری اپنے محل میں پہونچ گئی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۳۹۲

۶۔ صدقۂ فطر

(۱) صدقۂ فطر کی مقدار

۱۳۶۷۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ جعلوہ مدین من حنطۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقۂ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کردی۔

(۲) عہد رسالت میں صدقۂ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا۔

۱۳۶۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم تکن الصدقۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقۂ فطر کھجور، منقی اور جو سے ہی دیا جاتا تھا۔ اور گیہوں اس وقت عام مروج نہ تھا۔

۱۳۶۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان طعامنا الشعیر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا طعام جو تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے ۲۷ر ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل جو کا پیمانہ تھا۔ اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔ یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو چھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ

۱۳۶۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب مقدار صدقۃ الفطر، ۱/۳۷۲

۱۳۶۸۔ الصحیح لابن خزیمۃ، باب الدلیل علی ان ۴/۴۵

۱۳۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقۃ الفطر، ۱/۲۰۴

بریلی کے سیر سے اٹھنی بھر اوپر پونے دو سیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقہ فطر، کفارات ، فدیہ صوم وصلوۃ میں اسی اندازہ سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔ اگر چہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں، پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دوسو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا، کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۹۵

۷- چندہ اور اسراف

(۱) چندہ کی اصل اور اجر و ثواب

۱۳۷۰- **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صد ر النہار، قال: فجاء ہ قوم حفاۃ عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عا متہم من مضر بل کلہم من مضر، فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی بہم من الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلا لا فاذن فاقام فصلی ثم خطب فقال: یَا أَیُّھَاالنَّاسُ! اِتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ، إِلیٰ آخِرِالآیَۃ، إِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا، وَالآیَۃُ الَّتِی فِی الْحَشْرِ، یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ، تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِیْنَارِہٖ، مِنْ دِرْھَمِہٖ، مِنْ ثَوْبِہٖ، مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ، مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ، حَتّٰی قَالَ: وَلَوْ لِشِقِّ تَمْرِہٖ، قال: فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنہا بل قد عجزت، قال: ثم تتابع الناس حتی رأیت کومین من طعام و ثیاب، حتی رأیت و جہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتہلل کانہ مذہبۃ، فقال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سَنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ أَجْرُھَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ مِنْ غَیْرِ أَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِھِمْ شَیْئًا، وَمَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ أَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر تھے کہ کچھ برہنہ پا، برہنہ بدن، صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے تلواریں لٹکائے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ عموماً قبیلہ مضر سے متعلق تھے بلکہ کل۔ حضور پرسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی محتاجی دیکھی تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ بعد نماز خطبہ فرمایا: بعد تلاوت آیات ارشاد کیا۔ کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے

۱۳۷۰- الصحیح لمسلم، باب الحث علی الصدقۃ ۱/۳۲۷

چھواروں سے، یہاں تک فرمایا: اگر چہ آدھا چھوارہ۔ اس ارشاد کو سنکر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے۔ جسکے اٹھانے میں انکے ہاتھ تھک گئے۔ پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے۔ یہاں تک کہ دوانبار کھانے اور کپڑے کے ہوگئے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا۔ ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اسکے لئے اسکا ثواب ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسکے لئے ہے بغیر اسکے کہ اسکے ثواب میں کمی ہو۔ اور جو کوئی اسلام میں بری راہ نکالے اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب وبال اسکے سر، اور انکے گناہوں میں بھی کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۱۸۶/۱۰

(۲) راہ خدا میں مال کثیر خرچ کرنا اسراف نہیں

۱۳۷۱۔ **عن** مجاهد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لو انفقت مثل ابی قبیس ذهبا فی طاعة الله لم یکن اسرافا، ولو انفقت صاعا فی معصیة الله کان اسرافا۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوہ بوقبیس کے برابر سونا خرچ کردے تو بھی اسراف نہ ہوگا۔ اور نافرمانی میں ایک صاع خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا: فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابو بکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو وہ یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے۔ اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے۔ حضور نے فرمایا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا ہے؟ عرض کی: اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور کل مال حاضر لائے، گھر میں کچھ نہ چھوڑا۔ ارشاد ہوا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا؟ عرض کی: اللہ اور اسکا رسول، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔

۱۳۷۱۔ التفسیر الکبیر للرازی، ۲۱۴/۱۳

(۳) عوام کو راہ خدا میں تمام مال خرچ کرنا جائز نہیں

۱۳۷۲۔ **عن** جابربن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذجاءہ رجل بمثل بیضة من ذهب، فقال: یا رسول الله! اصبت هذه من معدن فخذها فهی صدقة، ما املك غیرها فاعرض عنه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ثم اتاه من قبل رکنه الایمن فقال مثل ذلك فاعرض عنه، ثم اتاه من قبل رکنة الایسر فاعرض عنه، ثم اتاه من خلفه فاخذها رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فحذفه بها فلو اصابته لا وجعته او لعقرته فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یَأْتِی أَحَدُكُمْ بِمَا یَمْلِكُ فَیَقُولُ: هٰذِهٖ صَدَقَةٌ، ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَكِفُّ النَّاسَ، خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، ایک صاحب انڈے برابر سونا لیکر حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نے اسکو ایک کان میں سے پایا ہے۔ میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسکے سوا میری کوئی ملکیت نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے داہنی جانب آ کر عرض کیا: تو پھر سرکار نے اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے بائیں جانب آ کر عرض کی: تو پھر سرکار نے اعراض کیا۔ پھر انہوں نے سرکار کے پیچھے سے عرض کی۔ تو اس مرتبہ حضور نے وہ سونا ان سے لیکر ایسا پھینکا کہ اگر انکے لگتا تو درد پہونچاتا، یا زخمی کرتا۔ اور فرمایا: تم میں ایک شخص اپنا پورا مال لاتا ہے کہ یہ صدقہ ہے پھر بیٹھا لوگوں سے بھیک مانگے گا۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہو جائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق یہ ہے کہ عام کیلئے میانہ روی ہے۔ اور صدق توکل اور کمال تبتل والوں کی شان بڑی ہے۔

فتاویٰ رضویہ

۱۳۷۲۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یخرج من مله، ۲۳۶/۱

٨ـ احکام سوال

(١) اللہ کے نام پر مانگنا

۳۷۳ـ **عن** ابی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَلْعُوْنٌ مَنْ سَاَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ، وَمَلْعُوْنٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَهٗ مَالَمْ يَسْئَلْ هُجْرًا۔

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دیکر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دیکر مانگا جائے پھر سائل کو نہ دے جبکہ اس نے کوئی بے جا سوال نہ کیا ہو۔

١٣٧٤ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ سُئِلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطٰی كُتِبَ لَهٗ سَبْعُوْنَ حَسَنَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے خدا کا واسطہ دیکر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔

١٣٧٥ـ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَدَعُوْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم سے خدا کا واسطہ دیکر مانگے اسے دو، اور اگر نہ دینا چاہو تو اسکا بھی اختیار ہے۔

١٣٧٣ـ مجمع الزوائد للهيثمی، ١/١٥٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ١٠/٥٧٠

الترغيب و الترهيب للمنذری، ١/٦٠١ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٦٧٢٥، ٦/٥٠٢

كشف الخفاء للعجلونی، ٢/٥٢١ ☆ جامع الصغير للسيوطی، ٢/٥٠١

١٣٧٤ـ كنز العمال للمتقی، ١٦٠٧٦، ٦/٣٦٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢/٥٢٨

١٣٧٥ـ السنن لابی داود، زكوة، باب عطية من سال بالله عزوجل، ١/٢٣٥

الترغيب والترهيب للمنذری، ١/٦٠ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١٢/٤١٨

تاريخ بغداد للخطيب، ٤/٦٥٨ ☆

۱۳۷۶ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کرام نے بعد توفیق وتطبیق احادیث یہ حکم منقح فرمایا کہ اللہ عزوجل کا واسطہ دیکر سوا اخروی دینی شی کے کچھ نہ مانگا جائے۔ اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دیکر مانگے اور دینے والے کا اس شی کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیوی نہ ہو تو مستحب اور مؤکد دینا ہے ورنہ نہ دے۔ بلکہ امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جو خدا کا واسطہ دیکر مانگے مجھے یہ خوش آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے۔ یعنی تاکہ یہ عادت چھوڑ دے۔ اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کو خدا کا واسطہ دیکر بیٹی مانگے اور اس سے مناکحت کسی دینی یا دنیوی مصلحت کے خلاف ہو یا دوسرا اس سے بہتر ہے تو ہرگز نہ مانا جائے۔ کہ دختر کیلئے صلاح واصلح کا لحاظ اس بے باک سے اہم واعظم ہے۔ اور روپیہ پیسہ دینے میں اپنی وسعت وحالت اور سائل کی کیفیت وحاجت پر نظر درکار ہے۔ اگر یہ سائل قوی تندرست ہے گدائی کا پیشہ ور جوگیوں کی طرح ہے تو ہرگز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے۔ اور اسے دینا حرام پر اعانت کرنا ہے۔ دینے والا گناہ گار ہوگا۔ اور اگر صاحب حاجت ہے اور جس سے مانگا اس کا عزیز وقریب بھی حاجت مند ہے اور اس کے پاس اتنا نہیں کہ دونوں کی مواسات کرے تو اقربا کی تقدیم لازم ہے۔ ورنہ بقدر طاقت ووسعت ضرور دے اور روگردانی نہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۹۲

۱۳۷۶ ۔ السنن لأبی داؤد، کتاب الزکاة، باب کراهیة المسئلة لوجه الله عزوجل، ۱/۲۳۵

مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۹۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۳۱، ۶/۵۹۳

الاذکار للنووی، ۳۲۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۳/۲۰۷

کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۸

(٢) مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں

١٣٧٧ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَايُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَتُهٗ فِي وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جولوگوں سے سوال کرے اوراس کے پاس وہ شئی ہو جواسے بے نیاز کرتی ہوروز قیامت اس حال پرآئے گا کہ اسکاوہ سوال اسکے چہرے پرخراش وزخم ہوگا۔

٣٧٨ ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ مُكَثِّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواپنامال بڑھانے کیلئے لوگوں سے انکے مال کاسوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑامانگتا ہے۔ اب چاہے تھوڑی لے یازیادہ۔

١٣٧٧ ـ السنن لابى داؤد، باب من يعطى الصدقة وحد الغنى، ٢٢٩/١
السنن للنسائى، باب احد الغنى، ٢٧٩/١
السنن لابن ماجه، باب من سال عن ظهر غنى، ١٣٢/١
شرح السنة للبغوى، ٨٣/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ، ١٦٦٩٥، ٤٩٥/٦
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٦٨/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ، ٣٠٤/٩
مشكوة المصابيح للتبريزى، ١٨٤٧ ☆
١٣٧٨ ـ الصحيح لمسلم، باب النهى عن المسئله، ٣٣/١
السنن لابن ماجه، باب من سائلعن ظهر غنى، ١٣٣/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣١/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١٩٦/٤
المصنف لابن ابى شيبة، ٢٥٩/٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٢٨/٢
شرح السنة للبغوى، ١٢١/٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٣٠٤/٩
مشكوة المصابيح للتبريزى، ١٨٣٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ، ١٦٧٢٨، ٥٠٣/٦
التفسير للقرطبى، ٣٤٦/٣ ☆ المغنى للعراقى، ٢٠٦/٤

۱۳۷۹۔ **عن** حبشى بن جنادة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ سَالَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ ، فَاِنَّمَا يَاكُلُ الْجَمْرَةَ ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بے حاجت وضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۱

جدالممتار ۲/ ۱۵۸

(۳) کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے

۱۳۸۰۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَ وَاْدَ الْبَنَاتِ ، وَ مَنْعًا وَّ هَاتِ ، وَ كَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَ قَالَ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَةَ الْمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور جن چیزوں میں تمہارا حصہ نہیں اسکو روکے رکھنے کو حرام فرمادیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دے دیا ہے فضول بک بک، سوال کی کثرت اور اضاعت مال کو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۹۹

۱۳۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۵ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۲۴۴۵
اتحاف السادة للزبيدى، ۹/۳۰۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۲۸
المعجم الكبير للطبرانى، ۴/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/۹۶
كنز العمال للمتقى، ۱۶۷۲۹، ۶/۵۰۳ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۲/۱۹
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۵۷۴ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۸۵۹
۱۳۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ينهى عن اضاعة المال، ۱/۳۲۴
السنن الكبرى للبيهقى، ۶/۶۳ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۲/۱۶
فتح البارى للعسقلانى، ۵/۶۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۹۰
كنز العمال للمتقى، ۴۳۵۴۰، ۱۵/۸۹۶ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۴۹۱۵
جمع الجوامع للسيوطى، ۴۷۹۰ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/۲۲۵

(۴) دینے والا ہاتھ افضل ہے

١٣٨١ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلیٰ ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِیَ الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلیٰ هِیَ السَّائِلَةُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶

(۵) عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو

١٣٨٢ـ **عن** عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ بِعِزَّةِ الْاَنْفُسِ، فَاِنَّ الْاُمُوْرَ تَجْرِی بِالْمَقَادِيْرِ۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں عزت نفس کے ذریعہ طلب کرو کہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔

١٣٨١ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا صدقة لا عن ظهر غنی، ١٩٢/١
الصحیح لمسلم، باب بیان ان الیدا لعلیا خیر من الید السفلی، ٣٣٢/١
السنن لابی داؤد، زکوة، باب استعفاف، ٢٣٣/١
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن المسئلة، ٨٦/١
السنن للنسائی، ٦١/٥ ☆ باب الید السفلی، ٢٧٢/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٦٧/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٧٧/٤
المصنف لعبد الرزاق، ٢٠٠٤١ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٦٤/٨
فتح الباری للعسقلانی، ٥٠٠/٩ ☆ التفسیر للبغوی، ٢١٣/١
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٨١/١ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٣٧٤/١
الدر المنثور للسیوطی، ٢٣٥/١ ☆ التفسیر للقرطبی، ٣٢/٥
ارواء الغلیل للالبانی، ٤٠٦/٣ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ٥٨/٥
الموطا لمالک، ٩٩٨ ☆
١٣٨٢ـ کنز العمال للمتقی، ١٦٨٠٥، ٥١٨/٦ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ١٥٥/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٧٢/١ ☆

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں تلاش وتدبیر کی طرف ہدایت فرمائی، مگر حکم دیا کہ شریعت وعزت نفس کا پاس رکھو، تدبیر میں بے ہوش اور مدہوش نہ ہو جاؤ، دست درکار و دل بایار، تدبیر میں ہاتھ اور دل تقدیر کے ساتھ۔ ظاہر میں ادھر اور باطن میں اُدھر، اسباب کا نام اور مسبب سے کام، یوں بسر کرنا چاہیئے، یہ ہی روش ہدیٰ ہے اور یہ ہی مرضی خدا، یہ ہی سنت انبیا ہے اور یہ ہی سیرت اولیاء، علیهم جمیعا الصلاۃ والثناء۔

بس اس بارے میں یہ ہی قول فیصل وصراط مستقیم ہے۔ اس کے سوا تقدیر کو بھولنا، یا حق نہ ماننا، یا تدبیر کو اصلاً مہمل جاننا، دونوں معاذ اللہ گمراہی، ضلالت یا جنون وسفاہت، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

باب تدبیر میں آیات واحادیث اتنی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ دعویٰ کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات واحادیث اس پر ہو سکتی ہیں۔ مگر کیا حاجت کہ، آفتاب آمد دلیل آفتاب، جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کارو بار کا دارومدار، اس میں زیادہ تطویل عبث وبیکار۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۵

۹۔ مال جمع کرنا

(۱) اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے

۱۳۸۳۔ **عن** عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان ینفق علی أھلہ نفقة سنتھم من ھذا المال، ثم یأخذ ما بقی فیجعلہ مال اللہ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع فرمادیتے۔ باقی بیت المال میں بھجوادیتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۹

(۲) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۳۸۴۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ یَّبِیْعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہوکر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۳۸۵۔ **عن** معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ بَاعَ عِقْرَ دَارٍ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰہُ عَلٰی ثَمَنِھَا تَالِفًا یَتْلِفُہٗ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گھر کا سامان بے وجہ فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔ ۱۲م۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۵

۱۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوب النفقة علی الاھل، ۸۰۶/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۴۶۸/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۷۷/۱۳
۱۳۸۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۲/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۵۴۴۳، ۵۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۳/۲
۱۳۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۵۴۴۲، ۵۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۲۷/۲ ☆

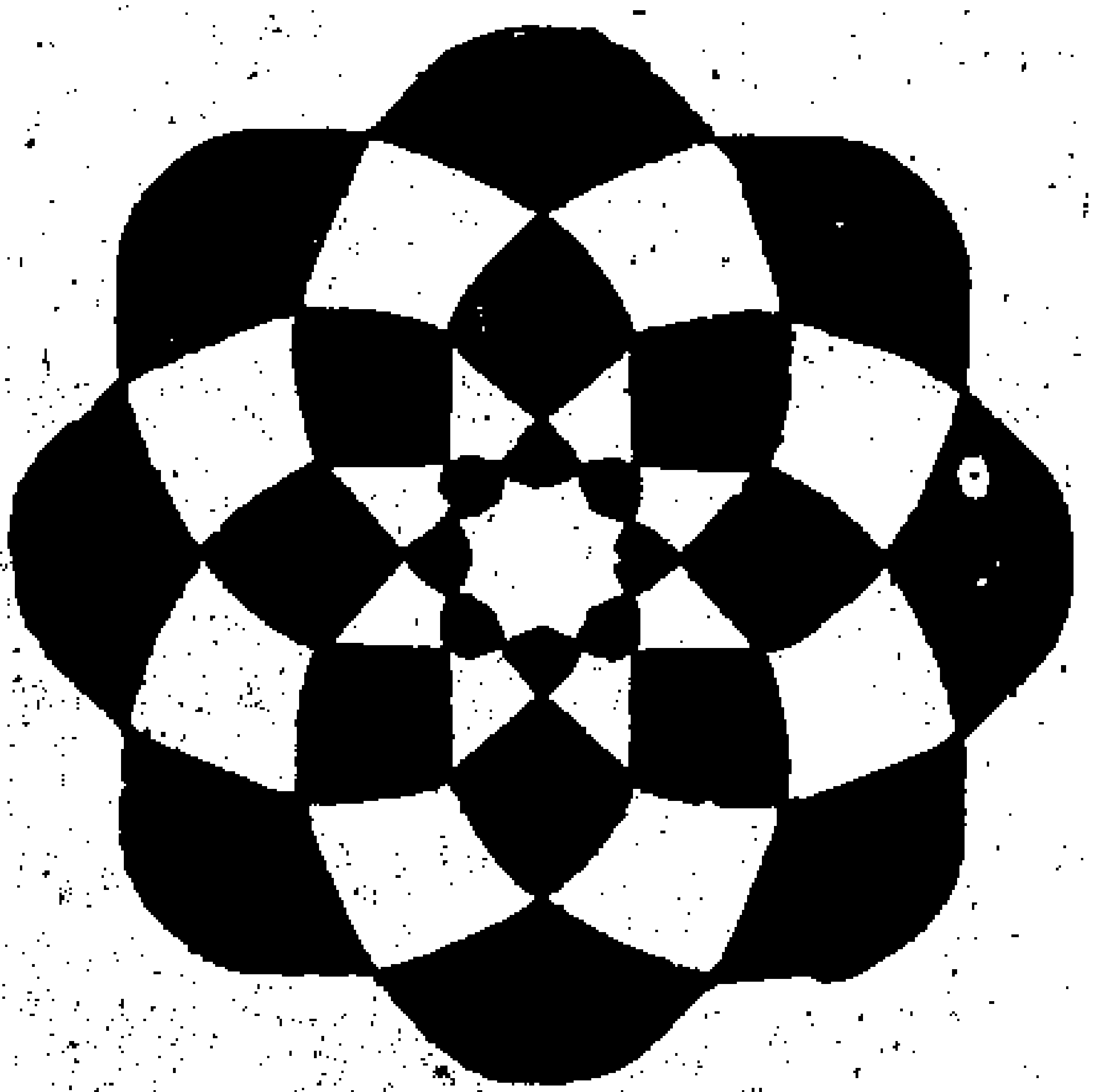

۷

کتاب الصوم

ابواب

روزہ کی اہمیت وفرضیت ۲۰۹ ❁ رویت ہلال ۲۱۵
نفلی روزے ۲۲۴ ❁ سحری وافطار ۲۳۲

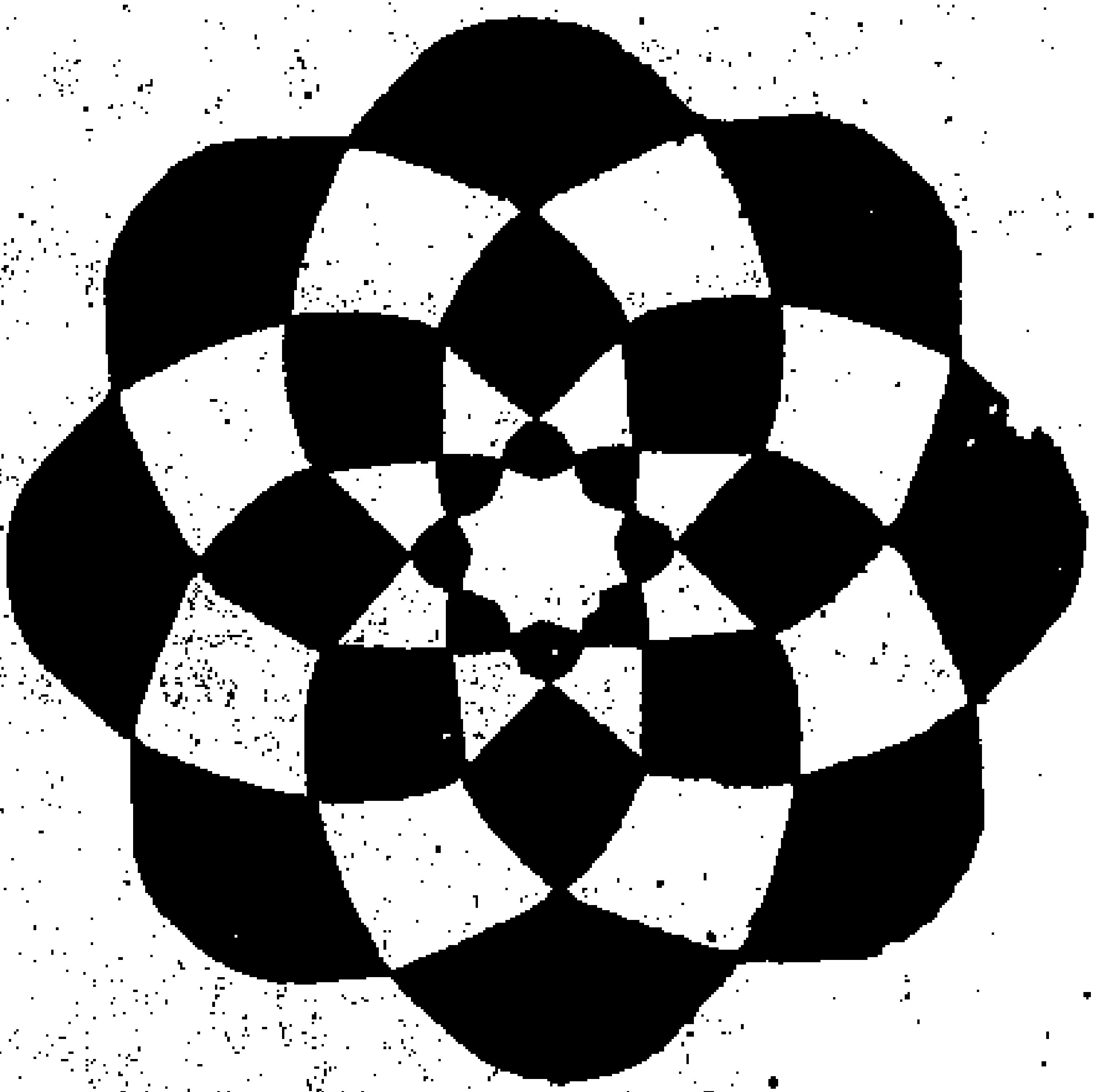

ا۔ روزے کی فرضیت واہمیت

(١) فرائض اسلام چار ہیں

١٣٨٦۔ **عن** زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِی الْاِیْمَان، فَمَنْ أتٰی بِثَلَاثٍ لَمْ یُغْنِیْنَ عَنْهُ شَیْئًا حَتّٰی یَاتِیَ بِهِنَّ جَمِیْعًا، اَلصَّلٰوةُ، وَالزَّکٰوةُ، وَ صَوْمُ رَمَضَانَ، وَ حَجُّ الْبَیْتِ ۔ فتاوی رضویہ ٤/ ٥١٥

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں۔ جس نے تین پر عمل کیا اور ایک کو چھوڑ دیا تو وہ اسکے کام کی نہیں جب تک سب پر عمل نہ کرے۔ یعنی نماز، روزہ، زکوۃ اور حج بیت اللہ۔ ١٢م

(٢) رمضان کی فضیلت

١٣٨٧۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی آخر شعبان ،وَاسْتَکْثِرُوْا فِیْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ ،خَصْلَتَیْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّکُمْ، وَخَصْلَتَیْنِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْهَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَان اللَّتَان تَرْضَوْنَ بِهَا رَبَّکُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ، وَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْهَا، فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلخ شعبان کو خطبہ دیا۔ (اس میں رمضان شریف کے فضائل ورغائب بیان فرمائے۔ از انجملہ فرمایا:) اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو۔ اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔ جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمۂ شہادت اور

١٣٨٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٠١/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤٧/١
کنز العمال للمتقی، ٣٣، ٣٠/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٩٨/١
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٨٤/٢ ☆

١٣٨٧۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٥/٢ ☆

استغفار ہیں۔ اور وہ دو جن کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اسکی پناہ چاہو۔ فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۳) روزے کے فائدے

۱۳۸۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُغْزُوْا تَغْنِمُوْا، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا، وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو مال غنیمت پاؤ گے، روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے، اور سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

۱۳۸۹۔ **عن** أم المومنین عائشته الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

(۴) روزہ ارکان اسلام سے ہے

۱۳۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عُرَی الْاِسْلَامِ وَ قَوَاعِدُ الدِّیْنِ ثَلٰثَةٌ، عَلَیْهِنَّ اُسِّسَ الْاِسْلَامُ، مَنْ تَرَکَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَبِهَا کَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ۔ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَالصَّلٰوةُ الْمَکْتُوْبَةُ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، و فی روایة، مَنْ تَرَکَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ کَافِرٌ وَلَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَ قَدْ حَلَّ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

۱۳۸۸۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۸۳/۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳۰۱/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۲/۱ ☆ المسند للعقیلی، ۹۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۸٤/۲ ☆
۱۳۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۲/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۸۳/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ٤۰۱/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۶۰۵، ٤۵۰/۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۲٤/۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٤۲/۲
۱۳۹۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۸۲/۱ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے معاملات اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا اس نے اس کو جھٹلایا اور وہ مباح الدم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا، فرض نماز ادا کرنا۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ایک روایت میں ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا وہ اللہ کو جھٹلانے والا ہے۔ اس کا نفل وصدقہ کچھ قبول نہیں۔ اس کا خون اور مال حلال ہے۔ ۱۲م

(۵) رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل

۱۳۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَ لَامَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَ اِنْ صَامَهٗ ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر عذر شرعی جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑا تو اسکی فضیلت پانے کے لئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔ ۱۲م

(۶) روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید

۱۳۹۲۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله

١٣٩١۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا جامع فی رمضان، ٢٥٩/١
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الافطار متعمدا ٩٠/١
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی كفارة من افطر يوم، ١٢١/١
السنن لابی داؤد، باب الصيام باب التغليظ فيمن افطر عمدا، ٣٢٦/١
الجامع الصغير للسيوطی، ٥١٧/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٥٩/٢
المصنف لعبد الرزاق، ٧٤٧٥، ١٩٨/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٦٨/٣
التمهيد لابن عبد البر، ١٧٣/٧ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ١٠٨/٢
الدر المنثور للسيوطی، ١٨٢/١ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ٤٧٢/١
مشكوة المصابيح للتبريزی ٢٠١٣، ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٩٠/٦
اللالی المصنوعه للسيوطی، ٦٠/٢ ☆ السنن للدارمی، ١١/٢
المصنف لابن ابی شيبة، ١٠٥/٣ ☆
١٣٩٢۔ الصحيح لابن خزيمة، ٢٣٧/٣ ☆ المستدرك للحاكم ٤٢٠/١

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : بَیْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِی رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبْعِی فَأَتَیَا بِی جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا : اِصْعَدْ ، فَقُلْتُ : اِنِّی لَاأُطِیْقُهٗ ، فَقَالَا : اِنَّا سَنُسَهِّلُهٗ لَکَ ، فَصَعِدْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِیْدَةٍ ، قُلْتُ :مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ ؟ قَالُوْا : هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِیْنَ بِعَرَاقِیْبِهِمْ ، مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ تَسِیْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ، فَقَالَ : خَابَتِ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی، فقال سلیمان : مادری ، أسمعه ابو امامة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ام شئ من رأیه ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَیْءٍ اِنْتِفَاخًا ، وَأَنْتَنَهٗ رِیْحًا ، وَأَسْوَأَهٗ مَنْظَرًا ، فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ قَتْلَی الْکُفَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَیْءٍ اِنْتِفَاخًا ، وَأَنْتَنَهٗ رِیْحًا ، کَانَ رِیْحُهُمُ الْمَرَاحِیْضَ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِی ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَإِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِیَّهُنَّ الْحَیَّاتُ ، قُلْتُ : مَابَالُ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ یَمْنَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ أَلْبَانَهُنَّ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَإِذَا أَنَا بِالْغِلْمَانِ یَلْعَبُوْنَ بَیْنَ نَهْرَیْنِ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ ذَرَارِی الْمُؤْمِنِیْنَ ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفًا فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ یَشْرَبُوْنَ مِنْ خَمْرٍ لَّهُمْ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ جَعْفَرُ وَزَیْدٌ وَابْنُ رَوَاحَةَ ، ثُمَّ شَرَفَنِی شَرَفًا آخَرَ فَإِذَا اِنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰذَا إِبْرٰهِیْمُ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَهُمْ یَنْظُرُوْنِی ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے۔ میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک سخت پہاڑ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس پہاڑ پر چڑھیے۔ میں نے کہا: میرے اندر اتنی طاقت نہیں، بولے: ہم آپ کیلئے آسان کردینگے۔ میں چڑھا اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا تو سخت آوازیں سنائی دیں۔ میں نے کہا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ بولے: یہ دوزخیوں کی چیخ وپکار ہے۔ پھر مجھے لیکر چلے تو میں نے ایک ایسی قوم دیکھی کہ الٹے لٹکے ہیں اور انکے جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کے وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔ فرمایا: یہود ونصاری گھاٹے میں ہیں۔ راوی حدیث حضرت سلیمان بن عامر کہتے ہیں: یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہود ونصاری کے متعلق حضور کا فرمان ہے یا

حضرت ابوامامہ نے اپنی رائے سے خود فرمایا: حضور فرماتے ہیں: پھر میرا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو پھولے ہوئے۔ بدبودار اور بدصورت تھے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ بولے: یہ مقتول کفار، پھر کچھ روتے لوگ نظر آئے کہ وہ بھی پھولے۔ بدبودار کہ انکی بدبو پاخانوں کے مثل تھی۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: زانی مرد وعورت ہیں۔ پھر مجھے ایسے مقام پر لیجایا گیا جہاں عورتوں کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ میں نے کہا: انکو یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ بولے: یہ عوتیں اپنے بچوں کو دودھ نہ پلاکر پریشان رکھتی تھیں۔ پھر میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا کہ وہ دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ بچے کون ہیں؟ بولے: یہ مسلمانوں کے بچے ہیں۔ پھر مجھے ایسے تین لوگوں سے شرف ملاقات حاصل ہوا جو پاکیزہ شراب پی رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ جعفر طیار، زید بن حارثہ، اور عبد اللہ بن رواحہ ہیں۔ پھر مجھے مزید کچھ لوگوں سے شرف لقا حاصل ہوا۔ اور یہ بھی تین حضرات تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ بولے: یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ہیں۔ یہ حضرات مجھے دیکھ رہے تھے۔

(۷) حالت جنابت میں روزہ

۱۳۹۳۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها وعن ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالتا: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من أهله ثم يغتسل ويصوم۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ، اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہوجاتی جب تک نہ نہاتے۔ اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

۱۳۹۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الصائم يصبح جنبا، ۲۵۸/۱
الصحيح لمسلم، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر، الخ، ۳۵٤/۱
السنن لابی داؤد، باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان، ۳۲٤/۲
السنن الكبرى للبيهقی، ۲۱٤/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۹۹/۱
التفسير للقرطبی، ۳۲٦/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۸/٦
مشكل الآثار للطحاوی، ۲۲۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰۷۵، ۸٤/۷
فتح البارى للعسقلانی، ۱٤۳/٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۰۰۱

١٣٩٤ ۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رجلا قال لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو واقف على الباب وانا اسمع ، يا رسول الله ! انى أُصبح جنباً وأنا أُريد الصيام ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وأنا أُصبح جنباً وأنا أُريد الصيام فأغتسل وأصوم ، فقال الرجل : يا رسول الله انك لست مثلنا ، قد غفر الله لك ماتقدم وما تأخر ، فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال : اِنِّى أَرْجُو أَنْ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِى ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی: اور میں سن رہی تھی، یارسول اللہ! میں صبح کو جنب اُٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود ایسا کرتا ہوں۔ اس نے عرض کی: حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے معافی عطا فرمادی ہے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیئے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ ورنہ وہ صاحب سائل تھے، محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا، اور سکوت کیسا، اخیر کے ارشاد میں اور بھی روشن فرمادیا کہ اس میں کوئی بات خوف کی نہیں، نہ اس میں داخل جس سے بچنا چاہیئے، اور پر ظاہر کہ روزہ غیر متجزی ہے۔ جو چیز اس میں نقص پیدا کرے گی اگر سارے روزہ میں ہوئی تو موجب نقص ہوگی۔ اور اس کے اول یا آخر کسی لطیف حصہ میں ہوئی تو ضرر دے گی۔ لہٰذا ہمارے علماء کرام نے انہیں احادیث سے ثابت فرمایا کہ اگر تمام دن جنب رہا جب بھی روزہ کو کچھ مضر نہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

١٣٩٤ ۔ السنن لابي داؤد ، باب من اصبح جنبا فى شهر رمضان ، ٣٢٤/٢
الصحيح لمسلم ، باب صحة صوم طلع عليه الفجر الخ ، ٣٥٤/١

۲۔ رویت ہلال

(۱) صوم وافطار اور رویت ہلال

١٣٩٥۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صُومُوا لِرُؤيَتِهٖ وَ أفْطِرُوا لِرُؤيَتِهٖ ۔ فتاوی رضویہ ۵۲۱/۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ ۱۲م

١٣٩٦۔ **عن** عبدالله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فَإنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔ ۱۲م

١٣٩٧۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرُوا الْهِلَالَ أوْ تُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ، ثُمَّ

١٣٩٥۔ الجامع الصحيح للبخاري، باب اذا رايتم الهلال فصوموا ٢٥٦/١
الصحيح لمسلم، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال ، ٣٤٧/١
الجامع الصغير للسيوطي، ٣١٢/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٢٦/١
السنن الكبرى للبيهقي، ٢٠٥/٤ ☆ المعجم الكبير للطبراني، ١٠/٢
التمهيد لابن عبدالبر، ٣٦/٢ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ١٩٣/١
شرح السنة للبغوي، ٢٣٢/٦ ☆ المعجم الكبير للطبراني، ٦٠/١
مشكل الآثار للطحاوي، ٢٠٩/١ ☆ مشكوة المصابيح، ١٩٧٠
فتح الباري للعسقلاني، ٣٦٩/١٠ ☆ التفسير للقرطبي، ٢٩٣/٢
حلية الاولياء لابي نعيم ، ٣٥٢/٣ ☆ كنز العمال للمتقي، ، ٢٣٧٦٩، ٤٨٩/٨
١٣٩٦۔ الجامع الصحيح للبخاري، باب اذا رأيتم الهلال فصوموا، ٢٥٦/١
الصحيح لمسلم، باب وجوب صوم رمضان ٣٤٨/١
الجامع الصغير للسيوطي، ٣١٢/٢ ☆
١٣٩٧۔ السنن لابي داؤد، باب اذا عمي الشهر ، ٣١٨/٢
الدر المنثور للسيوطي، ١٩٣/١ ☆ فتح الباري للعسقلاني، ١٢١/٤
كنز العمال للمتقي، ٢٢٧٥٨، ٤٨٨/٧ ☆ نصب الراية للزيلعي، ٤٣٩/٢

صُومُوا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھے بغیر کسی مہینہ سے آگے نہ بڑھو یا تیس کی گنتی پوری کرلو۔ پھر روزہ چاند دیکھ کر ہی رکھو یا گنتی پوری کرلو۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۲۲

(۲) قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلیں گے

۱۳۹۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِنْتِفَاخُ الْاَهِلَّةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ چاند پھولے ہوئے نکلیں گے۔

۱۳۹۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرَی الْهِلَالُ قُبُلًا وَ يُقَالُ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا۔ کہا جائیگا دو رات کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۵۹

(۳) چاند کے لئے اندازہ بیکار ہے

۱۴۰۰۔ **عن** أبی البختری سعید بن فیروز رضی الله تعالیٰ عنه قال: خرجنا للعمرة، فلما نزلنا ببطن نخلة قال: ترأینا الهلال فقال بعض القوم: هو ابن ثلاث، و قال بعض القوم: هو ابن لیلتین، قال: فلقینا ابن عباس، فقلنا: انا رأینا الهلال، فقال بعض القوم، هو ابن ثلاث، وقال بعض القوم: هو ابن لیلتین، فقال: ای لیلة رأیتموه؟ قال: قلنا: لیلة کذا و کذا، فقال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مدّه للرؤیة، فهو للیلة رأیتموه۔

۱۳۹۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۵۰۳ ☆

۱۳۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۳ ☆

۱۴۰۰۔ الصحیح لمسلم، باب بیان انه لا اعتبار بکبر الهلال، ۱/۳۴۸

حضرت ابوالبختری سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کو چلے جب بطن نخلہ میں اترے تو چاند دیکھا، کوئی بولا: تین رات کا ہے، کوئی بولا: دورات کا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے۔ ان سے عرض کی: کہ ہم نے ہلال دیکھا۔ کوئی کہتا ہے تین شب کا ہے، کوئی دوشب کا بتاتا ہے۔ فرمایا: تم نے کس رات دیکھا تھا۔ ہم نے کہا فلاں شب، فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکا مدار رویت پر رکھا ہے۔ تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔ فتاوی رضویہ ۵۰۹/۴

(۴) رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو

۱۴۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلیٰ الله تعالیٰ عليه وسلم : أَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو۔ ۱۲م

(۵) نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں

۱۴۰۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا رأی الهلال قال : اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ۔

۱۴۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان، ۸۷/۱
المستدرك للحاكم، ۴۲۵/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۹۲/۱
كنز العمال للمتقی، ۲۳۷۴۴، ۴۸۵/۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۳۰۳، ۱۵۵/۱
كشف الخفاء للعجلونی، ۵۹/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴۰/۶
۱۴۰۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۵۰/۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۳، ۸۷/۷

١٤٠٣۔ **عن** طلحة بن عبید الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال ان النبي صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا رأی الهلال قال: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ، رَبِّی وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ، رَبِّی وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

١٤٠٤۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه سلم اذا رأی الهلال قال: هلال خیر و رشد، ثم قال: اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذَا، ثَلَاثًا، اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَیْرِ الْقَدْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ ہلال خیر و رشد، پھر پڑھتے: اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذَا، تین مرتبہ پڑھتے، اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَیْرِ الْقَدْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ، تین مرتبہ۔ ١٢م

١٤٠٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رأی الهلال قال: اَللّٰهُمَّ! اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، وَالتَّوْفِیْقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے، اَللّٰهُمَّ! اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، وَالتَّوْفِیْقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

١٤٠٣۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣١٧/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٣٩/١٠

١٤٠٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٧٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٣٩/١٠

١٤٠٥۔ معجم الکبیر للطبرانی، ٣٥٦/١٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٠٤٤، ٨٧/٧
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٣٩/١٠ ☆

١٤٠٦ ـ **عن** حذير السلمی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلاً قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: اَللّٰهُمَّ ! اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ـ

حضرت حذیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ، اَللّٰهُمَّ ! اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ـ ۱۲م

١٤٠٧ ـ **عن** عبد الله بن مطرف رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال : هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ـ

حضرت عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ـ ۱۲م

١٤٠٨ ـ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا نظر الی الهلال قال : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِی خَلَقَكَ فَعَدَّلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِی خَلَقَكَ فَعَدَّلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۱۲م

١٤٠٩ ـ **عن** علی رضی الله تعالیٰ عنه كان اذا رأى الهلال يقول : اَللّٰهُمَّ ! ارْزُقْنَا

---

٤٠٦ ـ كنز العمال للمتقی، ١٨٠٤٥، ٧/٧٨ ☆ عمل اليوم الليلة لابن السنی، ٦٤٥

٤٠٧ ـ كنز العمال للمتقی، ١٨٠٤٧، ٧/٧٩ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ٦٥٢

٤٠٨ ـ كنز العمال للمتقی، ١٨٠٤٨، ٧/٧٩ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ٦٥٢

٤٠٩ ـ المعجم الكبير للطبرانی،

خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَكَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَّا بَعْدَہٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اَللّٰھُمَّ ! ارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَكَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَّا بَعْدَہٗ ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

(۶) چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو

۱۴۱۰ ۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يا عائشة ! استعيذى بالله من شر هذا، فان هذا هو الغاسق اذا وقب ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس کے شر سے، کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قرآن کریم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ومن شر غاسق، اور اسکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا، اس سے یہ چاند ہی مراد ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

(۷) یوم شک کا روزہ

۱۴۱۱ ۔ **عن** صلة بن زفر رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنا عند عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما ، فاتى بشاة مصلية فقال : كلوا فتنحى بعض القوم ، فقال : انى صائم ،فقال عمار : من صام اليوم الذى شك فيه فقد عصى ابا القاسم ۔

۱۴۱۰ ۔ الجامع للترمذی ، باب تفسیر المعوذتین ، ۱۷۲/۲
المستدرک للحاکم ، ۵۸۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۵/۶
فتح الباری للعسقلانی ، ۷۴۱/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۴۱۸/۶
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۵۵ ، ۱۵/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۱۶۷/۵

۱۴۱۱ ۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراہیۃ صوم یوم الشک ، ۸۷/۱
السنن لابی داؤد ، باب کراہیۃ صوم یوم الشک ، ۳۱۹/۲

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ انکے پاس بکری کا بھنا گوشت لایا گیا، فرمایا: کھاؤ، ایک صاحب علیحدہ ہوکر بولے: میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا: جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل نہ کیا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۵۳۷

(۸) مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے

١٤١٢۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَنَا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَعَقَدَالْإِبْهَامَ فِی الثَّالِثَةِ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا۔ يَعْنِی تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایسی امت ہیں، نہ لکھیں، نہ حساب کریں۔ مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا۔ یعنی انتیس۔ اور مہینہ یوں اور یوں اور یوں ہوتا ہے۔ اور ہر بار انگلیاں کھلی رکھیں، یعنی تیس۔

(۹) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ ر کے نہیں ہوتے

١٤١٣۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

١٤١٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تکتب و لا تحسب، ٢٥٦/١
الصحیح لمسلم، باب وجوب صوم رمضان من نوریه الهلال، ٣٤٧/١
السنن لابی داؤد، باب الشهر یکون تسعام عشرین، ٣١٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٢/٢ ☆ السنن للنسائی، ١٣٩/٥
فتح الباری للعسقلانی، ١٢٦/٤ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٨٥/٣
١٤١٣۔ الصحیح لمسلم، باب شهر عید لا ینقصان، ٣٤٩/١
السنن لابی داؤد، ٢٣٢٣، باب الشهر یکون السعا وعشرین، ٣١٨/٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء شهر عید لا ینقصان، ٨٧/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٥١/٥ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٥٠/٤
التمهید لابن عبد البر، ٤٥/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٣٤/٦
مشکل الآثار للطحاوی، ٢٠٩/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٨٣/١
فتح الباری للعسقلانی، ١٢٤/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٣٧٨٤
التاریخ للبخاری، ١١٧/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ٣٠٢/٢

علیه وسلم : شَهرَانِ لَایَنقُصَانِ ، شَهرَا عِیدٍ رَمَضَانُ وَذُو الحِجَّةِ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مہینے ناقص نہیں ہوتے۔ دونوں عید کے، یعنی عید الفطر اور عید الضحیٰ کے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض علماء نے اسکے یہ معنی لئے ہیں کہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے صحیح بخاری میں ہے۔

قال محمد : لایجتمعان کلاهما ناقص ۔ دونوں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

لاینقصان معا فی سنة واحدة شهر رمضان وذو الحجه ، ان نقص احدهما تم الآخر ۔

دونوں ایک ہی سال میں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے۔ اگر ایک ۲۹ ر کا ہوگا تو دوسرا پورے تیس کا ہوگا۔

ان اقوال کی مؤید وہ حدیث ہے جو بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

١٤١٤ ۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شَهرَا عِیدٍ لَایَکُونَانِ ثَمَانِیَةً وَّخَمسِینَ یَومًا ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دونوں مہینے ۵۸ ر دن کے نہیں ہوتے۔

بایں ہمہ محققین کے نزدیک اس سے اکثری اغلبی حکم مراد ہے، نہ دائمی ابدی، امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

قد وجدنا هما ینقصان معا فی اعوام ۔

ہم نے برسوں دیکھا کہ یہ دونوں مہینے سال میں ۲۹ ر کے ہوتے۔

اقول: معہذا حدیث اول کے تو عمدہ معانی علماء نے بیان فرمائے۔ اور تحقیق روشن یہ

١٤١٤ ۔ فتح الباری للعسقلانی، ٤/١٢٥

ہی ہے کہ اسکا ثواب نہیں گھٹتا۔ اگر چہ گنتی میں پورے نہ ہوں۔ اور حدیث کی صحت معلوم نہیں۔ اگر صحیح ہو تو بعض رواۃ سے اپنی فہم کی بناپر نقل بالمعنی محتمل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بالجملہ غرض یہ ہے کہ ایسے تجربات کا دائمی ہونا ضروری نہیں۔ اور دائمی ہوں بھی تو احکام شرع کا اس پر مدار نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم، واللہ الهادی، وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد و آله وصحبه اجمعین۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۸۴

◆

۳۔ نفلی روزے

(۱) عاشورہ کا روزہ

۱۴۱۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهُ سَنَةَ أَمَامِهِ وَسَنَةَ خَلْفِهِ، وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَآءِ غُفِرَلَهُ سَنَةً۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهُ بِکُلِّ یَوْمٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشرہ محرم کا روزہ رکھا تو ہر دن تیس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(۲) یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ

۱۴۱۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَئِنْ بَقِیْتُ اِلیٰ قَابِلٍ لَاُصُوْمَنَّ الْیَوْمَ التَّاسِعَ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۶

۱۴۱۵۔ السنن لابن ماجه، باب صیام یوم عرفة، ۱/۱۲۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۸۹ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۱۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۱۲ ☆

۱۵۱۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۷۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۱۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۹۰ ☆ اکنز العمال للمتقی، ۲۴۲۳۶
المغنی للعراقی، ۱/۲۲۸ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۱۲

۱۴۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۷۱ ☆ السنن لابن ماجه، ۱/۱۲۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال دنیا میں رہا تو ضرور نویں محرم کا روزہ رکھونگا۔ ۱۲م

(۳) ستائیس رجب کا روزہ

۱۴۱۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فِی رَجَبٍ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ ، مَنْ صَامَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ، وَقَامَ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ کَانَ کَمَنْ صَامَ وَقَامَ الدَّھْرَ مِاۃَ سَنَۃٍ وَھُوَ لِثَلٰثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ وَ فِیْہِ بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے، جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گذارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷/ رجب ہے۔ اسی تاریخ میں اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا هذا منکر۔

۱۴۱۹۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فِی رَجَبٍ لَیْلَۃٌ یُکْتَبُ لِلْعَامِلِ فِیْھَا حَسَنَاتُ مِاۃَ سَنَۃٍ ، وَذٰلِکَ لِثَلَاثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ ، فَمَنْ صَلّٰی فِیْہِ اِثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ، یَقْرَأُ فِی رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃً مِّنَ الْقُرْاٰنِ ، وَیَتَشَھَّدُ فِی کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُسَلِّمُ فِی آخِرِھِنَّ ، ثُمَّ یَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، مِاۃَ مَرَّۃٍ۔ وَیَسْتَغْفِرُ مِاۃَ مَرَّۃٍ۔ وَیُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِاۃَ مَرَّۃٍ۔ وَیَدْعُوْ لِنَفْسِہٖ بِمَاشَآءَ مِنْ دُنْیَاہُ اَوْآخِرَتِہٖ ، وَیُصْبِحُ صَائِمًا ، فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَسْتَجِیْبُ دُعَائَہٗ کُلَّہٗ اِلَّا اَنْ یَّدْعُوْ فِی مَعْصِیَۃٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی

۱۴۱۸۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۰۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۳۵

کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۶۹ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲/۱۶۱

تذکرۃ الموضوعات للفتنی ۱۱۶ ☆ تبیین العجب لابن حجر، ۵۸

۱۴۱۹۔ الدر المنثور للسیوطی ۳/۳۶ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۵۱۷۰

نیکیوں کا ثواب ہے۔ اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔ جو اس میں بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں سلام پھر بعد سلام سبحان الله و الحمد الله و لا اله الا الله و الله اکبر سو بار، استغفار سو بار، درود سو بار۔ اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے۔ اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسکی سب دعائیں قبول فرمائے۔ سوائے اس دعا کے جو گناہ کیلئے ہو۔ هو اضعف من الذى قبله۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

۱۴۲۰۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بُعِثْتُ نَبِيًا فِي السَّابِعِ وَ الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ و دَعَا عِنْدَ الْإِفْطَارِ كَانَتْ كَفَّارَةً عَشَرَةَ سِنِيْنَ ۔　اسناده منكر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۲۷ ر رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی۔ جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس گناہوں کا کفارہ ہو۔

۱۴۲۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : من صام يوم سبع عشرين من رجب كتب الله له صيام ستين شهرا ، و هو اليوم الذى هبط فيه جبرئيل عليه الصلوة و السلام على محمد صلى الله تعالى عليه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ۲۷ رجب کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لئے ساٹھ مہینے تک روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔ اور وہ دن ہے جس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے وحی لیکر نازل ہوئے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنزیہ الشریعۃ سے ما ثبت بالسنۃ میں ہے۔ وهذا امثل ماورد فى هذا المعنى۔ یہ ان سب حدیثوں سے بہتر ہے جو اس باب میں آئیں۔ بالجملہ اسکے لئے اصل ہے۔ اور فضائل

۱۴۲۰۔ تبين العجب لابن حجر ، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادة للزبيدى ، ۵/۲۰۷ ☆ المغنى للعراقى ، ۱/۳۶۷

اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

نیز ایسی جگہ حدیث موقوف مثل مرفوع ہے۔ کہ تعیین مقدار اجر کی طرف رائے کو اصلا راہ نہیں۔ اور حدیث ضعیف اعمال میں باجماع ائمہ مقبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۶۰

(۴) شعبان کے روزے

١٤٢٢۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: **أُفْضَلُ الصَّوْمِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ ۔**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کیلئے۔

(۵) عرفہ اور عشرۂ ذوالحجہ کے روزے

١٤٢٣۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: **مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالیٰ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ،** قالوا: یا رسول الله! ولا الجهاد فی سبیل الله، قال: **وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، إِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ ۔**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! اور نہ راہ خدا میں جہاد؟ فرمایا: اور نہ راہ خدا میں جہاد، مگر وہ کہ اپنی جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹۔

١٤٢٠۔ تبین العجب لابن حجر، ٦٠ ☆

١٤٢١۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٥/٢٠٧ ☆ المغنی للعراقی، ١/٣٦٧

١٤٢٢۔ فتح الباری للعسقلانی، ٤/١٢٩ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٢/٩٣

١٤٢٣۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ١/٩٤

السنن لابی داؤد، باب صوم العشرة، ٢/٣٣١

السنن لابن ماجه، باب صیام العشرة، ١/١٢٠

۱۴۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَامِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ أَنْ تُعْبَدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کو عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں۔ انکے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر، اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔

۱۴۲۵۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سئل رسولُ الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عن صوم يوم عرفة، قال: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا۔ فرمایا: وہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۴۲۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ۹۴/۱
السنن لابن ماجه، باب صیام العشر، ۱۲۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۸، ۶۸/۵
شرح السنة للبغوی، ۳۴۶/۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۵۷/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۷/۴ ☆ مشکوٰة المصابیح للتبریزی، ۱۴۷۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۹۹/۲ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۷۲/۲

۱۴۲۵۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب صیام عرفة ۶۷/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل صوم یوم عرفة، ۹۳/۱
السنن لابن ماجه، باب صیام یوم عرفة، ۱۲۵/۱
التفسیر للقرطبی، ۴۱۹/۲ ☆ تاریخ جرجان لابی نعیم، ۱۴۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۲۸۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۱/۲
شرح السنة للبغوی، ۳۴۴/۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱۱/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۳، ۶۷/۵
الامام للشجری، ۶۴/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۶/۵
المسند للحمیدی، ۴۲۹ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، ۲۸۳/۴
کشف الخفاء للعجلونی، ۴۲/۲ ☆ تنزیه الشریعه لابن عراق، ۶۴/۲

۱۴۲۶۔ **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَۃَ غُفِرَلَہٗ ذَنْبُ سَنَتَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے پورے دوسال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔۱۲م

۱۴۲۷۔ **عن** أم المؤ منین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَۃَ کَصِیَامِ اَلْفِ یَوْمٍ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: عرفہ کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(۶) ہرماہ ایام بیض کے روزے

۱۴۲۸۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّھْرِ ، فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِیْقَ ذٰلِكَ فِی کِتَابِہٖ ، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا ، فَالْیَوْمُ بِعَشْرِ اَیَّامٍ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایام بیض (ہرماہ ۱۳/۱۴/۱۵ تاریخوں) کے روزے رکھے

۱۴۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۲۲۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۸۹
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۱۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۶، ۵/۶۷
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۷۱ ☆
۱۴۲۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۱۲.۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۱۶ ☆
۱۴۲۸۔ السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی صیام ثلثۃ ایام الخ، ۱/۱۲۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۶۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۴۶ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۱۲۲
کنز العمال للمتقی، ۲۴۱۹۰، ۸/۵۶۴ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲/۱۵۲
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/۶۵ ☆

اسے ہمیشہ روزہ دار رہنے کا ثواب ملے گا۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق اس طرح نازل فرمائی جس نے ایک نیکی کی اس کو دس کا ثواب ملتا ہے تو ایک روزے کے عوض دس کا ثواب ملا۔

(۷) شوال کے چھ روزے

۱۴۲۹۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اسکے پورے سال کے روزے ہوگئے۔ کہ ایک نیکی کے عوض دس کا ثواب ملتا ہے۔

(۸) دوشنبہ، چہارشنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ کے روزے

۱۴۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَآءَ وَالْخَمِيْسَ كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اسکے لئے جہنم سے آزادی ہے۔ ۱۲م

۱۴۳۱۔ **عن** أبی أمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَآءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، يُرٰى ظَاهِرُهٗ مِنْ بَاطِنِهٖ، وَبَاطِنُهٗ مِنْ ظَاهِرِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۲۹۔ السنن لابن ماجہ، باب صیام ستۃ ایام من شوال، ۱/ ۱۲۴

مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۱۸۴ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/ ۱۱۰

الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۶۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۲، ۸/ ۵۲۹

۱۴۳۰۔ السنن الکبری للبیھقی، ۴/ ۲۹۵ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/ ۱۲۶

۱۴۳۱۔ السنن الکبری للبیھقی، ۴/ ۲۹۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۳۰۰

مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۱۹۹ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں ایک محل ہے، جسکا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آئیگا۔ ۱۲م

١٤٣٢۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ مِنْ مَالِهِ غُفِرَلَهُ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ حَتّٰى يَصِيْرَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے، پھر جمعہ کے دن اپنے قلیل مال سے صدقہ دیا تو اسکے تمام گناہ، معاف ہوگئے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

١٤٣٣۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ، وَكُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زبرجد کا ایک محل ہے۔ اور دوزخ سے آزادی۔ ۱۲م

١٤٣٤۔ عن أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، عَدَدُ هُنَّ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ لَا تُشَاكِلُهُنَّ أَيَّامُ الدُّنْيَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

١٤٣٢۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٢٦/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ١٦٨/٥

١٤٣٣۔ الجامع الاوسط للطبرانى، ٨٧/١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٢٦/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٩٨/٣ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ١٠٣٧

١٤٣٤۔ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٤١/٣ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٢٦/٢
كنز العمال للمتقى، ٢٤١٧٢، ٥٦١/٨ ☆ الامالى الشجرى، ٢٧٦/١

نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکو دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ ان دس ایام کی شمار آخرت کے ایام کے اعتبار سے ہوگی جو دنیا کے دنوں کی طرح نہیں۔ ۱۲م

١٤٣٥۔ **عن** مسلمٌ القرشی رضی الله تعالیٰ عنه عن ابیه قال: سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صیام الدهر، فقال: لَا، اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِی يَلِيْهِ، وَكُلَّ اَرْبَعَاءٍ وَخَمِيْسٍ، فَاِذَنْ اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ۔

حضرت مسلم قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ہمیشہ روزہ دار رہنے کے بارے میں پوچھا، فرمایا: نہیں، کہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے۔ لہٰذا تم رمضان المبارک اور اس سے متصل عید کے بعد روزے رکھو۔ اور بدھ و جمعرات کے روزے رکھ لو تو گویا تم ہمیشہ روزہ دار ہی رہے اور افطار بھی کرتے رہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۶۰

(۹) ہفتہ کا روزہ

١٤٣٦۔ **عن** عبد الله بن بسر عن اخته رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: لَا تَصُوْمُوا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ كُمْ اِلَّا لِحَآءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۴

حضرت عبد اللہ بن بسر اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر جبکہ تم پر کسی وجہ سے فرض ہو۔ اور اگر تم سے کسی کو انگور کے چھلکے یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسی کو چوس لو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۴

١٤٣٥۔ السنن لابی داؤد، الصیام، باب فی صوم شعبان، ١/٣٣٠

الترغیب و الترهیب للمنذری، ٢/١٢٧ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٤٢١٥، ٨/٥٦٩

التاریخ للبخاری، ٧/٢٠٤ ☆ السنن للنسائی،

١٤٣٦۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صوم یوم السبت، ١/٩٣

(١٠) صوم وصال منع ہے

١٤٣٧ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال ، قالوا : انك تواصل؟ یا رسول الله ! قال: قال: اِنّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ ، اِنّی اُطْعَمُ وَ اُسْقٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ۔ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔ ١٢م

١٤٣٨ـ **عن** أبی سعیدالخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُوَاصِلُوا، فَاَیُّکُمْ اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فَلْیُوَاصِلْ حَتّٰی السَّحْرِ ، قالوا: فانكِ تواصل ؟ یارسول الله ! قال: اِنّی لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ ، اِنّی اَبِیْتُ لِی مُطْعِمٌ یُّطْعِمُنِی وَ سَاقٍ یَسْقِیْنِی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، ہاں تم میں سے کوئی صوم وصال رکھنا چاہے تو صرف سحری تک، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں، میں رات گزارتا ہوں اور کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے، اور پلانے والا پلاتا ہے۔ ١٢م

١٤٣٩ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی

١٤٣٧ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال، ٢٦٣/١
الصحیح لمسلم، باب النهی عن الوصال، ٣٥١/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦١/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١١٢/٢
١٤٣٨ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال، ٢٦٣/١
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الوصال فی الصیام ٩٧/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٨١/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٨٢/٤
اتحاف السادة للزبیدی، ١٠٠/٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٠٢/٤
١٤٣٩ـ الصحیح لمسلم، باب النهی عن الوصال، ٣٥١/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٠٢/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٨٢/٤

الله تعالیٰ علیه وسلم واصل فی رمضان فواصل الناس ، فنهاهم ، قیل له : انت تواصل ؟ قال: اِنّی لَستُ مِثلَکُم ،اِنّی اُطعِمُ وَاُسقٰی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں صوم وصال رکھنا شروع کیے تو صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا ، حضور نے انکو منع فرمایا ، عرض کیا گیا : آپ بھی تو رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۴۰ـ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال : فقال رجل من المسلمین : فانك یا رسول الله تواصل ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ اَیُّکُم مِثلِی ، اِنّی اَبِیتُ یُطعِمُنِی رَبّی وَ یَسقِینِی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ ایک صحابی بولے: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا: تم میں میری طرح کون ہے؟ میں رات گزارتا ہوں ، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔۱۲م صلات الصفاء ص۸۶ .

(۱۱) صوم داوٗدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴۴۱ـ عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَحَبَّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ صِیَامُ دَاوٗدَ ، فَاِنَّهٗ کَانَ یَصُومُ

۱۴۴۰ـ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ـ ۳۵۱/۳

الجامع الصحیح للبخاری ، باب التشکیل للما کثر الوصال ـ ۲۶۲/۱۲

السنن الکبری للبیهقی ، ۱۸۲/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۲۰۳/۴

۱۴۴۱ـ الصحیح للبخاری ، باب من نام عند السحر ، ۱۵۲/۱

الصحیح لمسلم ، باب النهی عن صوم الدهر ، ۳۶۷/۱

السنن لابن ماجه ، باب ما جه فی صام داؤد علیه الصلوٰة و السلام ، ۱۲۴/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۶۰/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱۹/۱

اتحاف السادة للزبیدی ، ۲۶۲/۴ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۶۰/۴

يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ، وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوُدَ ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّى ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب روزوں میں پیارے روزے اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ والسلام کے روزے ہیں ۔ کہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے ۔ اور سب نمازوں میں پیاری نماز حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز ہے ۔ کہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گذارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر فرماتے ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۹۴/۱۲

* * *

سحری وافطار

(۱) سحری کا آخری وقت

١٤٤٢ـ **عن** زربن حبیش رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلنا لحذیفة رضی الله تعالیٰ عنه: ای ساعة تسحرت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، قال: هو النهار الا ان الشمس لم تطلع۔

حضرت زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی؟ کہا: دن ہی تھا، مگر سورج نہ چمکا تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رائے فقیر میں اس روایت کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی۔ کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے، وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

(۲) افطار کا وقت

١٤٤٣ـ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال

١٤٤٢ـ السنن للنسائی، باب تاخیر السحور، ٢٣٤/١

١٤٤٣ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب متی یحل فطر الصائم، ٢٦٢/١

الصحیح لمسلم، باب بیان وقت القضاء الصوم، ٣٥١/١

السنن لابی داؤد، الصیام باب وقت فطر الصائم، ١/١

الجامع للترمذی، باب ما جاء اذا طبلاللیل الخ، ٨٨/١

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٥/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٤/١

السنن الکبری للبیقی، ٢١٦/٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ١٩٨٥

شرح السنة للبغوی، ٣٦٩/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٣٨٧٦، ٥٠٩/٨

البدایة و لانهایة لابن کثیر، ٣١٣/٨ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٠٠/١

التفسیر للطبری، ١٠٣/٢ ☆ التفسیر للبغوی، ١٦٤/١

اتحاف السادة للزبیدی، ٣٥٢/٣ ☆ المسند للحمیدی، ٢٠

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے ضوء، فان الاقبال من ھھنا والا دبار من ھھنا انما یکون لھما، تیسیر میں ہے۔ اذا اقبل اللیل یعنی ظلمته وادبر النھار ای ضوءہ۔ عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے۔ اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار و بخار سے پاک ہو آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے۔ بلکہ قلل جبال واعالی اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے۔ پھر جب قرص چھپنے پر آیا تکاثف ابخرۂ افقیہ وکثرت بعد عن الابصار وطول مرور شعاع البصر فی ثخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محجب ہوجاتی ہے۔ مگر ہنوز قدرے قرص بالائے افق مرئی شرعی باقی ہے۔ اس کے بعد آفتاب ڈوبتا اور وقت افطار و نماز آتا ہے۔ اس صاف ونفیس و بے تکلف معنی پر بحمد اللہ تعالیٰ انتظام کلام اسی اعلیٰ جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کو شایاں وبجا ہے۔

کلمات علمائے کرام بھی اس نفیس معنی سے خالی نہ رہے۔ امام ابن حجر مکی شرح مشکوۃ المصابیح میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

ای وقد یقبل اللیل ولا تکون غربت حقیقة، فلا بد من حقیقة الغروب، یعنی کبھی رات آجاتی ہے اور ابھی حقیقۃً غروب نہیں ہوا ہوتا۔ اس لئے حقیقی غروب ضروری ہے۔

حفنی علی الجامع الصغیر میں ہے۔

قولہ: وغربت الشمس، لم یکتف بما قبله عن ذلك، اشارة الى انه قد یوجد اقبال الظلمة وادبار الضوء ولم یوجد غروب الشمس۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ''اور سورج ڈوب جائے'' ہے۔ آپ نے سیاہی کے آنے اور روشنی کے جانے پر اکتفا نہیں کیا اور غروب کی تصریح فرمائی۔ کیونکہ کبھی سیاہی آجاتی ہے اور روشنی چلی جاتی ہے مگر غروب آفتاب نہیں ہوتا۔

اور اگر حدیث میں لیل ونہار معنی حقیقی پر رکھیے تو اگر چہ اتنا ضرور ہے کہ مجاز مرسل کی جگہ مجاز عقلی ہوگا۔ کیونکہ تم خوب جانتے ہو کہ ادھر سے ادھر جانے کی نسبت لیل ونہار کی طرف حقیقۃً نہیں۔

مگر اب تین الفاظ کریمہ کے جمع ہونے سے سوال متوجہ ہوگا۔ اور شک نہیں کہ اس معنی پر امور ثلثہ متلازم ہیں اور ایک کا ذکر باقی سے مغنی۔ یہ وہی بات ہے جو امام نووی نے منہاج میں کہی ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: ان تین میں سے ہر ایک باقی دو کو یا تو متضمن ہوتا ہے یا ان کے ساتھ لازم۔

اسکی اطیب توجیہ وہ ہے کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوۃ میں افادہ فرمائی۔ کہ

انما قال: وغربت الشمس، مع الاستغناء عنه، لبیان کمال الغروب، کیلا یظن انه یجوز الافطار بغروب بعضها۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سورج ڈوب جائے۔ حالانکہ بظاہر اسکی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن یہ اس لئے فرمایا تاکہ مکمل غروب کا بیان ہو جائے، اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سورج کا کچھ حصہ غروب ہونے سے افطار جائز ہو جاتا ہے۔

علامہ مناوی وغیرہ نے بھی انکی تبعیت کی ہے۔ تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے۔

وزاد ــ'' وغربت الشمس '' مع ان ما قبله کان اشارة الی اشتراط تحقق کمال الغروب۔

حضور نے فرمایا'' اور سورج ڈوب جائے'' حالانکہ پہلے الفاظ کافی تھے۔ لیکن اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کامل غروب کا پایا جانا شرط ہے۔

اقول: یہ توجیہ وجیہ صراحۃً ہمارے مدعائے مذکور کی طرف ناظر ہے۔ نظر غائر میں بروجہ جلی، اور قلت تدبر میں من طرف خفی۔ یعنی اگرچہ لیل ونہار حقیقی مراد ہونے پر ذکر غروب کی حاجت نہ تھی کہ رات جبھی آئیگی کہ سورج ڈوب چکے گا۔ مگر سواد وضیاء پر انکا حمل بعید نہیں۔

خصوصا جبکہ اقبال من ھھنا وادبار من ھھنا اس پر قرینہ ظاہرہ ہیں۔ تو اگر اس قدر پر قناعت فرمائی جاتی، احتمال تھا کہ مجرد اقبال سواد اور ادبار ضیاء پر وقت افطار سمجھ لیا جاتا۔ حالانکہ اقبال لیل در کنار ہنوز بعض قرص غروب کو باقی ہوتا ہے کہ ضیاء بھی معدوم ہو جاتی ہے۔ لہذا " وغربت الشمس "زائد فرمایا۔ کہ کوئی غروب بعض قرص کو کافی نہ سمجھ لے۔ پر ظاہر کہ اگر یہ اقبال وادبار اسی وقت ہوتے جب پورا قرص ڈوب لیتا تو اس احتمال وظن کا کیا محل تھا۔ ذکر غروب سے استغنا بدستور باقی رہتا۔ اور جواب محض مہمل جاتا۔ تو صاف ثابت ہوا کہ سیاہی اٹھنا اور شعاع چھپنا دونوں غروب شمس سے پہلے ہو لیتے ہیں۔ علامہ علی قاری نے بھی اس کلام طیب طیبی کو تحقیق بتایا اور حسن قبول سے تلقی فرمایا۔ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۲۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۵/۱۴۵

(۳) افطار میں جلدی مستحب ہے

۱۴۴۴۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ وَتَقَدَّسَ یَقُوْلُ: اِنَّ أَحَبَّ عِبَادِی اِلَیَّ أَعْجَلُھُمْ فِطْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے۔ بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔ ۱۲م

۱۴۴۵۔ **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان صائما امر رجلا فاوفی علی نشز، فاذا قال: غابت الشمس افطر۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ پر کھڑا ہو

۱۴۴۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعجیل الانصار، ۱/۸۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۴/۲۳۷
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۴۰ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۶/۳۵۶
۱۴۴۵۔ المستدرک للحاکم، ۱/۵۹۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۶/۳۵۶
مجمع الزوائد للہیثمی، ۳/۱۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۷/۸۲

جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ افطار فرماتے۔ ۱۲م

١٤٤٦۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان صائما امر رجلا یقوم علی نشز من الارض ، فاذا قال وجبت الشمس افطر ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ کھڑا ہو۔ جب وہ کہتا سورج غروب ہوگیا تو افطار فرماتے۔ ۱۲م

١٤٤٧۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو صائم یترصد غروب الشمس بتمرة ۔ فلما توارت القاھافی فیہ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور ہاتھ میں لیکر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ اور جیسے ہی غروب ہوتا فوراً منہ میں ڈال لیتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۴) کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے

١٤٤٨۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ

١٤٤٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

١٤٤٧۔ کشف الخفاء للعجلونی،

١٤٣٨۔ السنن لابی داؤد، الصیام باب ما یفطر علیہ، ٣٢١/١
الجامع للترمذی، باب ما جاء ما یستحب علیہ الافطار، ٨٨/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٦/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٠٨٢، ٨٥/٧
اتحاف السادة للزبیدی، ١٢٠/٤ ☆ السنن للدارقطنی، ١٨٥/٢
ارواء الغلیل للالبانی، ٤٥/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ٣٢٠/٢
الترغیب و الترھیب للمنذری، ١٤٢/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٦٦/٦
حلیة الاولیاء لابی نعیم ٢٢٧/٩ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ١٩٩١
جامع الصغیر للسیوطی، ، ٤٣٧/٢، ☆

علیه وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات ، فان لم تکن رطبات فتمرات ، وان لم تکن تمرات فحسا حسوات من ماء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تر کھجوروں سے افطار فرماتے ۔ وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے ورنہ پانی سے ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۵) عام طور پر جس دن لوگ افطار کریں تم بھی کرو

۱۴۴۹۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْفِطْرُ یَوْمَ یَفْطُرُ النَّاسُ ، وَالْاَضْحٰی یَوْمَ یَضْحَی النَّاسُ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اس دن افطار کرو جس دن لوگ عام طور پر افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی کرو جس دن لوگ قربانی کریں ۔ ۱۲م

۱۴۵۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فِطْرُکُمْ یَوْمَ یَفْطُرُوْنَ ، وَأَضْحَاکُمْ یَوْمَ یَضْحُوْنَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تمہیں اس دن افطار کرنا چاہیئے جس دن لوگ افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی جس دن قربانی کریں ۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/ ۵۵۵

۱۴۴۹۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان الفطر یوفطرون ، ۱/ ۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۳۷ ☆
شرح السنة للبغوی ، ۶/ ۲۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۷۰
۱۴۵۰۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا خطأ القوم الحضلال ، ۲/ ۳۱۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۳۶۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۳۱۷
السنن للدار قطنی ، ۲/ ۱۶۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/ ۲۵۶
کنز العمال للمتقی ، ۲۳۷۶۱ ، ۸/ ۴۸۸ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۲/ ۱۰۰

(٦) افطار کرانے کا ثواب

١٤٥١ - **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَعِتْقِ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ، وَ كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ، قالوا: یارسول الله! لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى تَمْرَةٍ، أَوْ عَلٰى شُرْبَةِ مَاءٍ، أَوْ مُذْقَةِ لَبَنٍ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب ملیگا اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی کو یہ وسعت نہیں کہ افطار کرائے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی عطا فرماتا ہے جبکہ وہ ایک کھجور، یا اتنا پانی کہ پیاس بجھادے، یا دودھ کے شربت سے افطار کرائے۔ ۱۲م

١٤٥٢ - **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جاء الی سعد بن عباد رضی الله تعالیٰ عنه، فجاء بخبز وزیت، فاکل ثم قال: أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سعد روٹی اور زیتون کا تیل لیکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور نے تناول فرما کر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس روزہ دار دن نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی۔ ۱۲م

١٤٥١ - الترغیب و الترهیب للمنذری، ٩٤/٢ ☆
السنن الکبری للبیهقی، ٤٠٤/٤ ☆

١٤٥٢ - السنن لابی داؤد، الاطعمه، باب فی الدعاء لرب الطعام، ٥٣٨/٢
السنن لابن ماجه، باب فی ثواب من فطر صائما، ١٢٥/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١١٨/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی،

١٤٥٣۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله عنه قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا فِی شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كَسْبِ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلآئِكَةُ لَيَالِیَ رَمَضَانَ كُلَّهَا وَصَافَحَهُ جِبْرَئِيْلُ عليهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَمَنْ صَافَحَهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَرِقُّ قَلْبُهُ وَتَكْثُرُ دُمُوْعُهُ، قَالَ: فقلت: يا رسول الله! افرأيت من لم يكن عنده؟ قال: فَقَبْضَةٌ مِّنْ طَعَامٍ، قلت: افرأيت ان لم يكن عنده لقمة خبز؟ قال: فَمُذْقَةٌ مِّنْ لَبَنٍ، قال: افرأيت ان لم تكن عنده؟ قال: فَشَرْبَةٌ مِّنْ مَّاءٍ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو رمضان کی راتوں میں فرشتے اسکے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں۔ اور حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام شب قدر میں اس سے مصافحہ فرماتے ہیں۔ اور جس سے آپ مصافحہ فرمالیں اسکا دل رقیق ہوجاتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکے بارے میں فرمائیں جسکے پاس افطار کی چیزیں نہ ہوں؟ فرمایا: ایک مٹھی کھانا ہی دیدے۔ میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہوں۔ فرمایا: دودھ کا شربت پلادے۔ میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہو۔ فرمایا: تو پانی ہی سے سیراب کردے۔ ۱۲م

١٤٥٤۔ **عن** أنس رضی الله تعالىٰ عنه قال: أفطرنا مرة مع رسول الله تعالىٰ عليه وسلم فقربو اليه زيتا فاكل واكلنا حتى فرغ، قال: أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلآئِكَةُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ۔

١٤٥٣۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٣٢٠/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٩٥/٢
كنز العمال للمتقى، ٢٣٦٥٨، ٤٥٢/٨ ☆ الكامل لابن عدى، ، ٣٠٦/٢
١٤٥٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٣٨/٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٨٧/٧
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٣٨/٨ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ١٩٩/٣
التفسير لابن كثير، ٣٦/٦ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ١٩٤٢٥
شرح السنة للبغوى، ٢٨٣/١٢ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ٤٩٨/١
اتحاف السادة للزبيدى، ٢٤٠/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٥٩٨٧، ٢٧٢/٩
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٢٤٩ ☆ المجروحين لابن حبان ١٤٤/٢
المغنى للعراقى، ١٣/٢ ☆ تاريخ اصفهان لابى نعيم، ٢٨٠/٢

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کیا تو حضور کی خدمت میں زیتون کا تیل سالن میں لایا گیا۔ حضور نے اور ہم نے کھانا کھایا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی، اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۵

(۷) افطار کی دعائیں

۱۴۵۵۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه انه بلغه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان اذا أفطر قال: اَللّٰھُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ۱۲م

۱۴۵۶۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر قال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَعَانَنِی فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِی فَأَفْطَرْتُ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَعَانَنِی فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِی فَأَفْطَرْتُ۔ ۱۲م

۱۴۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر، قال: اَللّٰھُمَّ! لَكَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

۱۴۵۵۔ السنن لابی داؤد، الصیام، باب تقول عند الافطار، ۳۲۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۱۰/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۶، ۸۱/۷ ☆
۱۴۵۶۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۵۲/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۸، ۸۱/۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲۱۷/۴
۱۴۵۷۔ السنن للدار قطنی، ۱۴۰/۱ ☆ الامالی الشجری، ۲۸۹/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۷/۱ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۴

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْنَا وَ عَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ ۱۲م

۱۴۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا أفطر قال: ذَھَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ذَھَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔ ۱۲م

۱۴۵۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب الی أحدکم طعامہ وھو صائم فلیقل: بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ حاشیۂ مرقاۃ ۱۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ افطار کے وقت تم میں سے کسی کے پاس کھانا حاضر ہو تو یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ۱۲م

۱۴۶۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اذا افطر قال: بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۷

۱۴۵۸۔ السنن لابی داؤد، الصیام، باب القول عند الافطار، ۱/۳۲۲
السنن للدارقطنی، ۱/۲۴۰ ☆ المستدرک للحاکم ۱/۴۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۰۹ ☆
۱۴۵۹۔ الامالی للشجری، ۱/۲۵۹ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۳۶۳
کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷۲، ۸/۵۰۹ ☆
۱۴۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث (جن میں افطار سے قبل دعا کا ذکر ہے) بسبب شدت ضعف قابل احتجاج نہیں۔ اسکی سند میں داؤد بن الزبرقان متروک ہے۔ قال فی التقریر: متروک و کذبه الازدی، قلت: و کذا الجوز جانی، کما فی المیزان۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۷

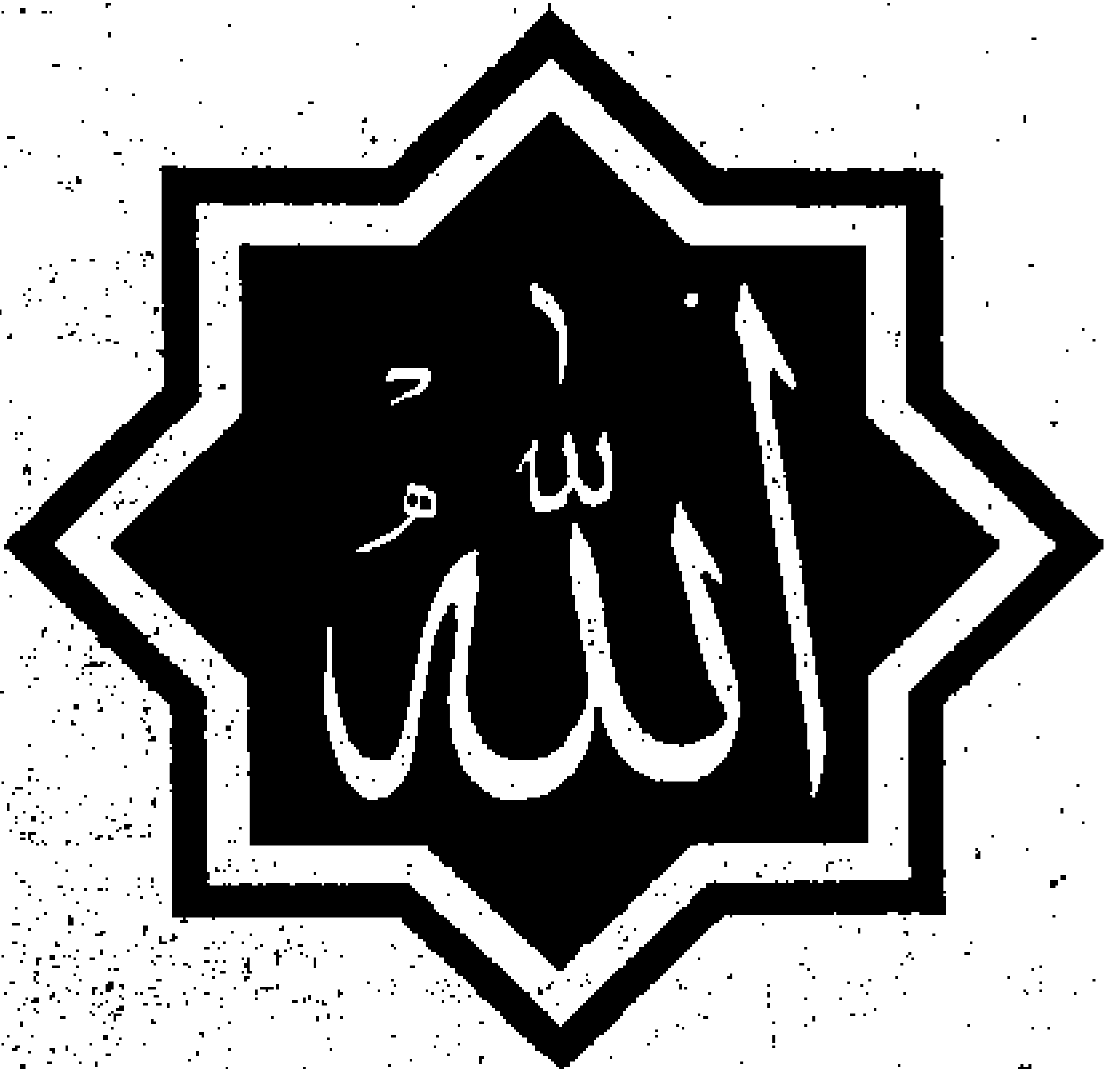

۸

کتاب الحج

ابواب

حج کی فرضیت واہمیت ۲۴۹ ۞ مناسک کی فضیلت ۲۶۵
زیارت روضۂ انور ۲۶۸ ۞ فضائل مدینہ منورہ ۲۸۱
فضیلت حرم ۲۸۶ ۞

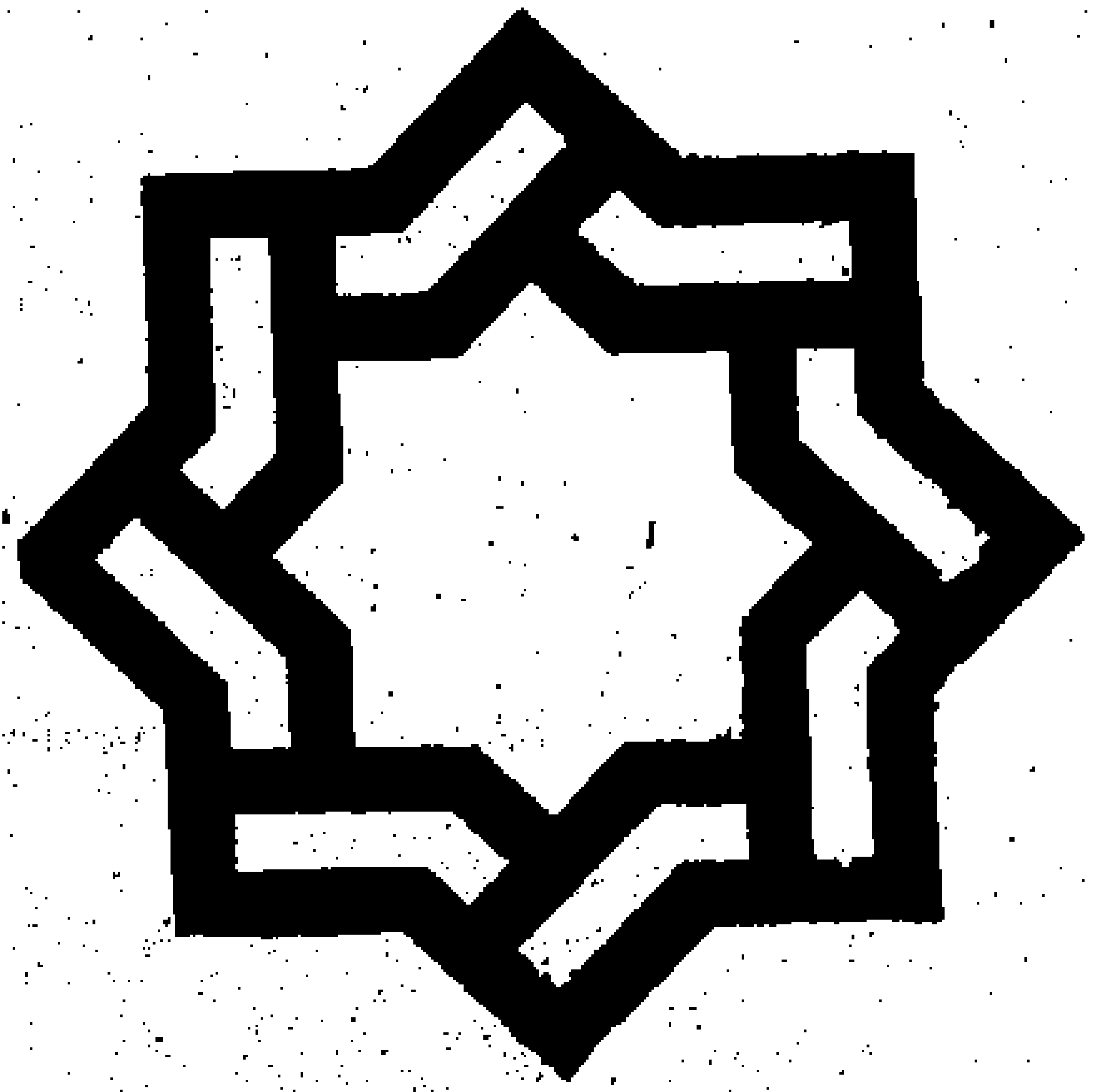

۱۔ حج کی فرضیت واہمیت

(۱) فرضیت حج کا ثبوت

١٤٦١ ـ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ مَلَكَ زَادًاوَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلىٰ بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَاعَلَيْهِ أَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا ـ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مالک ہوزادراہ اور خرچ اور سواری کا کہ پہونچادے اسکو مکہ معظمہ تک، باوجود اسکے حج نہ کیا۔ بس فرق نہیں اس پر یہ کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہوکر۔

فتاوی افریقہ ۴۱

(۲) حج وزیارت اور عمرہ کے فضائل

١٤٦٢ ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور فحش گوئی اور فسق وفجور میں مبتلا نہ ہوا اسکے گذشتہ گناہ معاف ہوگئے۔ ۱۲م

جدالممتار ۲/۲۷۰

١٤٦٣ ـ **عن** أبى موسى الأشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلْحَاجُّ يَشْفَعُ فِى أَرْبَعِ مِأَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ، اوقال: مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ، وَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ ـ

١٤٦١ ـ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى التغليظ فى ترك الحج، ١/١٠٠

اتحاف السادة للزبيدى، ٤/٢٦٧ ☆ الموضوعات لابن الجوزى، ٢/٢٠٩

١٤٦٢ ـ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ثواب الحج، ١/١٠٠

الكامل لابن عدى، ٤/١٠١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١١٨٣٢، ٥/١٢

١٤٦٣ ـ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/٢١١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/٢١٠

كنز العمال للمتقى، ١١٨٤١، ٥/١٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢/١٢٦

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چارسو عزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔ حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

اراءۃ الادب ۴۰

۱۴۶۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِی، وَغَزٰی غَزْوَةً وَصَلّٰی فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیمَا افْتَرَضَ عَلَیْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حجۃ الاسلام بجالائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو۔ اور جو ایک جہاد کرے اور بیت المقدس میں نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے فرائض کا حساب نہ لے۔

۱۴۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَابِعُوا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ دونوں ادا کرو کہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرنے والے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو صاف کردیتی ہے۔ اور حج مقبول کا ثواب تو جنت ہی ہے۔ ۱۲م

۱۴۶۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ " اِنْ سَاَلُوْهُ اَعْطُوْا، وَاِنْ دَعَوْا

۱۴۶۴۔ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱۷۵/۲ ☆ السلسلۃ الضعیفۃ، ۲۰۴
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۳

۱۴۶۵۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل الحج و العمرۃ، ۲۰۷/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱۰۰/۱
السنن للنسائی، فضل المتابعۃ بین الحج و العمرۃ، ۲/۲

۱۴۶۶۔ شعب الایمان للبیھقی، ۴۷۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۱۷، ۹/۵

أَجَابَهُمْ، وَإِنْ أَنفَقُوا أَخْلَفَ لَهُمْ۔ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ، مَا كَبَّرَ مُكَبِّرٌ عَلٰى نَشَزٍ، وَلَا أَهَلَّ مُهِلٌّ عَلٰى شَرَفٍ مِّنَ الْأَشْرَافِ إِلَّا أَهَلَّ مَابَيْنَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ بِهٖ مُنْقَطِعُ التُّرَابِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے مشرف ہونے والے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں تو انکو عطا کیا جاتا ہے، اور جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ اور کچھ خرچ کریں تو وہ انکے لئے توشۂ آخرت بنادیا جاتا ہے۔ قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص نے کسی بلند مقام پر کھڑے ہوکر اللہ اکبر، اور 'لا الہ الا اللہ، پڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پڑھا۔ ۱۲م

۱٤٦٧۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَتُصَافِحُ رِكَابَ الْحُجَّاجِ، وَتَعْتَنِقُ الْمُشَاةَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فرشتے سواری پر حج کیلئے جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل چل کر جانے والوں سے معانقہ۔ ۱۲م

۱٤٦٨۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَجْرُ الْغَازِي، وَالْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ میں انتقال کرگیا، اسے مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کی طرح قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔ ۱۲م

۱٤٦٩۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال

۱٤٦٧۔ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ٣/٤٧٤

۱٤٦٨۔ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ٣/٤٧٤

۱٤٦٩۔ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ٣/٤٧٤

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی طَرِيْقِ مَكَّةَ لَمْ يَعْرِضْهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يُحَاسِبْهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حج کے ارادے سے آنے والا مکہ معظمہ کے راستہ میں انتقال کر جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ مواخذہ فرمائے اور نہ حساب لے۔ ۱۲م

١٤٧٠ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیت اللہ شریف کے حج کیلئے نکلا پھر فحش گوئی و بدکاری میں مبتلا نہ ہوا تو گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ ۱۲م

١٤٧١ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا يَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا يَضَعُ يَدًا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ مَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً أَوْرَفَعَ بِهَا دَرَجَةً ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کو جانے والے لوگوں کی سواریوں کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ ۱۲م

١٤٧٢ ـ **عن** بريدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلنَّفَقَةُ فِی الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ مِاَةَ ضِعْفٍ اَوْ سَبْعَ مِاَةِ ضِعْفٍ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کو جانے کیلئے مال کو خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی طرح ہے کہ سو گنا ثواب ملتا ہے۔ یا سات سو گنا۔ ۱۲م

١٤٧٠ ـ السنن للنسائی، فصل الحج، ٢/٢

١٤٧١ ـ شعب الايمان للبيهقی، فصل الحج و العمرة، ٤٧/٣

١٤٧٣۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اى العمل افضل ؟ قال: اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال: اَلْجِهَادُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال : حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا: اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: حج مقبول۔ ۱۲م

١٤٧٤۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا، اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ ۱۲م

١٤٧٥۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

١٤٧٢۔ شعب الايمان للبيهقى، ٣/٤٨١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٤/٣٣٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٣٥٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/٢٠٨
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢/١٨٠ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤/٤٣٤
الدر المنثور للسيوطى، ١/٣٣٧ ☆
١٤٧٣۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب فضل المبرور، ١/٢٠٦۔
الصحيح لمسلم، باب فضل الحج و العمرة ١/٤٣٦
السنن للنسائى، باب فضل الحج و العمرة، ٢/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٦٤ ☆ الصحيح لابى عوانة، ١/٦٢
فتح البارى للعسقلانى، ١/٧٧ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢/١٦٢
١٤٧٤۔ السنن للنسائى، فضل العمرة، ٢/٢
السنن الكبرى للبيهقى، ٣/٣٤٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/٢٧٨
١٤٧٥۔ السنن للنسائى، فضل الحج، ٢/٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٤٢١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٤/٣٥٠
مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/٢٠٦ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/١٦٤
السنن لابن المنصور، ٢٣٤٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ١١٧٩٧، ٥/٦

علیه وسلم : جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے اور بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہیں۔

١٤٧٦۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ، قیل : یا رسول الله! ما بر الحج ؟ قال : طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَآءُ السَّلَامِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! حج مبرور کیا ہے؟ فرمایا: نیک بات کہنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور سلام کو رواج دینا۔ ۱۲م

١٤٧٧۔ **عن** زیدبن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ فَطَّرَ صَائِمًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حاجی کو اور مجاہد کو زادراہ دیا، یا انکے پیچھے انکے گھر والوں کی مدد کی۔ یا روزہ دار کو افطار کرایا تو اسکو انکے برابر ثواب ملے اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو۔ ۱۲م

١٤٧٨۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

١٤٧٦۔ شعب الایمان، ٤٨٠/٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٤٦/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٠٧/٣ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١٦٣/٢

١٤٧٧۔ شعب الایمان للبیهقی، ٤٨٠/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠٧١٢، ٣١٢/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٩٦/٥ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣٤/٥
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٨٢/٥ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٤٠/٤

١٤٧٨۔ السنن الکبری للبیهقی، ٢٦١/٥ ☆ المستدرك للحاکم، ٤٤١/١
کشف الخفاء للعجلونی، ٣١٣/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٢٣٨٣، ١٣٩/٥
جمع الجوامع للسیوطی، ٩٦٨٠ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١١٤/٢
نصب الرایة للزیلعی، ٨٤/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٧٥/٤
الترغیب والترهیب للمنذری، ١٦٧/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢١٠/١

نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما، اور اس شخص کی جس کیلئے حاجی مغفرت کی دعا کرے۔ ۱۲م النیرۃ الوضیہ ۳۱

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا

۱٤٧٩ـ **عن** سعيد بن المسيب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال على بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم: لما فرغ إبراهيم عليه الصلاة و السلام من بنائه بعث الله تعالىٰ جبرئيل عليه السلام فحج به حتى اذا رأى عرفة قال: قد عرفت، و كان اتاها قبل ذلك مرة، فلذلك سميت عرفة، حتى اذا كان يوم النحر عرض له الشيطان، فقال: أخصب! فحصبه بسبع حصيات، ثم اليوم الثاني فالثالث، فلذلك كان رمى الجمار، قال: أعل على ثبير! فعلاه فنادى: ياعباد الله! اجيبوا الله، ياعباد الله! اطيعوا الله، فسمع من تحت الابحر السبع۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ کی بنا سے فارغ ہوئے۔ تو اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا۔ آپ نے عرفات کو دیکھ کر فرمایا: میں اس میدان کو پہچان گیا۔ آپ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ یہاں تشریف لائے تھے۔ اس وجہ سے اسکا نام عرفات پڑا۔ یوم النحر کو شیطان نے آپ سے تعرض کیا۔ تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا۔ آپ اسکو سات کنکریاں ماریں۔ آپ نے ابلیس کو سنگسار کیا۔ پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ اسی لئے حج میں رمی جمار شروع ہوئی۔ حضرت جبرئیل امین نے فرمایا: کوہ ثبیر پر چڑھو۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ثبیر کی پہاڑی پر چڑھ کر اعلان حج فرمایا: اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو، اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ تو انکا یہ اعلان سات سمندروں کی تہ سے سنا گیا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند ہمارے اصول پر صحیح ہے۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی فرمان ہے۔ کیونکہ معاملہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم چونکہ اہل

١٤٧٩ـ المصنف لعبد الرزاق، باب بنيان الكعبة، ٥/٩٦

کتاب کی روایت قبول نہیں کرتے تھے۔ اس لئے لامحالہ انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنکر ہی فرمائی۔ تو اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اعلان حج منیٰ شریف کے پہاڑ سے ہوا۔ اس سے معلوم ہو کہ اعلان حج جو مثل اذان ہے خارج مسجد حرام ہوا۔ داخل مسجد نہیں۔ لیکن بعض وہابیہ کا قول اس طرح ہے۔ کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

واذن فی الناس بالحج۔ اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کرو۔ سنن سعید بن منصور اور دوسرے محدثین نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو حج کے اعلان کرنے کا حکم ہوا۔ تو آپ نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا (جسے مشرق ومغرب کے سبھی لوگوں نے سنا) کہ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

حضرت مجاہد نے فرمایا:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کیلئے کھڑے ہوئے تو انہیں لیکر بلند ہونے لگا۔ یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہو گیا۔ آپ نے اس بلندی سے لوگوں میں اعلان کیا۔ جو سات سمندروں کی تہ سے بھی سنا گیا۔

ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔ اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر پکارا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔ تو باپوں کی پشت سے اور ماؤں کے شکم سے لوگوں نے انکی آواز سنی۔

مستدلین کا دعوی یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے وقت وہ پتھر مطاف کے اندر دیوار کعبہ کے قریب تھا۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ ملا علی قاری نے شرح لباب میں فرمایا۔

بحر میں کہا گیا ہے کہ علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ مقام ابراہیم عہد رسالت میں کعبہ شریف سے بالکل متصل تھا۔ ابن جماعہ نے اسی کو صحیح کہا ہے۔

اور ازرقی نے روایت کی۔ کہ مقام ابراہیم جہاں آج ہے وہیں جاہلیت اور عہد رسالت، اور زمانۂ ابو بکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہما میں تھا۔ اور ظاہر یہ ہی ہے کہ بیت اللہ شریف کے متصل ہی تھا۔ پھر بعد میں کسی حکمت کی وجہ سے موجودہ مقام تک کھسکایا گیا۔ حکمت یہ تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پر کھڑے ہوکر کعبہ شریف کی تعمیر کی تھی۔ تو وہ اسی حال پر دیوار کعبہ کے پاس وہیں پڑا رہا۔ ایسا ہی تاریخ قطبی اور بقیہ کتب میں تحریر ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں چنتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔ جب دیواریں بلند ہوگئیں تو مقام ابراہیم اسی کے قریب لایا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہوکر دیواریں چنتے تھے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اعلان حج کے وقت وہ پتھر وہیں پڑا رہا۔ بعد میں کسی مصلحت سے کچھ دور کھسکا دیا گیا۔

اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ عہد کریم سے ہی وہ موجودہ مقام پر ہے تب بھی ہمارا دعوی (اذان ثانی اندر ہونا) ثابت ہے۔ کہ موجودہ جگہ بھی مطاف میں ہی ہے۔ اس لئے کہ مطاف وہ جگہ ہے جہاں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔ اور مقام ابراہیم اسی میں ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اذان داخل مسجد مطلقا جائز ہے۔ اس میں نہ کوئی کراہت اور نہ کوئی بدعت۔ یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

جواب۔ اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال ہذیان سے بھی آگے ہے۔ اور پاگلوں۔ بیوقوفوں اور بچوں کیلئے بھی قابل رشک ہے۔

اولاً۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور زمانۂ جاہلیت میں مقام ابراہیم کے دیوار کعبہ کے متصل ہونے سے یہ لازم نہیں کہ عہد خلیل علیہ السلام میں بھی وہیں رہا ہو۔ اور موجودہ حالت پر قیاس کر کے ایک ادھر ادھر منتقل ہونے والی چیز پر ماضی کا حکم لگانا جائز نہیں۔ اور ایسے قیاس سے کوئی یقینی بات ثابت نہیں ہوتی۔ اسی لئے تو اسکی تعبیر ظاہر اور اظہر سے کی ہے۔ اور ظاہر دلیل پکڑنے والے کیلئے مفید نہیں۔ اس سے معترض کو فائدہ پہونچتا ہے۔ اور آپ مستدل ہیں۔

ثانیاً۔ قطبی کی روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مقام ابراہیم کا ٹھکانا کہیں اور تھا۔ تعمیر کی ضرورت سے دیوار کعبہ کے پاس لایا گیا۔ اور عادت یہ ہے کہ جو چیز ضرورۃً کہیں رکھی جاتی ہے وہ ضرورت پوری ہونے کے بعد وہاں سے علیحدہ کردی جاتی ہے۔ خود حرم شریف میں یہ دستور دیکھا گیا کہ دخول عام کے دن سیڑھیاں اور منبر لاکر لگا دیئے جاتے ہیں۔ پھر علیحدہ کر لئے

جاتے ہیں۔ اور انکے اصل مقام پر انہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔

ثالثاً۔ تاریخ قطبی میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ وہ پتھر عہد ابراہیم علیہ السلام سے اس مقام پر قائم ہے۔ پھر اس روایت کو سند میں ذکر کرنا جہالت ہے۔

رابعاً۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں وہ پتھر دیوار کے قریب تھا تب بھی یہ گمان کرنا کہ اعلان بھی اسی مقام سے کیا گیا۔ زعم باطل ہے۔ جسکی کوئی دلیل نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس پتھر کے وہاں سے منتقل ہونے کی کوئی روایت نہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ظاہر یہ ہی ہے کہ منتقل ہوا۔ تو ہم بتا چکے ہیں یہ استصحاب ہے جس سے مستدل کو فائدہ نہیں پہونچتا۔

خامساً۔ اس امر کی روایت ہے کہ مقام ابراہیم اعلان حج کے وقت موجودہ مقام پر موجود نہیں تھا۔ جس سے تمام اوہام کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ازرقی نے ہی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ۔

میں نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام ابراہیم میں پڑے ہوئے نشان کے بارے میں سوال کیا۔ تو انھوں نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اعلان حج کا حکم دیا گیا تو آپ نے اسی پتھر پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا: اعلان سے فارغ ہوئے تو حکم دیا کہ اس پتھر کو لیجا کر کعبہ کے دروازہ کے سامنے رکھا جائے۔ اور آپ اس پتھر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

سادساً۔ اس شبہ کو جڑ بنیاد سے اس طرح ختم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے اعلان حج کے وقت مقام ابراہیم پر کھڑے ہونے کی روایت اسرائیلی ہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنی اسرائیل کی روایت قبول فرماتے تھے۔ جیسا کہ اس روایت میں انہوں نے کہا۔

ابن ابی حاتم ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل کتاب سے روایت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

یہ حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے قصہ میں ہے۔ مندرجہ ذیل روایت کو بھی ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ثابت رکھا ہے۔ کہ میں نے حضرت کعب

احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: انتہائی حد پر ایک بیری کا درخت ہے جہاں تک فرشتوں کا علم پہونچتا ہے۔ اور میں نے ان سے جنۃ الماوی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: ایسا باغ جس میں شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں رہکر سیر کرتی ہیں۔

ابن جریر نے ثمر سے روایت کی۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کعب کے پاس آئے اور سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔

القصہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسرائیلی روایت قبول کرتے تھے۔ اور یہ روایت بھی اسرائیلی ہے۔ کہ مقام ابراہیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا۔

لہٰذا معتمد وہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت ہے کہ اعلان حج جبل ثبیر سے فرمایا

پھر یہ کہ دونوں روایتوں میں کوئی ایسا تعارض بھی نہیں۔ کیونکہ جبل ثبیر بھی حدود حرم کے اندر ہی ہے۔ چنانچہ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔ بلکہ حضرت ابن عباس سے تو یہ بھی مروی ہے۔ کہ مقام ابراہیم پورا حج ہے۔

سابعاً۔ اعلان حج کے مقام میں حضرت ابن عباس سے روایتیں مضطرب ہیں۔ بعض میں تو یہی مقام ابراہیم ہے۔ اور بعض میں یہ ہے کہ جبل ابوقبیس پر اعلان حج ہوا۔

چنانچہ عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابوقبیس پر چڑھے اور کہا: اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اشھد ان لا الہ الا اللہ ، اشھد ان ابراھیم رسول اللہ ،

اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں میں حج کا اعلان کروں۔ تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو۔

اور بعض روایتوں میں جبل ابوقبیس کے بجائے کوہ صفا کا ذکر ہے۔ ابن حمید کی یہ روایت امام مجاہد سے اس طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔ کہ مقام صفا پر لوگوں کو حج کا اعلان کریں۔ آپ نے ایسی آواز سے پکارا کہ مشرق ومغرب کے لوگوں نے سنا۔ اعلان کے الفاظ یہ تھے۔

اے لوگو! اپنے رب کی پکار کا جواب دو۔

ابو حاتم اور ابن منذر نے عطا سے روایت کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھے اور پکارا۔ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

یہ معلوم ہے کہ حضرت مجاہد کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہی ہے۔ تو اس روایت میں تین اضطراب ہوئے۔ ورنہ دو ہونے میں تو شبہ ہی نہیں۔

پس اس اعتبار سے بھی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت راجح اور اولیٰ بالاخذ ہے۔ اسی لئے قطبی نے اپنی تاریخ میں امیر المؤمنین کی روایت پر ہی اعتماد کیا اور دوسری روایتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔

ثامناً۔ ساری بحث ومباحثہ کے بعد اعلان حج اگر مسجد حرام میں ہونا ثابت بھی ہو تو یہ گذشتہ شریعت کا ایک فعل ہوگا۔ اور گذشتہ شرائع کے احکام ہمارے لئے دلیل نہیں۔ جب تک قرآن وحدیث میں اسکا بیان بلا انکار نہ ہو۔ چنانچہ اصول امام بزدوی، منار، اور فن اصول کے بقیہ تمام متون وشروح میں اسکی تنصیص ہے۔ امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف الاسرار میں فرمایا:

ہم نے اس میں یہ شرط لگائی کہ اللہ ورسول بے انکار اسکا بیان فرمائیں۔ اہل کتاب کے قول کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو انکی کتاب سے ثابت ہو اسکا بھی۔ کہ ان لوگوں نے آسمانی کتابوں میں تحریف کردی۔

اسی طرح اہل کتاب اسلام لانے والوں کی بات کا بھی بھروسہ نہیں۔ کہ ان لوگوں نے انہیں محرف کتابوں میں دیکھا ہوگا۔ یا انہیں کی جماعت سے سنا ہوگا۔

بحر العلوم حضرت علامہ عبد العلی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فواتح رحموت میں فرمایا۔

خیال ہوسکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر اعتماد ہونا چاہیئے۔ کہ وہ تو بلاشبہ سچے تھے۔ اور انکی بات میں جھوٹ کا احتمال نہیں۔ لیکن اسکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تو اسی محرف کو کلام الٰہی سمجھ کر سیکھا ہوگا۔ کیونکہ تحریف تو انکے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہوچکی تھی۔

اور اعلان حج کی یہ روایت ایسی ہی ہے۔ کہ نہ تو قرآن عظیم میں اسکا بیان ہے، اور نہ کسی حدیث میں ہی اسکا تذکرہ ہے۔ تو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی غلط ہے۔ یہ بھی اس صورت میں کہ مخالفین کا دعوی جوں کا توں تسلیم کرلیا جائے۔ ورنہ تفصیل گذر چکی کہ مسجد حرام کے اندر اعلان حج کا تذکرہ نہ کسی مسلمان سے مروی، اور نہ کتابی سے، اور نہ کافر سے، اندرون مسجد کی بات تو صرف ان وہابی صاحب کی ہے۔ تو وہ اپنے اس دعوی میں اپنی خواہش نفس سے ہی استدلال کرتے ہیں۔

تاسعاً۔ قابل تعجب بات تو یہ ہے کہ کہا گیا۔ "مقام ابراہیم اب بھی مطاف کے اندر ہے یہ تو مشاہدہ کے خلاف ہے جسکی شہادت ہر حاجی دے سکتا ہے۔ (امام احمد رضا قدس سرہ اپنے زمانہ کی بات کر رہے ہیں ورنہ اس زمانہ میں مقام ابراہیم مطاف کشادہ کرنے کی وجہ سے مطاف کے اندر آگیا ہے۔)

عاشراً۔ اس سے زیادہ حیرتناک یہ انکشاف ہے کہ جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہے سب مطاف ہے۔ جہاں تک عہد رسالت میں مسجد تھی۔

تو زمزم شریف کا اردگرد بھی عہد رسالت کی مسجد میں شامل ہوگیا کہ وہاں بھی سنگ مرمر بچھا ہے۔ اور اگر کسی بادشاہ نے پوری مسجد حرام میں سنگ مرمر بچھادیا تو وہ بھی عہد رسالت کی مسجد حرام ہوگئی۔ حالانکہ مطاف تو سنگ مرمر کا گول دائرہ ہے جو کعبہ مکرمہ کے گرداگرد ہے۔ اور جس کے کنارہ پر باب السلام ہے۔ اور بلاشبہ مقام ابراہیم کا قبہ اس سے باہر ہے۔ اہل مکہ ایسے کم عقل تو نہ تھے کہ نفس مطاف میں قبہ بناتے اور لوگوں پر مطاف کو تنگ کرتے۔

شمائم العنبر، شامہ رابعہ صفحہ ۱۸

عربی سے ترجمہ از:۔ بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مدظلہ،

(۴) حج بیت اللہ کی برکت

۱۴۸۰۔ **عن** صفوان بن سليم رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: حُجُّوا تَسْتَغْنَوْا۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰

۱۴۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۸۸۱۹، باب فضل الحج، ۵/۱۱

تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/۱۱۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۱۸۲۲

الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۲۲۴ ☆

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کرو غنی ہو جاؤ گے۔

(۵) حج نفل

۱۴۸۱۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لأزواجه فی حجة الوداع: هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُوْرُ الْحُصُرِ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے ارشاد فرمایا: جو حج ضروری تھا وہ تو ہولیا۔ آگے چٹائیوں کی نشست۔

فتاوی افریقہ ۱۱۰

(۶) حج بدل

۱۴۸۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان امرأة من الجهینة جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت: ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج، افا حج عنها؟ قال: نَعَمْ، حُجِّی عَنْهَا! اَرَاَیْتِ اِنْ کَانَ عَلٰی اُمِّكِ دَیْنٌ، اَکُنْتِ قَاضِیَةً؟ قالت: نعم، قال: اِقْضِی اللّٰهَ الَّذِی هُوَ لَهٗ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ بِالْوَفَآءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی۔ وہ ادا نہ کرسکیں اور ان کا انتقال ہوگیا۔ کیا میں انکی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا: ہاں، انکی طرف سے حج کر! بھلا دیکھ تو! تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں؟ بولی: کیوں نہیں، فرمایا: یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

۱۴۸۱۔ السنن لابی داؤد، کتاب المناسک، ۲۴۱/۱

۱۴۸۲۔ الجامع للترمذی، ابواب الحج، ۱۱۲/۱

السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۴/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۱۱/۶

فتح الباری للعسقلانی، ۲۹۶/۱۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۹۵۵

١٤٨٣۔ عن زيدبن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا، وَاسْتَبْشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ، وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے، وہ اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے۔ انکی روحیں خوش ہوں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکوکار لکھا جائے۔

١٤٨٤۔ عن أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ مَيِّتٍ فَلِلَّذِي حَجَّ عَنْهُ مِثْلُ أَجْرِهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی میت کی طرف سے حج بدل کیا تو حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ۱۲م

١٤٨٥۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ أُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّتَهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو انکا حج ہوگیا اور اسکو دس حج کا ثواب ملا۔ ۱۲م

١٤٨٦۔ عن زيد بن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

١٤٨٣۔ كنز العمال للمتقى، ٤٥٤٥٧، ٤٦٤/١٦ ☆ السنن لندار قطنى، ٢٧٢/٢
الجامع الصغير للسيوطى، ٤٠/١ ☆
١٤٨٤۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٨٢/٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٢٣٤١، ١٢٥/٥
تاريخ بغداد للخطيب، ٣٥٣/١١ ☆
١٤٨٥۔ السنن للدار قطنى، كتاب الحج، ٢٧٢/٢
كنز العمال للمتقى، ٤٥٤٨٤، ٤٦٨/١٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٢٣/٢
١٤٨٦۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٢٦/٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٨٢/٣
كنز العمال للمتقى، ١٢٣٤٠، ١٢٥/٥ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبَوَيْهِ وَلَمْ يَحُجَّا أُجْزِئَ عَنْهُمَا وَبُشِّرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَآءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ماں باپ بے حج کیئے مر گئے ہوں۔ یہ انکی طرف سے حج کرے گا تو وہ ان دونوں کا حج ہو جائے گا اور انکی روحوں کو آسمان میں خوش خبری دی جائے گی۔ یہ شخص ماں باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث نے گویا اس بات کی صراحت کردی کہ ہر ایک کو کامل ثواب ملیگا۔ ظاہر ہے کہ حج ایک عبادت واحد ہے جس کا بعض کافی نہیں۔ نہ وہ کل سے مغنی ہو بلکہ قابل اعتبار ہی نہیں۔ جیسے فجر کی دو رکعتوں سے ایک رکعت۔ یا صبح سے دوپہر تک کا روزہ۔ تو یہ حج کہ دونوں کی طرف سے کافی ہو ضرور ہے کہ ہر ایک کی طرف سے پورا حج واقع ہو۔ مگر فقہ میں مبین و مبرہن ہو لیا کہ یہ اجزاء بمعنی اسقاط فرض نہیں۔ تو لاجرم یہ ہی معنی مقصود کہ دونوں کو کامل حج کا ثواب ملیگا۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

* * *

۲۔ مناسک کی فضیلت

(۱) طواف کی فضیلت

۱۴۸۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔
جد الممتار ۲/۲۶۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

(۲) تلبیہ کے الفاظ

۱۴۸۸۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم : لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ ، وزاد ابن عمر ۔ لبیك وسعدیك والخیر بیدیك والرغباء الیك والعمل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، حضرت عبداللہ بن عمر اس میں ان الفاظ کا

۱۴۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الطواف ، ۱۰۶/۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۹۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۹۹، ۴۹/۵
العلل المتناھیة لابن الجوزی، ۸۳/۲

۱۴۸۸۔ الصحیح لمسلم، باب التبلة و صفتها ووقتها ، ۳۷۵/۱
الجامع لابی داؤد ، باب کیف التلبیة ۲۵۲/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التلبیة ، ۱۰۲/۱
السنن للنسائی، کیف التلبة ۱۳/۲
السنن لابن ماجه، باب التلبیة ، ۲۰۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۲/۱

اضافہ فرماتے۔ لبیک وسعدیك والخیر بیدیك والرغباء الیك والعمل۔ ۱۲م

(۳) عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت

٤٨٩۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَكَّةَ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِاۃِ حَسَنَةٍ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ، قیل: وماحسنات الحرم؟ قال: بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِاۃُ اَلْفِ حَسَنَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مکہ سے پیدل چل کر حج کیا تو مکہ مکرمہ واپس آنے تک ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا: ہر نیکی کے عوض ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ہر قدم پر سات کرور نیکیاں لکھی جائینگی۔ کہ سات سو لاکھ میں ضرب دینے سے سات کرور ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہ عرفات مکہ معظمہ سے نو کوس گنی جاتی ہے۔ آتے جاتے اٹھارہ کوس ہوئے۔ اور فقیر نے تجربہ کیا کہ عرفی کوس ایک میل اور ۵/۳ میل ہوتا ہے۔ تو تخمینا ۲۸ میل سمجھو۔ ہر میل کے چار ہزار قدم۔ ۲۸ کو چار ہزار میں ضرب دینے سے ایک لاکھ بارہ ہزار قدم ہوئے۔ انہیں سات کرور میں ضرب دیجئے تو اٹھتر کھرب چالیس ارب نیکیاں ہوتی ہیں۔ اور اگر عرفات مکہ معظمہ سے نو میل ہی رکھئے تو بہتر ہزار قدم ہوئے جن کی پچاس کھرب چالیس ارب نیکیاں۔ یہ کیا تھوڑی ہیں۔ اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ النیرۃ الوضیۃ ۳۷

(۴) عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا

۱٤٩٠۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی

۱٤٨٩۔ السنن الکبری للبیهقی، ٤/٣٣١ ☆ المستدرك للحاکم ١/٧٦٠
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢/١٠٥ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٢٧٩١
الترغیب والترهیب للمنذری، ٢/١٦٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤/١٨٨
الدر المنثور للسیوطی، ٤/٣٥٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ١١٨٩٤، ٥/٢٥
١٤٩٠۔ السنن للنسائی، باب الجمع بین الظهر وبعرفة، ٢/٣٦

الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات۔

حاشیہ غنیۃ المستملی ١٥٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیں انکے وقتوں پر ادا فرماتے تھے مگر مزدلفہ اور عرفات میں جمع فرماتے۔ ١٢م

١٤٩١۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفه جمیعاً، لم یناد فی واحدة منها الا باقامة ولم یسبح بینهما ولا علی اثر واحدة منهما۔

حاشیہ فتح المغیث ٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، ان میں سے ایک نماز کیلئے اذان نہیں پڑھی مگر اقامت دونوں کیلئے پڑھی گئی۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ انکے بعد۔ ١٢م

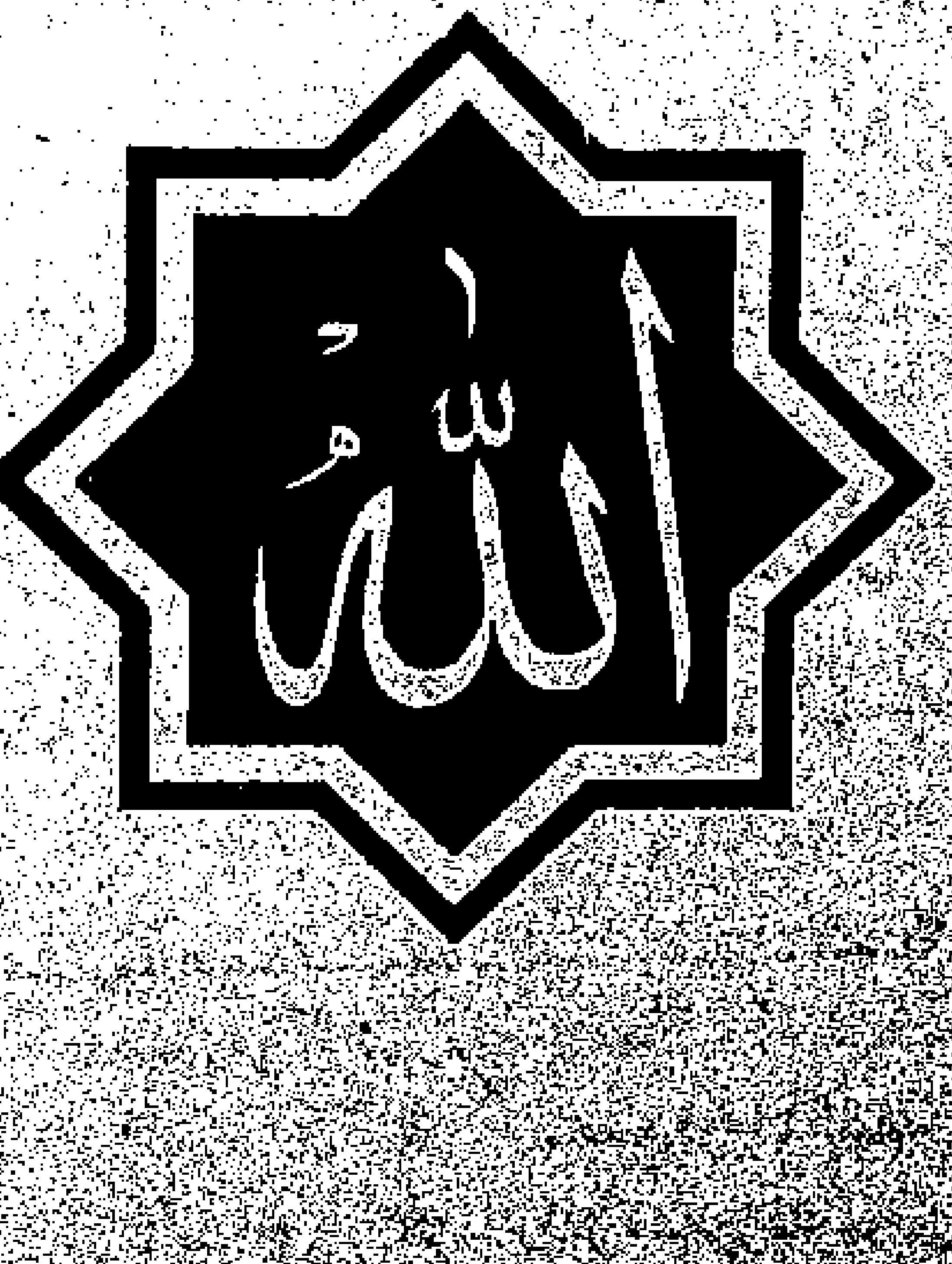

١٤٩١۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الجمع بین الصلوتین بجمع، ١/٤١٠

۳۔ زیارت روضۂ انور

(۱) زیارت روضۂ انور و بوسۂ تبرکات

۱۴۹۲۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یسلم علی القبر ، رأیتہ مائۃ مرۃ او اکثر ، یجیٔ الی القبر فیقول: السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، والسلام علی ابی بکر، ثم ینصرف ، ورئی واضعا یدہ علی مقعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من المنبر ، ثم وضعھما علی وجھہ

ابر لقال ۳

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر سلام عرض کرتے: میں نے انکا یہ طریقہ سیکڑوں بار دیکھا۔ روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر یوں سلام پیش کرتے ۔ السلام علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،اور السلام علی ابی بکر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر واپس جاتے ۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اقدس پر حضور کے تشریف فرما ہونے کے مقام پر رکھتے اور اپنے چہرے پر پھیر لیتے ۔۱۲م

(۲) روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے

۱۴۹۳ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ جَآءَ نِی زَائِرًا لَا یُعْمِلُہٗ حَاجَۃٌ اِلَّا زِیَارَتِی کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

الطرۃ الرضیہ ۲۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خالص میری زیارت کیلئے حاضر ہوا اسکا مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں ۔۱۲م

۱۴۹۲۔ الشفا للقاضی عیاض، فصل فی حکم زیارۃ قبرہ ﷺ، ۷۰/۲

۱۴۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۴

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱

تاریخ اصفھان لابی نعیم، ۲۱۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۹۲۸، ۲۵۶/۲

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک افضل یہ ہے کہ سفر خاص بقصد زیارت کرے۔ یہاں تک کہ اسکے ساتھ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہ ہو کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے۔ جب حاضر ہوگا حاضری مسجد خود ہو جائیگی۔ یا اسکی نیت دوسرے سفر پر رکھے۔

نیز امام ابن السکن نے اشارہ فرمایا: کہ اس حدیث کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے مواہب لدنیہ میں ہے۔

امام اجل، خاتمۃ الحفاظ والمحدثین، امام زین الدین عراقی، استاذ جلیل، جبل الحفظ، استاذ المحدثین، امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت مزار پر انوار حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو جاتے تھے۔ بعض حنبلی حضرات کے ہمراہ رکاب تھے۔ ایک حنبلی نے باتباع ابن تیمیہ کہ مدعی حنبلیت تھا یوں کہا: میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی۔ امام نے فرمایا: میں نے زیارت قبر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نیت کی۔ پھر حنبلی سے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ کہ حضور نے مساجد ثلاثہ کے سوا چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے سفر سے ممانعت فرمائی۔ اور میں نے حضور کا اتباع کیا۔ کہ حضور نے فرمایا: قبور کی زیارت کرو۔ کیا اسکے ساتھ کہیں یہ بھی فرمایا ہے۔ مگر قبور انبیا کی زیارت نہ کرو۔ حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

یہ واقعہ شیخ ولی الدین عراقی نے اپنے والد امام زین الدین عراقی سے نقل کیا۔ دیکھئے! خدا کی شان، جس حدیث سے یہ لوگ اپنے زعم میں مزارات کی طرف سفر کی ممانعت نکالتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اسی حدیث سے ان پر الزام قائم فرمایا۔ وللہ الحمد۔ الطرۃ الرضیہ ٢٨

١٤٩٤۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی

١٤٩٤۔ السنن الکبری للبیہقی، ٥/٢٤٥ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ٢/٢٢٤
کنز العمال للمتقی، ١٢٣٧١، ٥/١٣٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١/٢٣٧
کشف الخفاء للعجلونی، ٢/٣٤٦ ☆ تنزیہ الشریعۃ ١/٢٧٣
ارواء الغلیل للالبانی، ٤/٣٣٣ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ٢/٧٢
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ٧٥ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤/٤١٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ ، اوقال : مَنْ زَارَنِیْ كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا، وَمَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِی الآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

النیرۃ الوضیہ ۲۶

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اسکے لئے شفیع وگواہ ہونگا۔ اور جو حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں سے کسی ایک میں انتقال کرے کل روز قیامت اللہ تعالیٰ اسکو امن والوں میں اٹھائے گا۔ ۱۲م

(۳) روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پر انوار ہے

۱۴۹۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتِیْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِیْ فِی حَيَاتِیْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری حیات مقدسہ میں میری زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ۱۲م

۱۴۹۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَكَأَنَّمَا زَارَنِیْ فِی حَيَاتِیْ ، وَكُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے وصال اقدس کے بعد میرے روضۂ انور کی زیارت

۱۴۹۵ ۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۸۶/۵ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۸۲/۲
السلسلۃ الضعیفۃ للالبانی، ۴۷ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۰/۱۲
جذب القلوب للسیوطی، ۲۰۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۷۸/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۵/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۸، ۱۳۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۲/۴
۱۴۹۶ ۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۲۵۹/۱
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۷۲/۲ ☆ جذب القلوب للشیخ الدہلوی، ۲۰۵

کی گویا اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی۔ اور میں روز قیامت اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔ ۱۲م

(۴) ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے

۱۴۹۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ زَارَنِى بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب ثواب کی نیت سے مدینے آکر میری زیارت کرے میں اسکے لئے قیامت کے دن گواہ اور شفیع ہونگا۔ ۱۲م

(۵) روضۂ انور کے زائر کے لئے شفاعت واجب

۱۴۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ زَارَ قَبْرِىْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِىْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے روضۂ انور کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ۱۲م

(۶) مسجد نبوی میں حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے

۱۴۹۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ إِلىٰ مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِىْ فِىْ مَسْجِدِىْ كُتِبَتْ لَهُ حَجَّتَانِ

۱۴۹۷۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۱۶/۴ ☆ تاريخ جرجان للهيثمى، ۲۲۰
كنز العمال للمتقى، ۴۲۵۸۴، ۶۵۲/۱۵ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۳۷/۱
جذب القلوب للشيخ دهلوى، ۲۰۵ ☆
۱۴۹۸۔ السنن للدارقطنى، ۲۷۸/۲ ☆ الكنى و الاسماء للدولانى، ۶۴/۲
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۴ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲۶۷/۲
كنز العمال للمتقى، ۴۲۵۸۳، ۶۵۱/۱۵ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ۷۵
الدر المنثور للسيوطى، ۲۲۳/۱ ☆ الكامل لابن عدى، ۳۵۱/۶
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۲۸/۲ ☆ جذب القلوب للشيخ الدهلوى، ۲۰۴
۱۴۹۹۔ كنز العمال للمتقى، ۱۲۳۷۰، ۱۲۵/۵ ☆

مَبْرُوْرَتَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کیا پھر مسجد نبوی میری زیارت کے قصد سے آیا تو اسکو دو حج مقبول کا ثواب ملیگا۔ ۱۲ م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اعظم قربات و افضل طاعات سے ہے، بہت بر آرندۂ مقاصد و حاجات، قریب بدرجہ مؤکدۂ واجبات، بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح فرمائی۔ فقیر کہتا ہے: دلیل اسی کو مقتضی۔ وھو الذی نودّ ان نقول بہ، اسی طرح حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود عمر میں ایک بار تو بالاجماع فرض قطعی ہے۔ اور امام شافعی ہر نماز میں فرض۔ اور ہر بار کے ذکر شریف آئے علماء کو وجوب و استحباب میں اختلاف، امام طحاوی کا مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر و سامع پر۔ باقانی، حلبی، صاحب بحر الرائق، اور صاحب تنویر الابصار وغیرہم اکابر علماء نے اسی کو صحیح و راجح و مختار و معتمد فرمایا۔ البتہ در صورت اتحاد مجلس دفعا للحرج تداخل مسلم۔

النیرہ الوضیہ ۲۷

(۷) حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے

۱۵۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِيْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ ۱۲ م

النیرہ الوضیہ ۲۹

١٥٠٠۔ كنز العمال للمتقي، ١٢٣٦٩، ١٣٥/٥ ☆ السلسلة الضعيفة للالباني، ٤٥ ☆
الموضوعات لابن الجوزي، ٢١٧/٢ ☆
تذكرة الموضوعات لابن القيسراني، ٧٩١ ☆ جذب القلوب للشيخ الدهلوي، ٢٠٦

(۸) صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے

۱۵۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنْ أَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِی لَهٗ سَعَةٌ ثُمَّ لَمْ یَزُرْنِی فَلَیْسَ لَهٗ عُذْرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ہر وہ شخص جسکو میری زیارت کیلئے آنے کی استطاعت ہو اور وہ نہ آئے تو اسکا کوئی عذر مقبول نہیں۔ ۱۲م

(۹) بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ

۱۵۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنْ عَبْدٍ یُّسَلِّمَ عَلیٰ قَبْرِی اِلَّا وَکَّلَ اللّٰهُ بِهَا مَلَکًا یُبَلِّغُنِی، وَکَفٰی أَجْرَ آخِرَتِهٖ وَدُنْیَاهُ وَکُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے کہ اسکا سلام مجھے پہونچائے اور اسکے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت فرمائے۔ اور روز قیامت میں اسکا گواہ اور شفیع ہوں۔ النیرۃ الوضیہ ۲۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین۔ باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے۔ جسکی فضیلت وخوبی کا انکار نہ کریگا مگر گمراہ بددین، یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل، مسخرۂ شیاطین۔ والعیاذ بالله رب العلمین۔

اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم، اور کیوں نہ ہو خود قرآن عظیم اسکی طرف بلاتا اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے۔ قال المولی سبحانہ وتعالیٰ۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول، لوجدوا الله توابا رحیما۔ یعنی اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں یعنی گناہ وجرم،

۱۵۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۹۶، ۱/۴۹۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۹۹
جذب القلوب للشیخ الدہلوی، ۲۰۹ ☆

تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں۔ پھر خدا سے مغفرت مانگیں، اور مغفرت چاہے انکے لئے رسول، تو بے شک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا۔ اور ہر مذہب کے ائمہ مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پرانوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا۔

علامہ سمہودی شافعی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں

حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں۔ اوریسی طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی۔ ہماری کتب مذہب میں مناسک فارسی، طرابلسی، کرمانی، اختیار شرح مختار، فتاوی ظہیریہ، فتح القدیر، خزانۃ المفتیین، منسک متوسط، مسلک متقسط، منح الغفار، مراقی الفلاح، حاشیہ طحطاوی علی المراقی، مجمع الانہر، سنن الہدی اور عالم گیری وغیرہا میں اسکے قریب واجب ہونے کی تصریح وتقریر بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول ہے۔

جذب القلوب میں ہے۔

زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واوکد مستحبات است قریب بدرجۂ واجبات۔

اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں۔ اور یہ ہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل، اور امام سبکی شافعی تہذیب الطالب میں امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام ابوعمران فاسی مالکی نے فرمایا۔

قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابوعمرو سے یوں ناقل۔

قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا واجب ہے۔

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی، امام ابن حجر مکی شافعی، اور علامہ علی

قاری حنفی وغیرہم علماء کا میلان ہے۔ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر،

شفا شریف میں فرمایا۔

زیارت قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب۔

اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔

اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی۔ ابن عدی وغیرہ کی حدیث گذری۔ کہ جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔ علامہ علی قاری نے شرح لباب میں اسکی سند کو حسن کہا اور وہی شرح شفاء اور درر مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظم میں صحیح فرماتے ہیں۔

انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جفا حرام ہے، تو زیارت نہ کرنا کہ متضمن جفا ہے حرام ہوا۔

جذب القلوب میں ہے۔

صاحب مواہب لدنیہ گفتہ: ایں ظاہر است در حرمت ترک زیارت، زیرا کہ دریں جفا وازائے اوست، وجفا وازائی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالۂ جفا، وآں بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد۔

امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں۔

بالجملہ، جو باوجود قدرت ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔

اسی طرح ترک زیارت کو موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جواہر البیان شریف میں ذکر فرمائیں۔ اور شک نہیں کہ افراد میں اگرچہ کلام ہو مجموع حسن تک مترقی، اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی۔

اسی کے مناسب قصہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ کہ امام عساکر وغیرہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا، اور

امام ابن حجر نے جوہر منظم میں اسکی سند کو جید کہا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام میں سکونت اختیار فرمائی۔ خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے۔ کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ماھذہ الجفوۃ یابلال ! اما آن لک ان تزورنی یابلال! ۔

اے بلال! یہ کیا جفا ہے۔ اے بلال! کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین وترساں وہراساں بیدار ہوئے۔ اور فوراً بہ قصد مزار پر انوار جانب مدینہ شد الرحال فرمایا۔ جب شرف حضور پایا۔ قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پاک پر ملنا شروع کیا۔ دونوں صاحبزادے حضرات امام حسن وحسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہما وعلیہما وبارک وسلم تشریف لائے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمایا: ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں۔ یہ سقف مسجد پر جہاں زمانہ اقدس میں اذان دیتے تھے گئے۔ جس وقت اللہ اکبر ، اللہ اکبر، کہا۔ تمام مدینے میں لرزہ پڑ گیا۔ جب اشھد ان لا الہ الا اللہ، کہا۔ مدینے کا لرزہ دوبالا ہوا۔ جب اس لفظ پر پہونچے۔ اشھد ان محمد رسول اللہ، کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار پر انوار سے باہر تشریف لے آئے۔ انتقال حضور محبوب ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مرد وزن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا۔

در نمازم خم ابروئے تو بیر ماد آمد حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہوسکتی ہے جو گذری۔ کہ امام ابن عساکر نے تاریخ میں، اور امام ابن النجار نے الدرۃ الثمینہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا جو امتی باوصف مقدرت میری زیارت نہ کرے اسکے لئے کوئی عذر نہیں۔

حتی کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہیں۔ علامہ عبد الغنی بن احمد بن شاہ عبد القدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ سنن الہدی میں فرماتے ہیں۔

میں نے اپنے استاذ ابن حجر اید الله الاسلام ببقائہ، کو فرماتے سنا۔ کہ زیارت شریف ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے۔ اور انکے نزدیک واجب وفرض میں کوئی فرق نہیں۔

بالجملہ، قول وجوب من حیث الدلیل اظہر، اور نظر ایمانی میں احب وازہر ہے۔ اور قریباً وجوب، کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصوص اسکے قریب اور حکما مقارب۔ اور قول سنت اسکے منافی نہیں۔ فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا۔ بلکہ اطلاق اعم میں مستحب ومندوب بھی واجبات کو شامل۔ اور فرض وواجب جبکہ حکم عمل واثم تارک میں مشارک، اور شافعیہ کے یہاں فرق اصطلاح نہیں تو انکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں۔ اس تقریر پر سب اقوال متفق ہو جائینگے۔ اور یہ تصریح علما مثل علامہ شامی وغیرہ ابدائے وفاق ابقائے خلاف سے اولی۔ اور بیشک وجوب وقرب وجوب کہ جمہور ائمۂ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یک زبان۔ بہر حال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعا محروم وملوم، بدبخت ومشوم، آثم وگنہگار اور ظالم وجفا کار ہے۔

والعیاذ بالله مالا یرضاہ۔

لاجرم سلفا وخلفا علمائے دین وائمہ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید وتشنیع مدید کرتے آئے۔ کہ مستحب پر ہرگز نہیں ہوسکتی۔

علامہ رحمت اللہ، علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا۔

ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے اور امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظم میں تارک زیارت پر قیامت کبری قائم فرمائی۔

فرماتے ہیں۔

خبردار ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا۔ اور اسکی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ ترک زیارت جفا ہے۔ اور یونہی صحیح حدیث میں آیا۔ کہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا جفا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ باوجود قدرت ترک

زیارت اور ذکر اقدس سنکر ترک درود دونوں یکساں ہیں۔ کہ دونوں جفا ہیں، تو تارک زیارت پر ان سب عذابوں اور شناعتوں کا خوف ہے جو تارک درود کیلئے حدیثوں میں آئیں۔ کہ وہ شقی و نامراد، ذلیل و خوار، مستحق نار، خدا اور سول سے دور ہے۔ اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین و حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی۔ وہ راہ جنت بھول گیا۔ مدت بھر کا بخیل، ملعون و بے دین ہے۔ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آرا سے محروم رہیگا۔ والعیاذ باللہ تبارك و تعالیٰ۔

ان باتوں کو یاد کر کے اسے خبر دے جس نے باوصف قدرت براہ سستی و کسل زیارت شریف نہ کی۔ شاید یہ سن کر ان برائیوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے۔ اپنے اس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر جفا نہ کرے جو اسکا اور تمام جہان کا اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ ہیں۔ اور ہم نے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیوں میں انہیں ایسا سست کردیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑ گئے اور مرتے دم تک اسی حال پر رہے۔ والعیاذ باللہ سبحانہ و تعالیٰ۔

اسکے بعد امام نے دو سخت ہولناک واقعے لکھے جنہیں سنکر مسلمان کا دل کانپ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے۔ صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ آمین۔

مسلمان غور کرے! جب تارک زیارت کا یہ حال، اسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا۔ آفتاب سے زیادہ روشن کہ ایسا شخص گمراہ بد دین ہے، فارق اجماع مسلمین، مستحق وعید شدید۔ اور ماتولی و نصلہ جھنم و ساءت مصیرا ہے۔

امام ابن حجر افضل القری میں فرماتے ہیں۔

جو اسکی خوبی میں نزاع کریگا اسکا نزاع کرنا دنیا و آخرت میں اسکی تباہی و روسیاہی کا باعث ہوگا۔

امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت و اطراف عالم سے اسکی طرف سفر اعظم قربات الٰہی سے ہے۔ جیسا کہ مدتوں سے شرق و غرب کے مسلمانوں میں معروف ہے۔

آج کل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اسکے ہوا خواہ) شیطان کے سکھائے سے اس میں شک ڈالنے لگے۔ مگر ہیہات یہ مسلمانوں کے دل میں کہاں جگہ پاتی۔ یہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اسی پر پڑیگا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

قبر مبارک کی زیارت، بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجوں کی طرف راہ ہے۔ جو اس کے خلاف اعتقاد کرے اس نے ائمہ کا خلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃ زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریات دین سے اور اسکے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔

درۂ مضیہ ملا علی قاری میں ہے۔

بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں۔ زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃ معلوم ہے اور اسکے منکر پر کفر کا حکم ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور اسکی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا۔ اور یہ اسکا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اسکی تکفیر کی۔ اور سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی۔

اقول: قول تکفیر کی نفیس تحقیق وتقریر اور عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصلی فتوی میں ذکر کی۔ یہاں اسی قدر کافی۔

مولی تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا، انکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے۔ اور انہیں کی محبت وتعظیم اور ادب وتکریم پر دنیا سے اٹھائے۔ اور اپنے کرم عمیم وفضل عظیم سے دنیا وآخرت میں انکی زیارت سے مشرف وبہرہ مند فرمائے۔ آمین آمین۔ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

النیرۃ الوضیہ ۵۵

ابن البخار اپنی کتاب الدر الثمینہ فی تاریخ المدینہ میں۔ امام ابوعبداللہ محمد قرطبی کتاب التذکرہ میں، امام اجل ابن مبارک، ابن ابی الدنیا، اور ابوالشیخ اپنی تصانیف میں زیارت روضۂ انور کے تعلق سے فرشتوں کا طریقہ یوں نقل کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا۔ اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے۔ تو کعب احبار نے کہا: ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے ہیں اور اسکے گرد حاضر رہ کر صلاۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں: جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یونہی طواف کرتے ہیں اور صلوۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں۔ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھینگے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائینگے جو حضور کو بارگاہ رب العزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز واکرام، فرحت وسرور، راحت وآرام، اور تزک واحتشام کے ساتھ دلہا کی طرف لیجاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

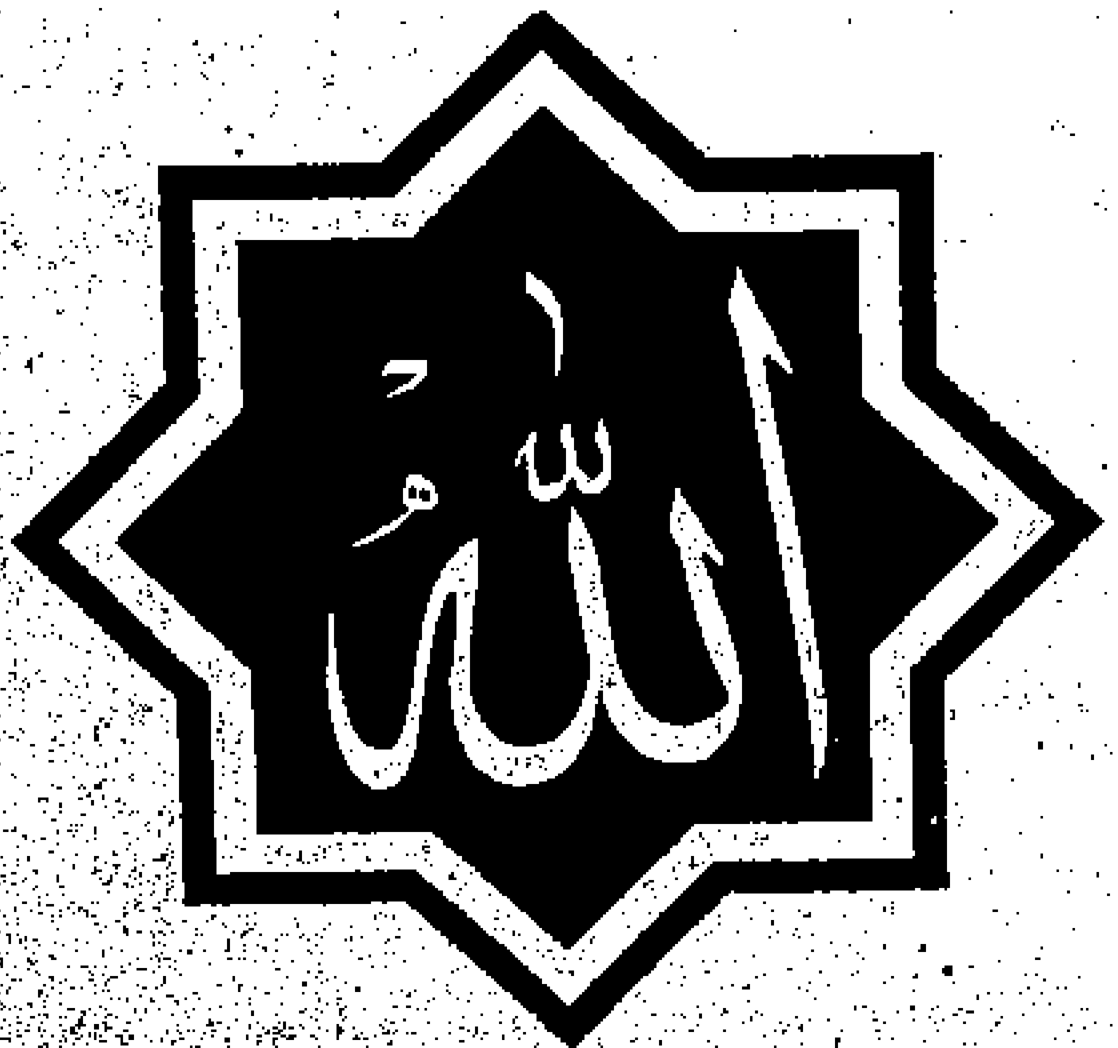

۴۔ فضائل مدینہ منورہ

(۱) فضائل مدینہ

۱۰۰۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأرِزُ الْحَیَّةُ اِلیٰ جُحُرِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔

فتاوی رضویہ ۲۸۹/۳

۱۰۰۴۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ یَثْرِبَ فَلْیَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، هِیَ طَابَةٌ، هِیَ طَابَةٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

۱۰۰۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۰۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الایمان یارزالی المدینة ۲۵۲/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل المدینة ۲۳۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۶/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۷، ۱۳۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۰۵
شرح السنة للبغوی، ۱۱۹/۱ ☆ الصحیح لابی عوانة ۱۰۱/۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۰۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۲/۴
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۸۱/۱۲ ☆ الدلائل النبوة للبیهقی، ۲۴۴/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۹۷۴ ☆ البدایة و النهایة لابی نعیم، ۱۰۵/۳
۱۰۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۵/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۰/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۴۱، ۲۳۸/۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۳۹/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۰/۲
۱۰۰۵۔ الصحیح لمسلم، باب المدینة تنفی خبثها و تسمی طابه، ۴۴۴/۱
الجامع الصحیح للبخاری باب فضل المدینة، ۲۵۲/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۸/۵ ☆ المسند لحمیدی، ۱۱۵۲

علیه وسلم : یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ رَهِیَ الْمَدِیْنَةُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

۱۵۰۶۔ **عن** جابر بن سمرة رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ طَابَةَ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

(۲) حرم مدینہ کی فضیلت

۱۵۰۷۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنِّی اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَا بَتَی الْمَدِیْنَةِ اَنْ یُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُهَا ، و قال : اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوا یَعْلَمُوْنَ ، لَا یَخْرُجُ مِنْهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ ، وَ لَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلیٰ لَا وَائِهَا وَ جُهْدِ هَا اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مدینہ کے سنگلاخ علاقہ کے درمیان کانٹوں دار درخت

۱۵۰۶۔ الصحیح لمسلم ، باب المدینة تنفی خبثها و تمی طابة ، ۱/۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۹۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۲/۲۷۹
جمع الجوامع للسیوطی ، ۴۸۶۵ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۸۰۹ ، ۱۲/۲۳۲
مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۲۷۳۸ ، ☆

۱۵۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب فضائل المدینة ، ۱/۲۵۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/۲۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۸۱ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی ، ۵/۲۵۱
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱/۲۰۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۹/۲۶۵
مشکوة المصابیح للزبیدی ، ۲۷۲۹ ☆ المعجم الکبیر للبخاری ، ۸/۲۳۵
فتح الباری للعسقلانی ، ۴/۹۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲/۲۲۰
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۸۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۶/۳۵۶
المغنی للعراقی ، ۱/۲۸ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۷/۱۹۱

کاٹنے اور شکار کرنے کو حرام کر دیا ہے۔ نیز فرمایا: مدینہ اسکے باشندوں کیلئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں، مدینہ سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے کوئی اس سے نکل کر دوسری جگہ جا کر آباد ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ اس سے بہتر کو وہاں آباد فرمادیگا۔ مدینہ میں رہ کر اگر کوئی اس کی محنتوں اور مشقتوں کو برداشت کریگا تو میں کل بروز قیامت اسکا گواہ اور شفیع ہونگا۔ ۱۲م

(۳) مدینہ افضل ہے یا مکہ؟

١٥٠٨ ـ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه انه كان جالسا عند منبر مروان بن الحكم بمكة ومروان يخطب الناس ، فذكر مروان مكة وفضلها ، ولم يذكر المدينة ، فوجد رافع في نفسه من ذلك ، وكان قد أسن ، فقام اليه فقال : ايها ذاالمتكلم ! أراك قد أطنبت فى مكة وذكرت منها فضلها ، وماسكتّ عنه من فضلها اكبر ، ولم تذكر المدينة ، واني أشهد لسمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌمِّنْ مَّكَّةَ ۔ النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مروان بن حکم کے منبر کے پاس بیٹھے تھے جب وہ خطبہ دے رہا تھا۔ مروان نے مکہ مکرمہ کے فضائل بیان کئے لیکن مدینہ منورہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ حضرت رافع بن خدیج نے اپنے دل میں اس طریقہ سے کھٹک محسوس کی۔ آپکی عمر شریف کافی ہوگئی تھی۔ پھر بھی آپ نے جرأت و بے باکی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے متکلم! تو نے مکہ مکرمہ کے فضائل تو خوب بیان کئے لیکن ابھی اسکے بہت سے فضائل چھوڑ دیئے جو عظیم ہیں۔ اور تو نے مدینہ منورہ کی کوئی فضیلت نہیں بیان کی۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے بلاشبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔ ۱۲م

١٥٠٨ـ المعجم الكبير للطبراني، ٢٨٨/٤ ☆ الكامل لابن عدي، ١٩١/٦
مجمع الزوائد للهيثمي، ٢٩٩/٣ ☆ كنز العمال للمتقي، ٣٤٨٠١، ١٢/ ٢٣٠
التاريخ الكبير للبخاري، ٦٠/١ ☆

(۴) مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے

۱۵۰۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ! فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا۔　النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے مدینہ میں مرنا ہو سکے تو اسی میں مرے۔ کہ جو مدینہ میں مریگا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا۔

(۵) مدینہ میں سکونت کی فضیلت

۱۵۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَايَصْبِرُ عَلٰى لَاوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ کی سختی اور شدت پر صبر کریگا میں روز قیامت اسکا شفیع و گواہ ہونگا۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ روزہ میں شدت و محنت پر صبر ہوتا ہے۔ خصوصاً بلاد گرم میں خصوصاً موسم گرما میں۔ خود حدیث میں آیا۔ الصوم نصف الصبر، روزہ آدھا صبر ہے۔

۱۵۰۹۔ السنن لابن ماجه، باب فضل المدينة ۲۳۲/۲

موارد الظمئان للهيثمی، ۱۰۳۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲۲۳/۲

مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۰۶/۳ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۱۲٤۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۷٤/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۲٤/۷

۱۵۱۰۔ الصحيح لمسلم، باب فضل المدينة، ٤٤۳/۱

شرح السنة للبغوی، ۳۲٤/۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳٤۸۵۳، ۲٤۰/۱۲

الترغيب والترهيب للمنذری، ۲۱۹/۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۸۵/٤

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۸۵/٤

دلائل النبوة للبيهقی، ۲۸٦/۲ ☆ تجريد التمهيد لابن عبد البر، ۲۵۸

فائدۂ جلیلہ: جن چیزوں میں وعدۂ شفاعت فرمایا گیا۔ جیسے یہ حدیث، یا حدیث زیارت شریفہ، یا حدیث موت فی المدینۃ، یا حدیث سوال وسیلہ وغیرہا وہ بحمد اللہ حسن خاتمہ کی بشارت جمیلہ ہیں۔ کہ یہاں وعدۂ شفاعت ہے۔ اور وعدۂ حضور وعدۂ رب غفور، واللہ لایخلف المیعاد۔ اور کافر کی شفاعت محال، تو بلا جرم کہ سختی مدینہ پر صابر، اور حضور پرنور کا زائر، اور مدینہ طیبہ میں مرنے والا، اور حضور کیلئے سوال وسیلہ کرنے والا ایمان پر خاتمہ پائیگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ اللھم ارزقنا آمین۔

حاشیہ النیرۃ الوضیہ ۴۸

۵ ـ فضیلت حرم

(۱) فضیلت کعبہ

۱۵۱۱ ـ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْکَعْبَةَ تُحْشَرُ کَالْعُرُوْسِ الْمَزْفُوْفَةِ (اِلٰی بَعْلِهَا) وَکُلُّ مَنْ حَجَّهَا یَتَعَلَّقُ بِأَسْتَارِهَا یَسْعَوْنَ حَوْلَهَا حَتّٰی تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَیَدْخُلُوْنَ مَعَهَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائیگا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لیجاتے ہیں۔ تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اسکے پردوں سے لپٹے ہوئے اسکے گرد دوڑتے ہونگے یہاں تک کہ کعبہ اور اسکے ساتھ یہ داخل جنت ہونگے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۱/۶

(۲) حرمین میں مرنے کی فضیلت

۱۵۱۲ ـ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ آمِنًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔

۱۵۱۳ ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ مِنَ الآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، وَمَنْ زَارَنِیْ مُحْتَسِبًا فِی الْمَدِیْنَةِ کَانَ فِی جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرا روز قیامت امن والوں میں

۱۵۱۱ ـ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۶/۴ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۲

۱۵۱۲ ـ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۵، ۲۷۱/۱۲

۱۵۱۳ ـ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲

اٹھیگا۔ اور جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ آ کر میری زیارت کی وہ روز قیامت میرے قریب ہوگا۔ ۱۲م

۱۵۱۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ اِسْتَوْجَبَ شَفَاعَتِی، وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الْآمِنِیْنَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرمین میں سے کسی میں جسکا انتقال ہوا اسکے لئے میری شفاعت واجب، اور قیامت میں وہ امن والوں میں ہوگا۔ ۱۲م

(۳) کعبۂ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر

۱۵۱۵۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلصَّلَاۃُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِاءَۃِ أَلْفِ صَلَاۃٍ، وَالصَّلٰوۃُ فِی مَسْجِدِی بِأَلْفِ صَلَاۃٍ، وَالصَّلٰوۃُ فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِ مِاءَۃِ صَلَاۃٍ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔ اور مسجد نبوی میں ایک ہزار کا ثواب، اور بیت المقدس میں نماز پانچسو نمازوں کا۔

النیرۃ الوضیہ ۴۸

۱۵۱۴۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۴۵/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۴/۶
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۳۱۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۶، ۲۷۱/۱۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۷۱/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱۷۳/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۸۶/۲ ☆
۱۵۱۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی۔ ۷/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۵/۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۹/۴ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲۱۶/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۴۲/۴ ☆ کنز العمال، ۳۴۶۳۲، ۲۹۵/۱۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۲۵/۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۴۶/۸

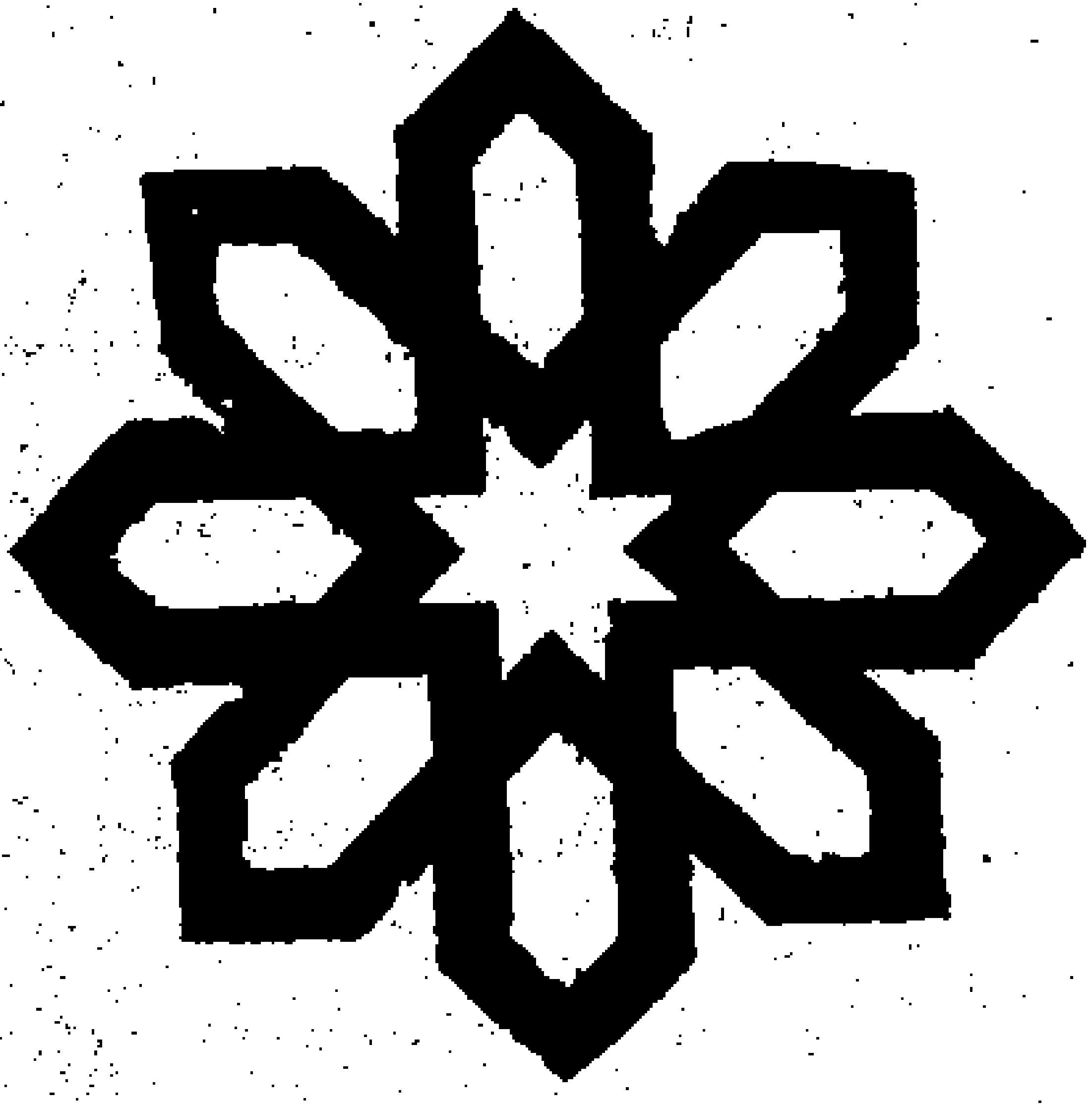

۹

کتاب النکاح

ابواب

فضیلت نکاح واحکام ۲۹۱ ۔ مہر ۳۰۷
حسن معاشرت ۳۱۳ ۔ شوہر کے حقوق ۳۱۷
نسب ورضاعت ۳۳۹ ۔ اعلان نکاح ۳۵۰
مباشرت ۳۵۸ ۔ نکاح پر قدرت ۳۵۹

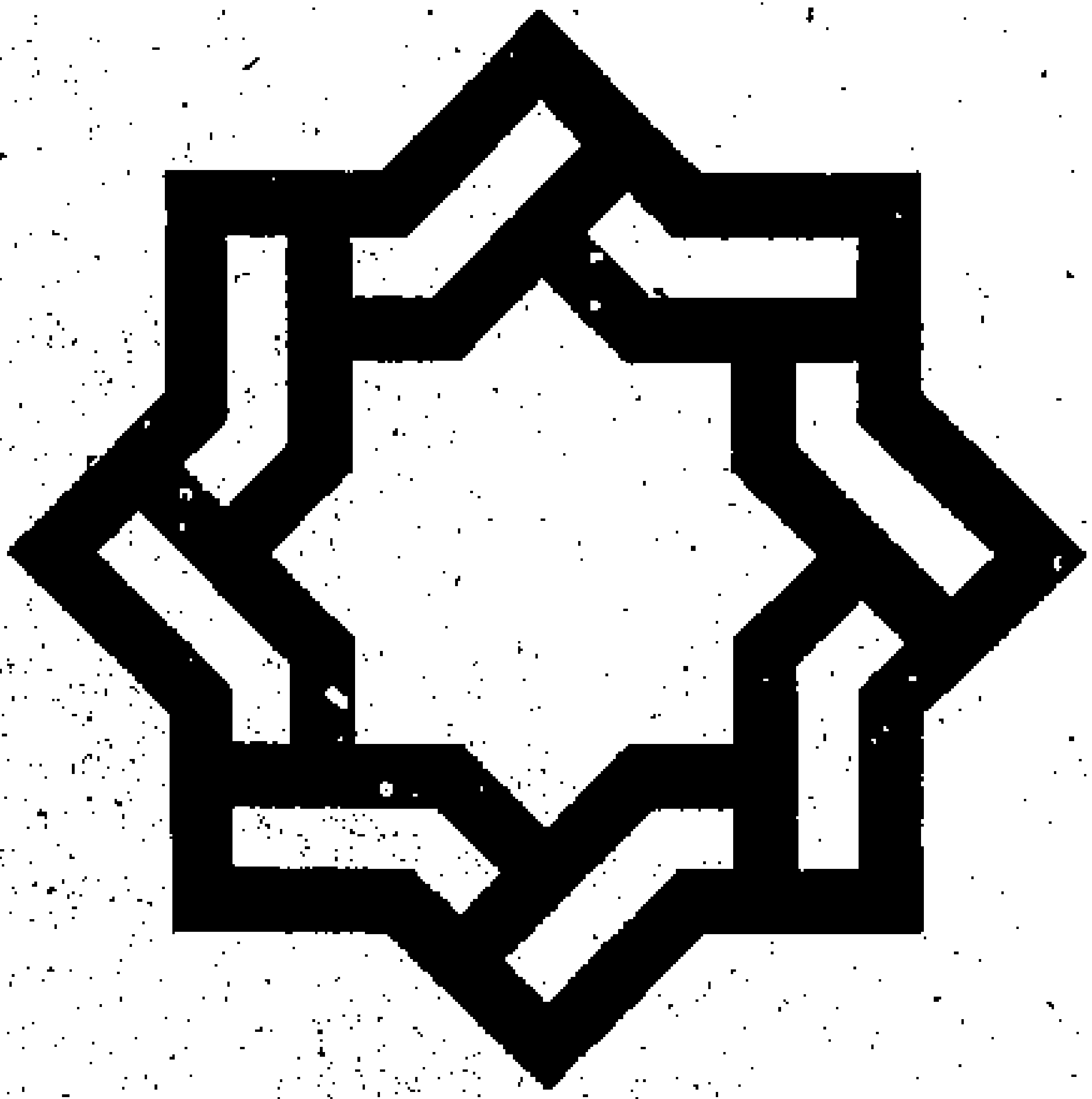

١۔ فضیلت نکاح واحکام

(١) نکاح حضور کی عظیم سنت ہے

١٥١٦۔ **عن** حميد بن ابی حميد الطويل رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه يقول: جاء ثلثة رهط الی بيوت ازواج النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يسئلون عن عبادة النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم، فلما اخبروا كانهم تقالوها، فقالوا: أين نحن من النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم، قد غفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر، قال احدهم: اما انا فانی اصلی الليل ابدا، وقال آخر: انا اصوم الدهر ولا افطر، وقال آخر: وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اليهم فقال: أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ: كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّیْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّیْ وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ۔

حضرت حمید بن ابوحمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ تین حضرات نے امہات المؤمنین ازواج مطہرات کے گھروں پر اسی لئے حاضری دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں، جب انکو اس سلسلہ میں معلومات حاصل ہوئی تو گویا انہیں وہ عبادت قلیل نظر آئی۔ لہذا کہنے لگے: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کہاں سرکار کی شان تو یہ ہے کہ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک صحابی بولے: میں تو آج سے ہمیشہ پوری رات نوافل پڑھا کروں گا۔ دوسرے کہنے لگے: میں اب ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا۔ کسی دن بھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے بولے: میں ہمیشہ عورتوں سے جدا رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

١٥١٦۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الترغيب فی النكاح، ٧٥٧/٢
السنن الكبری للبيهقی، ٢٣٤/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ٥٣١٠
نصب الراية للزيلعی، ٩٣/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٥١/٤
التفسير للقرطبی، ٢٦١/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٤٣/٣
المعجم الكبير للطبرانی، ١١/٩ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٤٢٥٣

تشریف لے آئے اور فرمایا: تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا: سنو! خدا کی قسم، بلاشبہ میں تم سب کے مقابل میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، لیکن روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں تو آرام بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

(۲) نکاح کی برکت

۱۵۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ اب باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نکاح فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ اور حرام سب کچھ ہے صور واحکام کی تفصیل سنئے۔ (یہاں وضاحت عورتوں کے اعتبار سے ہے)

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالبا اس سے شوہر کی اطاعت اور اسکے حقوق واجبہ کی ادا نہ ہوسکے گی۔ اسے نکاح ممنوع اور ناجائز ہے۔ اگر کرے گی گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی ہے۔

۲۔ اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہونچا تو اسے نکاح حرام قطعی ہے ایسی عورت کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے۔ بلکہ ترغیب دینا خود خلاف شرع اور معصیت ہے۔ کہ گناہ کا حکم دینا ہوگا۔ یہ عورتیں یا انکے اولیا اگر نکاح کرنے سے انکار کرتے ہیں تو گناہ سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں انکار سے پھیرنے والا جاہل ومخالف شرع۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح

۱۵۱۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۵۲/۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۸۸/۵ ☆
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۲۲/۲ ☆

کے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی۔ یعنی جبکہ اسکے سوا کثرت روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو۔ ورنہ خاص نکاح فرض واجب نہ ہوگا بلکہ دفع گناہ جس طریقہ سے ہو۔ ایسی عورتوں کو بے شک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی۔ اور اگر انکے اولیا اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلو تہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو۔ یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے نفس پر اطمینان کافی رکھتی ہو۔ کہ مجھ سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

۶۔ اگر ذرا بھی اسکا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہونچے ورنہ اباحت جدا سرے سے ممنوع و ناجائز ہو جائے گا۔

فتاوی رضویہ ۵۸۱/۵

(۳) تین لوگ دو گنے اجر کے مستحق ہیں

۱۵۱۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ، عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِيهِ، فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَ ضِيئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَحَسَّنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَ رَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ۔

۱۵۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل عتق الامۃ وتزویجھا۔ ۱۳۲/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب تعلیم الرجل امتہ و اھلہ ۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۰۵/۴ ☆ الصحیح لابی عوانۃ، ۱۰۳/۱
شرح السنۃ للبغوی، ۵۳/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۴۴/۱
التفسیر لابن کثیر، ۶۷/۱ ☆ التفسیر للطبری، ۱۴۰/۲۷
التفسیر للقرطبی، ۲۲۲/۴ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲۵/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۵۲، ۸۱۸/۱۵

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ پہلا وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا ہو۔ تو اسکو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس حسین وجمیل باندی تھی۔ پھر اس نے اسکو اچھی طرح ادب سکھایا۔ پھر اس نے اس کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔ اس کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ تیسرا وہ شخص کہ اہل کتاب تھا۔ پھر اس نے قرآن کریم کو بھی کلام الٰہی تسلیم کیا اور اس پر ایمان لے آیا۔ تو ایسے شخص کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۷

(۴) بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے

۱۵۱۹۔ **عن** عوف بن مالك الاشجعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَنَا وَ اِمْرَأَةٌ سُفْعَآءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، و أومٰی بيديه يزيد بن زريع رضی الله تعالیٰ عنه الوسطی والسبابه، امرأة مات زوجها ذات منصب وجمال حبست نفسها علی يتاماه حتی بانوا او ماتوا۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں اور سیاہ چہرے والی عورت ان دو انگلیوں کی طرح متصل ہونگے۔ اور سرکار نے اپنے ہاتھ سے یزید بن زریع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا۔ اس عورت سے مراد وہ عورت ہے جسکا شوہر انتقال کر جائے اور وہ عورت عزت والی وخوبصورت ہو لیکن پھر بھی اس نے اپنے یتیم بچوں کی خاطر شادی نہیں کی یہاں تک کہ وہ یا تو جدا ہو گئے یا مر گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔

۱۵۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۶ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/ ۳۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۵۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۴۳۶
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۰۹۱، ۱۱/ ۲۹۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۴۰۷
کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۸۲، ۱۶/ ۴۵۰ ☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۸

١٥٢٠ـ **عن** أم هانی بنت أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خطبنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت : مالی عنك رغبة ، یارسول الله ! ولكن لا أحب أن أتزوج وبنی صغار ، قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَیْرُ نِسَآءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ نِسَآءُ قُرَیْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلٰی طِفْلٍ فِی صِغَرِهٖ وَأَرْعَاهُ عَلٰی بَعْلٍ فِی ذَاتِ یَدِهٖ ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ سے بے رغبتی نہیں۔ مگر مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نکاح کرلوں اور میرے یہ چھوٹے بچے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی تمام عورتوں میں بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ اپنے بچے پر بچپن میں نہایت مہربان ہوتی ہیں اور شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن سعد کی روایت میں اس طرح ہے۔ کہ فرماتی ہیں: مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کا پیام دیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں۔ اور شوہر کا حق عظیم ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہ شوہر کا حق کہیں مجھ سے ادا نہ ہوسکے۔

نیز ابن سعد کی دوسری روایت میں ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے عرض کیا: میرے یہ دو بچے ہیں۔ ان میں سے ایک کو دودھ پلاتی ہوں اور دوسرے کو ساتھ سلانے کی وجہ سے مجبور ہوں۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔ فرماتی ہیں: میں جب بیوہ ہوئی تو مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا میں نے منع کر دیا۔ پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام دیا اس پر بھی انکار کر دیا۔ پھر

١٥٢٠ـ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٣١٢/١، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٧١/٤
شرح السنة للبغوی، ١٦٧/١٤، ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٤٤١٩، ١٤٦/١٢
التفسیر لابن کثیر، ٢٢/٢ ☆

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا۔ تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں رشک ناک عورت ہوں اور عیال دار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔

آپ کو اس بات کا خیال تھا کہ خدانخواستہ ازواج مطہرات پر مجھے رشک آئے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ان عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا۔ اور نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے۔

بلکہ عذر سنکر انکے علاج و جواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کردے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی سے نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہن و علیہن وبارک وسلم۔

اور فرمایا: تمہارے بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔ اور تمہارا کوئی ولی حاضر وغائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔

ابن عاصم کی روایت میں ہے۔ کہ منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کیا: کہ میری عمر زیادہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں۔

ام المؤمنین نے ۶۰ھ یا ۶۱ھ یا ۶۲ھ میں وفات پائی۔ عمر شریف چوراسی برس ہوئی۔ امام واقدی اور کثیر علماء کا یہ ہی مذہب ہے۔ اور اصابہ میں یہ ہی منقول ہے۔ یہ ہی درست ہے۔ کما فی الزرقانی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر شوال ۴ھ میں ان سے نکاح فرمایا۔ ھو الصحیح کما فی الزرقانی۔ تو جس وقت ترک نکاح کیلئے عمر زیادہ ہونے کا عذر کیا تیس سال کی نہ تھیں یہ ہی کوئی چھبیس ستائیس برس کی عمر تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۸۸

۱۵۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَيُّمَا اِمْرَاَةٌ قَعَدَتْ عَلىٰ بَيْتِ اَوْلَادِهَا فَهِىَ مَعِىَ فِى الْجَنَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنی اولاد کی وجہ سے گھر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے

۱۵۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۳۷، ۱۶/۴۰۸

ساتھ ہوگی۔

١٥٢٢۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ، اَلَا اِنِّی اَرٰی اِمْرَاَةً تُبَادِرُنِی فَاَقُوْلُ لَهَا: مَالَكِ وَمَنْ اَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ: اَنَا امْرَاَةٌ قَعَدْتُ عَلٰی اِیْتَامٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔ لیکن سنو! میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو جنت میں داخل ہونے کی مجھ سے آگے جلدی کریگی۔ تو میں اس سے کہوں گا۔ تجھے کیا ہوا، اور تو کون ہے؟ وہ عورت عرض کرے گی: میں ایسی عورت ہوں کہ دنیا میں اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہی تھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہشت میں تشریف لیجانا بار ہا ہوگا۔ اولیت مطلقہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ دروازہ کھلنا حضور والا کیلئے ہوگا۔ رضوان جنت عرض کریگا: مجھے یہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں۔ حضور پر کوئی نبی مرسل بھی تقدیم نہیں پاسکتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین۔

یہ سب مضامین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جن کی بعض فقیر نے اپنے رسالہ مبارکہ "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" میں ذکر کیں۔ حضور کے بعد اور بندگان خدا جائینگے دروازہ کھلا پائینگے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے فتح باب فرما چکے ہونگے۔

قال تعالیٰ: جَنّٰتُ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ،

یہاں جو اس عورت کا آگے ہونا وارد ہوا یہ اور بار کے تشریف لیجانے میں ہے۔ جب اہتمام کارامت میں آمد ورفت فرماتے ہونگے نہ کہ خاص بار اول میں۔ وباللہ التوفیق۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۰

١٥٢٢۔ المسند لابی یعلی، ١٢٥/٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣٤٩/٣
فتح الباری للعسقلانی، ٤٣٦/١١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٦٢/٨
المطالب العالیة لابن حجر، ٢٥٢٦ ☆

(۵) جنت میں دنیوی بیوی ملے گی

۱۵۲۳۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: بلغنى أنه ليس المرأة يموت زوجها وهو من أهل الجنة وهى من أهل الجنة، ثم لم يتزوج بعده الا جمع الله بينهما فى الجنة ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ دونوں جنتی ہوں۔ پھر اسکے بعد عورت نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائیگا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ آؤ ہم تم عہد کریں جو پہلے مرجائے دوسرا اسکے بعد نکاح نہ کرے۔ مگر یہ علم الٰہی میں امہات المؤمنین میں داخل ہونے والی تھیں۔ لہذا حضرت ابوسلمہ نے قبول نہ فرمایا۔

۱۵۲۴۔ **عن** سلمه بنت جابر رضى الله تعالى عنهما ان زوجها استشهد فاتت عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقالت: انى امرأة استشهد زوجى وقد خطبنى الرجال فابيت ان اتزوج حتى القاه، فترجولى ان اجتمعت انا وهو ان اكون من ازواجه، قال: نعم، فقال له رجل: مارأينا ك نقلت هذا مذقاعدناك، قال: انى سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: إِنَّ أَسْرَعَ أُمَّتِى لِى لُحُوقًا فِى الْجَنَّةِ اِمْرَأَةٌ مِنْ أَحْمَسَ۔

حضرت سلمہ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے شوہر شہید ہوگئے تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میرے شوہر شہید ہوچکے ہیں۔ اور مجھے بہت سے لوگوں نے نکاح کا پیام دیا ہے۔ لیکن میں نے شادی کرنے سے انکار کردیا ہے۔ کہ میری ملاقات ان سے ہوگی۔ تو کیا آپ میرے لئے امید

۱۵۲۳۔ الطبقات الکبرٰی لابن سعد، ☆

۱۵۲۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۰۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۹۶
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۴، ۱۲/۱۴۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۸۲

کرتے ہیں کہ اگر ہم دونوں جنت میں جمع ہوئے تو میں انکی بیوی ہونگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہاں ایک مرد جو موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے اس طرح کی کوئی بات آپ کی مجلس میں اب تک نہیں سنی جب سے ہم نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت میں سے وہ عورت جلد جنت میں پہونچے گی جس کا شوہر میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر دیکھا کر شہید ہوا ہوگا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت رباب بنت امرئ القیس کہ حضرت علی اصغر وحضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں۔ بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا۔ آپ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔ جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔

مرثیہ حضرت امام انام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتی ہیں۔

والله لاابتغی صهر بصهر کم۔ حتی اغیب بین الرمل والطین

خدا کی قسم! میں تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی۔ یہاں تک کہ ریت اور مٹی میں دفن کردی جاؤں۔ ذکرہ هشام بن الکلبی۔

بلکہ علامہ ابوالقاسم عمادالدین محمود ابن احمد فارابی ایک واقعہ ایک صحابیہ کا نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک بی بی رباب نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شخص عمرو نامی کی زوجہ تھیں۔ انکے آپس میں عہد ہولیا تھا کہ جو پہلے مرے دوسرا تادم مرگ نکاح نہ کرے۔ عمرو کا انتقال ہوا۔ رباب ایک مدت تک بیوہ رہیں۔ پھر انکے باپ نے نکاح کردیا۔ اسی رات اپنے پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے کچھ شعر اس معاملہ کی شکایت میں پڑھے۔

یہ صبح کو خائف وترساں اٹھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا: آپ نے حکم دیا کہ مرتے دم تک تنہائی سے جی بہلائیں اور اس شوہر کو حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیں۔ انہوں نے چھوڑ دیا۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۹

(٦) بالغہ کی شادی میں جلدی کرو

١٠٢٥۔ **عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ بَلَغَتْ لَهُ ابْنَةُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ إِثْمًا فَإِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تورات شریف میں فرماتا ہے: جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہونچی اور اس نے اس کا نکاح نہ کیا، پھر یہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہوئی تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔

﴿٧﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کنواری لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے بیاہیوں کا معاملہ تو اور سخت ہے کہ دختران دوشیزہ کو حیا بھی زائد ہوتی ہے گناہ میں تفضیح کا خوف بھی زائد۔ اور خود بھی اس لذت سے آگاہ نہیں۔ صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں۔ اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پا چکا تو اب اسکا تقاضہ رنگ دگر پر ہوتا ہے۔ اور ادھر نہ ایسی حیا اور نہ وہ خوف واندیشہ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔

فتاوی رضویہ ٥/٥٨٠

(٧) عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے

١٠٢٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله

١٠٢٥۔ كنز العمال للمتقى، ٤٥٤١٢، ١٦/٤٥٦ ☆ اتحاف السادة للزبيد، ٢٧٤
الجامع الصغير للسيوطى، ١/٢، ٥٠ ☆ شعب الايمان، للبيهقى،
١٠٢٦۔ الصحيح لمسلم، باب استيذان الثيب فى النكاح، ١/٤٥٥
الجامع للترمذى، باب ما جاء ان لا يخطب الرجل على خطبة اخيه، ١/١٣٥
السنن للنسائى، باب استيذان البكر فى نفسها، ٢/٦٣
المسند لاحمد بن حنبل، ١/٢١٩ ☆ السنن للدارمى، ٢/١٣٨
اتحاف السادة للزبيدى، ٥/٣٢٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٧/١١٥
السنن لسعيد بن منصور، ٥٦٧ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ١٠٢٨٦، ٦/١٤٣
شرح السنة للبغوى، ٩/٣٠ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٣١٢٧
نصب الراية للزيلعى، ٣/١٨٢ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ٤/١٢٦

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاذَنُ فِی نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاقلہ بالغہ ولی کے مقابلہ میں اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔ اور دوشیزہ سے اسکے نفس کا اذن لیا جائے گا۔ اور اسکا سکوت بھی اذن ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ عورت سے اذن جبھی لیا جاتا ہے کہ عاقلہ بالغہ ہو۔ اور بے شک عاقلہ بالغہ کا اذن شرعا معتبر، اور بے شک دوشیزہ کا سکوت بھی اذن ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہے جبکہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی۔ اور بے شک اکثر لوگ جو وکیل کئے جاتے ہیں اجنبی یا ولی بعید ہوتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں اگر انہوں نے اذن لیا اور دوشیزہ نے سکوت کیا تو سرے سے انہیں کے لئے وکالت ثابت نہ ہوئی۔ اور اگر اس نے صاف ہوں کہہ دیا۔ یا ولی اقرب کے اذن لینے پر سکوت کیا تو اس کے لئے وکالت حاصل ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۱۰۳/۵

(۸) کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو

۱۵۲۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۵۲۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱۹/۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱/۳
جامع مسانید ابی حنیفة، ۱۱۹/۲ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۴۲/۳
۱۵۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، لا یخطب علی خطبة اخیه، ۷۷۲/۲
السنن لابی داؤد، النکاح، باب فی کراهیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه ۲۸۴/۱
السنن للنسائی، باب النهی ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه، ۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۰۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۶/۶
مسند ابی حنیفة، ۱۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۲/۷
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۳۰۵/۱۶ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۴۴
المطالب العالیة لابن حجر، ۲۰۳۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۲/۶
المغنی للعراقی، ۳۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۲۸/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۲۸/۶ ☆

علیه وسلم : لَایَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطْبَةِ أَخِیْهِ حَتّٰی یَنْکِحَ أَوْ یَتْرُکَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے یا اس رشتہ کو ختم نہ کردے۔ فتاوی رضویہ ٥/٥٧٧

١٥٢٨۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَایَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطْبَةِ أَخِیْهِ وَلَایَسُمِ الرَّجُلُ عَلیٰ سَوْمِ أَخِیْهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے۔

(٩) متعہ حرام ہے

١٥٢٩۔ **عن** سبرة بن معبد الجهنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یَا أَیُّهَا النَّاسُ ! إِنِّی کُنْتُ أَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْإِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ ، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ إِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اس سے پہلے اجازت دی تھی۔ اور اب بیشک اللہ تعالیٰ نے متعہ قیامت تک کیلئے حرام فرمادیا۔

١٥٢٨۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الخطبة، ٤٥٤/١
السنن لابن ماجه، لا یخطب الرجل، ١٣٥/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٥٠٨/٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥٦/٦
کنز العمال للمتقی، ٤٤٦١٥، ٣٠٥/١٦ ☆ المغنی للعراقی، ٣٧/٢

١٥٢٩۔ الصحیح لمسلم، باب المتعة، ٤٥١/١ ☆
السنن للدارمی، ١٤٠/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٠٣/٧
شرح السنة للبغوی، ١٠٠/٩ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٤٠/٢
کنز العمال للمتقی، ٤٤٧٥٣، ٣٢٨/١٦ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ١٧٧/٣
تلخیص الحبیر لابن حجر، ١٥٥/٣ ☆ التفسیر للبغوی، ٥٠٦/١
فتح الباری للعسقلانی، ١٧٠/٩ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٢٢٦/٢
السلسلة الصحیحة للالبانی، ٣٨١ ☆ زاد المسیر لابن الجوزی، ٥٣/٢

۱۵۳۰۔ **عن** أمیر المؤ منین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن نکاح المتعة یوم خیبر وعن لحوم الحمر الاهلیة۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعہ سے غزوۂ خیبر کے دن منع فرمایا اور گدھے کے گوشت سے بھی۔

۱۵۳۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: انما المتعة فی اول الاسلام، کان الرجل یقدم البلد لیس له بها معرفة، فیتزوج المرأة بقدر مایری أنه یقیم فتحفظ له متعة وتصلح له شیئه حتی اذا نزلت الآیه. اِلَّا عَلٰی أَزْوَاجِهِمْ أَوْمَامَلَکَتْ أَیْمَانُهُمْ، قال ابن عباس: فکل فرج سواهما فهو حرام۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔ مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کیلئے عقد کر لیتا جتنے روز اسکے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔ وہ عورت اسکے اسباب کی حفاظت، اسکے کاموں کی درستگی کرتی۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بیویوں اور کنیزوں کے'' اس دن سے ان دو کے سوا تمام شرمگاہیں حرام ہو گئیں۔

۱۵۳۲۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: تمتعنا نسوة فی غزوة تبوک، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنظر الیهن وقال: من هؤلاء النسوة؟ قلنا: یارسول الله! نسوة تمتعناهن، قال: فغضب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی احمرت وجنتاه وتمعر وجهه وقام فیناخطیبا، فحمدالله واثنی علیه، ثم نهی عن المتعة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا۔ اسی درمیان سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف

۱۵۳۰۔ الجامع للترمذی، باب فی النکاح، المتعة، ۱۳۳/۱

۱۵۳۱۔ نصب الرایة للزیلعی، ۱۷۹/۳

لائے اور ان عورتوں کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اسی وقت ہمارے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ شروع کردیا اور حمد وثنا کے بعد متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۳/۵

(۱۰) حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح

۱۰۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه قال: جاء ابوبكر ثم عمر رضي الله تعالیٰ عنهما يخطبان فاطمة الى النبي صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فسكت ولم يرجع اليهما شيئا، فانطلقا الى على رضي الله تعالیٰ عنه بامر انه يطلب ذلك، قال على كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم فنبهاني لأمر كنت عنه غافلا، فقمت اجر ردائي حتى أتيت النبي صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقلت: تزوجني فاطمة، قال: عندك شيء؟ فقلت: فرسي وبدني، قال: أَمَّا فَرَسُكَ فَلَابُدَّلَكَ مِنْهَا، وَأَمَّابُدْنُكَ فَبِعْهَا، فَبِعْتُهَا بِأَرْبَعِ مِأَةٍ وَثَمَانِيْنَ دِرْهَمًا، فجئته بها فوضعتها في حجره صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال: أَيْ بِلَالُ! اِبْتَعْ بِهَا لَنَا طِيْبًا، وامرهم ان يجهزوها، فجعل لها سرير مشروط ووسادة من أُدم حشوها ليف، وقال لعلى: إِذَا أَتَتْكَ فَلَا تُحْدِثْ شَيْئًا حَتّٰى آتِيَكَ، فجاءت مع أُم أيمن حتى قعدت في جانب البيت وأنا في جانب، وجاء رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم الحديث۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے سرکار کی خدمت میں حضرت فاطمہ کے بارے میں پیغام نکاح لیکر حاضر ہوئے۔ لیکن سرکار نے دونوں حضرات کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ دونوں مواقع پر سکوت فرمایا: تو یہ دونوں حضرات حضرت علی کے پاس تشریف لائے اور اسی بابت ان سے کہا: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ان دونوں حضرات نے مجھے ایسی چیز سے باخبر کیا جسکی طرف میری کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔ لیکن ان دونوں حضرات

۱۰۳۳۔ السنن لابی داؤد، کتاب النکاح، ۲۸۹/۱

کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۵۵، ۶۸۴/۱۳ ☆ موارد الظمآن للهيثمی، ۲۲۲۵

کے کہنے پر میں بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا اور جذبات سے مغلوب بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوا کہ میری چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ میں نے عرض کیا: فاطمہ کی شادی مجھ سے فرمادیں۔ سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک اونٹ ہے۔ سرکار نے فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اونٹ کو فروخت کردو۔ چنانچہ چار سو اسی درہم میں اس کو میں نے فروخت کردیا اور ان دراہم کو لیکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا۔ حضور نے ان میں سے کچھ دراہم لئے اور حضرت بلال کو دیتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے خوشبو خرید لاؤ۔ اور صحابہ کرام کو حکم دو کہ فاطمہ کیلئے جہیز تیار کریں۔ تو سرکار کی صاجزادی کا جہیز ایک بنی ہوئی چار پائی اور تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی تیار کیا گیا پھر حضرت علی سے سرکار نے فرمایا: اس وقت تک کوئی نئی بات پیش نہ آئے جب تک میں تمہارے پاس نہ پہونچ جاؤں۔ پھر حضرت فاطمہ رخصت ہوکر حضرت ام ایمن کے ساتھ آئیں اور گھر کے ایک کنارے تشریف فرما ہوئیں۔ اور میں دوسری جانب میں مقیم ہوا کہ اتنے میں سرکار تشریف لے آئے۔ فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

(۱۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ کا نکاح

۱۵۳٤۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها ، ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تزوجها و هى بنت سبع سنين و زفت اليه وهى بنت تسع سنين و لعبها معها ، و مات عنها وهى بنت ثمانى عشرة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا تو آپ کی عمر سات سال تھی اور جب رخصت ہوئیں تو عمر نو سال تھی یہاں تک کہ آپ کے کھلونے ساتھ میں گئے تھے۔ اور جب سرکار کا وصال اقدس ہوا تو عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۱

(۱۲) لڑکا بالغ ہوجائے تو نکاح کردو

۱۵۳٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

۱۵۳٤۔ الصحيح لمسلم، باب جواز تزويج الاب البكر، ٤٥٦/١

۱۵۳٥۔ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۳۱۳۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَ اَدَبَهٗ ، فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَ لَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہوا وہ اسکا اچھا نام رکھے اور اسے اچھا ادب دے، پھر جب بالغ ہو اس کا نکاح کردے۔ اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اسکا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یونہی ہے کہ اسکا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور باپ پر گناہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اولاد پر نہ ہو جبکہ وہ مکلف ہو۔ خود حدیث میں بیان فرمایا: فاصابت اثما، اور فاصاب اثما ۔ کہ گناہ کی نسبت لڑکی اور لڑکے کی طرف بھی ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/

(۱۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کی نوے یا سو بیویاں تھیں

۱۵۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ والسَّلامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَاَةً (وَفِی رواية) بِمِاَةِ اِمْرَاَةٍ كُلُّهُنَّ تَاتِی بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا اِمْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَ تْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَاَيْمِ اللّٰهِ الَّذِی نَفْسِی مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ اَجْمَعُوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں سو عورتوں پر طواف کرونگا کہ ہر ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ پھر آپ نے ان پر طواف کیا تو صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی کامل اعضاء والا بچہ نہ پیدا ہوا۔ حضور نے فرمایا: قسم بخدا، اگر آپ انشاء اللہ کہہ لیتے تو بیویوں سے مجاہدین ہی پیدا ہوتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۰

۱۵۳۶۔

۲۔ مہر

(۱) مہر کا بیان

۱۵۳۷۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال: ماعلمت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نکح شیئا من نسائه ، و لا انکح شیئا من بناته علی أکثر من اثنتی عشرة أوقیه۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ (تقریباً پانچ سو درہم) سے زیادہ پر نکاح کیا۔ اور نہ اپنی بنات طیبات میں سے کسی کا اس سے زیادہ پر نکاح کیا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سفیان خواہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انکا مہر ایک روایت پر چار ہزار درہم تھا۔ جیسا کہ سنن ابی داوٗد میں ہے۔

۱۵۳۸۔ **عن** عروہ رضی الله تعالیٰ عنه عن ام حبیبه رضی الله تعالیٰ عنها انها کانت تحت عبید الله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وامهرها عنه اربعة آلاف ،وبعث بها الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مع شرحبیل بن حسنة ،قال ابو داؤد :وحسنة هی امه ۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلے حضرت عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ انکا وصال حبشہ میں ہوگیا۔ تو وہاں کے بادشاہ حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں چار ہزار درہم کے عوض دیدیا۔ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپکی خدمت میں بھیج دیا۔ ابوداوٗد کہتے ہیں: حسنہ حضرت شرحبیل کی

۱۵۳۷۔ السنن لابن ماجه، باب صداق النساء، ۱/۱۳۵

۱۵۳۸۔ السنن لابی داؤد، باب الصداق، ۱/۲۸۷

والدہ کا نام ہے۔

دوسری روایت میں چار ہزار دینار تھا۔ جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں روایت کرکے اسکو صحیح قرار دیا۔ اور امام ذہبی نے اسکو باقی رکھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہماری پیش کردہ حدیث کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کیونکہ یہ چار ہزار کا مہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے نہیں تھا۔ بلکہ شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تھا۔

اور حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی تھا۔ جیسا کہ مرقات، مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے۔ درہم شرعی کا وزن ۳/ماشہ ۱-۵۱ سرخ چاندی ہے۔ اور دینار ایک مثقال یعنی چار ماشہ سونا۔ یہی وزن سبعہ ہے۔ یعنی سات مثقال وزن میں برابر دس درہم کے۔ اور باعتبار قیمت ایک دینار شرعی دس درہم کا تھا۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۶

۱۰۳۹۔ **عن** أبی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها کم کان صداق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم؟ قالت : کان صداقه لأزواجه ثنتی عشرة أوقیه و نش ، قالت أتدری ، ما النش ؟ قلت: لا ، قالت : نصف أوقیة ، فتلك خمس مأة دراهم۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: سرکار کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی (پانچ سو درہم) تھا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: نش جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: نصف اوقیہ کو کہتے ہیں۔ تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۶

۱۰۳۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۲/۴۵۸

(۲) مہر سیدہ فاطمہ

١٥٤٠۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما تزوج علی فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطھا شیئا، قال: ماعندی شیٔ، قال: أَیْنَ دِرْعُکَ الْحُطِیْمَۃُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم فاطمہ کو بطور مہر کچھ ادا کرو۔ حضرت علی نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں پیش کروں۔ سرکار نے فرمایا: تمہاری وہ زرہ کیا ہوئی جو حطیمہ کی بنی ہوئی ہے۔

١٥٤١۔ **عن** رجل من أصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علیا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم لما تزوج فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أرادأن یدخل بھا فمنعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یعطیھا شیئا، فقال: یارسول اللہ! لیس لی شیٔ، فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَعْطِھَا دِرْعَکَ افأعطاھا درعہ ثم دخل بھا۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جب حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور دخول کا ارادہ کیا تو سرکار نے منع فرمایا۔ کہ پہلے بطور مہر کچھ ادا کرو۔ آپ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی زرہ دیدو! تو حضرت علی نے زرہ دی پھر دخول واقع ہوا۔

١٥٤٠۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یدخل امراتہ، ٢٨٩/١
السنن للنسائی، باب تحلۃ الخلوۃ، ٧٦/٢
السنن الکبری للبیھقی، ٢٣٤/٧ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٢٨٣/٤
دلائل النبوۃ للبیھقی، ١٦١/٣ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٢٨٣/٤
کنز العمال للمتقی، ٢٦٣٧٩، ١١٧/١٣ ☆ السنن لسعید بن منصور، ٦٠٠
١٥٤١۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یدخل امراتہ، ٢٨٩/١
السنن الکبری للبیھقی، ٢٥٢/٧ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٥٥/١١
المصنف لابن ابی شیبۃ، ١٩٩/٤ ☆

١٠٤٢ ـ **عن** نجيح رضى الله تعالىٰ عنه عن رجل سمع عليا كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم يقول : اردت ان اخطب الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابنته فقلت : والله مالى من شئ ثم ذكرت صلته وعائدته ،فخطبتها اليه ،فقال : وهل عندك شئ ،قلت : لا ،قال : وَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحَطِيْمَةُ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذا، قلت :هو عندى ،قال: أَعْطِهَا اِيَّاهَا ـ

حضرت نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بارے میں پیغام دوں ۔ لیکن خدا کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں تھا ۔ پھر مجھے حضور کی صلہ رحمی اور نوازشات یاد آئیں اور میں نے پیغام دیا تو سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے ۔ میں نے کہا نہیں ۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: تمہاری وہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تم کو فلاں دن دی تھی؟ میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہے ۔ فرمایا: وہی مہر میں ادا کردو۔

١٠٤٣ ـ **عن** على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم رضى الله تعالىٰ عنه انه خطب فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها ،فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ ، قلت : لا ، قال : فَمَافَعَلْتَ الدِّرْعَ الَّتِي سَلَّحْتُكَهَا ،يَعْنِي مِنْ مَّغَانِم بَدْرٍ ـ

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں پیغام دیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: نہیں ۔ تو سرکار نے فرمایا: تم نے اس زرہ کا کیا کیا جو میں نے تم کو غزوہ بدر کے مال غنیمت سے دی تھی ۔

١٠٤٤ ـ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

١٠٤٢ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٨٠/١

١٠٤٣ ـ السيرة الكبرى لابن اسحاق ـ

١٠٤٤ ـ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٠٤/٩ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ١٠٤٧١
كنز العمال للمتقى، ٣٢٨٩١، ٦٠٠/١١ ☆ اللالى المصنوعة للسيوطى، ٢٠٥/١
المعجم الكبير للطبرانى، ١٩٤/١٠ ☆ ميزان الاعتدال، ٥٢٨٠

وسلم: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِی اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ، رَضِیَ اللّٰه تعالیٰ عَنهُ، فَاشْهَدُوا اِنِّی قَدْ زَوَّجْتُهٗ عَلٰی اَرْبَعِ مِاَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ اِنْ رَضِیَ بِذٰلِكَ عَلِیٌّ، ثم دعا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بطبق من بسر، ثم قال: اِنْتَهِبُوْا! فانتهبنا، ودخل علی فتبسم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی وجهه، ثم قال: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِی اَنْ اُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ عَلٰی اَرْبَعِ مِاَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ، اَرَضِیْتَ بِذٰلِكَ؟ فقال: قد رضیت بذلك، یارسول الله! فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَاَعَزَّ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَیْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِیْرًا طَیِّبًا، قال انس: فوالله! لقد اخرج منهما الکثیر الطیب۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی علی ابن طالب سے کردوں۔ لہذا تم سب حضرات گواہ رہو کہ میں نے فاطمہ کو علی کے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیا اگر علی اس سے راضی ہوں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طبق کھجوریں منگائیں اور فرمایا: لوٹ لو۔ لہذا ہم سب نے وہ کھجوریں لوٹ لیں۔ اسکے بعد حضرت علی داخل ہوئے تو سرکار مسکرائے اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ میں فاطمہ کو تمہارے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیدوں، تو کیا تم اس سے راضی ہو؟ حضرت علی نے عرض کیا میں راضی ہوں یارسول اللہ! پھر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی چادر کو جمع فرمائے، تمہارے خاندان کو عزت دے، تم میں برکت رکھے، اورتم سے خیر کثیر کو عالم میں پھیلائے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: قسم خدا کی! سرکار کی یہ دعا ایسی دعا قبول ہوئی کہ دونوں پاک ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر کو عالم میں خوب خوب عام فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مہر اقدس سیدۃ النساء بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وسلم میں روایات بظاہر مختلف ہیں، مگر بتوفیق اللہ تعالیٰ ان سب میں تطبیق بروجہ نفیس و دقیق حاصل ہے۔

١٥٤٤۔ تنزیه الشریعة لابن عراق، ٤١٠/١ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ١٢٦/٤
الموضوعات لابن الجوزی، ٤١٥/١ ☆ الفوائد المجموعة، ٣٩٠

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں روایات مستندہ معتد بہا تین ہیں۔

(۱) یہ کہ مہر مبارک درم و دینار نہ تھے بلکہ ایک زرہ کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمائی تھی۔ وہی مہر میں دی گئی۔

(۲) یہ کہ چار سو اسی درہم تھے۔

(۳) یہ کہ چار سو مثقال چاندی۔

انکے علاوہ جو اقاویل مجہولہ ہیں کہ پانسو درم مہر تھا۔ یا چالیس مثقال سونا۔ سب بے اصل ہیں۔

اب بتوفیقہ تعالیٰ توفیق سنئے!

پہلی دو روایتوں میں وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ مہر میں زرہ دی کہ چار سو اسی کو بکی۔ اب چاہے زرہ کہیئے خواہ اتنے درم۔ حافظ محب الدین احمد بن عبد اللہ طبری نے دونوں روایات میں اسی طرح توفیق کی۔ اور روایت ثالثہ سے انکی توفیق یوں ہے کہ حدیث زرہ کو ہمارے علمائے کرام نے مہر معجل پر محمول فرمایا جو وقت زفاف اقدس ادا کیا۔ ملا علی قاری اور محقق علی الاطلاق نے اسی کو بیان فرمایا۔ کہ اہل عرب کی عادت یہ ہی تھی کہ دخول سے قبل، کچھ مہر ضرور ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایسی ہی روایت کی بنیاد پر بعض ائمہ کرام کا مسلک یہی ہے کہ مہر معجل ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

* * *

۳۔ حسن معاشرت

(۱) عورتوں سے حسن سلوک

١٠٤٥ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

١٠٤٦ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ ۔

١٠٤٥ـ الجامع للترمذی، باب حق المرأة علی الزوج ١٣٨/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥٠/٢ ☆ السنن للدارمی، ٢٢٣/٢
المستدرك للحاكم ٣/١ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ٢١٨/١
موارد الظمآن للهيثمی، ١٣١١، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٠٣/٥
المطالب العالية لابن حجر، ٢٥٤١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٤١١/٣
حلية الاولياء لابی نعيم، ٢٤٨/٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٥٨/١٠
مشكوة المصابيح للتبريزی، ٣٢٦٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٣٥٥/٥
المغنی للعراقی، ٤٥/٢ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ٢٠٠/١
السلسلة الصحيحة للالبانی، ٧٥١ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ١٣٠/٢
عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ٦٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٧٤/٢
التمهيد لابن عبد البر، ٢٣٧/٩ ٧ ☆ كنز العمال للمتقی، ٥١٢٠
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ٦٧/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٨٨/١
١٠٤٦ـ السنن لابن ماجه، باب حسن معاشرة النساء ١٤٣/١
السنن للدارمی، ١٥٩/٢ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٤٦٨/٧
موارد الظمآن للهيثمی، ١٣١٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ٣٠٣/٤
المعجم الكبير للطبرانی، ٣٦٣/١٩ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ٢١١/٣
السلسلة الصحيحة للالبانی، ٤٦٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٣٥٥/٥
الطبقات الكبری لابن سعد، ١٤١/٨ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤٩٤١، ٣٧١/١٦
الطبقات الكبری لابن سعد، ١٤١/٨ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٢٣٥٢
حلية الاولياء لابی نعيم، ١٣٨/٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢٥٠/١

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کیلئے بہتر سلوک کرے۔ اور میں اپنے اہل پر تم میں بہتر ہوں۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض وبما انفقوا من اموالھم ، یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ کہ اگر کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ مرد کو سجدہ کرے۔ مگر عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ انکے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بدخوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن چیزوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کے حق ان پر مقرر فرمائے انکے حق بھی مردوں پر مقرر فرمائے۔ ولھن مثل الذی علیھن بالعروف ، از آنجملہ کھلانے پہنانے وغیرہما امور اختیاریہ میں چند بیویوں کو برابر رکھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فرق کریگا قیامت کے دن ایک طرف جھکا اٹھیگا۔ فتاوی رضویہ ٥/١٧٥

(٢) عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو

١٠٤٧۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ، لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلیٰ طَرِيْقَةٍ، فَاِنْ اسْتَمْتَعْتَ اِسْتَمْتَعْتَ بِھَا ، وَبِھَا عِوَجٌ ، وَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِيْمُھَا كَسَرْتَھَا ، وَكَسْرُھَا طَلَاقُھَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ ہرگز کسی طرح میرے لئے سیدھی نہ ہوگی ، اگر تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے تو نفع حاصل کرلے۔ اور اگر سیدھی کرنے کی کوشش کی تو تو اسکو (سیدھا نہیں کرسکے گا بلکہ) توڑ دیگا۔ اور اسکو توڑنا طلاق دینا ہے۔

١٠٤٧۔ الصحیح لمسلم ، باب الوصیۃ بالنساء ١/٤٧٥

اتحاف السادۃ للزبیدی ، ٥/٣٦٠ ☆ المسند للحمیدی ، ١١٦٨

جمع الجوامع للسیوطی ، ٧٨٧٤ ☆ [illegible]

(۳) عورتوں کو نہ ستاؤ

۱۰۴۸۔ **عن** أیاس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ، لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ۔

حضرت ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا۔ وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں۔ وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۹

(۴) میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے

۱۰۴۹۔ **عن** محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأَةِ لَشُعْبَةً مَا هِيَ لِشَيْءٍ۔

حضرت محمد بن عبد اللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میاں بیوی کے درمیان اتنی محبت ہوتی ہے جو دوسرے کسی سے نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۵

(۵) عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے

۱۰۵۰۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے نہیں جس نے کسی عورت کو اسکے شوہر سے بگاڑا۔ اور

۱۰۴۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۶۶/۴ ☆ المستدرک للحاکم ۶۱/۴
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۴۷/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۴۵۳، ۲۷۸/۱۶
۱۰۵۰۔ السنن لابی داؤد، باب من خبب امرأة، ۲۹۶/۱
المستدرک للحاکم ۲۰۶/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۸۱/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۳۲/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷/۲
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۹۹۴، ۴۰۶/۱۱ ☆

جس نے کسی غلام کو اسکے آقا سے بگاڑا۔

(٦) دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ہے

١٥٥١ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَىٰ إِحْدٰهُمَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور پھر وہ ایک طرف جھکا رہے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک طرف جھکا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۷۵

(٧) ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا

١٥٥٢ ـ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضی الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال لها: إِنِّي لَا أَنْقُصُكِ شَيْئًا مِمَّا أَعْطَيْتُ فُلَانَةَ، رَحَيَيْنِ وَجَرَّتَيْنِ وَمِرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيفٌ، إِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي ۔

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے ازواج مطہرات میں سے فلاں کو جو چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے تمہارے لئے کوئی چیز کم نہیں کرونگا۔ دو چکیاں، دو مٹکے، ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی۔ اگر سات دن تمہارے یہاں قیام کروں گا تو سات دن باقی ازواج کیلئے۔

جد الممتار ۲/۴۵۰

١٥٥١ ـ السنن لابی داؤد، باب القسم بین النساء، ٢٩٠/١
الدر المنثور للسیوطی، ٢٣٣/٢ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٣٨٢/٢
التفسیر للطبری، ٢٥٣/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٨١٩، ٣٤١/١٦

١٥٥٢ ـ المسند لأحمد بن حنبل، ٢٩٢/٦ ☆ المستدرک للحاکم ١٧٩/٢
التمهید لابن عبد البر، ١٨٨/٣ ☆ موارد الظمآن للهیثمی، ١٢٨٢
ارواء الغلیل للالبانی، ٨٣/٧ ☆

۴۔ شوہر کے حقوق

(۱) بیوی پر شوہر کا حق

١٥٥٣ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقالت: يا رسول الله! اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة؟ قال: لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةُ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے؟ فرمایا: اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے، اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھی ہے۔

١٥٥٤ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَوْ كُنْتُ آمِرٌ أحَدًا أنْ يَّسْجُدَ لِأحَدٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ

٥٥٣ـ المستدرك للحاكم، ١٨٩/٢ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ١٥٢/٢
الترغيب و الترهيب للمنذری، ٥٤/٣ ☆ دلائل النبوة لابی نعيم، ١٣٥
١٥٥٤ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة ١٣٨/١
السنن لابی داؤد، باب حق الزوج علی المرأة، ٢٩١/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨١/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ١٨٧/٢
كنز العمال للمتقی، ٤٤٧٧٣، ٣٣٢/١٦ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٢٩١/٧
ارواء الغليل للالبانی، ٥٤/٧ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٣٧/٥
الدر المنثور للسيوطی، ١٥٤/٢ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٥٥/٣
دلائل النبوة لابی نعيم، ١٣٦ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ٣٠٦/٤
التفسير لابن كثير، ٢٥٧/٢ ☆ المغنی لعراقی، ٥٩/٢
البداية و النهاية لابن كثير، ١٥٧/٦ ☆ المغنی للعراقی، ٥٩/٢
علل الحديث لابن ابی حاتم، ٢٢٥٠ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٢٢٨/٢
☆ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے

اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ ١٢ام

١٠٥٥۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حائطا، فجاء بعیر فسجدلہ، فقالوا: ھذہ بھیمۃ لا تعقل سجدت لک ونحن نعقل، فنحن أحق أن نسجدلک، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَایَصْلَحُ لِبَشَرٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِبَشَرٍ، لَوْ صَلَحَ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا لِمَالَہٗ مِنَ الْحَقِّ عَلَیْھَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ ایک اونٹ نے حاضر ہوکر حضور کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یہ بے عقل چوپایہ ہے۔ اس نے حضور کو سجدہ کیا، ہم تو عقل رکھتے ہیں تو ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے، ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا: کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

١٠٥٦۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان اھل بیت من الانصار لھم جمل یسنون علیہ، وان الجمل استصعب علیھم فمنعھم ظھرہ، وان الانصار جاء وا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالوا: انہ کان لنا جمل نسنی علیہ وأنہ استصعب علینا ومنعنا ظھرہ، وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لأصحابہ، قوموا، فقاموا فدخل الحائط والجمل فی ناحیۃ، فمشی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نحوہ فقالت الانصار: یا نبی اللہ! انہ قد صار مثل الکلب الکلب، وانا نخاف علیک صولتہ، فقال: لیس علی منہ بأس، فلما نظر الجمل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقبل نحوہ حتی خر ساجدا بین یدیہ، فأخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنا صیتہ اذل

١٠٥٥۔ كنز العمال للمتقى، ٤٤٧٧٧، ٣٢٣/١٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/٩
الدر المنثور للسيوطى، ١٠٤/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٠٦/٢
امام سیوطی نے مناہل الصفا میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا۔

١٠٥٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٥٩/٣ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٥٥/٣
امام منذری نے اس حدیث کی سند کو جید کہا اور اسکے راوی مشاہیر ثقہ ہیں۔

ماکانت قط حتی أدخله في العمل ،فقال له أصحابه : یارسول الله !هذه بهيمة لاتعقل تسجدلك ونحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك ؟ فقال :لَایَصْلَحُ لِبَشَرٍ أنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوْ صَلَحَ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظْمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ! لَوْ كَانَ مِنْ قَدَمِهٖ اِلٰى مَفْرَقِ رَأسِهٖ قُرْحَةٌ تَنْبَجِسُ بِالْقَيْحِ وَالصَّدِيْدِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْهُ لِلَحَسَتِهٖ مَاأدَّتْ حَقَّهٗ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ لوگ کھیتی کیلئے پانی لاد کر لاتے تھے۔ ایک دن وہ اونٹ قابو سے باہر ہو گیا اور پیٹھ پر بوجھ نہیں لادنے دیا۔ انصاری قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لاد کر لاتے تھے لیکن اب وہ ہمارے قابو سے باہر ہے۔ اور ہماری کھیتیاں اور کھجور کی فصلیں قحط کا شکار ہیں۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو چل کر دیکھیں حضور باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اونٹ ایک طرف کھڑا ہے۔ حضور اسکی طرف تشریف لے گئے۔ انصاری بولے: یارسول اللہ! یہ بورائے ہوئے کتے کی طرح ہو رہا ہے۔ ہمیں خوف ہے کہ کہیں حضور پر حملہ کر دے۔ فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔ جب اونٹ نے حضور کو دیکھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سجدہ میں گر پڑا حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی تو وہ ایسا تابع ہو گیا کبھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضور نے اسکو کام پر لگا دیا۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بے عقل جانور آپکو سجدہ کرتا ہے ہم تو ذی عقل ہیں۔ لہذا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: کسی انسان کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔ اگر کسی انسان کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ شوہر کا بیوی پر نہایت حق عظیم ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر شوہر کے قدم سے سر تک زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہتا ہو۔ پھر وہ اسکو چاٹ کر صاف کرے جب بھی شوہر کے حق سے سبکدوش نہ ہو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۸

۱۵۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حائطا للأنصار ومعه أبو بكر و عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى رجال من الأنصار ، وفى الحائط غنم فسجد ن له فقال أبو بكر : يا رسول الله! كنا نحن احق بالسجود دلك من هذه الغنم ، قال: اِنَّهٗ لَا يَنۢبَغِى فِى اُمَّتِى أنْ يَسْجُدَ أحَدٌ لِاَحَدٍ ، وَلَوْ كَانَ يَنۢبَغِى أنْ يَّسْجُدَ أحَدٌ لِاَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے۔ صدیق وفاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے۔ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے حضور کو سجدہ کیا۔ صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔ اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔

۱۵۵۸۔ **عن** عبد الله بن أبى أوفى رضى الله تعالىٰ عنه قال: بينما نحن قعود مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ أتاه آت فقال: يارسول الله ! ناضح آل فلان قد ابق عليهم ، فنهض رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم (فذكر القصة وفيه سجود البعير له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم)فقال اصحابه: يا رسول الله! بهيمة من البهائم تسجد لك لتعظيم حقك ، فنحن احق ان نسجد لك ، قال: لا ، لَوْ كُنْتُ آمِرَ أحَدًا مِنْ اُمَّتِى أنْ يَّسْجُدَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَأَمَرْتُ النِّسَآءَ أنْ يَّسْجُدْنَ لِأزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے، کسی نے آکر عرض کی: فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہوگیا۔ حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں،

۱۵۵۷۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ☆ ۱۳۶
ملا علی قاری اور علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اس کی سند کو صحیح کہا

۱۵۵۸۔ دلائل النبوہ للبیہقی، ۲۹/۶ ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱۳۷

حضور تشریف لے گئے۔ اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اسکا سجدہ میں گرنا ہم نے دیکھا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کیلئے حضور کو سجدہ کرے، ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہیں، اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

۱۰۵۹۔ **عن** یعلی بن مرة الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما فجاء بعیر یرغو حتی سجد لہ، فقال المسلمون: نحن احق أن نسجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: لَوْ کُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ یَّسْجُدَ لِغَیْرِ اللّٰہِ تَعَالیٰ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا۔

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لئے جاتے تھے۔ ایک اونٹ بولتا ہوا آیا اور قریب آکر سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۰۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی نفر من المہاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد لہ، فقال اصحابہ: یا رسول اللہ! تسجد لک البہائم والشجر فنحن احق ان نسجد لک، فقال: أُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَأَکْرِمُوْا أَخَاکُمْ، وَلَوْ کُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ یَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرماتھے۔ ایک اونٹ نے آکر سجدہ کیا۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو ہم تو زیادہ

۱۰۵۹۔ السنن لابن ماجہ، باب حق الزوج علی المراۃ، ۱۳۳/۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۵۶/۳ ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۲۷۳
مطالع المسرات میں کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
۱۰۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۱۰/۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۲۷۰ ☆ البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر، ۱۵۷/۶

مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم۔ اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۱۔ **عن** ثعلبة بن أبی مالك رضی الله تعالی عنه قال: اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیه فادخله فی مربد ، فجاء لما یحمل فلم یقدر احد ان یدخل علیه الا تخبطه ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر له ذلك، فقال:افتحو ا عنه ! فقالوا: انا نخشی علیك یا رسول الله ! قال: افتحوا عنه ! ففتحوا ، فلما رأه الجمل خر ساجدا، فسبح القوم وقالوا: یارسول الله ! کنا احق بالسجو د من هٰذه البهیمة ، قال: لَوْ یَنْبَغِی لِشَیْءٍ مِّنَ الْخَلْقِ أنْ یَّسْجُدَ لِشَیْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ یَنْبَغِی لِلْمَرْأةِ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ثعلبہ ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ میں سے کسی نے ایک اونٹ آب کشی کو خرید ا اور سار میں کر دیا۔ جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں حال معروض ہوا ارشاد ہوا: دروازہ کھولو عرض کی: حضور اندیشہ ہے، فرمایا: کھولو، کھولدیا گیا۔ اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑی تھی کہ حضور کیلئے سجدہ میں گرا۔ حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں۔ فرمایا: اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کیلئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہیئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۲۔ **عن** غیلان بن سلمة الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بعض اسفاره فرأینا عجبا من ذلك ، ثم مضینا فنزلنا منزلا ، فجاء رجل فقال : یا رسول الله ! انه کان لی حائط فیه عیشی و عیش عیالی ،و لی فیه ناضحان ، فاغتلما علی فمنعا نی انفسهما ، و حائطی و ما فیه ، لا یقدر أحد أن یدنو منهما ، فنهض نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باصحابه حتی أتی الحائط فقال : لصاحبه: افتح!فقال : یا نبی الله !امرهما اعظم من ذلك ، قال : اِفتح! فلما حرك الباب اقبلا ، لهما جلبة کخفیف الریح، فلما انفرج

۱۵۶۱۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۷۲ ☆

۱۵۶۲۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۳۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۳۹، ۱۲/۳۷۴

الباب و نظرا الی نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم برکا ، ثم سجدا فاخذ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم برأسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال : استعملهما و احسن علفهما ، فقال القوم : یا نبی اللہ! تسجد لك البهائم فما للہ عندنا بك احسن من هذا حین هدانا اللہ من الضلالة و استنقذنا بك من المهالك ، افلا تاذن لنا فی السجود لك ؟ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ السُّجُوْدَ لَیْسَ اِلَّالِلْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ، وَ لَوْ اَنِّی آمُرُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِالسُّجُوْدِ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے۔ ہم نے ایک عجب دیکھا۔ ایک منزل میں اترے۔ وہاں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یا نبی اللہ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دو شتر آبکش تھے۔ دونوں مست ہو گئے ہیں۔ نہ اپنے پاس آنے دیں، نہ باغ میں قدم رکھنے دیں۔ کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابۂ کرام اٹھکر اس باغ کو گئے۔ فرمایا: کھول دے عرض کی: یا نبی اللہ! ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے۔ فرمایا: کھول! دروازے کو جنبش ہوئی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوئے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ فوراً سجدہ میں گر پڑے۔ حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کر دئے۔ اور فرمایا: ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے، حاضرین نے عرض کی: یا نبی اللہ! چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے۔ اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا و آخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سجدہ میرے لئے نہیں۔ وہ تو اسی زندہ کیلئے ہے جو کبھی نہ مرے گا۔ میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔

١٥٦٣ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان رجلا من الانصار کان

١٥٦٢ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ١١/٢٨٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٩/٥
البدایة والنهایة لابن کثیر، ٦/١٥٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٧٩٥، ١٦/٣٣٦
مجمع بحرین میں کہا: اس حدیث کے جملہ رجال ثقہ ہیں۔

له فحلان ، فاغتلما فأدخلهما حائطا فسد عليهما الباب ، ثم جاء الى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فأراد أن يدعو له، والنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد ومعه نفر من الأنصار ، فقال: يانبي الله ! انى جئت فى حاجة ، وإن فحلين لى اغتلما، وإنى أدخلتهما حائطا وسددت الباب عليهما، فأحب أن تدعولىَ أن يسخر همٰا الله لى ، فقال لاصحابه : قوموا معنا ! فذهب حتى أتى الباب فقال: افتح ! فاشفق الرجل على النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فقال: افتح ، ففتح الباب، فاذا أحد الفحلين قريب من الباب ، فلما رأى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجدله ، فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ائتنى بشئ أشدبه رأسه وامكنك منه ، فجاء بحطام فشد به رأسه وامكنه منه ، ثم مشى الى أقصى الحائط الى الفحل الآخر ، فلما رأه وقع له ساجدا، فقال لرجل: ائتنى بشىء أشد به رأسه ، فشد رأسه وامكنه منه ، فقال: اذهب فانهما لا يعصيا نك ، فلما رأى أصحاب النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك ، قالوا: يا رسول الله ! هذين فحلين لا يعقلان سجدا لك ، أفلا نسجد لك ؟ قال: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے دو اونٹ مست ہوگئے ، انہوں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے حاضر آئے۔ حضور اسوقت چند انصار کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ عرض کیا: یا نبی اللہ! میں ایک ضرورت کے تحت حاضر آیا ہوں۔ میرے دو اونٹ مست ہوگئے ہیں۔ میں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انکو میرے تابع بنادے۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! حضور دروازے کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: دروازہ کھولو! وہ صاحب حضور کے بارے میں ڈرے کہ کہیں کوئی تکلیف پہونچائیں۔ فرمایا: کھولو! دروازہ کھول دیا گیا۔ دیکھا کہ ایک اونٹ تو دروازہ کے قریب ہی موجود ہے۔ جب اس نے حضور کو دیکھا تو فوراً سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور تمہارے قبضہ میں دیدوں۔ لہذا ایک مہار لائی گئی، حضور نے اسکا سر باندھا اور حوالہ کردیا۔ پھر باغ کے دوسرے کنارے پر دوسرا ملا اس نے بھی ایسا کیا۔ حضور نے اسکے لئے بھی ایسا ہی کیا اور مالک کے حوالہ کردیا۔ پھر ان سے

فرمایا: تمہاری تابعداری میں رہیں گے اور بے قابو نہیں ہونگے۔ صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دونوں بے عقل اونٹ آپکو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اجازت نہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں؟ فرمایا: میں کسی کو کسی کے سجدہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی مخلوق کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں پہلی حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے۔ وہ سفر کا واقعہ تھا۔ اور یہاں انکے مالک انصاری خود دعا کرانے آئے۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ جدا واقعہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۹

١٥٦٤ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: خرجت مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى سفر وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا أراد البراز تباعد حتى لا يراه أحد، فنزلنا منزلا بفلات من الأرض ليس فيها علم ولا شجر، فقال لى: يا جابر! خذ الأداوة وانطلق بنا! فملأت الأداوة ماء، فانطلقنا فمشينا حتى لانكاد نرى، فاذا شجرتان بينهما أربعةأذرع، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يا جابر! انطلق، فقل لهذه الشجرة! يقول لك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم: ألحقى بصاحبتك حتى اجلس خلفكما، ففعلت، فرجعت حتى لحقت بصاحبتها، فجلس خلفهما حتى قضى حاجته ثم رجعنافركبنا رواحلنا فسرنا كانماعلينا الطيرظلنا، فاذا نحن بامرأة قد عرضت لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم معها صبى تحمله، فقالت: يا رسول الله! ان ابنى هذا يا خذ ه الشيطان كل يوم ثلاث مرات لايدعه، فوقف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فتناوله، فجعله بينه و بين مقدمة الرحل، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اخسأعدو الله! انا رسول الله، فاعاد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك ثلث مرات، ثم ناولها اياه، فلما رجعنا فكنا بذلك الماء عرضت لنا المرأة معها كبشان تقودهما و الصبى تحمله، فقالت: يا

١٥٦٤ـ دلائل النبوة للبيهقى، ٦/١٨ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ٣/٥٥٣
السنن للدارمى، ١/١١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٩/٧
التمهيد لابن عبدالبر، ١/٢٢٤ ☆

رسول الله ! أقبل منی هدیتی ! فوالذی بعثك بالحق ان عاد الیه ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : خذوا أحدهما منها وردوا الآخر ۔ ثم سرنا و رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بیننا فجاء جمل ناداً ، فلما کان بین السماطین خر ساجدا، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایها الناس ! من صاحب هذا الجمل فقال فتیة من الأنصار : هو لنا یا رسول الله ! قال؛ فماشانه ؟ قال : ما سنونا علیه منذ عشرین سنة ، فلما کبرت سنة وکان علیه شحمة واردنا نحره لنقسمه بیننا غلمنا فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: تبیعونه ؟ قالوا:یا رسول الله ! هو لك ، قال فأحسنو ا الیه حتی یاتیه اجله ، قالوا یا رسول الله !نحن احق ان نسجد لك من البهائم ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا یَنۡبَغِی لِبَشَرٍ اَنۡ یَّسۡجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوۡ کَانَ ذٰلِكَ کَانَتِ النِّسَآءُ لِاَزۡوَاجِهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ رفع حاجت کیلئے دور لوگوں کی نگاہوں سے غائب تشریف فرما ہوتے۔ ہم نے ایک میدان میں قیام کیا۔ جہاں نہ کوئی ٹیلہ تھا اور نہ درخت، مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لیکر ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ پانی سے بھرا۔ پھر لوگوں کی نگاہوں سے دور چلے گئے۔ وہاں دو پیڑ چار گز کے فاصلہ پر تھے۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! اس پیڑ سے کہدے کہ دوسرے سے مل جا۔ فوراً مل گئے۔ بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ پھر سوار ہوئے۔ گویا ہمارے سروں پر پرندہ سایہ کئے ہیں۔ راہ میں ایک عورت ایک اپنا بچہ لئے ہوئے ملی عرض کی: یارسول اللہ! اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دبا تا ہے۔ بچہ اس سے لیکر تین بار فرمایا: دور ہوا ے خدا کے دشمن! میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر بچہ اسکی ماں کو دیدیا۔ جب ہم پلٹتے ہوئے اس منزل میں پہونچے۔ وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دنبے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ ہدیہ قبول فرمالیں۔ قسم اسکی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچہ کو خلل نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا: ایک دنبہ لے لو اور ایک پھیر دو۔ پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے۔ ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا۔ جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا مالک حاضر ہو۔ کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے۔ بولے یارسول اللہ! یہ ہمارا ہے۔ فرمایا: اس کا کیا

قصہ ہے۔؟ عرض کی: بیس برس سے اس پر ہم نے آبکشی نہ کی۔ یہ فربہ چربی دار ہے۔ اب چاہا کہ اسے حلال کر کے بانٹ لیں۔ یہ ہم سے چھوٹ آیا۔ فرمایا: یہ ہمارے ہاتھ فروخت کردو۔ عرض کی: بلکہ یا رسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے۔ فرمایا: میرا ہے تو مرتے دم تک اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ دیکھکر مسلمانوں نے عرض کی؛ یا رسول اللہ! چوپایوں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں۔ ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔

١٥٦٥ ـ **عن** بريدة بن حصيب رضى الله تعالى عنه قال : جاء اعرابى الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: يا رسول الله ! قد اسلمت فارنى شئيا ازدادبه يقينا ، فقال : مالذى تريد قال ادع تلك الشجرة ان تاتيك قال: اذهب فاذعها فاتاها الاعرابى فقال : أجيبى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمالت على جانب من جوانبها فقطعت عروقها ، ثم مالت على الجانب الآخر فقطعت عروقها حتى اتت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت : السلام عليك يا رسول الله ! فقال الأعرابى : حسبى حسبى فقال لها النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : إرجعى فرجعت فجلست على عروقها اوفروعها ، فقال الأعرابى إئذن لى يا رسول الله ان اقبل رأسك و رجليك ، ففعل ثم قال إئذن لى أن أسجد لك ! قال لَا يَسْجُدُ اَحَدٌ لِاَحَدٍ ، وَلَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِعَظْمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا ـ

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے۔ فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ عرض کی: حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو۔ فرمایا: جا بلا، وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر چلا۔ اور حضور میں حاضر ہو کر صاف زبان سے کہا: سلام حضور پر اے اللہ کے رسول! اعرابی نے کہا: مجھے کافی ہے، مجھے کافی

١٥٦٥ ـ دلائل النبوة لابى نعيم، ٢٨١ ☆ المستدرك للحاكم، ١٧٢/٤
مجمع الزوائد للهيثمى، ٩/٧ ☆
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ ☆

ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا: پلٹ جا، فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا۔ اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پاؤں مبارک کو بوسہ دوں۔ حضور نے اجازت دی۔ پھر عرض کی: اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں۔ فرمایا: مجھے سجدہ نہ کرنا۔ مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے۔ میں کسی کیلئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کیلئے اسے سجدہ کرے۔

١٥٦٦۔ **عن** عبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالی عنه قال : لما قدم معاذ رضی الله تعالیٰ عنه من الشام سجدللنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال: مَا هٰذَا يَامُعَاذُ ؟ قال : أتيت الشام فوافقتهم يسجدون لاسافقتهم و بطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلك بك ، فقال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم : فَلَا تَفْعَلُوْا ، فَاِنِّی لَوْ كُنْتَ آمِرَ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَاَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْاَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا ، وَلَوْ سَالَهَا نَفْسَهَا وَ هِیَ عَلٰی قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کی: میں ملک شام کو گیا تو وہاں نصاریٰ کو دیکھا کہ اپنے پادریوں سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہ کرو۔ میں اگر سجدۂ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عورت اپنے رب کے حق سے سبکدوش اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر عورت کو بلائے اور وہ کجاوے پر ہو تب بھی منع نہ کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اسکی سند میں کوئی ضعف نہیں۔ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور امام منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔ فتاوی رضویہ دوم ۲۲۰/۹

١٥٦٦۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المراة ١٣٣/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٨١/٤

۱۵۶۷۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنه قال : انه اتی الشام فرأی النصاری یسجدو ن لاساقفتهم و قسیسیهم و بطارقتهم ، و رأی الیهود یسجدون لاحبارهم و رهبانهم و ربانیهم و علمائهم و فقهائهم ، فقال : لای شئ تفعلون هذا ؟ قالوا : هذه تحیة الانبیاء علیه الصلوٰة و السلام ، قلت ، فنحن احق ان نصنع بنبینا ، فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّهُمْ كَذَبُوْا عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ كَمَا حَرَّفُوْا كِتَابَهُمْ ، لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظْمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا ، وَ لَا تَجِدُ اِمْرَاَةٌ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام کو گئے تو دیکھا نصاری اپنے پادریوں، فقیروں، کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو، ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو؟ بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے۔ حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا: تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں۔ جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا۔ کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پا سکتی جب تک اپنے شوہر کا حکم نہ بجالائے خواہ شوہر اسکو پالان پر ہی کیوں نہ بلائے۔ ۱۲م

۱۵۶۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه انه لما رجع من الیمن قال: یارسول اللہ ! رأیت رجالا بالیمن یسجد بعضهم لبعضهم ، افلا نسجد لك ؟ قال: لَوْ كُنْتُ آمِرُ بَشَرًا يَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب یمن سے واپس

۱۵۶۷۔ المستدرك للحاکم، ۱۷۲/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵٦/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵٤/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/٤
شرح السنة للبغوی، ۱۵۸/۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۵/۳
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۰۳/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۳/۲
حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔
۱۵۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۵/۲۰

آئے۔ عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں۔ فرمایا: اگر میں کسی بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ اسکے سب راوی رجال بخاری و مسلم ہیں۔ اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں۔ اول بار شام میں یہود و نصاری کو دیکھ کر آئے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے۔ اب اپنے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا۔ یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اس پر تھا۔ نہی کے ارشاد کو محتمل سمجھا اور بسبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں۔ صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمادی گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ دوم ۹/۲۲۱

١٥٦٩ـ عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنه قال: اتیت الحیرة فرأیتهم یسجد ون لمر زبان لهم، فقلت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم احق ان یسجد له، قال: فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقلت: انی اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم، فانت یا رسول اللہ ! احق ان نسجد لك، قال: ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد له، قال: قلت: لا، قال: فَلَا تَفْعَلُوْا، لَوْ کُنْتُ آمُرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ یَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَیْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا۔ وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہریار کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں۔ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ حال و خیال عرض کیا: فرمایا: بھلا تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا سجدہ کروگے۔ میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: تو نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدہ کا حکم فرماتا۔ اس حق کے

١٥٦٩ـ السنن لابی داؤد، باب فی حق الزوج، ٢٩١/١
السنن الکبری للبیهقی، ٢٩١/٧ ☆ المستدرك للحاکم ١٨٧/٢

سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکا ان پر رکھا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوداؤد نے سکوتا اس حدیث کو حسن بتایا۔ حاکم نے تصریحا کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ کما فی الاتحاف۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۰۔ **عن** سراقة بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دنیا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۷۱۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ إِنْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَىٰ ظَهْرِ قَتَبٍ أَنْ لَا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا، وَمِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ أَنْ لَا تَصُومَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا، وَلَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ، وَمَلَائِكَةُ الْأَرْضِ وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ

۱۵۷۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۷/۱۲۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۱
مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۳۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۴۷۷۶، ۱۶/۳۳۳
السنن الكبرى للبيهقی، ۷/۲۹۱ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۷/۵۴
الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۵۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/۵۵
۱۵۷۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة، ۱/۱۳۸
۱۵۷۲۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۵۷ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۵۲
المطالب العالية لابن حجر، ۱۶۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۴۸۰۸، ۱۶/۳۳۹

حَتّٰی تَرْجِعَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے قربت چاہے تو یہ منع نہ کرے۔ اور شوہر کا حق بیوی پر یہ بھی ہے کہ نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ اگر روزہ رکھا تو بھوکی اور پیاسی رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکا روزہ قبول نہ ہوگا۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالے کہ اگر ایسا کیا تو اس پر آسمان وزمین کے فرشتے اور رحمت و عذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔ میں زن بے شوہر ہوں اسکی ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ بیٹھی رہوں۔ یہ سنکر سرکار نے مندرجہ بالا فرمان ذی شان سنایا۔ یہ سنکر ان بی بی نے کہا: بلا شبہ اب میں کبھی شادی کا نام نہ لونگی۔

فتاوی رضویہ ۵۸۴/۵

۱۵۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت: یا رسول الله! انا فلانة بنت فلان، قال: قد عرفتك فما حاجتك، قالت: حاجتی الی ابن عمی فلان العابد، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قد عرفته، قالت: یخطبنی فاخبرنی ما حق الزوج علی الزوجة؟ فان كان شيئا اطیقه تزوجته وان لم اطق لا اتزوج۔ قال: مِنْ حَقِّهِ لَوْ سَالَ مَنْخَرَاهُ دَمًا أَوْ قَيْحًا فَلَحِسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتْ حَقَّهٗ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِی لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا۔ اذا سمعت هذا فقالت: والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقیت الدنیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور اکرم صلی

۱۵۷۳۔ المسند للحاکم، ۱۸۹/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۵۴/۳ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں بنت فلاں ہوں۔ سرکار نے فرمایا: میں نے تم کو پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے چچازاد بھائی سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: اس نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے، تو آپ مجھے شوہر کے حقوق سے باخبر فرمائیں۔ اگر وہ میرے قابو کی چیز ہیں تو میں اس سے شادی کرلونگی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر اسکے دونوں نتھنے خون اور پیپ سے بہ رہے ہوں اور بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اگر کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ کہ مرد جب بھی باہر سے اسکے سامنے آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ خداوند قدوس نے مرد کو فضیلت ہی اس طرح کی دی ہے۔ یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپکو مبعوث فرمایا۔ رہتی دنیا تک میں نکاح کا نام نہ لونگی۔

١٥٧٤۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه و سلم با بنة له فقال: یا رسول اللہ! هذه ابنتی قد ابت ان تزوج فقال لها النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم: أَطِیْعِی اَبَاكِ۔ فقالت: والذی بعثك بالحق لا أتزوج حتی تخبرنی ما حق الزوج علی الزوجة؟ قال: حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰی زَوْجَتِهٖ لَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ فَلَحِسَتْهَا، أَوِ انْتَثَرَ مَنْخَرَاهُ صَدِیْدًا أَوْ دَمًا ثُمَّ ابْتَلَعَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهٗ، قالت: و الذی بعثك بالحق لا اتزوج ابدا، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لَا تَنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا بِاِذْنِهِنَّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کو لیکر بارگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد محترم کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس پروردگار عالم کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں اس وقت تک نکاح نہ کرونگی جب تک حضور یہ نہ بیان فرمادیں۔ کہ شوہر کا

١٥٧٤۔ المستدرك للحاكم، ٢٠٥/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٩١/٧

الترغیب والترهیب للمنذری، ٥٣/٣ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٥٤/٢

حق عورت پر کیا ہے۔ فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے کوئی پھوڑا ہو اور عورت اسکو چاٹ کر صاف کر لے، یا اسکے نتھنوں سے خون یا پیپ نکلے اور عورت اس کو نگل لے۔ تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح انکی مرضی کے بغیر نہ کرو۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حافظ زکی الملت والدین کا قول ہے: اس حدیث کی سند جید اور اسکے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔ سبحان اللہ، اس حدیث جلیل کو دیکھئے! دختر نا کتخدا کو نکاح سے انکار، باپ کو اصرار، باپ حضور کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں، صاحبزادی عین دربار اقدس میں قسم کھاتی ہیں کبھی نکاح نہ کرونگی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ اس انکار کرنے والی پر ناراض ہوتے ہیں اور نہ اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اولیاء کو ہدایت کرتے ہیں، جب تک انکی مرضی نہ ہو انکا نکاح نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۸۶

۱۵۷۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پر سب سے بڑھکر حق شوہر کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۲۶۷

(۳) شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے

۱۵۷۶۔ **عن** أسماء بنت أبي بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قالت: تزوجنى الزبير وماله فى الارض من مال ولا مملوك ولا شيء غير ناضح وغير فرسه،

۱۵۷۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۷۱، ۶/۳۳۱

۱۵۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الغيرة، ۲/۷۸۶

الصحيح لمسلم، باب جواز ارداف المراة لاجنبية ۲/۲۱۸

فتح البارى للعسقلانى، ۱/۳۵۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۵/۴۱۱

الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ۸/۱۸۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۳۴۷

فكنت أعلف فرسه وأستقى الماء وأحرز غربه وأعجن ، ولم أكن أحسن أخبز، وكان يخبز جارات لى من الأ نصار وكن نسوة صدق ، وكنت أنقل النوى من أرض الزبير التى أقطعه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على رأسى وهى منى على ثلثى فرسخ ، فجئت يوما والنوى على رأسى ، فلقيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومعه نفر من النصار فدعا نى، ثم قال: أخ، أخ ليحملنى خلفه، فاستحييت أن أسير مع الرجال ، وذكرت الزبير فقلت : لقينى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلىٰ رأسى النوى ومعه نفر من أصحابه ، فأناخ لا ركب فاستحييت منه وعرفت غيرتك ، فقال: والله ،لحملك النوى كان أشد على من ركوبك معه ، فقالت: حتى أرسل الىّ أبو بكر بعد ذلك بخادم يكفينى سياسة الفرس فكأنما أعتقنى۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت شادی کی اس وقت نہ انکے پاس مال تھا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور دوسری چیز، صرف ایک کھجور کا باغ اور ایک انکا گھوڑا تھا۔ میں اس گھوڑے کیلئے چارہ لاتی، پانی پلاتی، اور کنوئیں سے پانی لاکر آٹا گوندھتی۔ چونکہ مجھ سے روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتی تھی اس لئے میری پڑوسن انصاری عورتیں روٹی پکادیتی تھیں۔ وہ دیانت دار اور سچی عورتیں تھیں۔ میں حضرت زبیر کے اسی باغ سے جو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو عطا کیا تھا کھجور کے دانے جمع کر کے دو میل دور سے لاتی تھی۔ ایک دن میں سر پر گٹھری رکھ کر لا رہی تھی کہ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ سرکار کے ساتھ انصار کی ایک جماعت بھی تھی۔

سرکار نے مجھے دیکھ کر بلایا تا کہ مجھے پیچھے اونٹ پر بٹھالیں۔ لیکن مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے منع کر دیا مجھے حضرت زبیر کی غیرت کا خیال بھی مانع ہوا۔ کیونکہ حضرت زبیر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں نہایت غیرت مند صحابی تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی شرمندگی کو سمجھ گئے اور آگے بڑھ گئے۔ پھر جب میں گھر آئی اور میں نے پورا واقعہ حضرت زبیر کو سنایا تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا گٹھلیاں سر پر لیکر چلنا مجھ پر زیادہ سخت تھا اس سے کہ تم حضور کے

ساتھ سوار ہو لیتیں۔ پھر حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے بعد میرے لئے غلام بھیج دیا کہ گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا۔ تو گویا آپ نے مجھے آزاد کر دیا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۳

(۴) اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں

۱۵۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: رَأَیْتُ النَّارِ فَلَمْ أَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَیْتُ أَکْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَآءَ قالوا: لم یا رسول اللہ! قال: بِکُفْرِهِنَّ، قیل: یکفرن باللہ، قال: یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ، وَیَکْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلیٰ إِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَیْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آج دوزخ کو ملاحظہ کیا تو آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ اور دوزخ میں میں نے اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسکی وجہ کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: انکے کفر کی وجہ سے، عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ایک طویل زمانے تک بھلائی کرتے رہے پھر تمہاری طرف سے تھوڑی سی کوئی بات خلاف مزاج دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۳

(۵) شوہروں کی اطاعت پر عظیم اجر

۱۵۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء ت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقالت: انی رسولة النساء الیك، واللہ ما

۱۵۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفران العشیر، ۲/۷۸۲
الصحیح لمسلم، باب الکسوف، ۱/۲۹۸
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۹۸ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۳/۳۰۲
۱۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۴۵۶۹، ۵/۸۶۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۳۰۶
المصنف لعبد الرزاق، ۱۵۹۱۴، ۸/۴۶۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۱۵۲

منهن امرأة علمت اولم تعلم الا وهي تهوى مخرجي اليك ، الله رب الرجال والنساء والٰههن ، وانت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى الرجال والنساء ، كتب الله تعالىٰ الجهاد على الرجال ، فان اصابوا اجروا، وان اسشهدوا كانوا احياء عند ربهم يرزقون ، فما يعدل ذلك من النساء ؟ قال: طَاعَتُهُنَّ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوقِهِمْ وَقَلِيلٌ مِّنْكُنَّ مَنْ يَّفْعَلُهُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک بی بی نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! میں عورتوں کی بھیجی ہوئی عورت ہوں۔ جن عورتوں کو میری اس حاضری کی خبر ہے وہ، اور جنہیں خبر نہیں ہے وہ سب اس بات کی خواہش مند ہیں کہ میں ایک بات آپ سے دریافت کروں۔ وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے۔ اور حضور سب کیلئے رسول بن کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے کہ فتح پائیں تو دولت مند ہو جائیں۔ اور شہید ہوں تو اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس زندہ رہیں اور رزق پائیں۔ اور ہم عورتیں انکے کاموں کا انتظام کرتی ہیں۔ تو ہمارے لئے وہ کونسی اطاعت ہے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو؟ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہروں کی اطاعت اور انکے حق پہچاننا۔ لیکن وہ عورتیں بہت کم ہیں جو اپنے شوہروں کے ان حقوق کی کامل طور پر ادائیگی کرتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵۸۴/۵

(۶) شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں

١٥٧٩۔ **عن** أبى أمامة الباهلى رضى الله تعالى عنه قال: اتت البنى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امرأة معها صبيان لها ، قد حملت احدهماوهى تقود الآخر ، فقال رسول ا لله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِيْمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَايَاتِيْنَ اِلىٰ أَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

١٥٧٩۔ السنن لابن ماجه، باب المرأة تؤدى حق زوجها، ١٤٦/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥٢/٥ ☆ المستدرك للحاكم، ١٧٣/٤
المعجم الكبير للطبرانى، ٣٠٢/٨ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١٥٤/٢
المصنف لعبدالرزاق، ٢٠٦٠٢، ٣٠٣/١١ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ٤٧/٢

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر آئیں۔ انکے ساتھ دو بچے تھے۔ ان میں سے ایک حمل میں تھا، اور دوسرا گود میں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں، ولادت کی تکلیف برداشت کرنے والیاں، دودھ پلانے والیاں، اوراولاد سے محبت وشفقت سے پیش آنے والیاں اگر اپنے شوہروں کی نافرمانیاں نہ کریں تو سیدھی جنت میں جائیں۔

(۷) شوہر کی نافرمانی سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی

۱۵۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: ان امرأتی لاتمنع ید لامس، قال: غَرِّبْهَا، قال: اخاف ان تتبعها نفسی، قال: فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری بیوی ہر کس وناکس سے خلوت گزیں ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا: طلاق دے ڈال۔ بولے: مجھے خوف ہے کہ میری خواہش اس سے کہیں وابستہ نہ رہے۔ فرمایا: تو تم اس سے فائدہ حاصل کرتے رہو۔ ۱۲م

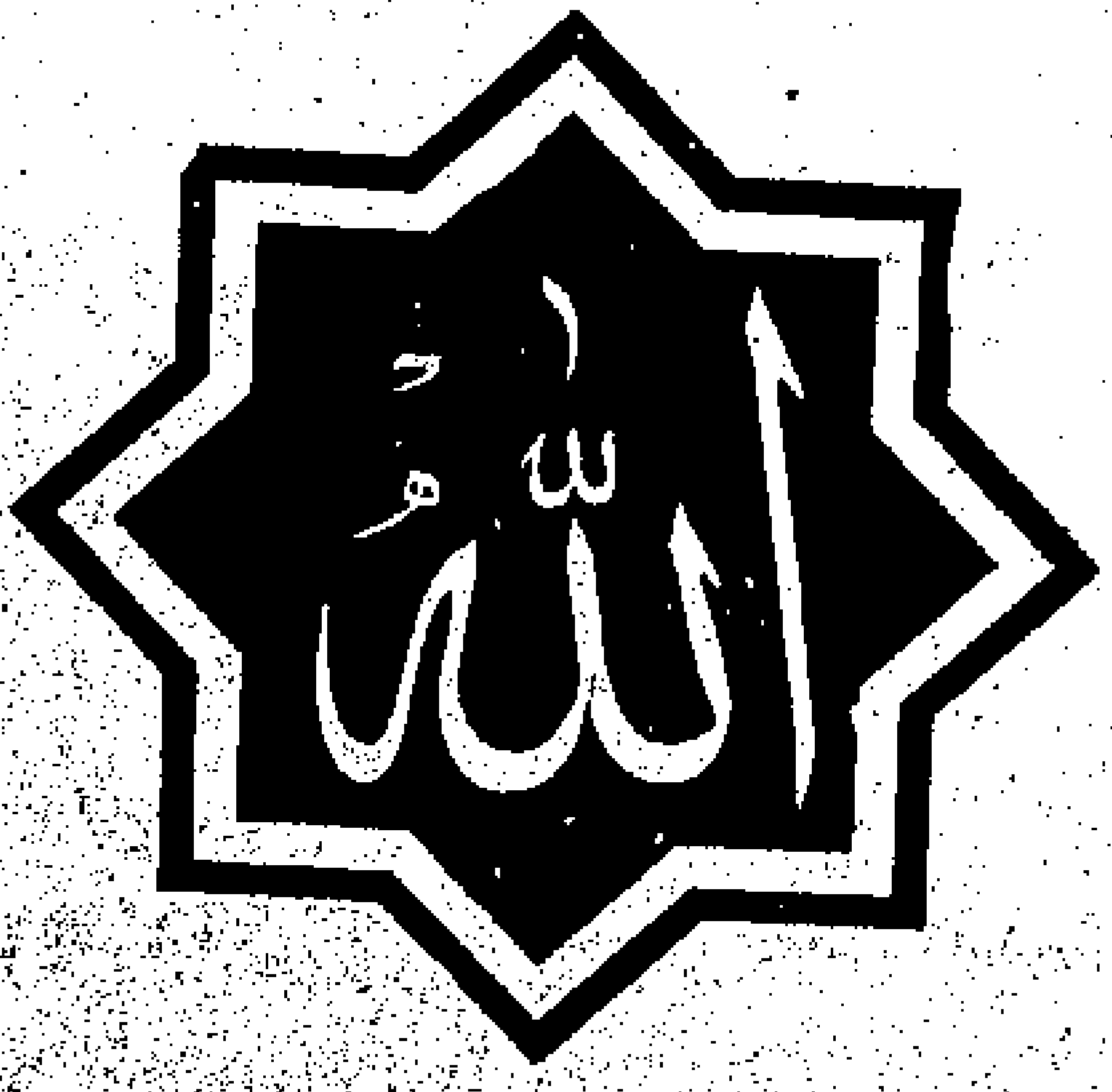

۱۵۸۰۔ السنن لابی داؤد، باب فی تزویج الابکار، ۱/۲۸۰
السنن للنسائی، باب تزویج الزانیہ، ۲/۵۹

۵۔ نسب ورضاعت

(۱) اچھے نسب والوں میں نکاح کرو

١٥٨١ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُم ، فَانكِحُوا لَاكُفَاءِ وَأَنكِحُوا اِلَيهِم ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو میں بیاہو اور کفو سے بیاہ کرلاؤ۔

١٥٨٢ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُم وَ اجتَنِبُوا هٰذَا السَّوَادَ فَاِنَّهُ لَونٌ مَّشُوهٌ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ اور اس سیاہی سے بچو کہ یہ بدصورت رنگ ہے۔

١٥٨٣ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُم فَاِنَّ النِّسَآءَ يَلِدنَ أَشبَاهَ اِخوَانِهِنَّ وَأَخوَاتِهِنَّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

١٥٨١ـ السنن لابن ماجه، باب الاكفاء، ١٤٢/١
السنن الكبرى للبيهقى، ١٣٣/٧ ☆ نصب الراية للزيلعى، ١٩٣
فتح البارى للعسقلانى، ١٢٥/٩ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٣٤٨/٥
كنز العمال للمتقى، ٤٥٥٩٢، ٣٠١/١٦ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٤١٥/٤
المغنى للعراقى، ١٢٠/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٩٦/١
المستدرك للحاكم، ١٧٧/٢ ☆
١٥٨٢ـ كنز العمال للمتقى، ٤٤٥٥٧، ٢٩٥/١٦ ☆
١٥٨٣ـ كنز العمال للمتقى، ٤٤٥٥٦، ٢٩٥/١٦ ☆ الكامل لابن عدى، ٢٤٢/٥
الجامع الصغير للسيوطى، ١٩٦/١ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو، کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ جنتی ہیں۔

١٥٨٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَزَوَّجُوا فِی الْحِجرِ الصَّالِحِ، فَاِنَّ الْعُرُوقَ دَسَّاسٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی نسل میں شادی کرو رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

١٥٨٥۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِیَّاکُم وَخَضرَآءَ الدِّمَنِ، اَلْمَرْاَۃُ الْحَسَنَآءُ فِی الْمَنبَتِ السُّوْءِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی ہریالی سے بچو۔ بری نسل میں خوبصورت عورت۔

اراءۃ الادب ۳۳

(۲) شریف ورذیل کا ثبوت

١٥٨٦۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلنَّاسُ مَعَادِنٌ کَمَعَادِنِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ، وَالْعِرْقُ دَسَّاسٌ، وَاَدَبُ السُّوْءِ کَعِرْقِ السُّوْءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں، اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔

اراءۃ الادب ۳۲

١٥٨٤۔ اتحاف لاسادۃ للزبیدی، ٣٤/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٠٥٩، ٢٩٦/١٦

الکامل لابن عدی، ٧٣/٧ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٩٧/١

١٥٨٥۔ کنز العمال للمتقی، ٤٤٥٨٧، ٣٠٠/١٦ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣٤٨/٥

١٥٨٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥٣٩/٢ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٧٤/١

(۳) بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی

۱۵۸۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ یُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکا عمل کوتاہ ہو اسکو اسکی شرافت نسبی کام نہیں دیتی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نفی نفع مطلق ہے، نہ نفی مطلق۔ ورنہ معاذ اللہ کریمہ الحقنا بهم ذریتهم، *کے صریح معارض ہوگی۔ ہاں آیت کریمہ* "فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساء لون" *کے معارض نہیں کہ ایک وقت مخصوص کیلئے ہے۔* الاتری الی قوله تعالیٰ، ولایتساء لون مع قوله عز وجل "واقبل بعضهم علی بعض یتسائلون۔

اراءۃ الادب ۵۴۔

۱۵۸۸۔ **عن** أبی نضرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: حدثنی من سمع خطبة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی وسط أیام التشریق فقال: یَا أَیُّهَاالنَّاسُ! اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ، اِنَّ أَبَاکُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَافَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلیٰ أَعْجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلیٰ عَرَبِیٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلیٰ أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلیٰ أَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔ أَبَلَّغْتُ؟ قالوا بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ثم قال: أَیُّ یَوْمٍ هٰذَا؟ قالوا: یوم حرام، ثم قال: أَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قالوا: شهر حرام، قال: ثم قال: أَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ فالوا بلد حرام، قال: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ بَیْنَکُمْ دِمَائَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ، کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا، فِی شَهْرِکُمْ هٰذَا، فِی بَلَدِکُمْ هٰذَا، أَبَلَّغْتُ؟ قالوا: بلغ رسول الله صلی الله نعالیٰ علیه

۱۵۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الذکر، ٣٤٥/٢
الجامع للترمذی ابواب القرآن، ١١٨/٢
السنن لابی داؤد، باب فضل العلم، ٥١٣/٢
السنن لابن ماجه، باب فضل العلماء، ٢٠/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥٢/٢ ☆ التفسیر للقرطبی، ٨/١
موارد الظمآن للهیثمی، ٧٨
۱۵۸۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤١١/٥ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٥١٩٨

وسلم، قال: يُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے یہ حدیث ان صحابی نے روایت کی جنہوں نے ایام تشریق میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ سنا تھا۔ حضور نے فرمایا: اے لوگو! سنتے ہو، بیشک تمہارا رب ایک ہے۔ اور بیشک تمہارے باپ ایک ہیں۔ خبردار کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر، اور نہ گورے کو کالے پر، اور نہ کالے کو گورے پر مگر تقوی کی بنا پر، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہونچا دیا؟ سب نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پیغام خداوندی پہونچا دیا۔ پھر فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ سب نے عرض کیا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: حرمت والا مہینہ، فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا: حرمت والا شہر، فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے جان و مال اسی طرح حرام فرمادئے ہیں جس طرح یہ حرمت والا دن تمہارے اس مہینہ اور شہر میں۔ فرمایا: کیا میں نے پیغام خداوند قدوس کو تم تک پہونچا دیا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پہونچا دیا۔ فرمایا: تو چاہئے کہ حاضرین غائبین تک میرا یہ پیغام پہونچا دیں۔ ۱۲

۱۵۸۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لی: أُنْظُرْ! فَإِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ، إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوٰى۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہوسکتے۔

ہاں فضیلت تقوی کی بنا پر ہوتی ہے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں احادیث میں آیت کریمہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کی طرح سلب فضل کلی ہے نہ سلب کلی فضل۔

اراءۃ الادب ۵۴

٢٥٨٩۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٥٨/٥ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٥١٩٥
التفسیر لابن کثیر ٢٦٥/٧ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٩٩/٦

(۴) نسب بدلنا حرام ہے

١٥٩٠۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ أَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ أَنَّهٗ غَیْرُ أَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

اراءۃ الادب ٦٣

١٥٩١۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ أَبِیْهِ أَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ، لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَ

١٥٩٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض، ١٠٠١/٢
الصحیح لمسلم، کتاب الحج، ٤٤٢/١
السنن لابی داؤد، ادب ١٢٠، باب فی الارجل یتمی الی غیر موالیہ ١٩٧/٦
السنن لابن ماجہ، باب من ادعی الی غیر ابیہ ١٩١/٢
السنن الکبری للبیھقی، ٤٠٣/٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١٧٤/١
السنن للدارمی، ٢٤٣/٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ٥٣٧/٨
الترغیب و الترھیب للمنذری، ٧٣/٣ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٣٣١٤
الصحیح لابی عوانۃ، ٢٩/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥٤/١٢
شرح السنۃ للبغوی، ٢٧٢/٩ ☆
١٥٩١۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم تولی العتیق الی غیر موالیہ، ٤٩٥
الجامع للترمذی، ٢١٢٠، باب الوصۃ الوارث، ٣٣/٢
السنن لابن ماجہ، باب لوصیۃ الوارث، ١٩٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٨١/١ ☆ السنن للدارمی، ٢٤٤/٢
السنن للدارقطنی، ٤١/٣ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ٥٣٧/٨
الترغیب و الترھیب للمنذری، ٧٣/٣ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٩٨/١
نصب الرایۃ للزیلعی، ٥٧/٤ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ٢٥٢٣
کنز العمال للمتقی، ١٢٩١٦، ٢٩٢/٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٤/١٧
البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر، ٣٤٨/٤ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١٦٦/٧
تاریخ بغداد للخطیب، ٣٤٧/٢ ☆ جامع مسانید ابی حنیفہ، ٥٨/٢
الاسرار المرفوعۃ لعلی القاری، ٢٧١ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٤٣٣

صَرفًا وَلاَ عَدلًا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی، یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی دوسرے مولی کی طرف خود کو منسوب کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اسکا فرض قبول فرمائے اور نہ نفل۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے۔ جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا۔ اگرچہ اسکی ماں اور دادی سب سیدانیاں ہوں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن اور امام حسین اور انکے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر انکی جو خاص اولاد ہے، ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا۔ کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔ اسی لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں۔ نہ بنات فاطمہ زہراء کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیگی۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۸۶۵

(۵) ولد الزنا پر کوئی گناہ نہیں

۱۵۹۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَيسَ عَلىٰ وَلَدِ الزِّنَا مِن وِزرِ أَبَوَيهِ شَیءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کا گناہ ولد الزنا پر کچھ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

۱۵۹۲۔ المستدرک للحاکم ۴/ ۱۱۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۶۷
کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۹۱، ۵/ ۲۳۲ ☆

(۶) حرامی بچہ عموما بدخصلت ہوتا ہے

١٠٩٣ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

١٠٩٤ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ اِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ أَبَوَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے اگر ان جیسے کام کرے۔ ۱۲م

١٠٩٥ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: فَرْخُ الزِّنَا لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

١٠٩٦ـ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَا يَبْغِی عَلَی النَّاسِ اِلَّا وَلَدُ بَغِيٍّ وَالْاِبْنُ فِيهِ عِرْقٌ مِنْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۲۳/۴

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٠٩٣ـ المستدرك للحاكم ١٠٠/٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقي، ٩١/٣
مجمع الزوائد للهيثمي، ٢٥٧/٦ ☆ العلل المتناهية، ٢٨٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢١١/٢ ☆ السلسلة الصحيحة للالباني، ٦٧٢
الكامل لابن عدي، ٩١/٣ ☆
١٠٩٤ـ المعجم الكبرى للطبراني، ٣٤٦/١٠ ☆ السنن الكبرى للبيهقي، ٥٨/١٠
١٠٩٥ـ كنز العمال للمتقي، ١٣٠٨٩، ٣٣٢/٥ ☆
١٠٩٦ـ مجمع الزوائد للهيثمي، ٣٣٢/٥ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ٣٠٤/٣
كنز العمال للمتقي، ١٣٠٩٢، ٢٣٢/٥ ☆ التاريخ الكبير للبخاري، ١٠٢/٤
كشف الخفاء للعجلوني، ٥١٦/٢ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم نہ کرے مگر زنا کی اولاد، اور وہ جس میں اسکی کوئی رگ ہو۔

۱۵۹۷۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنْیَةٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب حرامی بچہ بھی وہی حرکات اختیار کرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ عادتوں اور خصلتوں میں غالباً ان سے بھی بدتر ہوتا ہے جبکہ علم وعمل اسکی اصلاح نہ کریں۔ کہ برے تخم سے بری ہی کھیتی ہی غلط پیدا ہوتی ہے۔

ع شمشیر نیک زآہن بد چوں کند کسے۔

یا یہ مطلب ہے کہ غالباً اس سے وہ افعال صادر ہونگے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔ فتاوی رضویہ ۵/۴۵۸

(۷) بچہ بستر والے کا اور زانی کے لئے پتھر

۱۵۹۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت: اختصم سعد بن أبی وقاص وعبد بن زمعة فی غلام، فقال سعد: هذا یا رسول الله ابن أخی عتبة بن أبی وقاص، عهد الی انه ابنه، انظر الی شبهه، وقال عبد بن زمعة: هذا أخی یا رسول الله! ولد علی فراش أبی من ولیدته، فنظر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الی شبهه فرأی شبها بینا بعتبة، فقال: هو لك یا عبد! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کے درمیان ایک بچے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ حضرت

۱۵۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹۶، ۱۳، ۵/۳۳۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۳۰۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۹۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۷۰

۱۵۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب الولد للفراش، ۱/۴۷۰

سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے۔ انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے (تم اسکی پرورش کرنا) سرکار دیکھئے! یہ بچہ میرے بھائی سے کتنا مشابہ ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر انکی باندی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بچے کو دیکھا تو کامل طور پر عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہ تھا۔ لیکن پھر بھی وہ بچہ عبد بن زمعہ کو دیتے ہوئے فرمایا: بچہ اسکا ہے جسکے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو عورتیں شوہر والی ہیں انکا حمل شوہر ہی کا قرار پائے گا۔ خواہ اس عورت کا حمل زنا سے ہو۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۹۹

(۸) رشتۂ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے

۱۵۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْوِلَاءُ لُحْمَةٌ کَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْهَبُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء ایک رشتہ ہے جو نسب کے رشتہ کی طرح ہوتا ہے۔ نہ اسکو بیچا جا سکتا ہے۔ نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ جو شخص جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اسکی ولاء اسی کیلئے ہے۔

۱۵۹۹۔ السنن الکبری للبیہقی، ۶/۲۴۰ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۳۷۹
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۱۴۹، ۹/۵ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۳/۶۹
مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۲۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۴، ۱۰/۳۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۶/۱۰۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۳۵۰
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۶۴۵، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۸۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۲۱۳ ☆ جامع مسانید ابی حنیفۃ، ۲/۱۷۳

١٦٠٠ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی ولاء جس قوم کیلئے ہو وہ اسی میں گنا جاتا ہے۔

١٦٠١ـ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ عَلیٰ یَدَیْ رَجُلٍ فَلَهٗ وِلَائُهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اسکا رشتۂ ولاء اسی سے قرار پائیگا۔

١٦٠٢ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَهُوَ قُرَشِیٌّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اہل فارس کا جو شخص بھی ایمان لائے وہ قرشی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ٥/ ٤٥٧

(٩) رضاعت سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے

١٦٠٣ـ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال

١٦٠٠ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب مولی القوم من انفسهم ١٠٠٠/٢
السنن لابی داؤد، باب الصدقة علی بن هاشم، ٢٣٣/١
السنن الکبری للبیهقی، ١٥١/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٥٢/٨
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٣٠٤٤ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٤٠٤/٢
فتح الباری للعسقلانی، ٤٨/١٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١٣٦/٤
کنز العمال للمتقی، ١٦٥١٧، ٤٥٦/٦ ☆ الکامل لابن عدی، ٣٣٨/١
١٦٠١ـ الکامل لابن عدی، ١٣٥/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٩٦٢٦، ٣٢٤/١٠
السنن لدار قطنی، ١٨١/٤ ☆
١٦٠٢ـ کنز العمال للمتقی، ١١،٢،١، ٣٨٣/٤ ☆
١٦٠٣ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء یحرم من الرضاعة الخ، ١٣٧/١
کنز العمال للمتقی، ١٥٦٦١، ٢٧١/٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤٥٢/٧
جمع الجوامع للسیوطی، ٤٧٩٥، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٣٦/٥

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے رشتہ سے ان عورتوں کو حرام فرمادیا جن کو نسب سے حرام فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۲/۵

۱۵۰۲۔ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۸۵/۶ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۶/۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۲/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰
السنن لسعید بن منصور، ۹۴۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰

۶۔ اعلان نکاح

(۱) اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے

۱۶۰۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ، وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۱۹۱

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا اعلان کرو، اور انعقاد مسجدوں میں کیا کرو، اور اعلان کیلئے دف بجاؤ۔ ۱۲م

(۲) نکاح میں لوگوں کو اطلاع ضروری ہے

۱۶۰۵۔ **عن** محمدبن حاطب الجمحی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

۱۵۰۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اعلان النکاح، ۱۲۹/۱
السنن لابن ماجه، باب اعلان النکاح، ۵۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۷/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۹/۴
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۲۷/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۲/۵
السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۸/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۲۶/۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۳۴، ۲۹۱/۱۶
میزان الاعتدال، ۶۶۱۷ ☆ المسند لاحمدبن حنبل، ۵/۴
المستدرك للحاکم ۱۸۳/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴۷/۹
المغنی للعراقی، ۴۲/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۷۴/۱

۱۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اعلانك النکاح، ۱۲۹/۱
السنن للنسائی، کتاب النکاح، اعلان النکاح بالصوت و ضرب الدف، ۷۵/۲
السنن لابن ماجه، باب اعلان النکاح، ۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۸/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۹/۷
المستدرك للحاکم ۱۸۴/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴۲/۱۹
السنن لسعید بن منصور، ۶۲۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۳
کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۵۲، ۲۹۵/۱۶ ☆ شرح السنه للبغوی، ۲۶۳/۴
فتح الباری للعسقلانی، ۲۲۶/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۵۰/۷
آداب الزفاف للالبانی، ۹۶ ☆ المغنی للعراقی، ۴۳/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۰/۵ ☆ تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی، ۵۳۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَصۡلُ مَابَیۡنَ الۡحَلَالِ وَالۡحَرامِ الدَّفُّ وَالصَّوۡتُ فِی النِّکَاحِ۔ ھادی الناس ۹

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وحرام (نکاح وزنا) کے درمیان فرق اعلان ودف کے ذریعہ ہے۔ ۱۲م

(۳) شادی میں گانے کی محفل کا حکم

۱۶۰۶۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھاقالت : کانت عندی جاریة من الانصار زوجتھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلَا تُغَنِّیۡنَ ، فَاِنَّ ھٰذَا الۡحَیَّ مِنَ الۡاَنۡصَارِ یُحِبُّوۡنَ الۡغِنَآءَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جسکی میں نے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا عورتوں نے گانا نہیں گایا۔ کیونکہ اس قبیلہ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں۔ خصوصا وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خزان بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین ہنود ملاعین بے بہبود سے سیکھی، یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا، مجلس کے حاضرین وحاضرات کو لچھے دار سنانا، سمدھیانہ کی عفیف پاک دامن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا، خصوصا اس ملعون رسم کا مجمع زناں میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا، قہقہے اڑانا، اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدلحاظ بنانا، بے حیا بے غیرت خبیث بے حمیت مردوں کا اس شہد پن کو جائز رکھنا، کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچا ایک آدھ بار جھڑک دینا، مگر بندوبست قطعی نہ کرنا، یہ شنیع گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ عزوجل کی اترتی ہیں۔ اسکے کرنے والے، اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اسکا کافی انسداد نہ کرنے والے سب فاسق وفاجر مرتکب کبائر مستحق غضب جبار وعذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت

۱۶۰۶۔ السنن لابن ماجة، باب الغناء والدف، ١٣٨/١

بخشے۔ آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں فوراً اسی وقت اٹھ جائیں اور اپنی جورو، بیٹی، ماں، بہن کو گالیاں نہ دلوائیں، فحش نہ سنوائیں، ورنہ یہ بھی ان ناپاکیوں میں شریک ہونگے اور غضب الہی سے حصہ لیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت ومروت روا نہ رکھیں، کہ لاطاعة لاحد فی معصیة الله،

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود سے تجاوز کر کے لہو مکروہ وتحصیل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہونچے۔ ولہذا اعطاء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال وسم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانجھ ہوں، کہ وہ خواہی نخواہی مطرب وناجائز ہیں، پھر اسکا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب، بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں اور اسکے ساتھ کچھ سیدھے سادھے اشعار، یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلا نہ فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق وفجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چرچے، نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہونچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ ومظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

اتیناکم اتیناکم ☆ فحیانا وحیاکم

ہم تمہارے پاس آئے۔ ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں تو اصل حکم میں اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے۔ کہ جہاں حال خصوصا زنان زمان سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائیگی۔ اسکے پابند رہیں گی۔ اور حد مکروہ تک تجاوز نہ کریں گے۔ لہذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی ٹکنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصا بازاری فاجرہ فاحشہ عورتیں رنڈیوں

ڈومنیوں کو ہر گز ہر گز قدم نہ رکھنے دیں، کہ ان سے حد شرعی کی پابندیاں محال عادی ہے، وہ بے حیائیوں فحش سرائیوں کی خوگر ہیں۔ منع کرتے کرتے اپنا کام کر گزریں گی۔ بلکہ شریف زادیوں کا ان آوارہ بد وضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بے ہودہ و بیجا ہے۔ صحبت بد زہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جنکے ٹوٹنے کی ادنی ٹھیس بہت ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۷۸

١٦٠٧۔ **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی، فجلس علی فراشی کمجلسك منی، فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف، ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اور اس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے۔ جیسے آپ (خالد بن ذکوان راوی حدیث) بیٹھے ہیں پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔

١٦٠٨۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا زفّت امرأة الی رجل من الانصار، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَا عَائِشَةُ! مَا کَانَ مَعَکُمْ لَهْوٌ، فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کر دیا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس بچیوں کیلئے کوئی گانے بجانے کی چیز نہیں کہ انصار کو یہ پسند ہے۔

١٦٠٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ضرب الدف فی النکاح، ٧٧٣/٢
السنن لابی داؤد، الادب، باب فی الغناء، ٦٧٤/٢
السنن الکبری لبیهقی، ٢٨٩/٧ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥٥٨/٦
فتح الباری للعسقلانی، ٢٠٢/٩ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٧/٩
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٣١٤٠ ☆
١٦٠٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النسوة اللاتی یهدین الخ، ٧٧٥/٢
آداب الزفاف للالبانی، ٩٤ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ٢٣١

١٦٠٩۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: انكحت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها ذات قرابة لها من الأنصا ر ، فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: أَهَدَيْتُمُ الْفَتَاةَ ؟قالوا : نعم، قال: أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي؟ قالت: لا، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْبَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُوْلُ: أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ،فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔ ھادی الناس ٩

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی رشتہ دار لڑکی کا نکاح ایک انصاری سے کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں، فرمایا: کیا تم نے اسکے ساتھ کوئی گانے والی بچی بھی بھیجی ہے۔ ام المؤمنین نے عرض کیا: نہیں، اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسکے ساتھ کسی کو بھیج دیتے تو اچھا تھا جو یہ کہتی جاتیں۔ ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ ١٢م

١٦١٠۔ **عن** السائب بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: لقى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جوارى يتغنين يقلن:تحيونا نحييكم : فوقف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، ثم دعاهن فقال: لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: حَيَّانَا وَإِيَّاكُمْ ، فقال رجل: يارسول الله ! اترخص للناس فى هذا؟ قال: نَعَمْ، اِنَّهٗ نِكَاحٌ لَاسَفَاحٌ، أَشِيْدُوْا بِالنِّكَاحِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات چند بچیوں سے ہوئی جو گا رہی تھیں۔ تم ہمیں سلام کرو ہم تمہیں سلام کریں۔ حضور سید عالم یہ سنکر تشریف فرما ہوئے۔ اور انکو بلا کر فرمایا: اس طرح نہ کہو! بلکہ یوں کہو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں زندہ سلامت رکھے۔ ایک مرد بولے یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو اس طرح کے گانے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں، یہ نکاح ہے زنا نہیں، نکاح کا خوب چرچا اور اعلان کرو۔

١٦٠٩۔ السنن لابن ماجه، باب الغناء و الدف، ١٣٨/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٩١/٣ ☆
١٦١٠۔ المعجم الكبير للطبرانى، ١٥٢/٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٨/٣

۱۶۱۱۔ **عن** عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی قرظۃ بن کعب وابی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی عرس واذا جواری یغنین فقلت: ای صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واہل بدر! یفعل ہذا عند کم فقال: اِجلس اِن شئت، فاسمع معنا، وان شئت فاذہب، فانہ قد رخص لنا فی اللہو عند العرس۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۳۳

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں پہونچا، تو وہاں کچھ بچیاں گارہی تھیں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے بدری صحابہ! یہ تمہارے سامنے کیا ہورہا ہے؟ بولے: بیٹھ جاؤ! چاہو تو سنو ورنہ چلے جاؤ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادیوں کے موقعہ پر اس طرح کی خوشی و مسرت والی چیزوں کی اجازت عطا فرمائی ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں ولیمۂ نکاح میں دف بجانے اور اس جیسے کھیل کرنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے۔

مرقات میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ لڑکیاں نہ حد شہوت کو پہونچی تھیں اور نہ انکے دف میں جھانجھ تھے۔

اکمل الدین بابرتی نے کہا: اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اور زفاف کے وقت دف بجانے کی دلیل ہے۔ بعض لوگوں نے ختنہ، عیدین، سفر سے آمد اور احباب کے اجتماع مسرت کو بھی اسی سے لاحق کیا ہے۔ نیز اس سے مراد وہ دف ہے جو اگلوں کے زمانے میں ہوتا تھا۔ لیکن اب ایسا دف جس میں جھانجھ ہوں وہ تو بالاتفاق مکروہ ہونا چاہئے۔

علامہ شامی نے فتاوی سراجیہ سے نقل کی کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گھنگھرو نہ ہوں۔ اور طرب کے طور پر نہ بجایا جائے۔ زمانۂ حدیث اور عہد رسالت میں دف کے اندر گھنگھرو ہونے کا ثبوت نہیں۔ یہ تو ایک نیا تماشا ہے جسے بعد کے لوگوں میں بیکاروں اور تماشائیوں نے ایجاد کیا۔

۱۶۱۱۔ السنن للنسائی، [illegible] باب اللہو و الغناء عند العرس، ۲/۷۷

خیال رہے کہ ہر لہو حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا۔ رہا وہ جو شادی وغیرہ میں جائز اور مباح فرمایا گیا۔ یعنی دف بجانا اور شعر پڑھنا مباح اور مندوب ارادے سے، نہ کہ تماشہ اور معیوب کھیل کے طور پر۔ تو اسے صورۃ لہو کہا گیا ہے۔ جیسے تینوں سنتوں کو، یعنی گھوڑے، عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے۔

رہا اعلان نکاح کیلئے بندوق کی گولی چھوڑنا تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب ومندوب ہے تاکہ نکاح اور سفاح میں فرق ہو جائے۔ حدیث میں دف کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نکاح اور سفاح میں آواز واعلان کے ذریعہ فرق کرو۔ اور بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

مختصر یہ کہ نہی مفقود ہے اور یہ عمل مفید مقصود ہے۔ تو اسکا جواز بلا شبہ حاصل وموجود ہے۔ اور ممانعت کی بات مردود ہے۔ کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ ورسول نے نہیں روکا۔ جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لیکن بعض جہال وہابیہ نے اسکو اسراف کہا اور اس بنیاد پر حرام کہدیا حالانکہ یہ اسراف کے معنی سے جہالت پر مبنی ہے۔ اسراف کا معنی ہے۔ نامحمود غرض میں خرچ کرنا۔ میانہ روی سے آگے بڑھنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ اور بس۔

ھادی الناس ۱۹ تا ۵۳ ملخصا۔

(۴) شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ہے

۱۶۱۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنت عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فاتاہ رجل فاخبرہ انہ تزوج امرأۃ من الانصار، فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَنَظَرْتَ اِلَيْهَا ؟ قال: لا، قال: فَاذْهَبْ، فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي أَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ایک شخص حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: جاؤ دیکھ لو! کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ

۱۶۱۲۔ الصحیح لمسلم، باب النظر الی وجھھا قبل خطبتھا، ۱/۴۵۶

ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی کے عیب کو دوسروں پر خالص خیر خواہی کی نیت سے بیان کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ اسمیں مصلحت دینیہ ہے اور معاذ اللہ اعتراض کے پہلو سے پاک ہے۔ جیسے کچھ لوگ کسی طرف عازم سفر ہیں انکو بتانا کہ فلاں راستہ بہت خراب ہے۔ اس راستہ سے نہ جاؤ۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۱۷

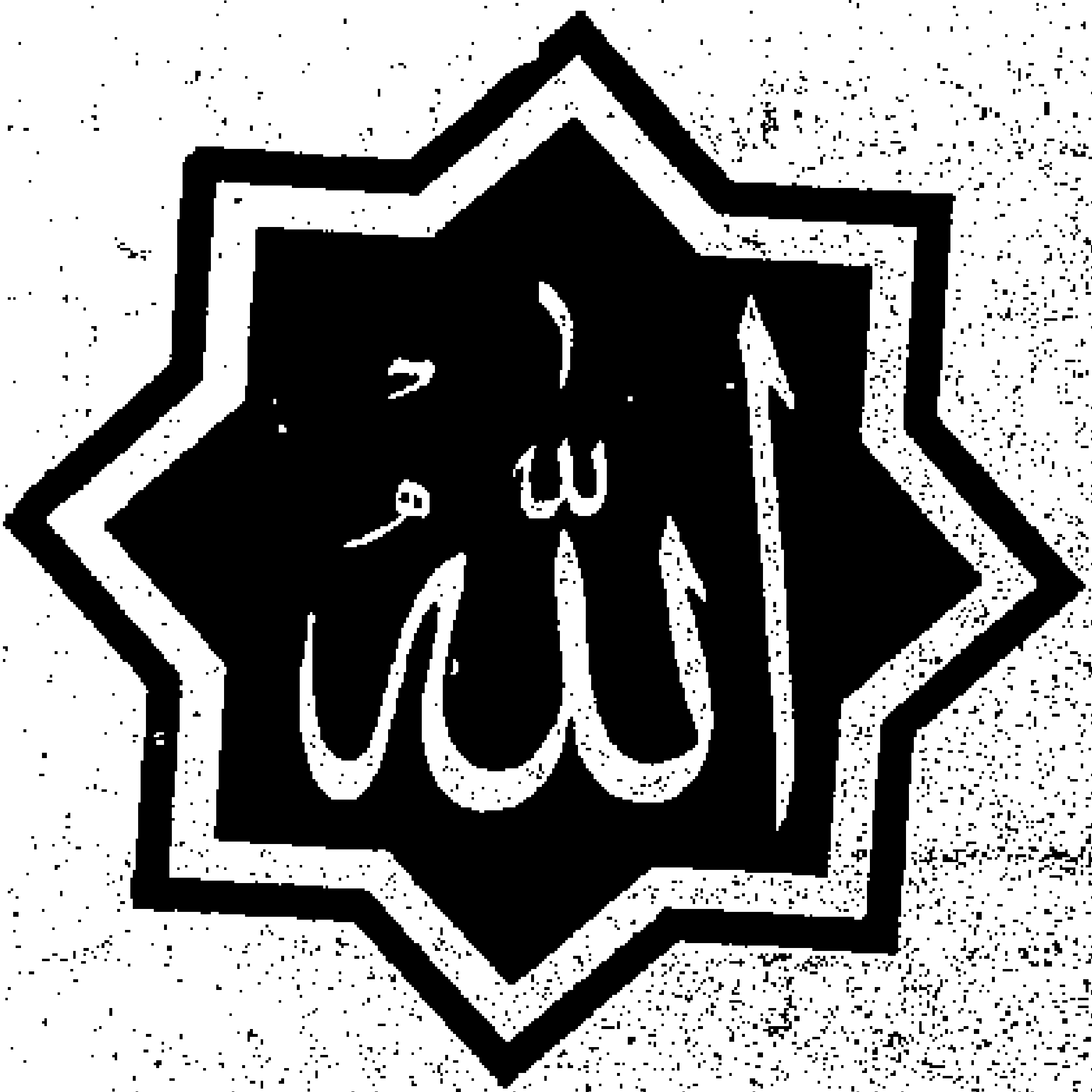

۷۔ مباشرت

(۱) بغیر غسل چند بیبیوں کے پاس جاسکتا ہے

١٦١٣۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يطوف على النساء بغسل واحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۰/۹

(۲) وقت جماع برہنگی صحیح نہیں

١٦١٤۔ **عن** عتبة بن عبد السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى تعالىٰ عليه سلم: إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ، وَلَا يَتَجَرَّدُ تَجَرُّدَ الْعِيرَيْنِ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو پردہ کرے۔ اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ ۱۲م

١٦١٣۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من طاف على نسائه بغسل واحد، ٧٨٥/٢

الصحيح لمسلم، باب الحيض، ١٤٤/١

الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الرجل يطوف على نسائه، الخ، ٢٠/١

السنن للنسائى، باب اتيان النساء قبل احداث الغسل، ٣٠/١

السنن لابن ماجه، باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه، ٤٤/١

السنن للدارمى، ٤٤/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢٥/٣

الجامع الصغير للسيوطى، ٤٣٦/٢ ☆ الصحيح لابى عوانة، ٢٨٠/١

اتحاف السادة للزبيدى، ٣٦٩/٥ ☆ شرح السنة للبغوى، ٣٧/٢

حلية الاولياء لابى نعيم، ١٠٠/٧ ☆

١٦١٤۔ السنن لابن ماجه، باب التستر عند الجماع، ١٣٨/١

۸۔ نکاح پر قدرت نہ ہو تو کیا کرے

(۱) صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے

١٦١٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو بھی نکاح کی قدرت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے، اور جسکو یہ قدرت نہیں اسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵

١٦١٦۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ ، وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے تو جس شخص نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔ اور تم لوگ شادیاں کرو کہ میں تمہارے سبب باقی امتوں پر کثرت کا اظہار کرونگا۔ اور جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔ اور جس میں اتنی وسعت نہیں وہ روزہ رکھے۔ کہ اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔

١٦١٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استطاع امنکم الباءة ٧٥٨/٢
کنز العمال للمتقی، ٤٤٤٠٨، ٢٧٢/١٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٨٦/٥
المغنی للعراقی، ٢٣/٢ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٨٣٠
تاریخ اصفهان لابی نعیم ٢٤٤/١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٥٢/٤
١٦١٦۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی فضل النکاح، ١٣٤/١
المغنی للعراقی، ٤١/٣ ☆

١٦١٧ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ جواناں تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے، کہ نکاح پریشان نظری وبدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں۔ کہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے۔

◆

۱۵۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۴۴۹/۱
السنن الکبریٰ للبیهقی، ۲۹۶/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۰/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰۶/۹ ☆ المعجم الکبری للطبرانی، ۱۴۹/۱۰

۱۰

کتاب الطلاق

ابواب

طلاق کی شرعی حیثیت ۳۶۳

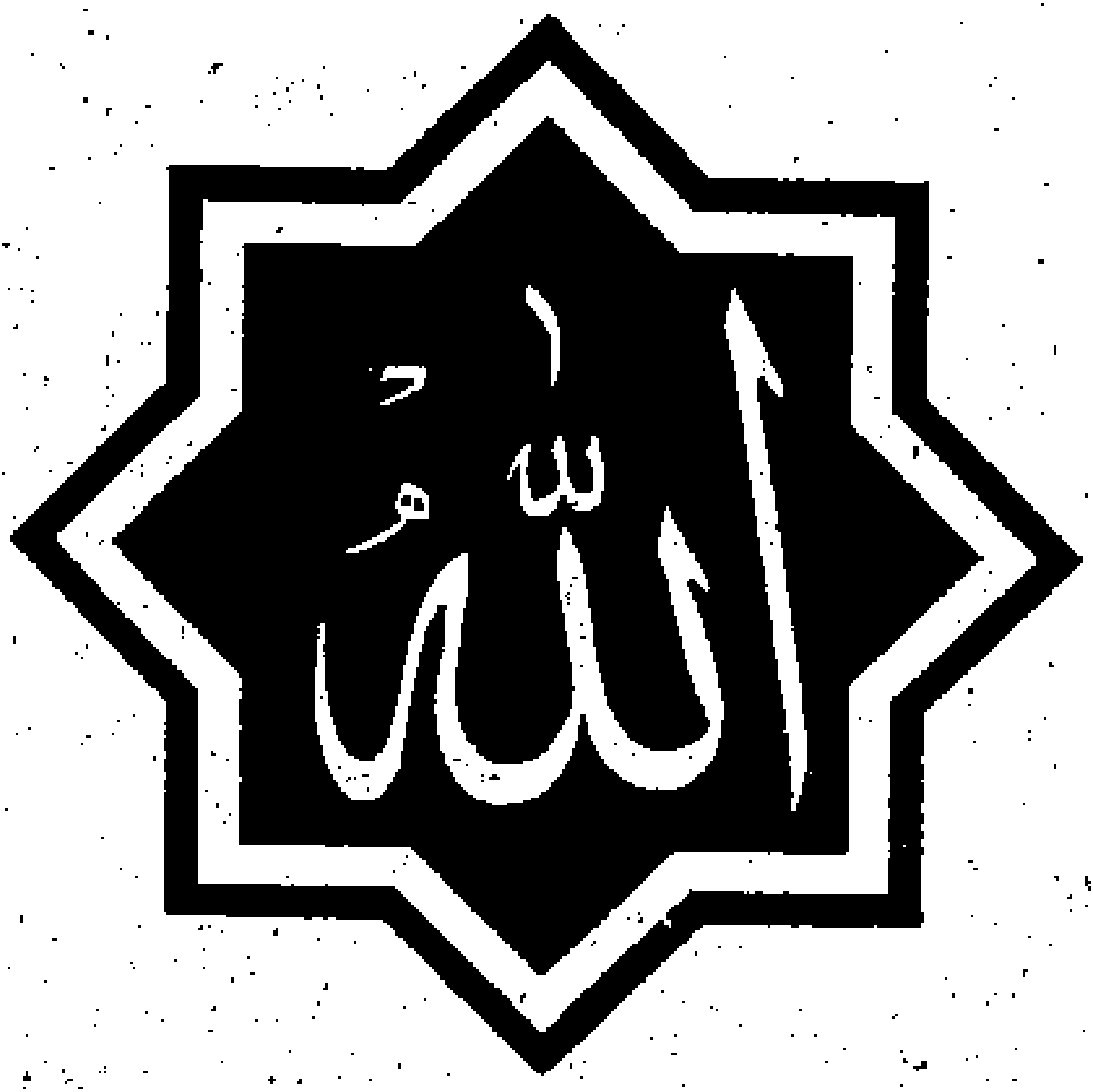
اللّٰہ

۱۔ طلاق کی شرعی حیثیت

(۱) مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے

١٦١٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ الطَّلَاقُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاوجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض و مکروہ ہے۔ مگر شوہر اسکا اختیار ضرور رکھتا ہے۔ اگر دیگا تو ہو جائیگی۔ پھر اگر زوجہ سے ابھی خلوت یعنی بغیر کسی مانع کے تنہا یکجائی نہ کی۔ یا زوجہ کہ دس سالہ ہے قابلیت جماع اصلا نہ رکھتی ہو جب تو نصف مہر دینا ہوگا اگر بندھا ہو۔ اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو ایک پورا جوڑا جس میں دوپٹہ پاجامہ اور عورتوں کے چھوٹے کپڑے اور جوتا سب کچھ ہو۔ اور مرد و عورت دونوں کے لحاظ سے عمدہ نفیس یا کم درجہ، یا متوسط ہو، دینا آویگا۔ جسکی قیمت نہ پانچ درہم سے کم ہو نہ عورت کے نصف مہر سے زیادہ ہو۔ اگر مرد و عورت دونوں غنی ہیں تو نفیس۔

اور دونوں فقیر تو ادنی۔ اور ایک فقیر دوسرا غنی تو متوسط اور اگر دس سالہ لڑکی قابل جماع ہے اور خلوت ہو چکی تو پورا مہر لازم ہوگا۔ فتاوی رضویہ ٥/٦٠٢

فتاوی رضویہ ٥/٧

١٦١٨۔ السنن لابی داؤد، باب کراهیة الطلاق، ٢٩٦/١
السنن لابن ماجه، باب الطلاق، ١٤٦/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ١٠/١ ☆ التفسیر للبغوی، ٦٥/٢
شرح السنة للبغوی، ١٩٥/٩ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٩١/٥
الکامل لابن عدی، ٤٦١/٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٨٨/١
التفسیر لابن کثیر، ٣٨٢/٢ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٧٢/٢
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٩٧١٢،

(۲) کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے

۱۶۱۹۔ **عن** أبي موسى الأشعرى رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَزَوَّجُوا وَلَا تُطَلِّقُوا ! فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَا يُحِبُّ الذَّوَّاقِينَ وَالذَّوَّاقَاتِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کرو، اور جب تک عورت کی طرف سے کوئی شک پیدا نہ ہو طلاق نہ دو! کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جدالممتار ۴۶۴/۲

(۳) طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے

۱۶۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَا حَلَفَ بِالطَّلَاقِ مُؤمِنٌ ، وَمَا اسْتَحْلَفَ بِهٖ اِلَّا مُنَافِقٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن طلاق کی قسم نہ کھاتا ہے اور نہ کھلاتا ہے، ہاں جو منافق صفت انسان ہو وہ ایسا کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷۸۶/۵

(۴) زمانہ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی حیثیت نہ تھی

۱۶۲۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: كان الناس او الرجل يطلق امرأته ماشاء ان يطلقها وهي امرأته اذا ارتجعها وهي في العدة ان طلقها مأة مرة أو أكثر حتى قال رجل لامرأته: والله لا اطلقك فتبينين منى و لا

۱۶۱۹۔ كنز العمال للمتقى، ۲۷۸۷۳، ۶۶۱/۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۷/۲
تاريخ بغداد للخطيب، ۱۹۱/۱۲ ☆ تنزيه الشريعة للابن عراق، ۲۰۲/۲
كشف الخفاء للعجلونى، ۳۶۱/۱ ☆ الكامل لابن عدى،
۱۶۲۰۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۲/۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۵۲/۲
المعجم الكبير للطبرانى، ۲۴۹/۱۸ ☆
۱۶۲۱۔ الجامع للترمذى، ابواب الطلاق و اللعان، ۱۴۳/۱
(السنن الكبرى للبيهقى، ۳۳۳/۷ ☆

اودیك أبدا قالت: و كيف ذاك ؟قال: أطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضى راجعتك فذهبت المرأة حتى دخلت على عائشة فأخبرتها ، فسكتت عائشة حتى جاء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبرته فسكت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى نزل القرآن ، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌ بِاِحۡسَانٍ ، قالت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها : فاستانف الناس الطلاق من كان طلق ومن لم يكن طلق۔

فتاوی رضویہ ٧٨٢/٥

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں کو جتنی چاہتے طلاق دیتے لیکن وہ انکی بیوی بدستور رہتی، اس طرح کے عدت میں اس سے رجعت کر لیتے۔ خواہ انہوں نے ایک سو یا اس سے بھی زائد طلاقیں دی ہوں ۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ زمانۂ اسلام میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: خدا کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دونگا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے ، اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دونگا۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا: تجھے طلاق دونگا اور جب عدت پوری ہونے لگے گی تو رجعت کر لونگا۔ وہ عورت ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور واقعہ سنایا، ام المؤمنین خاموش رہیں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو آپ سے واقعہ عرض کیا گیا: آپ نے بھی سکوت فرمایا: یہاں تک کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: تو لوگوں نے اس طریقے سے طلاق دینا شروع کی جس نے پہلے طلاق دے دی تھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔ ١٢م

١٦٢٢۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: لم يكن للطلاق وقت يطلق امرأته ثم يراجعها مالم تنقضى العدة ، و كان بين رجل وبين اهله بعض مايكون بين الناس ، فقال: والله ! لا تركنك لا ايما ولا ذات زوج ، فجعل يطلقها حتى اذا كادت العدة ان تنقضى لرجعها ، ففعل ذالك مرارا ، فانزل الله فيه ، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌ بِاِحۡسَانٍ ، فوقت لهم الطلاق ثلاثا ، يراجعها فى الواحدة والثنتين ، وليس فى الثلاثة رجعة حتى تنكح

١٦٢٢۔ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٣٣/٧

زوجا غیرہ۔ فتاوی رضویہ ۸۲/۵۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے طلاق کی کوئی تعداد یا اسکا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا پھر اس سے جب تک عدت نہ گزری ہوتی رجعت کر لیتا ایک شخص اور اسکی بیوی کے درمیان کوئی نہ خوش گوار واقعہ رونما ہوا شوہر نے قسم کھا کر کہا: میں تجھے ضرور چھوڑ دوں گا۔ لیکن اس طرح کہ نہ تو مطلقہ ہوگی اور نہ شوہر والی، پھر اس شخص نے اسکو طلاق دیدی اور جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجعت کر لی اور اس طرح بارہا کرتا رہا چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، الطلاق مرتا ن الآیۃ، لہذا تین طلاقیں متعین ہوگئیں۔ ایک یا دو تک رجعت کا اختیار ہے لیکن تیسری کے بعد نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح، صحبت اور طلاق کے بعد عدت نہ گزر جائے۔ ۱۲م

(۵) طلاق مغلظہ اور حلالہ کا حکم

۱۶۲۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: جاء ت امرأة رفاعة القرظى الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فقالت: انى كنت عند رفاعة فطلقنى فبت طلاقى، فتزوج بعده عبد الرحمن بن الزبير ومامعه الامثل هدبة الثوب، فقال: أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلىٰ رِفَاعَةَ ؟ قالت: نعم، قال: لَا، حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں رفاعہ کی بیوی تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاقیں دیدیں میں نے انکے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے

۱۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال لامرأته انت علی، ۷۹۲/۲
السنن لابن ماجه　باب الرجل يطلق امرأته ثلثا، ۱۴۰/۱
السنن لابی داؤد، الطلاق　باب البينونة لا يرجع اليها زوجها حتى تنكح الخ، ۳۱۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۴/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۸۴/۱
السنن الكبرى للبيهقى، ۳۲۳/۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۵۰۳/۱۰
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۱۴/۷ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۲۷۴/۴

شادی کرلی۔ لیکن وہ نامرد ہیں۔ سرکار نے فرمایا: تو کیا تم رفاعہ کی طرف پھر واپس پلٹنا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، سرکار نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ تم ان سے اور وہ تم سے نہ چکھ لیں۔ یعنی جب تک جماع نہ ہوجائے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۰

(۶) حلالہ کرنے والا ملعون ہے

۱۶۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه سلم: المحلل و المحلل له۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے، اور جسکے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرائط وقصد میں فرق ہے۔ شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں لگائی جائے کہ اس صورت میں نکاح ہو رہا ہے۔ ایسا حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی۔ اور قصد یہ کہ دل میں ارادہ تو ہو مگر شرط نہ کی جائے تو جائز بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۵

(۷) طلاق مغلظہ کا حکم

۱۶۲۵۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالی عنه قال: کنت عند ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فجاء ه رجل فقال: انه طلق امرأته ثلاثا، قال: فسکت حتی ظننت انه رادها الیه، ثم قال: ایطلق احدکم فیرکب الحموقة، ثم یقول: یا ابن عباس! یا ابن عباس! وان الله قال: ومن یتق الله یجعل له مخرجا، وانك لم تتق الله فلا اجد لك مخرجا، عصیت ربك و بانت منك امرأتك، وان الله تعالیٰ قال: یا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لعدتهن۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی

۱۶۲۴۔ السنن لابن ماجه، باب المحلل و المحلل له، ۱/ ۱۴۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۶

۱۶۲۵۔ السنن لابن داؤد، باب بقية نسخ المراجعة، ۱/ ۲۹۸

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک شخص آیا اور اسنے کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خاموشی سے یہ سمجھا کہ آپ بیوی سے رجعت کا حکم دیدیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص طلاق دیکر پھر بیوی کو رکھ سکتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔

اے ابن عباس! اے ابن عباس! بیشک جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ متعین فرماتا ہے۔ اور تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔ میرے نزدیک تیرے لئے کوئی راستہ نہیں۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی جدا ہوگئی۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اے نبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب تم عورتوں کو طلاق دو تو حیض سے قبل حالت طہر میں طلاق دو۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۴۶

(۸) ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہی ہونگی

۱۶۲۶۔ **عن** مالك رضى الله تعالىٰ عنه بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما: إنى طلقت امرأتى مائة تطليقة ، فما ذا ترى على؟ فقال: ابن عباس : طلقت منك بثلث، وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ روایت پہونچی کہ ایک مرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں۔ تو میرے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی نکاح سے خارج ہوگئی۔ اور باقی ستانوے کے ذریعہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا۔

۱۶۲۷۔ **عن** مالك رضى الله تعالىٰ عنه انه بلغه ان رجلا جاء الى عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال: انى طلقت امرأتى بمائتى تطليقات فقال: ما قيل لك ؟فقال: قيل لى :بانت منك ، قال: صدقوا هو مثل مايقولون۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو روایت پہونچی کہ ایک

۱۶۲۶۔ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲/۲۸۴

۱۶۲۷۔ الموطا لمالک ۱۹۹

شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو دوسو طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تمکو کیا فتوی ملا؟ بولے مجھے یہ حکم سنایا گیا کہ تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: اس کو سچ جانو اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تم نے سنا۔

١٦٢٨۔ **عن** محمد بن أياس رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان ابن عباس واباهريرة وعبد الله بن عمروبن العاص رضى الله تعالىٰ عنهم سئلوا عن البكر يطلقها زوجها ثلاثا، فكلهم قال: لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره۔

حضرت محمد بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے ابھی اسکے شوہر نے خلوت یا جماع نہیں کیا ہے اور اسکو تین طلاقیں دے دیں تو ان سب حضرات نے فرمایا: اب وہ عورت اسکے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح ہوکر صحبت نہ ہوجائے۔ اور عدت نہ گزر جائے۔

١٦٢٩۔ **عن** علقمة رضى الله تعالىٰ عنه قال: جاء رجل الى عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال: انى طلقت امرأتى تسعا وتسعين فقال له ابن مسعود: ثلاث تبنها وسائرهن عدوان۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر آئے۔ اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی بائنہ ہوگئی۔ اور باقی سب ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔

١٦٣٠۔ **عن** حبيب بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال: جاء رجل الى على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه فقال: انى طلقت امرأتى الفا فقال له على: بانت منك بثلاث، وقسم سائرهن على نسائك۔

١٦٢٨۔ السنن لابی داؤد۔ باب نسخ المراجعة، ٢٩٩/٢

١٦٢٩۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا، ٣٩٥/٦

١٦٣٠۔ كنز العمال للمتقى، ٢٧٩٣٢، ٦٧٣/٩

حضرت حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ ہی بیوی نکاح سے نکل گئی باقی کو اپنی دوسری بیویوں پر اگر ہیں تو تقسیم کر دے۔

۱۶۳۱۔ **عن** معاویۃ بن ابی یحیی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: طلقت امرأتی الفا فقال: بانت منك بثلاث۔

حضرت معاویہ ابن ابی یحیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی تین طلاقوں کے ذریعہ ہی نکاح سے نکل گئی۔

۱۶۳۲۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اباہ طلق امرأتہ الف تطلیقۃ ، فانطلق عبادۃ فسألہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: بانت بثلاث فی معصیۃ اللہ تعالیٰ، وبقی تسعمائۃ وسبع و تسعون عدوانا وظلما، ان شاء عذبہ اللہ ان شاء غفر لہ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد حضرت صامت نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ حضرت عبادہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود تین طلاقوں سے بائنہ ہو گئی۔ باقی نو سو ستانوے ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب فرمائیگا اور چاہیگا تو مغفرت فرما دیگا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار تین طلاقیں دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ باجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں

۱۶۳۱۔ المسند لوکیع ،

۱۶۳۲۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۳۹۳/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۲/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۸/۱۴

مغلظہ ہو جاتی ہیں۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ائمہ متبوعین میں سے کوئی امام اس بات میں اصلا مخالف نہیں، لیکن ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ ہاں دیں تو عورت اسکے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اسکے نکاح میں نہیں آسکتی۔ اگر یونہی کرلیا۔ یا بلا حلالہ نکاح جدید کرلیا تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہونگے۔ اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا، اس نے تقوی نہ کیا بلکہ خلاف حکم خدا ورسول تین طلاقیں لگا تار دینے کا مرتکب ہوا۔ اللہ عزوجل نے اسکے لئے مخرج نہ رکھا۔ اب حلالہ کے سخت تازیانہ سے اسے ہرگز مفر نہیں۔ یہاں تک کہ ائمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم باطل ومردود ہے۔ وہابیہ غیر مقلدین کہ اب اس مسئلہ میں خلاف اٹھا رہے ہیں گمراہ بد دین ہیں۔ انکی تقلید حلال نہیں۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۶

(۹) تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی

۱۶۳۳۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان الرجل کان اذا طلق امرأتہ فھو احق برجعتھا، وان طلقھا ثلاثا فنسخ ذلك، فقال: الطلاق مرتان الآیۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اسے رجعت کا حق حاصل رہتا تھا۔ خواہ اس نے تین طلاقیں ہی دی ہوں۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو۔ یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔

۱۶۳۴۔ **عن** عروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان الرجل اذا طلق امرأتہ ثم ارتجعھا قبل أن تنقض عدتھا کان ذلك لہ وان طلقھا الف مرۃ، فعمد رجل الی امرأتہ فطلقھا حتی اذا جاء وقت انقضاء عدتھا ارتجعھا ثم طلقھا ثم قال: واللہ! لا اویك لی ولا تحلین أبدا، فانزل اللہ تعالیٰ: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ، فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْتَسْرِيْحٌ بِإِحْسَانٍ۔

۱۶۳۳۔ السنن لابی داؤد، الطلاق، باب فی نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلث، ۱/ ۲۹۷
السنن للنسائی، باب نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلث، ۲/ ۱۰۳
۱۶۳۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۷/ ۶۰۲

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا تو عدت گزرنے سے قبل رجعت کر لیتا تھا۔ یہ اختیار اسکو حاصل تھا خواہ ایک ہزار مرتبہ اس نے طلاق دی ہو۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہی اور دیدی۔ یہاں تک کہ جب عدت کے پورا ہونے کا وقت آیا تو رجعت کر لی۔ پھر اسکو طلاق دیدی اور کہا: قسم خدا کی! میں تجھے اپنے پاس ٹھکانا نہیں دونگا اور تو کبھی میرے لئے حلال بھی نہ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو، یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۵/۸۴۳

(۱۰) حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے

۱۶۳۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال: سمعت عبد الله بن عمر رضى الله تعالیٰ عنهما قال: طلق ابن عمر امرأته وهى حائض، فذكر عمر رضى الله تعالیٰ عنه للنبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقال: لِيُرَاجِعَهَا! قلت: أيحتسب، قال: فَمَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہیئے کہ وہ رجعت کر لے! فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ ۱۲م

۱۶۳۶۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله تعالیٰ عليه وسلم: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، قلت: تحتسب؟ قال: أ رَأَيْتَهُ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا: انہیں حکم دو کہ رجعت کریں! حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے

۱۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۲/۷۹۰

فتح الباری للعسقلانی، ۹/۳۴۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۱۲۶

۱۶۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۲/۷۹۰

عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: بھلا بتاؤ تو کہ اگر وہ عاجز ہو گئے۔ اور حماقت کر بیٹھے تو کیا طلاق ساقط ہو جائیگی۔ ۱۲م

١٦٣٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: حسبت علی تطلیقة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ طلاق میرے حق میں شمار کی گئی۔ ۱۲م

١٦٣٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: طلقت امرأتی علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهی حائض، فذکر ذلك عمر لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً أُخْرٰی، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْيُمْسِكْهَا، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِیْ أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُّطَلِّقَ بِهَا النِّسَآءَ، قال عبیدالله: قلت: لنافع، ما صنعت التطلیقة؟ قال: واحدة أعتدبها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضور کی خدمت میں یہ واقعہ حضرت عمر نے عرض کیا: حضور نے فرمایا: انکو حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر اس سے علیحدہ رہیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر دوبارہ حیض آ کر جب پاک ہو جائے تو مجامعت سے پہلے یا تو طلاق دے دیں یا بیوی بنا کر رکھیں۔ یہی وہ عدت ہے جسکا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ اس طلاق کا کیا حکم رہا جو حالت حیض میں دی گئی تھی۔ فرمایا: اسکو ایک طلاق شمار کیا گیا۔ ۱۲م

١٦٣٩۔ **عن** سالم بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: طلقت امرأتی وهی حائض، فذکر ذلك عمر للنبی صلی

١٦٣٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ٧٩٠/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٢٦/٢ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٤٦/١٢

١٦٣٨۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ٤٧٦/١

١٦٣٩۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ٤٧٦/١

الله تعالیٰ علیه سلم فتغیظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً مُسْتَقْبِلَةً سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتِى طَلَّقَهَا فِيهَا، فَإِنْ بَدَالَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَافَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمُسَّهَا، قال: فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ ، وكان عبد الله طلقها تطليقة فحسبت من طلاقها، وراجعها عبد الله كمامره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: حضور یہ سنکر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: انہیں حکم دو کہ رجعت کرلیں۔ پھر اسکے بعد ایک حیض اور آجائے اور پھر طہر آئے تو بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہ ہی تو وہ طلاق ہے جو عدت شمار کرنے کیلئے موزوں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے رجعت کرلی اور حالت حیض کی طلاق بھی شمار کی گئی۔ فتاوی رضویہ ۵/۸۳ ۷

۱۶۴۰۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما: فراجعتها وحسبت لها التطليقة التی طلقتها۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو حالت حیض میں دی تھی۔ ۱۲م

۱۶۴۱۔ **عن** ابن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: مكثت عشرين سنة يحدثنی من لا اتهم ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما طلق امرأته ثلاثا وهی حائض، فامر ان يراجعها، فجعلت لا اتهمهم ولا اعرف الحديث حتی لقيت ابا غلاب يونس بن جبير الباهلی وكان ذاثبت، فحدثنی انه سال ابن عمر فحدثه انه طلق امرأته تطليقة وهی حائض، فامر ان يراجعها، قال: قلت: افحسب عليه ؟ قال: فمه، او ان عجز واستحمق۔

۱۶۴۰۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱

۱۶۴۱۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۷/۱

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیس سال تک ٹھہرا، مجھ سے ایسے محدث نے حدیث بیان فرمائی جنکو میں جھوٹ سے متہم نہیں جانتا۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے ڈالیں۔ حضور کی طرف سے حکم ملا کہ وہ رجعت کریں۔ اب میں اس حال میں تھا کہ نہ تو انکو جھوٹ سے متہم جانتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے محدث سے اس کا سراغ پاتا تھا۔ یہاں تک کہ میری ملاقات ابوخلاب یونس بن جبیر باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوگئی جو نہایت ثقہ راوی تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ واقعہ معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دی تھی جبکہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ حضور نے حکم فرمایا کہ رجعت کریں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا حضرت ابن عمر کے حق میں وہ طلاق شمار کی گئی؟ بولے: حضور نے یہ سنکر فرمایا تھا: کیوں نہیں۔ کیا وہ عاجز ہوگئے اور حماقت کر بیٹھے تو معذور سمجھے جائیں گے۔ ۱۲م

۱٦٤٢۔ **عن** أنس بن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما عن امرأته التى طلق، قال: طلقتها وهى حائض، فذكرت ذلك لعمر،فذكر للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: مره فليراجعها، فاذا طهرت فليطلقها لطهرها، قال: فراجعتها ثم طلقتها لطهرها ، قلت:فاعتددت بتلك التطليقة التى طلقت وهى حائض ، قال: مالى لاعتدبها و ان كنت عجزت واستحمقت۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکی بیوی کے بارے میں پوچھا جن کو انہوں نے حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ تو فرمایا: میں نے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ واقعہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا۔ حضور نے فرمایا: حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو حالت طہر میں طلاق دیں۔ بولے میں نے رجعت کر لی۔ پھر حالت طہر میں طلاق

۱٦٤٢۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم طلاق الحائض، ٤٧٧/١

السنن للدار قطنى، ٦/٤

دیدی میں نے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی؟ فرمایا: کیوں نہیں شمار کی جاتی اگر چہ میں نے حماقت کی ۔اور جلد بازی میں حکم الٰہی بجالانے سے عاجز ہوگیا۔ ١٢م

١٦٤٣ـ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه طلق امرأته وهی حائض، فاتی عمر رضی الله تعالیٰ عنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر ذلک له فجعلها واحدة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طلاق کو آئندہ طلاقوں میں شمار کرایا۔ ١٢م فتاوی رضویہ ٨٤/٥

(١١) بیوی کو بہن کہنے کا حکم

١٦٤٤ـ عن أبی تمیمة الهجمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا قال لامرأته یا اخیة! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُخْتُکَ هِیَ، فکره ذلک ونهی عنه۔

حضرت ابوتمیمہ ہجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا سرکار نے ارشاد فرمایا: تیری یہ بہن ہے پھر سرکار نے اسکو ناپسند فرمایا: اور ممانعت فرمائی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ظہار نہیں کہ صرف ناپسندیدگی وممانعت فرمادی۔

اور ظہار کے قبیل سے کوئی بات نہ فرمائی ہاں صرف اتنی قباحت ہوگی کہ اسنے بے کسی مصلحت وضرورت کے ایک جائز وحلال شی کو حرام نام سے تعبیر کیا۔ پھر اگر مصلحت ہوتو قباحت بھی نہیں۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے سیدتنا حضرت سارہ

١٦٤٣ـ السنن الکبری للبیهقی، ٣٢٦/٧

١٦٤٤ـ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول لامراته یا اختی، ٣٠١/١
السنن الکبری للبیهقی، ٣٦٦/٧ ☆ شرح السنة للبغوی، ٧٥/٩
التفسیر لابن کثیر، ٦٥/٨ ☆

کو اپنی بہن فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۷/ ۸۷

(۱۲) مفقود الخبر شوہر کا حکم

١٦٤٥ـ **عن** مغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِمْرَاَةُ الْمَفْقُوْدِ اِمْرَاَتُهٗ حَتّٰى يَاتِيَهَا الْخَبَرُ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود الخبر کی عورت اسکی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زوجۂ مفقود کیلئے چار برس کی مہلت کہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے جمہور ائمہ کرام اسکے خلاف پر ہیں ادھر قرآن عظیم صاف صاف ارشاد فرما رہا ہے: والمحصنات من النساء تم پر حرام ہیں وہ عورتیں جو دوسروں کے نکاح میں ہیں۔ اس عورت کا نکاح مفقود میں ہونا تو یقیناً معلوم ہے اور چار برس کے بعد اسکی موت مشکوک وموہوم۔ کیا آدمی اتنی مدت میں خواہ مخواہ مر ہی جاتا ہے یا اسکی مرگ پر ظن غلبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خود علمائے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اقرار فرماتے ہیں اس چار سال کی تقدیر پر سوائے تقلید امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں نہ ہرگز نظر فقہی اسکی مساعد۔ کما نقل العلامة الزرقانی فی شرح المؤطا عن الکافی انها مسئلة قلدنا فیها عمر لیست مسئلة النظر۔ تمام ائمہ کا اجماع کہ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا تو نص قطعی وقضیہ یقینی کے خلاف ایک موہوم بات پر کیوں کر زن زید نکاح عمر میں آسکتی ہے امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضی، وکنیف العلم سید الفقہاء سید الائمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ پہلے قائل چار سال کے تھے۔ بلکہ وہی پہلے قائل چار سال کے ہوئے۔ بعدہ قول حضرت مولی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف رجوع فرمایا۔ کما فی الفتح۔ تو وہ دلیل کہ مالکیہ کو اس قول پر حاصل تھی یعنی تقلید فاروقی وہ بھی نہ رہی۔ اسی طرح امام شافعی رضی

١٦٤٥ـ السنن للدارقطنی، ٤٢١/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤٧٦، ٤٥١/٢٠
جمع الجوامع للسیوطی، ٤٤٠٣، ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٤٧٢/٣

اللہ تعالیٰ عنہ کہ ارشد تلامذۂ امام مالک ہیں پہلے قول امام مالک کے قائل تھے پھر ہمارے ہی قول کی طرف رجوع لائے۔ اور وہی انکے مذہب میں راجح قرار پایا۔

بلکہ جمہور ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ تو یہاں تک اس سے اختلاف رکھتے ہیں کہ قاضی مہلت چارسالہ کے بعد تفریق کردے تو اسکی قضا توڑ دی جائے۔ کہ اس نے دلیل صریح کے خلاف حکم کیا۔ پھر معاملہ بھی کونسا معاملۂ فروج۔ جسمیں شریعت مطہرہ کو سخت احتیاط ملحوظ۔ یہاں تک کہ اصل اشیاء میں اباحت وحلت ہے۔ فروج میں اصل حرمت ٹھہری۔ تو ایسے امر میں ایسے قول کی طرف اپنا ایسا قوی ومدلل مذہب چھوڑ کر جانا کیسی کھلی بے احتیاطی ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۳۱۵

۱۱

کتاب البیوع

ابواب

کسب حلال وحرام ۳۸۱
خرید وفروخت ۳۹۰
غبن وغصب ۳۹۴
اجرت ومزارعت ۳۹۶
قرض وسود ۴۰۱

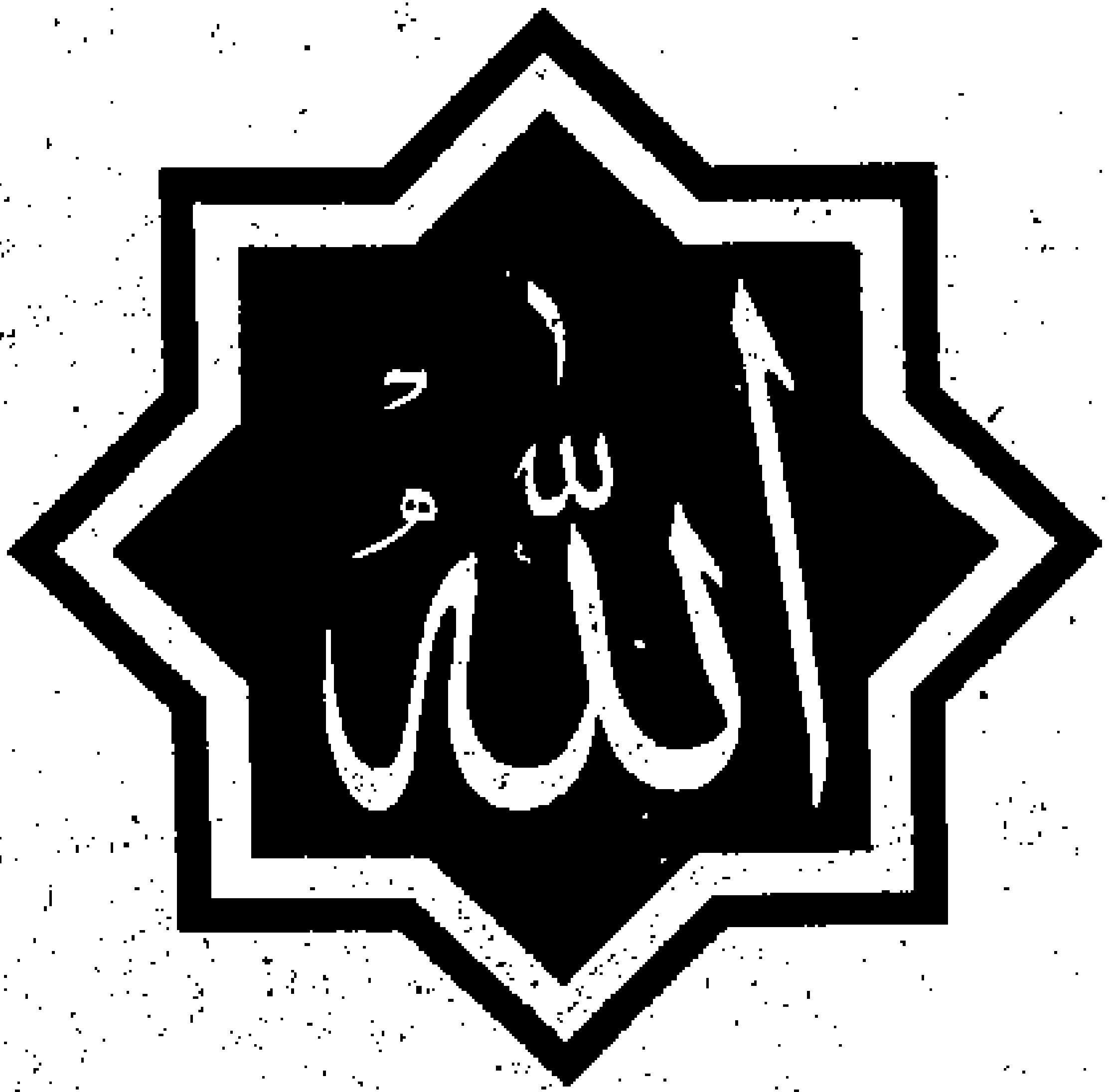
الله

۱۔ کسب حلال وحرام

(۱) کسب حلال کی فضیلت

۱۶۴۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: طَلَبُ کَسُبِ الْحَلاَ لِ فَرِیُضَةٌ بَعُدَ الْفَرِیُضَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔

۱۶۴۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: طَلَبُ الْحَلاَ لِ وَاجِبٌ عَلیٰ کُلِّ مُسُلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔

۱۶۴۸۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیرًا مِنُ اَنُ یَّاکُلَ مِنُ عَمَلِ یَدِہٖ، وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ عَلَیہِ السَّلاَمُ کَانَ یَاکُلُ مِنُ عَمَلِ یَدِہٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا۔ اور بیشک نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری کی اجرت سے کھاتے۔

۱۶۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۰/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۳۱ ۹/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۳۸/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۵/۲
۱۶۴۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۱/۱۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۴۶/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۴/۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۶۳/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۵/۲ ☆
۱۶۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۱/۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۹۲/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۰۳/۴ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۴۲۹/۷
کنز العمال للمتقی، ۹۲۲۲، ۸/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۸
التفسیر للبغوی، ۲۸۸/۳ ☆

۱۶۴۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۹

۱۶۵۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خُضْرَةٌ، مَنِ اكْتَسَبَ مِنْهَا مَالاً فِي حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حَقِّهِ أَثَابَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَوْرَدَهُ جَنَّتَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا دیکھنے میں ہری، چکھنے میں میٹھی، جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لیجائے۔

۱۶۵۱۔ **عن** خولة بنت قيس امرأة سيدنا حمزة بن عبد المطلب رضى الله تعالىٰ عنهم قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خُضْرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ۔

۱۶۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب الحث على المكاسب، ۱/۱۵۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۷۸ ☆ التاريخ الكبير للطبرانى، ۱/۴۰۷
اتحاف السادة للزبيدى، ۹/۳۰۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۹۲۲۵، ۴/۸
السنن الكبرى للبيهقى، ۷/۴۸۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۳۴۷
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۳۴ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۶۲۰۹

۱۶۵۰۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/۵۵۲ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ۱/۱۹۰
الدر المنثور للسيوطى، ۴/۲۰۴ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۱/۲۴۶
كنز العمال للمتقى، ۶۰۷۶، ۳/۱۸۴ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۹۶۲۰
اتحاف السادة للزبيدى، ۶/۱۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۲۶۰

۱۶۵۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما يحذر من زهرة الدنيا، ۲/۹۵۱
الصحيح لمسلم، باب التحذير من الاغترار بزينة الدنياء ۲/۳۳۶
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اخذ المال، ۲/۶۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۱۵۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۷۲۷۸ ☆

حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ دنیوی مال ومتاع ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔ تو جس نے اسکو جائز طور پر حاصل کیا اسکے لئے اس میں برکت ہے۔ ۱۲م

(۲) طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ

١٦٥٢۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إجمَلُوا فِی طَلَبِ الدُّنیا، فَإنَّ کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا کُتِبَ لَہٗ مِنھَا۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جسکے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اسکے سامان مہیا پائیگا۔

١٦٥٣۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَا أَیُّھَا النَّاسُ! اِتَّقُوا اللّٰہَ وَاجْمَلُوا فِی الطَّلَبِ، فَإنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَ رِزْقَھَا، فَإنْ أَبْطَأَ مِنْھَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ، وَاجْمَلُوا فِی الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ وَدَعُوْا مَا حَرُمَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو۔ کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائیگی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر تلاش کرو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو۔

١٦٥٤۔ **عن** أبی أُمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

١٦٥٢۔ السنن لابن ماجہ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ، ١٠٦/١
المستدرک للحاکم ٣/٢ ☆ الترغیب و الترھیب لمنذری، ٥٣٤/٢
السنن الکبری للبیھقی، ٢٦٤/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٨/١
کنز العمال للمتقی، ٩٢٩١، ٢٠/٤ ☆

١٦٥٣۔ السنن لابن ماجہ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ، ٢٥٦/١
المصنف لعبد الرزاق، ٢٠١٠٠ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٥٣٤/٢

١٦٥٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٣٨/١ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ٣٠٤/١٤
التمھید لابن عبد البر، ٢٨٤/١ ☆ مسند الشھاب ١١٥١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رَوْعِي، إِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ أَجَلَهَا وَتَسْتَوْعِبَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ أَحَدُكُمْ اِسْتِبْطَاءَ الرِّزْقِ أَنْ يَّطْلُبَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُنَالُ مَا عِنْدَهٗ إِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مریگی جب تک کہ اپنی عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو۔ اور خبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تو اسکی طاعت ہی سے ملتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۳) تلاش معاش کی فضیلت

۱۶۵۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إِنَّ مِنَ الذُّنُوبِ ذُنُوبًا لَا يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَلَا الصِّيَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ يُكَفِّرُهَا الْهُمُومُ فِي طَلَبِ الْمَعِيشَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جنکا کفارہ نہ نماز ہو، نہ روزہ ہو، نہ حج ہو، اور نہ عمرہ ہو، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں۔ جو آدمی کو تلاش معاش حلال میں پہونچتی ہیں۔

۱۶۵۶۔ **عن** كعب بن عجرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: مر علی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم رجل فرأی اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم من

۱۶۵۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۳۱۵
كنز العمال للمتقی، ۱۶۶۰۰، ۶/۴۷۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۹۷
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱/۱۸۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۴۸
السلسلة الضعيفة للالبانی، ۹۲۴ ☆

۱۶۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۱۲۹ ☆ اتحاف السادة لزبيدی، ۵/۴۱۵
مجمع الزوائد لهيثمی، ۴/۳۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۳۳۷
الترغيب و الترهيب لمنذری، ۲/۵۲۴ ☆

جلده ونشطه، فقالوا: یا رسول الله! لو کان هذا فی سبیل الله، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى نَفْسِهٖ يَعُفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى اَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيْرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى رِيَآءً وَّمُفَاخِرَةً فَهُوَ فِي سَبِيْلِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جارہا۔ عرض کی: یارسول اللہ! کیا خوب ہوتا کہ اگر اسکی یہ تیزی و چستی خدا کی راہ میں ہوتی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اسکی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہی ہے۔ اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کیلئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے۔ ہاں اگر ریا و تفاخر کیلئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔ فتاوی رضویہ ١١/١٨١

(۴) تلاش معاش میں دنیا و آخرت دونوں کو پیش نظر رکھے

١٦٥٧۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَيْسَ بِخَيْرِكُمْ مَنْ تَرَكَ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ وَلَا آخِرَتَهٗ لِدُنْيَاهُ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا، فَاِنَّ الدُّنْيَا بَلَاغٌ اِلَى الْاٰخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا كَلًّا عَلَى النَّاسِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں جو اپنی دنیا آخرت کیلئے چھوڑ دے۔ اور نہ جو اپنی آخرت دنیا کیلئے چھوڑ دے، بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

(١) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت ہوا تلاش حلال اور فکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ١١/١٨١

١٦٥٧ـ كنز العمال للمتقى، ٦٣٣٤، ٣/٢٣٨ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٢٣٨
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٦٥ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى، ٥٠٠

(۵) قوت بازو کی کمائی افضل ہے

۱۶۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رجل من اصحابہ: یا رسول اللہ ! ای الکسب افضل ؟ فقال: عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِہٖ وَکُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک مرد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام، سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔

۱۶۵۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤمِنَ الْمُحْتَرِفَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔

۱۶۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَمْسٰی کَالًّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ أَمْسٰی مَغْفُوْرًا لَہٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے مزدوری سے تھک کر شام ہوجائے۔ اسکی وہ شام مغفرت

۱۶۵۸۔	المعجم الکبیر للطبرانی،	۳۳۰/۴	☆	مجمع الزوائد للھیثمی،	۶۰/۴
	المسند لاحمد بن حنبل،	۱۴۱/۴	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر،	۳/۳
	اتحاف السادۃ للزبیدی،	۴۱۵/۵	☆	الترغیب و الترھیب للمنذری،	۵۲۳/۲
	تاریخ دمشق لابن عساکر،	۲۰/۲	☆	المغنی للعراقی،	۶۲/۲
	الدر المنثور للسیوطی،	۳۴۷/۱	☆	کنز العمال للمتقی، ۹۲۵۳،	۱۲/۴
	علل الحدیث لابن ابی حاتم،	۱۱۷۲	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۸۱/۱
۱۶۵۹۔	مجمع الزوائد للھیثمی،	۲۰۰/۱۰	☆	مجمع الجوامع للسیوطی،	۵۲۱۶
	الدر المنثور للسیوطی،	۲۴۹/۶	☆	اتحاف السادۃ للزبیدی،	۵۰۶/۸
	کشف الخفا للعجلونی،	۲۹۱/۱	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۱۶/۱
	علل الحدیث لابن ابی حاتم،	۱۸۷۷			
۱۶۶۰۔	الترغیب و الترھیب للمنذری،	۵۲۴/۲	☆	مجمع الزوائد للھیثمی،	۶۲/۴
	اتحاف السادۃ للزبیدی،	۹/۶	☆	کنز العمال للمتقی، ۹۲۱۴،	۷/۴
	المغنی للعراقی،	۹۱/۲	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۵۱۹/۲

ہوگی۔

١٦٦١۔ **عن** رکب المصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: طُوبیٰ لِمَنْ طَابَ کَسْبُہٗ۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک کمائی والے کیلئے جنت ہے۔

فتاوی رضویہ ١١/١٨٠

(٨) کسب حلال ضروری ہے

١٦٦٢۔ **عن** صفوان بن امیة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء ہ عمرو بن قرة فقال: یا رسول اللہ! ان اللہ قد کتب علی الشقوۃ، وما ارانی ارزق الا من دفی بلفی، فأذن لی فی الغناء من غیر فاحشة! فقال: لَا اٰذَنُ لَکَ وَلَا کَرَامَةَ وَلَا نِعْمَةَ، اِبْتَغِ عَلیٰ نَفْسِکَ وَعَیَالِکَ حَلَالًا، فَاِنَّ ذٰلِکَ جِھَادٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَاعْلَمْ اَنَّ عَوْنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ مَعَ صَالِحِی التِّجَارَةِ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمرو بن قرہ آئے۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے روزگاری مسلط کر دی ہے۔ تو میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ بغیر دف بجائے کوئی دوسری چیز میرا ذریعہ معاش نہیں بن سکتی۔ لہذا مجھے مکروہ گانوں کے علاوہ دوسرے گانوں کی اجازت عطا فرما دیں۔ فرمایا: میں تمہیں گانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ تمہارے لئے نہ تو اچھا ہے اور نہ بزرگی کا کام۔ تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کیلئے حلال روزی حاصل کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔ ١٢م

١٦٦٣۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٦٦١۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ٥٤٧/٤

١٦٦٢۔ الاصابہ فی معرفة الصحابة لابن حزم ٥٥٦/٤

١٦٦٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الحطب و الکلاء، ٣١٩/١

الصحیح لمسلم، زکوۃ، باب النھی عن المسئلة، ٣٣٣/١

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النھی عن المسئلة، ٨٦/١

عليه وسلم: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَأنْ يَّاخُذَ أحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَذْهَبَ بِهٖ اِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ ثُمَّ يَأتِيَ بِهٖ فَيَحْمِلَهٗ عَلىٰ ظَهْرِهٖ فَيَاكُلَهٗ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ ، وَلَأنْ يَّاخُذَ تُرَابًا فَيَجْعَلَهٗ فِي فِيْهِ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أنْ يَّجْعَلَ فِي فِيْهِ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! آدمی رسی لیکر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے، انکا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے۔ اسے بیچ کر کھائے۔ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ اور منہ میں خاک بھر لینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۷۳/۱۰

(۷) ناجائز کمائی

۱۶۶۴۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کی قیمت لینا ناجائز، زنا کی خرچی حرام اور پچھنہ لگانے والے کی کمائی ناجائز ہے۔ فتاوی رضویہ ۴۵/۱۰

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۷۷/۹

۱۶۶۳۔ السنن للنسائی، زکاۃ ، الاستحفاف عن المسئلة ، ۲۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۹۳/۱۰
شرح السنة للبغوی، ۱۱۱/۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۶۷۰۰، ۴۹۷/۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۴۱۷/۵ ☆ المؤطا لمالک، ۹۹۸

۱۶۶۴۔ الصحيح لمسلم ، مساقاة ، ۹ باب تحريم ثمن الكلب ، ۱۹/۲
السنن لابی داؤد ، البيوع، باب فی كسب الحجام ، ۴۸۶/۲
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ثمن الكلب، ۱۵۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن ثمن الكلب ، ۱۵۷/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۵۲/۴ ☆ السنن الكبریٰ للبيهقی، ۳۳۷/۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۶۴/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۱۷/۱
تلخيص الحبير لابن حجر، ۱۹۳/۲ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۲۷۵/۴
التمهيد لابن عبد البر، ۲۲۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۶۲/۶
التفسير لابن كثير، ۵۹/۶ ☆

(۸) جس کسب سے رزق ملے اسی کو اختیار کرے

۱۶۶۵ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ رُزِقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسب سے روزی ملے اسے اختیار کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۱

۱۶۶۵ ـ كنز العمال للمتقى، ٩٢٨٦، ١٩/٤ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى، ٢٣٨
تنزيه الشريعة لابن عراق، ٩٧٦/٢ ☆ المغنى للعراقى، ٢٤٥/١

۲۔ خرید وفروخت

(۱) مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو

۱۶۶۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی أن یستام الرجل علیٰ سوم أخیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مرد کو اسکے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے منع فرمایا۔ ۱۲م

(۲) معدوم کی بیع جائز نہیں

۱۶۶۷۔ **عن** حکیم بن حزام رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن بیع ما لیس عنده۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہیں۔ ۱۲م

(۳) آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے

۱۶۶۸۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّضِیْعَ مَنْ یَّقُوْتُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنا رزق برباد کردے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱/۶

۱۶۶۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه ۳/۲

۱۶۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۴/۲

۱۶۶۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی صلة الرحم، ۲۳۸/۱
المستدرك للحاکم ۴۱۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۰/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴۶۷/۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۲۵/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۸۲/۱۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۴/۱
شرح السنة للبغوی، ۳۴۲/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۶۷/۴
التفسیر للقرطبی، ۱۴۹/۴ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۵/۲

(۴) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۶۶۹۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَامِنْ عَبْدٍ يَّبِيْعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہوکر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۶۷۰۔ **عن** معقل بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ بَاعَ عِقْرَدَارٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا يَّتْلِفُهٗ۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۵

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے گھر کا سازوسامان بے ضرورت فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہوجاتا ہے۔ ۱۲م

(۵) بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو

۱۶۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی شرط پر کسی چیز کی بیع حلال نہیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرض لینے والا بضرورت قرض، قرض کے ساتھ کم مالیت کی شئی زیادہ قیمت کو اگر اس طرح خریدے کہ وہ بیع اس قرض پر مشروط ہو تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر عقد قرض پہلے ہو اور یہ بیع اس میں نصا یا دلالۃ مشروط نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اجازت دیتے ہیں

۱۶۶۹۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۲۲/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۱۰/٤
كنز العمال للمتقى، ٤٣ ٥٤، ۵۳/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٤۹۳/۲
۱۶۷۰۔ كنز العمال للمتقى، ٤٢ ٥٤، ۵۱/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۵۲۰/۲
كشف الخفاء للعجلونى، ۳۲۷/۲ ☆
۱۶۷۱۔ السنن لابى داؤد، باب فى الرجل يبيع ما ليس عنده، ٤۹۵/۲

کہ یہ بیع بشرط قرض نہیں۔ بلکہ قرض بشرط بیع ہے۔ اور قرض شروط فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتا۔ اور راجح یہ ہے کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ اگرچہ شرط مفسد قرض نہیں مگر یہ وہ قرض ہے جس کے ذریعہ سے ایک منفعت قرض دینے والے نے حاصل کی اور یہ ناجائز ہے۔ لہذا ان صورتوں کو ترک کیا جائے۔ اور قرض کا نام ہی نہ لیا جائے۔ بلکہ خالص بیع ایک وعدہ معینہ پر ہو۔ اب نوٹ کی بیع روپئے کے عوض جائز ہوگی اگرچہ دس کا نوٹ سو کو بیچے۔ اور دونوں صورتوں میں فرق وہی ہے جو قرآن عظیم نے فرمایا: واحل الله البيع وحرم الربوا ہ مگر چاندی سونے کی بیع اب بھی جائز نہ ہوگی اور نوٹ کی جائز ہوگی۔ قال البنى صلى الله تعالىٰ عله وسلم اذا اختلف النوعان فبيعوا كيف شئتم ۔ اور یہ زیادہ قیمت دینا اگرچہ بحالت قرض ہے لیکن بوجہ بیع جائز ہے۔ اگرچہ اولی نہیں۔ درمختار میں ہے شراء شئ بثمن غال لحاجة القرض ، يجوز و يكره والله تعالىٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۷/۴۷

(۶) روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے

۱۶۷۲۔ **عن** أبى بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَبِيْعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ يَدًا بِيَدٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو چیزیں اپنی نوع کے اعتبار سے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو اس کے بعد کہ وہ دست بدست ہوں۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

روپے کا نوٹ پندرہ آنے کو بیچنا، خریدنا مطلقاً جائز ہے جبکہ باہم رضامندی سے ہو اور کوئی مانع شرعی عارض نہ ہو۔ اسے سود سے کوئی علاقہ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۸۹

(قرض میں ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ) قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اسکے قبضہ میں دیدے، پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خود خریدی تاکہ وہ متاع بعینہا اسے پہونچ جائے اور اس سے

۱۶۷۲۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۴

قیمت لیکر قرض لینے والے کو دیدے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائیگا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائیگا۔

امام قاضی خاں نے فرمایا: اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جسکو امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا اور مشائخ بلخ نے فرمایا: بیع عینہ ان بیعوں میں سے ہے۔ کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں۔ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملیگا۔ اور فرمایا: کہ ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے۔

فتح القدیر میں فرمایا کہ عینہ میں کوئی کراہت نہیں سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لئے کہ اسمیں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے انتہی، اور اسے بحر الرائق اور نہر الفائق اور در مختار وشرنبلالیہ وغیرہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے صحابہ کرام نے اسے کیا۔ اسکی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔

تو جب بکثرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اسکا کرنا اور اسکی تعریف ثابت ہوئی تو اس سے عدول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تقلید ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں انکی تقلید و پیروی کا حکم دیا۔　　فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

۳۔ غبن وغصب وعاریت

(۱) غبن مذموم ہے

۱۶۷۳۔ **عن** الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْمَغْبُوْنُ لَا مَحْمُوْدٌ وَّلَا مَاجُوْرٌ۔

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غبن کھانے میں نہ ناموری ہے اور نہ ثواب۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۷۶

(۲) غصب کا وبال

۱۶۷۴۔ **عن** یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَّحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہونچے۔ پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ختم ہو کر فیصلہ فرمادیا جائے۔

۱۶۷۵۔ **عن** سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۷۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۷۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۹۲۸۷، ۴/۱۹
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۵۲ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۸۲
۱۶۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۷۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۵/۱۰۴
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/۱۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۹۵۲۲
موارد الظمآن للهيثمی، ۱۱۶۷ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۲۴۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اسکے گلے میں طوق ڈالے، نہ اسکا فرض قبول ہو نہ نفل۔ فتاوی رضویہ ۸/۱۴۰

(۴) عاریت کا مال واپس کرے

١٦٧٦ـ **عن** سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس ہاتھ سے مال لیا اسی ہاتھ سے واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳

◆

١٦٧٥ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما جاء فى سبع ارضين، ١/٤٥٤
المسند لاحمد بن حنبل، ١/١٨٧ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٦/٩٨
مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/١٧٦ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ١/٩٩
حلية الاولياء لابى نعيم، ٢/١٨١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٠٣٤٩، ١٠/٦٣٩
تاريخ بغداد للخطيب، ١/٢٧١ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣/١٦
المصنف لابن ابى شيبة، ٦/٥٦٥ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ١/١٩
١٦٧٦ـ السنن لابن ماجه، العارية، ٢/١٧٥ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٣٣٨
السنن الكبرى للبيهقى، ٦/٩٠ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٥/٢٤١
شرح السنة للبغوى، ٨/٢٢٦ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٣/٥٣
المعجم الكبير للطبرانى، ٧/٢٥٢ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٣/٣٧٦
المصنف لابن ابى شيبة، ٦/١٤٦ ☆ التفسير لابن كثير، ١/٥٠٠
كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٩٠ ☆

۴۔ اجرت ومزارعت

(۱) اجرت ادا کرو

۱۶۷۷۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قال اللہ تعالیٰ: ثَلٰثَةٌ أنَا خَصمُھُم یَومَ القِیَامَةِ، رَجُلٌ أعطٰی بِی ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ، وَرَجُلٌ اِستَاجَرَ أجِیرًا فَاستَوفٰی مِنہُ وَلَم یُعطِ أجرَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہونگا۔ ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اسکی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لیکر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری پوری نہ دی۔ فتاوی رضویہ ۸/۱۴۷

(۲) تعویذ پر اجرت جائز ہے

۱۶۷۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال: ان نفرا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرو ابماء فیھم لدیغ او سلیم، فعرض لھم رجل من اھل الماء فقال: ھل فیکم من راقٍ؟ اِن فی الماء رجلا لدیغا او سلیما، فانطلق رجل منھم فقرأ بفاتحة الکتاب علی شاة فبرأ فجاء بالشاة الی اصحابہ فکرھوا ذاک وقالوا: أخذت علی کتاب اللہ اجرا، حتی قدموا الی المدینة فقالوا: یا رسول اللہ! اخذ علی کتاب اللہ اجرا، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۶۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من باع حرام، ۱/۲۹۷
السنن لابن ماجہ، باب اجر الاجرا، ۲/۱۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۵۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۱
السنن الکبری للبیھقی، ۶/۱۴ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۳۵۹
نصب الرایة للزیلعی، ۴/۱۳۲ ☆

۱۶۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشرط فی الرقیة الخ، ۲/۸۵۴
السنن الکبری للبیھقی، ۱/۴۳۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۱۹۸
التفسیر للقرطبی، ۱/۳۳۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۳۱،
کنز العمال للمتقی، ۹۲۳۹، ۴/۳۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴/۴۵۱

وسلم: اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا گذر چشمے والوں کے پاس سے ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی صحابہ کرام کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ حضرات میں کوئی سانپ یا بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ ان میں ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کر دیا۔ وہ ٹھیک ہو گیا۔ اور یہ بکریاں لیکر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ ساتھیوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ چنانچہ یہ تمام حضرات مدینہ شریف پہونچے تو بارگاہ رسالت میں واقعہ عرض کیا: حضور نے ارشاد فرمایا: جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے زیادہ اجرت کی مستحق ہے۔ ۱۲م

١٦٧٩ـ **عن** أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: ان ناسا من اصحاب النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أتوا على حي من أحياء العرب فلم يقروهم، فبينما هم كذلك اِذ لدغ سيد اولئك فقالوا: هل معكم من دواء أوراق؟ فقالوا انكم لم تقرونا ولا نفعل حتى تجعلوا لنا جعلا، فجعلو لهم قطيعا من الشاة، فجعل يقرء بأم القرآن ويجمع بزاقه وتيفل فبرأ، فأتوا بالشاء فقالوا: لا نأخذه حتى نسأل النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسأله فضحك وقال: وَمَا اَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا الِیْ بِسَهْمٍ ـ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کچھ حضرات عرب کے ایک قبیلہ

١٦٧٨ـ اتحاف السادة للزبيدي، ٧٧/٣ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزي، ٧٩٨٥
السنن للدارقطني، ٩٥/٣ ☆ لسان الميزان لابن حجر، ٣١٨/٢
تنزيه الشريعة لابن عراق، ٢٦١/١ ☆ تذكرة الموضوعات للفتني، ٨١
موارد الظمآن للهيثمي، ١١٣١ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ٤٨
١٦٧٩ـ الجامع الصحيح للبخاري، باب الرقى بالقرآن و المعوذات، ٨٥٤/٢
الصحيح لمسلم، باب جواز الاجرة على الرقية، ٢٢٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٤/٣ ☆ فتح الباري للعسقلاني، ١٩٨/١٠
التفسير للقرطبي، ١١٢/١ ☆

کے پاس گئے تو انہوں نے انکی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی اثنا میں انکے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہ کی لہذا ہم بغیر اجرت تمہارے ساتھ کچھ نہیں کریں گے۔ انہوں نے بکریاں دینا منظور کیا۔ چنانچہ ایک صحابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور لعاب جمع کرکے اس جگہ پر تھوک دیا۔ اسکی تکلیف دور ہوگئی۔ وہ بکریاں لیکر آئے تو صحابہ کرام نے فرمایا: ہم جب تک اس سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلومات نہیں حاصل کرلیں گے۔ بکریاں نہیں لیں گے۔ حضور نے یہ سنکر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۸۲/۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے محض تعویذ اور دم کرنے کیلئے قرآن پڑھنے پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا مطلق تلاوت اور تعلیم قرآن پر اجرت کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔ لہذا یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف ہرگز نہیں کہ امام اعظم تلاوت و تعلیم قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

تعلمو االقرآن ولا تا کلوا بہ ، یعنی تعلیم قرآن کی کمائی نہ کھاؤ۔ عمدۃ القاری۔

(۳) کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو

۱۶۸۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلَمْ تَرَی اِلَی الْعُمَّالِ یَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَفَوْا اُجُوْرَهُمْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں۔ اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔

۱۶۸۱۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۱۶۷۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸٤/۱

۱۶۸۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸٤/۱

علیه وسلم: اَلْعَامِلُ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرُهٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کرلیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷۷۸/۲

(۴) تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم

١٦٨٢۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: علمت ناسا من اهل الصفة القرآن والکتابة فاهدی الی رجل منهم قوسا، فقلت: لیست بمال وارمی عنها فی سبیل الله، فسألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عنهافقال: اِنْ سَرَّكَ اَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔ فتاوی رضویہ ۲۱۲/۸

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے چند حضرات کو قرآن کی تعلیم دی اور لکھنا سکھایا۔ تو ان میں سے ایک صاحب میرے پاس بطور ہدیہ ایک کمان لائے۔ میں نے سوچا یہ کوئی مال نہیں اور مجھے جہاد میں کام آئیگی۔ پھر میں نے حضور سے اسکے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر تم جہنم کا طوق گلے میں ڈالنا چاہتے ہو تو قبول کرلو۔ ۱۲م

(۵) بٹائی پر زراعت کا حکم

١٦٨٣۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماقال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ لَمْ یَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْیُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ ورسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتباع جماعت صحابہ وتابعین محرمین مانعین

١٦٨٢۔ السنن لابن ماجه، باب الاجر علی تعلیم القرآن، ١٥٧/١

١٦٨٣۔ السنن لابی داؤد، البیوع، باب فی المخابرة، ٤٨٣/٢

الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٤٣/٢

حرام وفاسد جانتے ہیں۔ بایں ہمہ صاحبین نے بوجہ تعامل اجازت دی اور اسی پر فتوی قرار پایا۔

فتاوی رضویہ ۸/۲۱۳

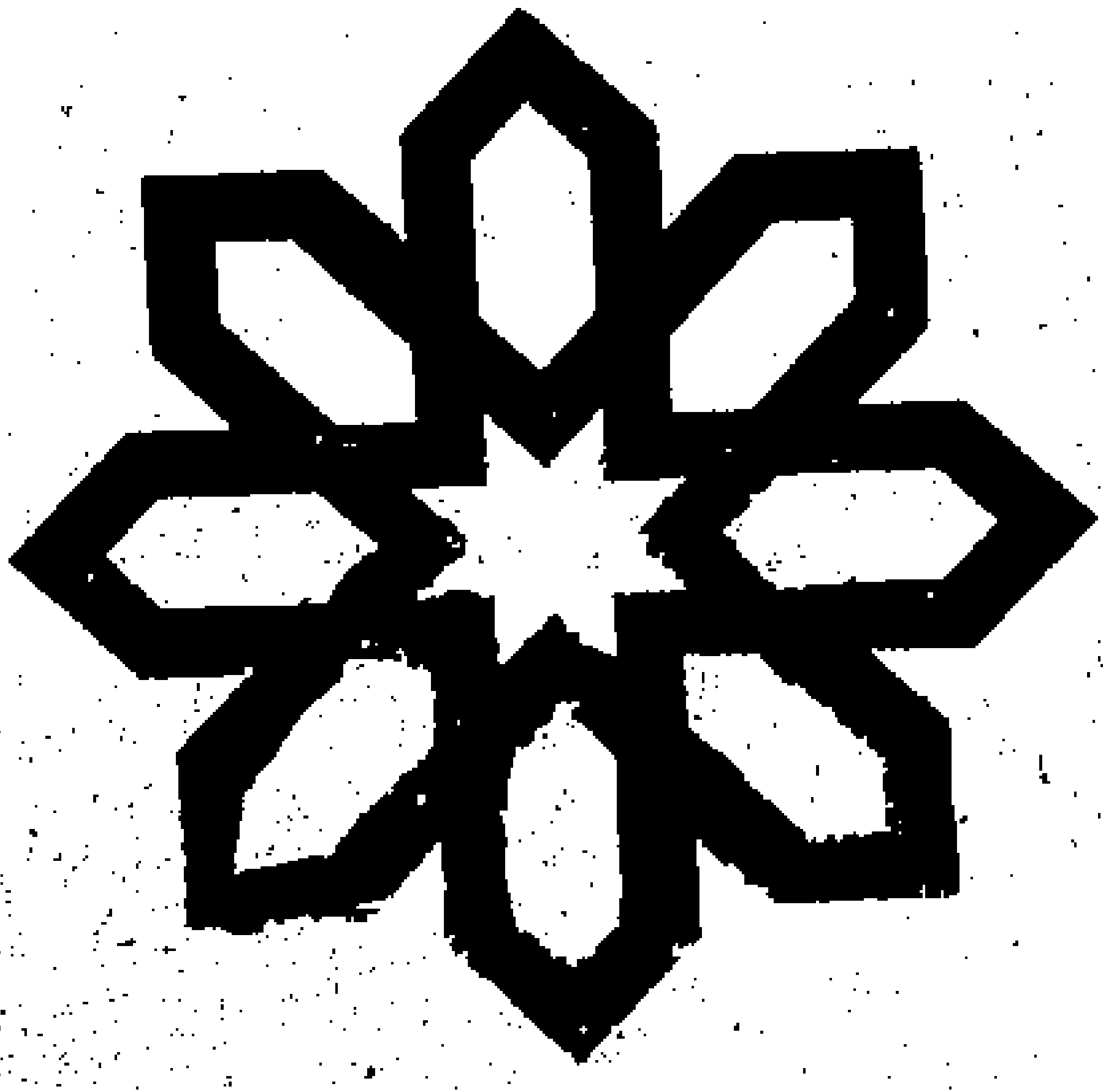

۵۔ قرض وسود

(۱) ہر قرض جس سے منفعت مقصود ہو سود ہے

١٦٨٤۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَرِبْوا۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر قرض جو منفعت کمائے سود ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۵

(۲) سود کی لعنت

١٦٨٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربوا و مأكله و شاهد يه و كاتبه۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے گواہ و کاتب پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۷۵

١٦٨٦۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربوا و مؤكله و كاتبه و شاهديه وقال: هم سواء۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٦٨٤۔ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۰/۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٥١٦، ٢٣٨/٦
ارواء الغليل للالبانى، ۲۳۵/۵ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۱۳۷۳
١٦٨٥۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اكل الربوا ١٤٥/١
السنن لابن ماجه، باب التغليظ فى الربا، ١٦٥/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٤٤٦/٢
السنن لابى داؤد، باب فى اكل الربوا، ٤٧٣/٢
١٦٨٦۔ الصحيح لمسلم، باب الربوا، ٢٧/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٨/٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٤٦/٥
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٥٢٩/١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٦٧/١

علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے کاتب وگواہ سب پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: وہ سب برابر گنہگار ہیں۔ فتاوی رضویہ ۷/۷۵

(۴) سود کی مذمت

۱۶۸۷۔ **عن** کعب الأحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لان ازنی ثلث وثلثین زنیة احب الی من ان آکل درھما ربا یعلم اللہ انی اکلته من ربا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں۔ جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورة تبیح المحظورات، اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ اسکے بغیر چارہ ہو، نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی۔ سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سودی نکلوائے، یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا۔ سودی قرض لیکر بنایا یا دو سو کی تجارت کرتے ہیں۔ قوت اہل وعیال بقدر کفایت ملتا ہے۔ نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا۔ پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگوادیے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کرسکتے ہیں۔ نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی ھذا القیاس۔ صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورت نہیں۔ تو ان میں حکم جواز نہیں ہوسکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں۔ ولہذا قوت اہل وعیال کیلئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہوسکتی ہے جب اسکے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا احتاج آدمی کی بسر اوقات کے لائق مل سکے۔ ورنہ اس قدر پاسکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھر وہی تونگری کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت۔ رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا اگر جانتا ہے کہ اب ادا

۱۶۸۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۲۵

نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا۔ جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہونچ سکے گا۔ اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اسکے سوا کوئی شکل ادا کی نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت متحقق ہولی۔ حفظ اور تحصیل قوت کی ضرورت ہو تو خود ظاہر۔ اور ذلت ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے کہ جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اسکے لئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

مثلا شریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کر لے جاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو ہجو سنائیں۔ انہیں اگر چہ وہ انعام لینا حرام ہے اور جس چیز کا لینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں۔ پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت دینا صریح حرام ہے۔ بایں ہمہ شرع نے حفظ آبرو کیلئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگر چہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۸۳

(۴) سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے

۱۶۸۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبًا فَهُوَ مِثْلُ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةٍ ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلٰى بِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کھانا تینتیس بار زنا کے برابر ہے، اور جسکا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اسکی زیادہ مستحق ہے۔

۱۶۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَدِرْهَمٌ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبٰوا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً يَزْنِيْهَا فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس بار زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

۱۶۸۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۲۱۱ ☆ تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۲۴

۱۶۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۶ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۶۳

١٦٩٠۔ **عن** عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔

١٦٩١۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ الدِّرْهَمَ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ فِى الْخَطِيْئَةِ مِنْ سِتٍّ وَّ ثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً يَزْنِيْهَا الرَّجُلُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔

١٦٩٢۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَدِرْهَمُ رِبًا أَشَدُّ جُرْمًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

١٦٩٠۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٧/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٤٦/٥
كنز العمال للمتقى، ٩٧٦١، ١٠٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٧/٤
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٨٢٥ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٦٧/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٢٥٦/١ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٠٣٣
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢٥/٥ ☆ السنن للدار قطنى، ١٦/٣
تاريخ دمشق لابن عساكر، ٣٧٣/٧ ☆ المغنى للعراقى، ٩١/٢
١٦٩١۔ اتحاف السادة للزبيدى، ٧٣٥/٧ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٤٧٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٧/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٦٤/١
المغنى للعراقى، ١٣٩/٣ ☆ الكامل لابن عدى،
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ٨٣/٢ ☆
١٦٩٢۔ كنز العمال للمتقى، ٩٧٨٠، ١٠٩/٤ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

١٦٩٣۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا أَيْسَرُ هَا كَالَّذِی يَنْكِحُ أُمَّهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجے ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

١٦٩٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اَلرِّبَا سَبْعُوْن بَابًا أَدْنَا هَا كَالَّذِی يَقَعُ عَلٰی أُمِّهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

١٦٩٥۔ **عن** الأسود بن وهب بن عبد مناف بن زهرة الزهری القرشی خال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ورضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الرِّبَا أَبْوَابٌ، اَلْبَابُ مِنْهُ عَدْلٌ بِسَبْعِيْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهُ فَجْرَةٌ كَاضْطِجَاعِ الرَّجُلِ مَعَ أُمِّهٖ۔

حضرت اسود بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے کئی دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا

١٦٩٣۔ السنن لابن ماجه، باب التغليظ فی الربا، ١٦٥/٢
الجامع الصغير للسيوطی، ٢٧٦/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٥٣٧/٧
الترغيب والترهيب للمنذری، ٨/٣ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٥٠٨/١
كنز العمال للمتقی، ٩٧٥٥، ١٠٥/٤ ☆ المغنی للعراقی، ٣٢٣/٣
١٦٩٤۔ السنن لابن ماجه، باب التغليظ فی الربا، ١٦٥/٢
الترغيب والترهيب للمنذری، ٦/٣ ☆
١٦٩٥۔ الجامع الكبير للطبرانی، ٢٥٤/٢ ☆

ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔

۱۶۹۶۔ **عن** رجل من الأنصار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اَلرِّبَا أَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، او قال: ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، اَهْوَنُهَا مِثْلُ اِتْيَانِ الرَّجُلِ اُمَّهٗ۔

ایک انصاری صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود اکہتر دروازے ہیں۔ یا فرمایا: تہتر گناہ جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔

۱۶۹۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَدْنَا هُنَّ مِثْلُ اِتْيَانِ الرَّجُلِ اُمَّهٗ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے بہتر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔

۱۶۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اَبْوَابَ الرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، اَدْنَاهَا كَالَّذِيْ يَاْتِيْ اُمَّهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں۔ سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔

۱۶۹۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۳۱۴/۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۲۷/۸
۱۶۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۷/۴ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۷۱
الکامل لابن عدی، ۳۹۱/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۷/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۷/۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۸/۳ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۸۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/۴ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۷۰۵
۱۶۹۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۰۷۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۶، ۱۰۵/۴

١٦٩٩۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلرِّبَا ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَيْسَرُهَا مِثْلَ اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلَ اُمَّهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر دروازے ہیں، سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

١٧٠٠۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ الرِّبَا نَيِّفٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَهْوَنُهُنَّ مِثْلَ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ فِى الْاِسْلَامِ، وَدِرْهَمٌ مِنْ رِبًا اَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہوکر اپنی ماں سے زنا کرے۔ اور سود کا درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔

١٧٠١۔ **عن** امير المؤمنين عثمان غنى ذى النورين رضى الله تعالىٰ عنهم قال: الربا سبعوّن بابا۔ أهونها مثل نكاح الرجل امه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر دروازے ہیں، ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

١٧٠٢۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: الربا اثنان وسبعو نحوبا، أصغر ها كمن أتى أمه فى الاسلام ودرهم من الربا اشد من بضع وثلثين زنية۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود بہتر گناہ ہے، سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے۔ اور سود کا ایک درم کئی

١٦٩٩۔ المستدرك للحاكم، ٣٧/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢٦٦/١

اتحاف السادة للزبيدى، ٢٢٧/٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢٧٦/١

١٧٠٠۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٨/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٩٦/٦

١٧٠١۔ كنز العمال للمتقى، ١٠١٠٣، ١٩٠/٤

١٧٠٢۔ كنز العمال للمتقى، ٩٧٥٩، ١٠٥/٤

اور تیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۳۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال : الربا ثلثة وسبعون حوبا، ادناها کمن اتی امه فی الاسلام ،ودرهم من الربا کبضع وثلثين زنية ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سود میں تہتر گناہ ہیں، سب میں کم ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے جماع کرنا، اور سود کا ایک درم چند اور تیس زنا کے مانند ہے۔ فتاوی رضویہ ۸۲/۷

(۵) سود اور اس سے بچنے کی صورت

۱۷۰۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء بلال بتمر برنی فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ أَیْنَ هٰذَا ؟فقال بلال: تمر کان عندنا ردئ فبعت منه صاعین، بصاع لمطعم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك:أَوَّهْ عَیْنُ الرِّبَا، لَاتَفْعَلْ ، وَلٰكِنْ اِذَا أَرَدْتَ انْ تَشْتَرِیَ التَّمَرَ فَبِعْهُ بِبَیْعٍ آخر ثُمَّ اشْتَرِبِهٖ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خرمائے برنی لیکر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ تم کہاں سے لائے؟ حضرت بلال نے عرض کیا: ہمارے پاس خراب چھوارے تھے ہم نے انکے دو صاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا تا کہ حضور کی خدمت میں پیش کروں۔ حضور نے یہ سنکر ارشاد فرمایا: اف یہ تو خاص ربا ہے۔ ایسا نہ کرو مگر جب انکو خریدنا چاہو تو اپنے چھواروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اس شی کے بدلے انکو خریدو۔

۱۷۰۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۷۰۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۱۴، ۱۹۳/۴

۱۷۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب الربوا، ۲۶/۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد بیتع تمر الخ، ۲۹۳/۱

۱۷۰۵۔ الصحیح لمسلم باب الربوا، ۲۶/۲ ☆ الموطا لمالك، ۲۲۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد البیع تمر الخ، ۲۹۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۱/۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۲۲/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۹/۴ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۲۶/۵

عليه وسلم استعمل رجلا على خيبر فجاء ه بتمر جنيب فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اكل تمر خيبر هكذا ؟ قال: لا، والله! يارسول الله انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعين والصاعين بالثلث، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فَلَا تَفْعَلْ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر صوبہ دار بنا کر بھیجا۔ وہ خدمت اقدس میں خرمائے جنیب لیکر حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خیبر کے سب چھوارے ایسے ہی ہیں؟ عرض کی: نہیں، خدا کی قسم یارسول اللہ! ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو اور دو صاع تین صاع کو لیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ اپنے چھوارے روپیوں سے بیچ کر ان روپیوں سے یہ چھوارے خرید لو۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۹۵

(٦) قرض ادا کی نیت سے لو تاکہ اللہ کی مدد شامل حال رہے

١٧٠٦۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے ادا فرمادیتا ہے۔ اور جو تلف کردینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردیتا ہے۔

١٧٠٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من اخذ اموال الناس، ٣٢١/١
السنن لابن ماجه، باب من ادان دينا الخ، ١٧٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٦١/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٥٤/٥
كنز العمال للمتقى، ١٥٤٢٩، ٢٢١/٦ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٥٤/٥
اتحاف السادة للزبيدى، ٥٠٢/٥ ☆ شرح السنة للبغوى، ٢٩٢/٨
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٩٧/١ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٩١٠
التفسير للقرطبى، ٤١٦/٣ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ٣٠٣/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٥٠٩/٢ ☆

۱۷۰۷۔ **عن** میمون الکروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَدَانَ دَيْنًا يَنْوِيْ قَضَآءَهٗ أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت میمون کروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دین لیکر ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی طرف سے ادا فرمادیگا۔

۱۷۰۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِيْ دَيْنًا ثُمَّ جَهَدَ فِيْ قَضَآئِهٖ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَهٗ فَأَنَا وَلِيُّهٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرا امتی دین کا بار اٹھائے پھر اسکے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مر جائے تو میں اسکا ولی وکفیل ہوں۔

۱۷۰۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَفِيْ نَفْسِهٖ وَفَآءَهٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضٰى غَرِيْمَهٗ بِمَاشَآءَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اسکے ادا کا ارادہ رکھے پھر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائیگا اور اسکے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کر دیگا۔

فتاوی رضویہ ۷/۸۴

۱۷۰۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ٣٥٤/٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥٠٢/٥
کنز العمال للمتقی، ١٥٤٢٧، ٢٢١/٦ ☆ المغنی للعراقی، ٨٣/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥١٠/٢ ☆
۱۷۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٧٤/٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٢/٧
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٩٨/٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٣٢/٤
۱۷۰۹۔ المستدرك للحاکم ٢٣/٢ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٩٧/٢
کنز العمال للمتقی، ١٥٤٤٥، ٢٢٥/٦ ☆

(۷) قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے

۱۷۱۰۔ عن جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اتیت • النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو فی المسجد، قال مسعر اراہ قال: ضحی، فقال: صل رکعتین، وکان لی علیہ دین فقضانی وزادنی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے۔ حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت جابر نے یہ بھی کہا کہ چاشت کا وقت تھا سرکار نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرا سرکار کی طرف کچھ قرض تھا تو آپ نے ادا فرمایا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا۔۱۲م

۱۷۱۱۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان لرجل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن من الابل فجاءہ یتقاضاہ فقال: اعطوہ فطلبوا سنہ فلم یجدوا لہ الاسنا فوقھا فقال: اعطوہ فقال: او فیتنی اوفی اللہ لک، قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ خِیَارَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ایک شخص کا اونٹ قرض میں آرہا تھا۔ تو وہ تقاضا کرنے آگیا۔ سرکار نے فرمایا: ادا کردو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا اونٹ نہیں ملا بلکہ اس سے زیادہ عمر والا ملا۔ سرکار نے فرمایا: وہی دیدو۔ وہ قرض خواہ کہنے لگا: آپ اگر مجھے پورا عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپکو بھی ایسا ہی کامل عطا فرمائیگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرتا ہے۔

۱۷۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء، ۳۲۴/۱
الصحیح لمسلم، باب جواز اقتراض الحیوان، ۳۰/۲
۱۷۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم، باب جواز اقتاض الحیوان، ۳۰/۲
السنن للنسائی، الترغیب فی حسن القضاء، ۲۰۳/۲
التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۳/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸۲/۴ ☆ تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۱۸۸/۱

۱۷۱۲۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا تقاضا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وقال: اِشْتَرُوا لَهُ بَعِیرًا فَأَعْطُوهُ اِیَّاهُ، فطلبوه فلم یجدوا الاسنا أفضل من سنه فقال: اِشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ اِیَّاهُ، فَإِنَّ خَیْرَکُمْ أَحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے قرض کا تقاضا کیا جس میں وہ سختی سے پیش آیا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسکی اس سخت گفتگو کا جواب دینا چاہا جس سے سرکار نے روک دیا اور فرمایا: حقدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کچھ کہے۔ پھر سرکار نے ارشاد فرمایا: اسکے لئے اونٹ خریدو اور اس کو دیدو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا نہ ملا بلکہ اس سے عمر و قیمت میں زیادہ مل رہا تھا۔ فرمایا: اسی کو خرید کر اسے دیدو۔ پھر فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی بہتر طریقے پر کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبکہ قرض پر زیادہ دینا لفظا موعود، نہ عادۃ معہود، تو معنی ربا یقینا مفقود خصوصا جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود، بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان و کرم و مروت ہے۔ اور بیشک مستحب و ثابت بہ سنت، کما فی الاحادیث المذکورۃ۔

مگر محل اسکا وہاں ہے کہ یا تو وہ زیادت قابل تقسیم نہ ہو۔ مثلا ساڑھے نو روپے آتے تھے دس پورے دئے کہ اب بقدر نصف روپے کی زیادتی ہے اور ایک روپیہ دو پارہ کرنے کے

۱۷۱۲۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی استقراض البعیر ، ۱/۱۵۸
السنن لابن ماجه ، باب حسن القضاء ، ۲/۱۷۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۱۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۵/۳۵۱
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/۱۳۹ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۴/۶۸
مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۲۹۰۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۳۴
اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/۵۰۳ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۸/۱۹۴
المغنی للعراقی ، ۲/۸۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۵۰۴۷ ، ۶/۱۰۵
فتح الباری للعسقلانی ، ۴/۴۸۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۱۳۸۱

لائق نہیں۔ یا قابل تقسیم ہو تو جدا کر کے دے۔ مثلاً دس آتے تھے وہ دیکر ایک روپیہ احساناً الگ دیا۔ تو ان صورتوں میں یہ زیادتی حلال ہو جائیگی۔ اور اگر قابل تقسیم تھی اور یونہی مخلوط و مشاع دی۔ مثلاً دس آتے تھے گیارہ یکشت دئے۔ دس آتے ہیں اور ایک احساناً۔ تو نہ ہبہ صحیح ہوگا اور نہ لینے والا اس زیادت کا مالک۔ فتاوی رضویہ ۷/۹۰

(۸) قرضدار کو مہلت دینے پر اجر

۱۷۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهٖ أَوْ مَحٰى عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کردے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

(۹) قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق

۱۷۱۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كَانَ فِي الْأُمَمِ السَّابِقَةِ رَجُلٌ عَاصٍ يَمْحُو عَنِ الْمُسْتَقْرِضِينَ، إِذَا مَاتَ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ: إِذَا كَانَ يَعْفُو فَأَنَا أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلی امتوں میں ایک گنہگار شخص تھا جو لوگوں کے قرض معاف کر دیا کرتا تھا۔ جب اسکا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو بخش دیا۔ اور پروردگار عالم نے فرمایا: جب وہ معاف کر دیا کرتا تھا تو میں اس سے زیادہ حقدار ہوں۔

١٧١٣۔ الصحيح لمسلم، باب انظار المعسر و التجاوز الخ، ١٨/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٠/٥ ☆ السنن للدارمی، ٢٦٢/٢

الدر المنثور للسيوطی، ٣٦٩/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٥٣٧٩، ٢١١/٦

شرح السنة للبغوی، ١٩٩/٨ ☆ التفسير لابن كثير، ٤٩١/١

١٧١٤۔ الصحيح لمسلم، باب فضل انظار المعسر و التجاوز، الخ، ١٨/٢

الجامع الصحيح للبخاری، باب حسن التقاضی، ٣٢٢/١

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت اپنا مہر معاف کردے تو بیشک یہ نیک کام ہے اور اس پر بڑے ثواب کی امید ہے۔
فتاوی رضویہ ۵/۴۸۸

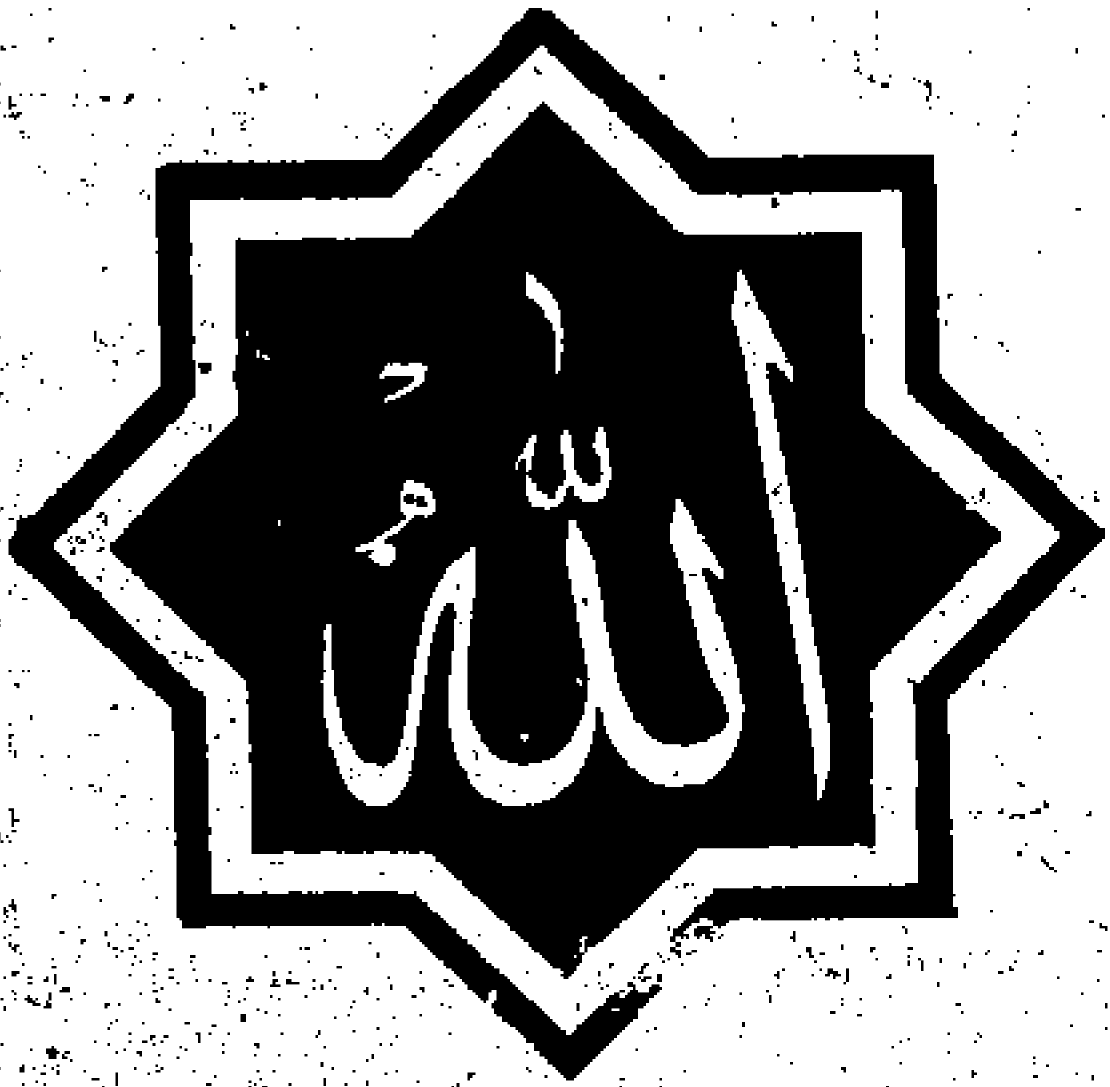

۱۲

کتاب الایمان والنذور

ابواب

قسم و کفارہ ۴۱۷

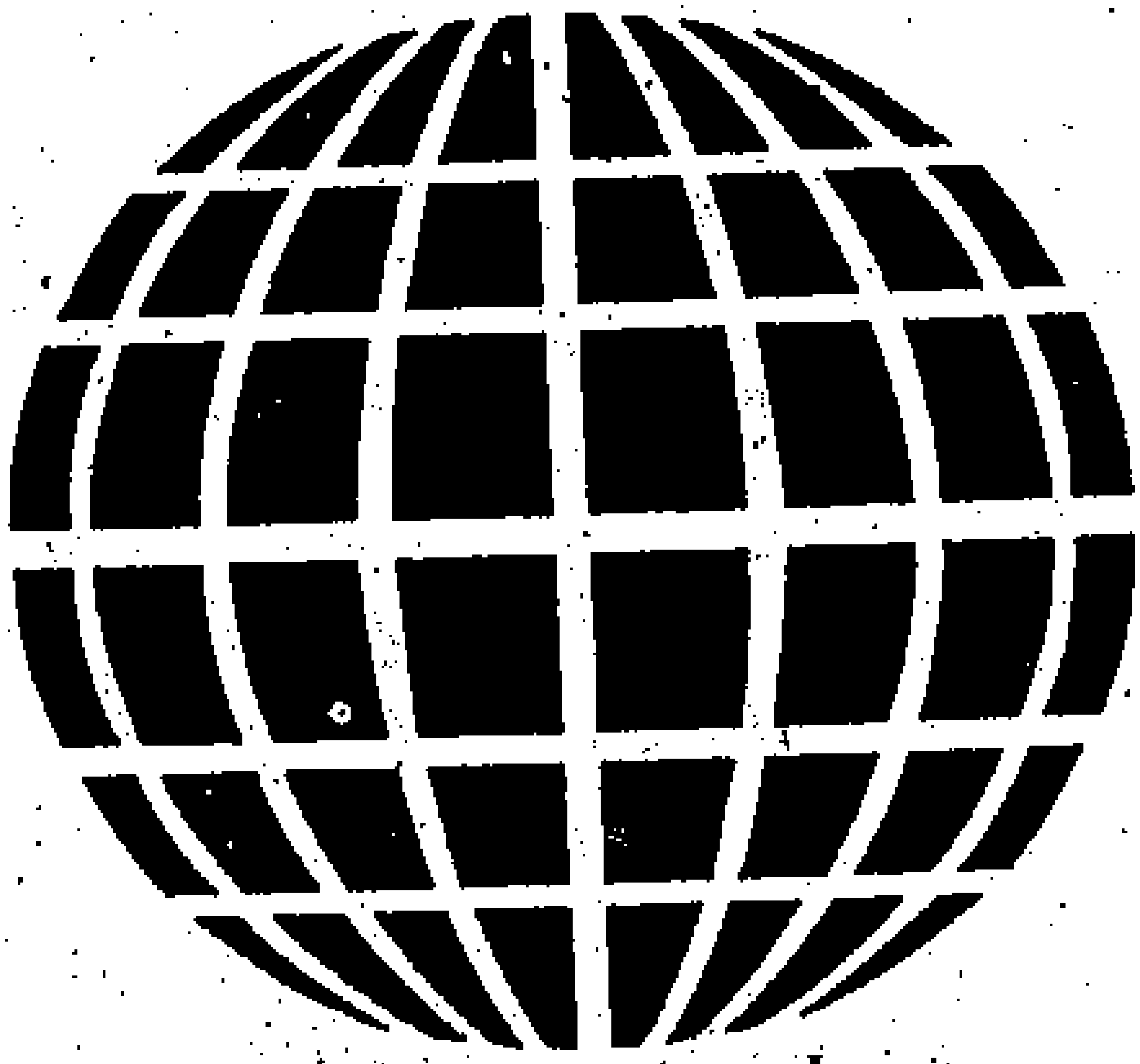

۱۔ قسم وکفارہ

(۱) اچھی چیز کی قسم کھالے تو اسکو توڑنا ضروری ہے

۱۷۱۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ حَلَفَ عَلیٰ يَمِيْنٍ فَرَاٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَ لْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے قسم کھائی پھر خیال آیا کہ اسکا خلاف بہتر ہے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔

۱۷۱۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اِنِّیْ وَاللّٰهِ ! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلیٰ يَمِيْنٍ فَاَرٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِیْ وَاَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاؤں گا کہ اسکے غیر میں بھلائی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دیکر اس اچھے کام پر عمل کرونگا۔

فتاوی رضویہ ۹۵۰/۵

۱۷۱۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان و النذور، ۴۸/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ۹۷/۱۷ ☆ المسند لابی داؤد الطبالسی، ۱۳۸/۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۰/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۴/۲
۱۷۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان و النذور، ۹۸۰/۲
السنن لابن ماجه، باب من حلف علی یمین، ۱۵۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۲/۱۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵۱۷/۴
فتح الباری للعسقلانی، ۶۴۵/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۔ ۲۶۸/۱
مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، ۳۴۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۴۰۱، ۶۹۹/۱۶
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۶/۵ ☆

(۲) قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ

۱۷۱۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ، كَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ۔

حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ عزوجل کے نام کی ہی قسم کھائے۔ قریش کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے آباء واجداد کی قسمیں کھاتے۔ لہذا فرمایا: تم اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۱۲م

(۳) ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ۔

حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمکو آباء واجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ ۱۲م

۱۷۱۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب لا تحلفو بآبائكم ٩٨٣/٢
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ٤٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل، التشيدى فى الحلف بغير الله تعالىٰ، ١٢٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٩٨/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٠/١٠
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٧٧/٤ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٣٥٩/٣
تلخيص الحبير لابن حجر، ١٦٨/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٦٣٣١

۱۷۱۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب لا تحلفوا بآبائكم، ٩٨٣/٢
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ٤٦/٢
الجامع للترمذى، باب فى كراهية الحلف بغير الله، ١٨٥/١
السنن للنسائى، التشديد فى الحلف بغير الله، ١٢٤/٢
السنن لابى داؤد، الايمان والنذور، باب كراهية الحلف بالآباء، ٤٦٣/٢
السنن لابن ماجه، باب النهى ان يحلف بغير الله، ١٥٢/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٨/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٨/١٠
المستدرك للحاكم، ٥٢/١ ☆ السنن للدارمى، ١٨٥/٢
فتح البارى، للعسقلانى، ٥٣٠/١١ ☆ منحة المعبود للساعاتى، ١٢١/١
مناقب الشافعى، للبيهقى، ٤٠٣/١ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٢٥٠

(۴) نذر طاعت، صحیح اور نذر معصیت، گناہ

۱۷۱۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلىٰ الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَّعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی طاعت الٰہی (مثلا نماز وروزہ وغیرہما) کی منت مانے وہ بجالائے۔ اور جو کسی گناہ کی منت مانے وہ باز رہے۔

فتاوی رضویہ ٩٦٦/٥

۱۷۲۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال

١٧١٨۔ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٣٤٠٧ ☆ كنز العمال، ٤٦٣٣٣، ٦٧٨/١٦
تاريخ دمشق لابن عساكر، ٣٧١/٧ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٦/١
اتحاف السادة للزبيدى، ٥٧٥/٧ ☆ شرح السنة للبغوى، ٣/١٠
المغنى للعراقى، ١٥٨/٣ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم، ١٦٠/٩
البداية والنهاية لابن كثير، ١٣٩/٦ ☆ مشكل الآثار للطحاى، ٣٥٤/١
نصب الراية للزيلعى، ٢٩٥/٣ ☆ الموطا لمالك، ٤٨٠
١٧١٩۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب النذور فى الطاعة، ٩٩١/٢
السنن للنسائى، النذر فى المعصية، ١٢٧/٢
الموطا لمالك، ٧٤٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٦٤٦٢، ٧١٠/١٦
التفسير لابن كثير، ٣١٣/٨ ☆ المسند للعقيلى، ١٤٠/٤
حلية الاولياء لابى نعيم، ٣٤٦/٦ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ١٧٥/٤
مشكل الآثار للطحاوى، ٤٧٠/١ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ١٣٣/٣
فتح البارى للعسقلانى، ٥٧٩/١١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٤٤/٢
١٧٢٠۔ الصحيح لمسلم، كتاب النذر ٤٥/٢
الجامع للترمذى، باب ما جاء ان لا نذر فى معصية، ١٨٤/١
السنن لابى داؤد، ايمان باب من رأى عليه كفاره اذا كان فى لعقيه، ٤٦٧/٢
السنن لابن ماجه، باب النذر المعصية، ١٥٥/١
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٣٤٣٥ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ١٧٥/٤
المسند لاحمد بن حنبل، ١٢٩/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٨٧/٤
المطالب العالية لابن حجر، ٧٤٥ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ٢٦٧/١٠
الدر المنثور للسيوطى، ٢٨٨/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٦٧٩٠، ٧١٣/١٦

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَانَذَرَ فِی مَعْصِیَۃٍ، وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کی نذر جائز نہیں۔ اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۶

(۵) نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا

۱۷۲۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تَنْذِرُوْا، فَاِنَّ النَّذْرَ لَایُغْنِی مِنَ الْقَدْرِ شَیْئًا، وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر مت مانو کہ نذر تقدیر الٰہی کو نہیں ٹالتی۔ ہاں البتہ اسکے ذریعہ فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں پر لازم کہ اپنی نذریں پوری کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکی وفا کا حکم دیا۔ ہاں یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الٰہی بدل جائیگی۔ جو نعمت نصیب میں نہیں مل جائیگی۔ جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائیگی۔ یہ اعتقاد فاسد ہے۔ ایسی ہی نذر سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۶۶ ☆ جد الممتار ۲/۲۱۵

(۶) احباب کو ایذاء دینے کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۲۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۷۲۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب النذر والایمان، ۲/۴٤
الدر المنثور، للسیوطی، ۱/۳۵۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹/۳٤
شرح السنة للبغوی، ۱۰/۲۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳٤۲٦
۱۷۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان النذر، ۲/۹۸۰
الصحیح لمسلم، باب النهی عن الاصرار علی الیمین، ۲/۵۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۱۷ ☆ شرح السنة، للبغوی، ۱۰/۱٦
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۱/۵۱۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦٤۳٦، ۱٦/۷۰۵

عليه وسلم :لَأنْ يَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِي أَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهٗ الَّتِي افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم خدا کی! اگر کوئی شخص اپنے اھل کو ایذاء اور نقصان پہونچانے کیلئے قسم کھائیگا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قسم پر اصرار کفارہ کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے زیادہ گناہ کا باعث ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۵۰

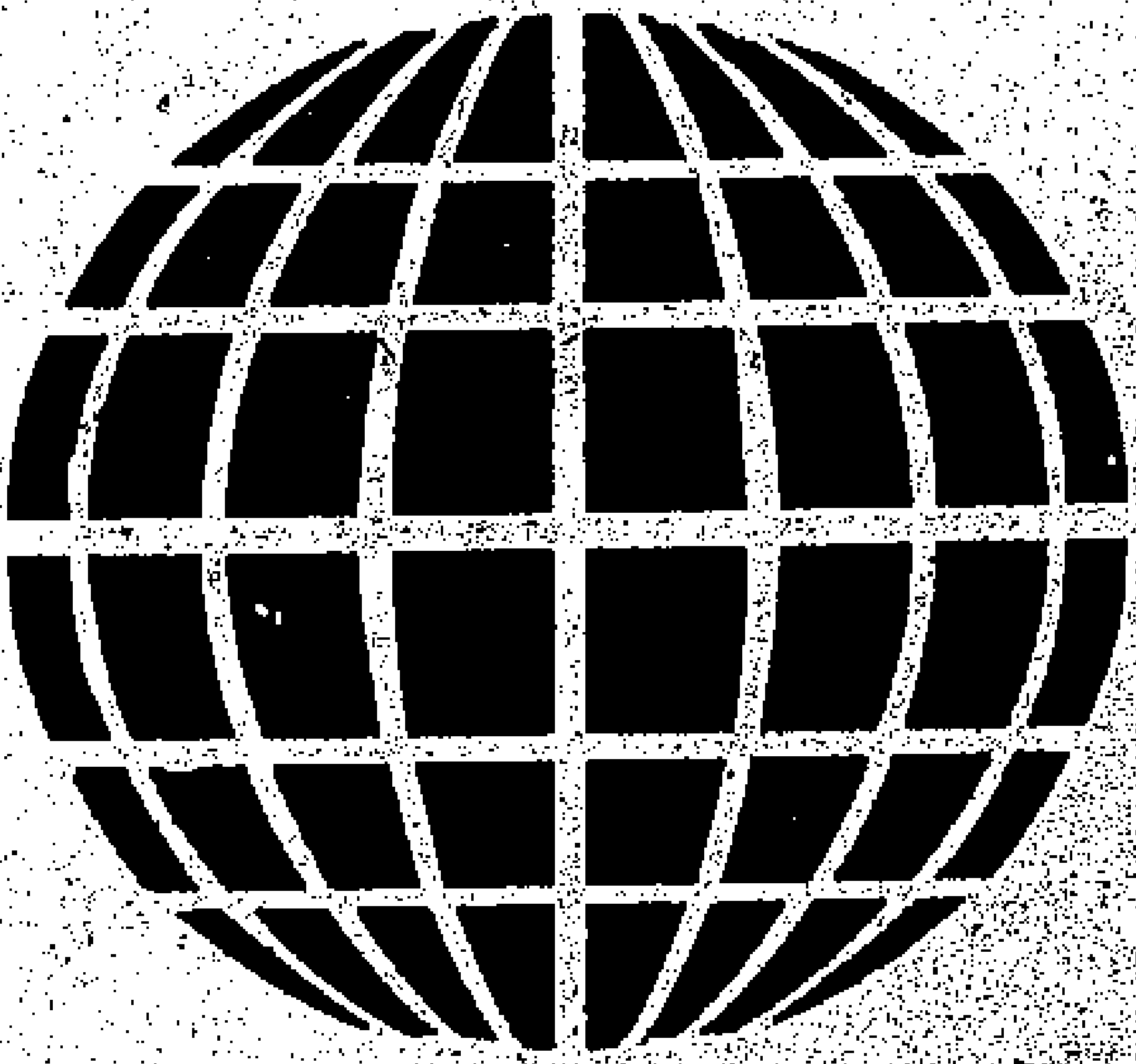

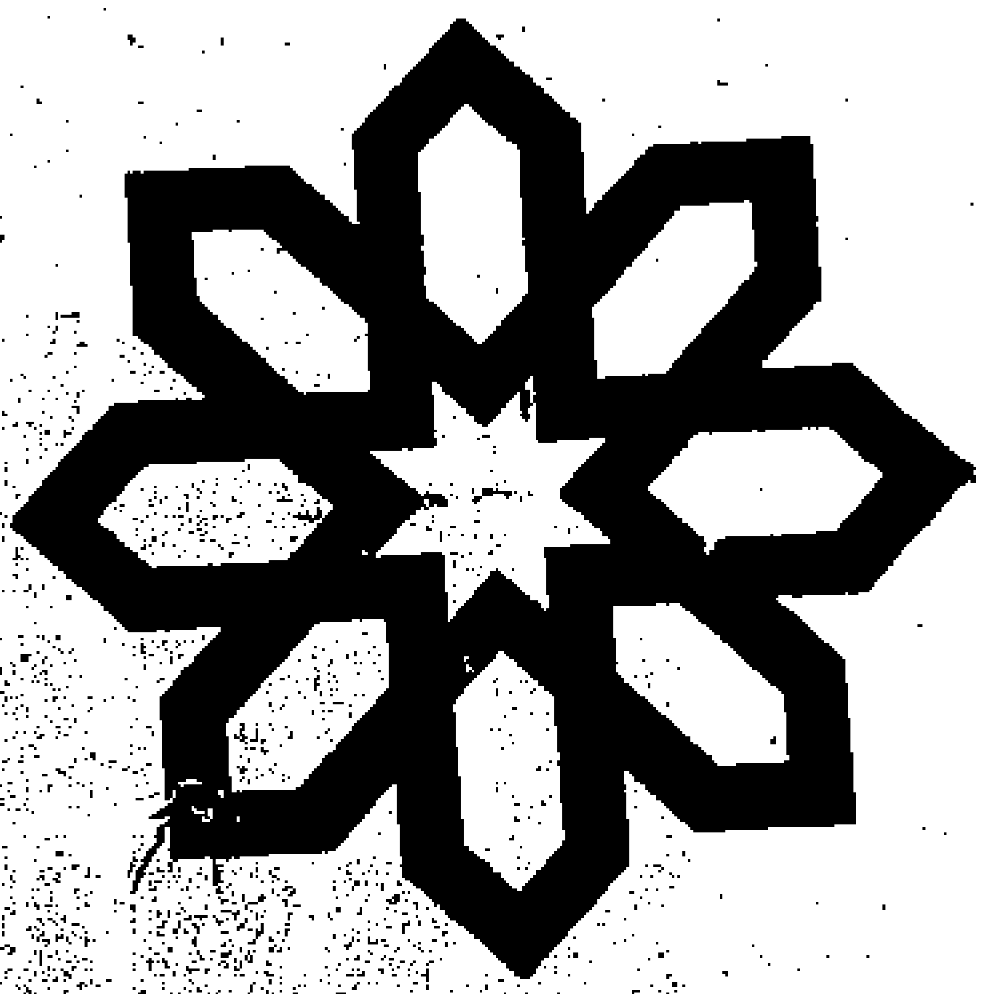

۱۳

کتاب الحدود والدیات

ابواب

شراب ۴۲۵
نشہ آور اشیاء ۴۳۰
حد شرعی ۴۵۵

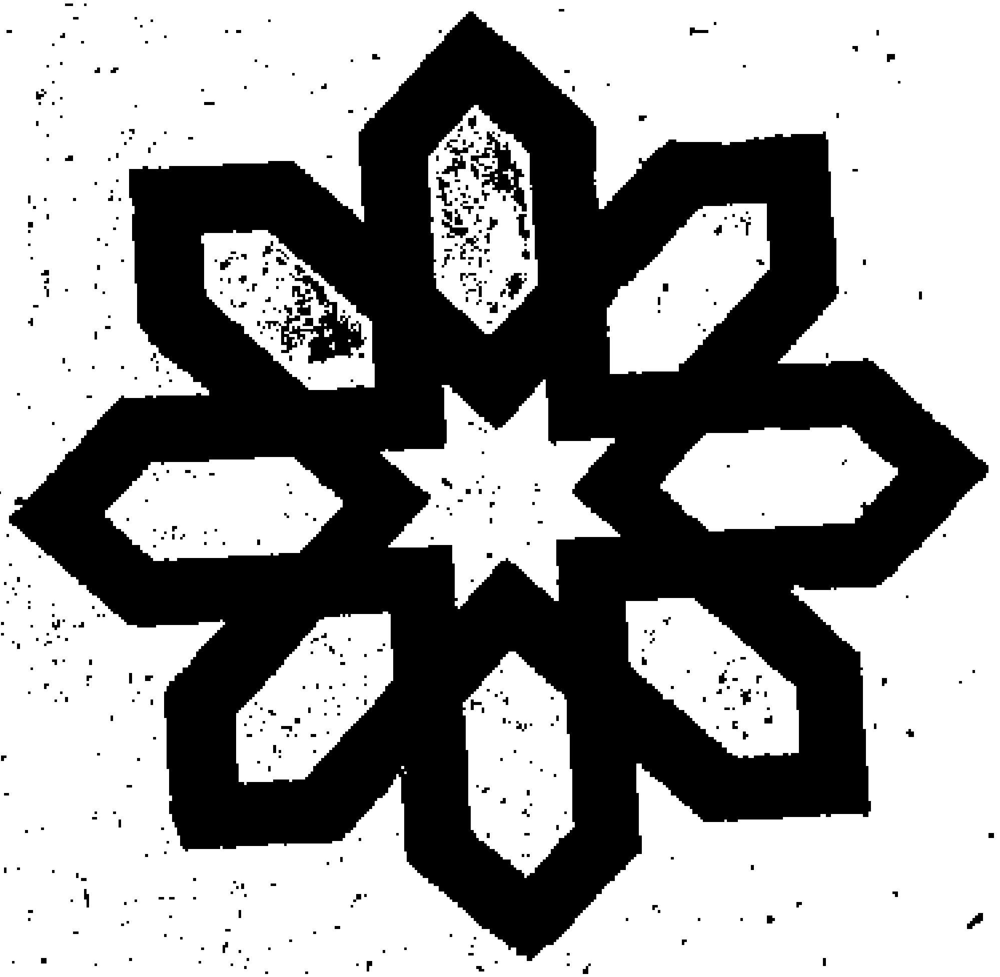

۱۔ شراب

(۱) شراب کی حرمت

۱۷۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَعَنَ اللّٰہُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ وَآكِلَ ثَمَنَهَا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، پینے والے اور پلانے والے پر، بیچنے والے اور خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، اور بنوانے والے پر، اور اسکو لیجانے والے اور جسکے لئے لیجائی جائے اس پر، اور اسکی قیمت استعمال کرنے والے پر۔ ۱۲م

(۲) شراب اور شرابی کی مذمت

۱۷۲۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَايَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

۱۷۲۳۔ السنن لابی داؤد، باب العصیر للخمر، ۲/ ۵۱۷
المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۵۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۳۱۶
السنن الکبری، للبیہقی، ۵/ ۳۲۷ ☆ مجمع الزوائد، للہیثمی، ۴/ ۸۹
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۱۵۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۶۶
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۷۷، ۵/ ۳۴۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/ ۷۳
الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/ ۲۳۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۷۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۵ ☆
۱۷۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاشربۃ، ۲/ ۸۳۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۸۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/ ۱۸۶
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۵/ ۹۶ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱/ ۱۰۰
المصنف لعبد الرزاق، ۱۳۶۸۲ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۴/ ۲۲۱

۱۷۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الخمر عشرة، عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبائعها وا کل ثمنها والمشتری والمشتری له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان دس اشخاص پر، جو شراب کیلئے شیرہ نکالے، اور جو نکلوائے، جو پیئے، اور جو اٹھا کر لائے، جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے، جو بیچے اور جو اسکے دام کھائے، جو خریدے اور جس کیلئے خریدی جائے۔

۱۷۲۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَنٰی اَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْاِیْمَانَ كَمَا یَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَاْسِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۴۷

۱۷۲۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

۱۷۲۵۔ الجامع للترمذی۔ باب ما جاء بیع الخمر والنهی عن ذلك، ۱/ ۱۰۰
السنن لا بن ماجه، باب لعنة الخمر علی عشرة اوجه، ۲/ ۲۵۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٤٥ ☆

۱۷۲۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۹۳، ۵/ ۳۱٤
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۲/ ٦۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۰۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۸ ☆

۱۷۲۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ السنن للنسائی، ۲/ ۲۸۲
السنن الکبری، للنسائی، ۱۰/ ۲۳٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۰٦
کنز العمال للمتقی، ٤۳۸۰٦، ۱٦/ ۳۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٦/ ۹
التفسیر للقرطبی ۳/ ۳۰۸ ☆ المستدرك للحاکم ۱/ ۷۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۳۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱٤ ☆ المسند لابی یعلی، ٦/ ۳۸۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، مُدْمِنُ الْخَمرِ ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ، وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنُ الْخَمرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهرِ الْغُوطَةِ ، قِيل: وما نهر الغوطة؟ قال: نَهرٌ يَّجرِیْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ تُوْذِیْ اَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِنَّ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا۔ اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو شرابی بے توبہ مرجائے اللہ اسے وہ خون اور پیپ پلائیگا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہیگا کہ ایک نہر ہو جائیگی۔ دوزخیوں کو انکی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہوگی۔ وہ سخت بدبو گندی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہیگی اس شرابی کو پینی پڑیگی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ذرا آنکھ بند کرکے غور کرے کہ شراب چھوڑنا قبول ہے یا اس پیپ کے گھونٹ نگلنا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

(۳) شرابی کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے

۱۷۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مُدْمِنُ الْخَمرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہوگا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔

(۴) شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں

۱۷۲۹۔ **عن** ابی اُمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۷۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۲۵۵
۱۷۲۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۲۷ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۲۵۸
المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۴۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنْ أَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَتُقْبَلُ لَهُ صَلٰوةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَلَا يَمُوتُ وَفِي مَثَانَتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا حُرِّمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْجَنَّةُ ، فَإِنْ مَاتَ فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب کی ایک بوند پیئے چالیس روز تک اسکی نماز قبول نہ ہو۔ اور جو مر جائے اور اسکے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کردی جائیگی۔ اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مریگا وہ زمانہ کفر کی موت مریگا۔

(۵) شرابی کو جہنم کا کھولتا پانی ملیگا

۱۷۳۰۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَقْسَمَ رَبِّي بِعِزَّتِهِ! لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِي جُرْعَةً مِّنَ الْخَمْرِ إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ ، وَلَا يُسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ، وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ إِيَّاهُ مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی ہے! کہ میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اسے اسکے عوض جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔ اور جو کسی چھوٹے کو پلائے گا جب بھی اسکی سزا میں وہ پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔ اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑیگا اسے میں اپنے پاک دربار میں پلاؤنگا۔

(۶) شرابی دخول جنت سے محروم رہیگا

۱۷۳۱۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ أَبَدًا، الدَّيُّوثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۷۳۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۶۲/۳

۱۷۳۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۲۷/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۴/۱

وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، مردانی وضع بنانے والی عورت، اور شرابی۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۸۱۱

(۷) شراب وجوا حرام ہے

۱۷۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال: کل مسکر حرام۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، شطرنج اور چینا کی شراب سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ حاشیہ ہدایہ، ۱۲۷

۱۷۳۲۔ السنن لابی داؤد، [illegible] باب الاشربة، ۲/ ۵۱۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۵۸ ☆ [illegible] ۱

۲۔ نشہ آور اشیاء

(۱) ہر نشہ والی رقیق چیز حرام

۱۷۳۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضي اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جسکی کثرت نشہ لائے اسکی قلیل بھی حرام ہے۔ ۱۲ م

۱۷۳۴۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمۃ رضي اللہ تعالیٰ عنہا قالت: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۷۳۳۔ السنن لابی داؤد، کتاب الاشربۃ، ۲/ ۵۱۸
الجامع للترمذی، باب ماجاء اسکر کثیرۃ فضیلۃ حرام، ۲/ ۹
السنن للنسائی، تحریم کل شرب اسکر کثیرۃ، ۲/ ۲۷۷
السنن لابن ماجہ، باب ما اسکر کثیرۃ فقلیلۃ حرام، ۱/ ۲۴۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۹۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۸/ ۲۹۶
المستدرك للحاكم ۳/ ۴۱۳ ☆ المعجم الکبیر، للطبرانی، ۴/ ۲۴۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۵۷ ☆ نصب الرایۃ، للزیلعی، ۴/ ۳۰۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۱۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۱/ ۳۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۴، ۵/ ۳۴۴ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۲/ ۲۵۴
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۴۳ ☆ شرح معانی الآثار، ۴/ ۲۶۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۸/ ۴۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۶۴۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۹/ ۹۴ ☆ تاریخ جرجان للهیثمی، ۳۲۷
المجروحین لابن حبان، ۱/ ۳۵۸ ☆ المسند للعقیلی، ۲/ ۲۳۳
میزان الاعتدال للذهبی، ۲۶۳۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۲/ ۱۹۷
الاشربۃ لابن حمد بن حنبل، ۶/ ۱۸ ☆ الکامل لابن عدی، ۱/ ۳۹۷
تذکرۃ الموضوعات لابن قیسرانی، ۱ ☆ ۲۷۷
۱۷۳۴۔ السنن لابی داؤد، الاشربۃ باب ماجاء فی السکر، ۲/ ۵۱۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۷۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۵/ ۶۶
السنن الکبری للبیہقی، ۸/ ۲۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۰۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشلی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۱

(۲) طلا، تاڑی سیندھی اور نبیذ کے احکام

۱۷۳۵۔ **عن** محمود بن لبید الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه حین قدم الشام شکی الیه اهل الشام وباء الارض او ثقلها وقالوا: لا یصلح لنا الا هذا الشراب، قال: اشربوا العسل! قالوا: لا یصلحنا العسل، فقال له رجل من أهل الأرض: هل لك ان اجعل لك من هذا الشراب شیأ لا یسکر، قال: نعم، فطبخوه حتی ذهبت ثلثا ه وبقی ثلثه، فاتو ا به الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه فأدخل اصبعه فیه ثم رفع یده تبعه یتمطط فقال: هذا الطلاء مثل طلاء الإبل فامرهم ان یشربوه، فقال عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه: احللتها واللہ! قال: کلا واللہ! ما حللتها، اللهم إنی لا أُحل لهم شیأ حرمته علیهم، ولا أُحرم علیهم شیأ حللته لهم، قال محمد: وبهذا نا خذ لا باس بشرب الطلاء الذی قد ذهب ثلثا ه وبقی ثلثه وهو لا یسکر، فاما کل معتق لیسکر فلا خیر فیه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۷

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شام کے باشندوں نے وہاں کی وباؤں اور ناموافق آب وہوا کی شکایت کی اور کہا: اس شراب سے ہی ہماری اصلاح ہوسکتی ہے۔ فرمایا: شہد پیا کرو! بولے شہد ہمیں موافق نہیں آتا۔ پھر ایک صاحب ملک شام کے باشندہ ہی بولے: کیا میں تمہارے لئے ایسی شراب نہ بنادوں جو نشہ نہ لائے۔ بولے: ہاں، تو انہوں نے خوب پکایا یہاں تک کہ دو تہائی ختم ہوگیا اور اک تہائی باقی رہا۔ پھر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس میں انگلی ڈال کر نکالی تو اس میں چپک محسوس کی۔ فرمایا: یہ تو ایسی لیسدار چیز ہے جو اونٹوں کے لیپ کی جاتی ہے۔ پھر حکم دیا کہ پیو! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: قسم بخدا! آپ نے اسکو حلال کردیا۔ فرمایا ہرگز نہیں خدا کی قسم، میں نے حلال نہیں کیا، اے اللہ! میں کسی ایسی چیز کو

۱۷۳۵۔ الموطا للامام محمد، [illegible] کتاب الاشربة، [illegible] ۲۹۸

حلال نہیں کر رہا ہوں جسکو تو نے حرام کیا۔ اور نہ میں کسی ایسی چیز کو حرام کر رہا ہوں جسکو تو نے حلال کیا۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق ہمارا فتوی ہے کہ انگور کا وہ رس پینا جائز ہے جسکو پکا کر دو تہائی ختم کر دیا گیا ہو اور ایک تہائی باقی ہو اور وہ نشہ پیدا نہ کرتا ہو۔ اور رکھا ہوا شیرۂ انگور جس سے نشہ ہو اس میں بھلائی نہیں۔

۱۷۳۶۔ **عن** زید بن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ شرب ہو وأصحابہ نبیذا شدیدا فی ولیمة، فقیل لہ: یاابن رسول اللہ! حدثنابحدیث سمعتہ من آبائك عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبیذ فقال: حدثنی أبی عن جدی علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال: ینزل امتی علی منازل بنی اِسرائیل حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل ، ان اللہ تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنہر ظالوت وأُحل لہم منہ الغرفةوحرم منہ الری، وان اللہ ابتلاکم بہذہ النبیذ واحل منہ الری و حرم منہ السکر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۵

حضرت زید بن علی امام زین العابدین بن الحسین امام عالی مقام بن امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں تیز وشدید نبیذ استعمال فرمایا۔ ان سے عرض کیا گیا: اے ابن رسول ! اپنے آباء کرام کی سند سے کوئی حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیذ کے سلسلہ میں بیان فرمائیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد گرامی حضرت امام زین العابدین نے اور انہوں نے اپنے جد مکرم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت بالکل بنی اسرائیل کے طریقے پر گامزن ہوگی جیسے تنکا تنکے کے مشابہ ہوتا ہے اور جوتا جوتے کی ہم شکل۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کو نہر طالوت سے آزاد فرمایا تھا تو انکے لئے ایک چلو حلال وجائز فرمایا۔ اور مکمل طور پر چشمہ سے سیرابی کو حرام کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمکو اس نبیذ سے آزاد فرمائیگا کہ تمہارے لئے پینا پلانا تو جائز ہوگا لیکن زیادہ پی کر نشہ کرنا حرام۔ ۱۲م

۱۷۳۶۔ غایة البیان للاتقانی،

١٧٣٧۔ **عن** عبد الله بن زياد رضى الله تعالىٰ عنه انه افطر عند عبد الله ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فسقاه شرابا له ، فكانه اخذه فيه ، فلما اصبح قال: ماهذا الشراب ؟ما كدت اهتدى الى منزل ، فقال عبد الله :ما زدناك على عجوة وزبيب ، قال محمد :وبه ناخذو هو قول ابى حنيفة رضى الله تعالىٰ عنهما ۔

فتاوى رضويہ ۱۰/ ۵۸

حضرت عبداللہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہاں افطار کیا۔ آپنے انکو نبیذ پلایا۔ انہوں نے پیا تو خمار سا معلوم ہوا۔ جب حواس درست ہوئے تو بولے: یہ کیسی نبیذ تھی کہ مجھے صحیح طریقہ سے اپنا راستہ معلوم نہیں ہو پا رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میں نے تو اسکو صرف عجوہ کھجور اور کشمش ہی سے بنایا تھا۔ امام محمد فرماتے ہیں: یہ ہی ہمارا مسلک اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے۔ ۱۲م

١٧٣٨۔ **عن** حماد رضى الله تعالىٰ عنه قال: كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه وهو يطعم، فطعمت معه، فاوتى قدحا من نبيذ، فلما رأى ابطائى عنه قال: حدثنى علقمة عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه انه كان ربما طعم عنده ثم دعا نبيذا له نبذته سير بن ام ولد عبد الله فشرب وسقانى۔

فتاوى رضويہ ۱۰/ ۵۸

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا تو وہ کھانا کھارہے تھے۔ میں نے بھی آپ کے ساتھ کھایا۔ آخر میں انکے لئے ایک پیالہ نبیذ لایا گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میں اس کی طرف راغب نہیں ہوں تو فرمایا: مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ بسا اوقات مجھے انکے یہاں کھانے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے اپنی ام ولد سیرین کا بنایا ہوا نبیذ منگا کر پیا اور مجھے بھی پلایا۔ ۱۲م

١٧٣٧۔ كتاب الآثار لمحمد، ١٨٢

١٧٣٨۔ كتاب الآثار لمحمد، ١٨٣

١٧٣٩۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان المسلمين جزور الطعامهم، وإن العتق لآل عمر ، وانه لا يقطع هذه الابل فى بطوننا الا النبيذ الشديد۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کا کھانا اونٹ کا گوشت ہے۔ اور بیشک میری اولاد کیلئے قدیم دستور چلا آرہا ہے کہ تیز نبیذ کے ذریعہ ہی اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات کو ختم کیا جاتا ہے۔ ۱۲م

١٧٤٠۔ **عن** ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه اتى باعرابى قد سكر ، فطلب له عذرا ، فلما اعياه (الا ذهاب عقل) قال: احبسوه ، فاذا صح جلدوه ، ودعا فضلة فضلت فى اداوته فذاقها فاذا نبيذ شديد ممتنع بماء فكسره ، وكان عمررضى الله تعالىٰ عنه يحب الشراب الشديد فشرب وسقاجلسائه ثم قال: هكذا اكسروه بالماء اذا غلبكم شيطانه۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک اعرابی لایا گیا۔ جسکو نشہ تھا۔ اسکے اس نشہ کی وجہ دریافت فرمائی، جب وہ عقل میں فتور کی وجہ سے نہ بتا سکا تو فرمایا: اس کو قید کردو! جب نشہ اتر جائے تو کوڑے لگاؤ۔ پھر اسکے مشکیزہ میں جو بقیہ نبیذ تھی اسکو منگا کر چکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت تیز ہے۔ آپ نے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ آپ تیز نبیذ کو پسند فرماتے تھے خود بھی پی اور ساتھیوں کو بھی پلائی۔ پھر فرمایا: اس طرح پانی سے اسکی تیزی کو زائل کرلیا کرو جب تم پر شیطان کا حصہ غالب آجایا کرے۔ ۱۲م

١٧٤١۔ **عن** إبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه انه كان يشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه وبقى ثلثه، ويجعل له نبيذ فيتركه حتى اذا اشتد شربه، ولم ير بذلك بأسا ، قال محمد وهو قول ابى حنيفة رضى الله تعالىٰ عنهما۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

١٧٣٩۔ كتاب الآثار لمحمد، ١٨٣

١٧٤٠۔ كتاب الآثار لمحمد، ١٨٣

١٧٤١۔ كتاب الآثار لمحمد، ١٨٤

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ انگور کا ایسا رس استعمال فرماتے جسکو پکا کر دو حصہ ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ اور آپکے لئے نبیذ بنائی جاتی تو وہ اسکو رکھا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب تیزی آ جاتی تو پی لیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام اعظم ابوحنیفہ کا یہی فرمان ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۱۲م

۱۷۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف، قال محمد ولسنا ناخذ بهذا، ولا ينبغى له أن يشرب من الطلاء الا ماذهب ثلثاه وبقى ثلثه وهو قول أبى حنيفة رضى الله تعالىٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ انگور کا وہ رس استعمال فرماتے جس کو پکا کر آدھا رہ جاتا۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت انس کے اس طریقہ پر عامل نہیں۔ انگور کا وہی رس پینا جائز ہے جسکا تہائی حصہ باقی رہ جائے اور دو تہائی جل جائے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔

۱۷۴۳۔ **عن** إبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ما اسكر كثيره فقليله حرام خطاء من الناس، إنما أرادوا السكر حرام من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا خطا ہے کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے صحیح یہ ہے کہ ہر چیز کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها، والسكر من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر تو بالکلیہ حرام ہے

۱۷۴۲۔ كتاب الآثار لمحمد، ۱۸٤

۱۷۴۳۔ كتاب الآثار لمحمد، ۱۸٥

۱۷۴۴۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۲/۳۲٤

قلیل ہو کثیر۔ ہاں باقی چیزوں کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمر کی حرمت بعینہ ہے۔ اور باقی رس شیرۂ انگور وغیرہ اگر نشہ لائیں تو حرام۔ لہذا خمر کے علاوہ باقی کو تھوڑا پینا مباح ہے۔ کہ شراب کی حرمت سے قبل جو اباحت تھی وہ اس پر تاہنوز باقی ہے یہ حرمت تو صرف خمر کے لئے لازم ہے باقی دوسری چیزوں میں علت حرمت نشہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

۱۷۴۵۔ **عن** عمر وبن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه أنا أشرب الشراب الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا، فمن رابه من شرابه شیٔ فلیمزجه بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کی اصلاح ہو جائے۔ اور مضر اثرات ختم ہو جائیں۔ تو اگر کوئی چیز اسکے پینے میں خدشہ پیدا کرے تو اس میں پانی ملائے ۱۲م

۱۷۴۶۔ **عن** عتبة بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قدمت علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه فدعا لشربه نبیذا قد کاد أن یصیر خلا، فقال: اِشرب! فأخذته شربته ثم کدت أن أُسیغه ثم أخذه فشربه ثم قال: یاعتبة! اِنا نشرب هذا النبیذ الشدید لنقطع به لحوم الاِبل فی بطوننا أن توذینا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے پینے کیلئے نبیذ منگائی جو سرکہ ہو جانے کے قریب تھی فرمایا: پیو، میں نے آپکی بچی ہوئی نبیذ لیکر پینا چاہی لیکن وہ مجھے خوشگوار معلوم نہ ہوئی۔ پھر آپنے وہ مجھ سے لی اور پی کر فرمایا: اے عتبہ! ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات زائل ہو جائیں۔ اور ہمیں نقصان نہ دے۔ ۱۲م

۱۷۴۵۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۵/۷۸

۱۷۴۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۵/۷۸

١٧٤٧۔ **عن** سعید بن ذی خدان أوسعید بن ذی لعوہ رضی الله تعالی عنهماقال: جاء رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقاہ فلم یسقه فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فأتی به عمر فاعتذر الیه وقال: انما شربت من سطیحتك، فقال عمر: إنما أضربك علی السکر، فضربه عمر رضی الله تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ١٠/ ٦٠

حضرت سعید بن ذی خدان یا سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور نبیذ مانگا۔ اس نے نہیں دیا لہذا اس نے خود حضرت عمر کے توشہ دان سے پی لیا پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ اسکو حضرت عمر کے پاس لایا گیا۔ اس نے عذر بیان کیا کہ میں نے تو آپ ہی کے توشہ دان سے پیا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کرونگا۔ لہذا حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

١٧٤٨۔ **عن** سیعد بن ذی لعوہ رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان اعرابیا شرب من اداوۃ عمر نبیذا فسکر به فضربه الحد، فقال الاعرابی: انما شربته من اداوتك، فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه: انما جلدناك بالسکر۔ فتاوی رضویہ ١٠/ ٦٠

حضرت سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشکیزہ سے نبیذ پیا تو اسکو نشہ ہوگیا آپ نے اس پر حد جاری فرمائی۔ اس نے کہا: میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پیا تھا۔ فرمایا: میں نے تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کی۔ ۱۲م

١٧٤٩۔ **عن** حسان بن مخارق رضی الله تعالیٰ عنه قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه سایر رجلا فی سفر وکان صائما فلما افطر اهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر، فضربه عمر الحد فقال: انما شربته من قربتك فقال له عمر: انما جلدناك لسکرك۔ فتاوی رضویہ ١٠/ ٦٠

حضرت حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہونچی

١٧٤٧۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ٢/ ٣٢٦

١٧٤٨۔ السنن للدارقطنی،

١٧٤٩۔ المصنف لابن ابی شیبة، ٥/ ٤٩٩

کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص سفر میں تھا اور روزہ دار جب افطار کیا تو آپکے مشکیزہ سے نبیذ بھی پی۔ نبیذ پیتے ہی نشہ طاری ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی وہ بولا میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پی تھی۔ آپنے فرمایا: میں نے نشہ کی بنا پر تجھے حد لگائی۔ ۱۲م

۱۷۵۰۔ **عن** اِسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطریقة مدینة فسکر فترکہ عمر حتی افاق فحدہ۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے راستہ میں ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیذ تمر کو منہ لگا کر پی لیا۔ پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس کو یونہی چھوڑے رکھا جب نشہ جاتا رہا تو حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اتی (یعنی امیر المومینین) بنبیذ قد احلف و اشتد فشرب منہ ثم قال: ان ھذا لشدید، ثم امر بماء فصب علیہ ثم شرب ھو و اصحابہ۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نبیذ، لایا گیا۔ جس میں تیزی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے پیا اور فرمایا: اس میں کچھ تیزی ہے پھر پانی منگا کر اسمیں ملایا اور آپ نے تمام ساتھیوں کے ساتھ پیا۔ ۱۲م

۱۷۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عمر بن [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتبذ لہ فی مزادة فیھا خمسة عشر [illegible] ستة عشر، فاتاہ فذاقہ فوجدہ حلوا، فقال: کأنکم أقللتم عکرہ۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم

۱۷۵۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲٤
۱۷۵۱۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲٦
۱۷۵۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲٦

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایک چھوٹے مشکیزہ میں نبیذ بنایا گیا۔ اس میں پندرہ یا سولہ دن رکھا۔ آپ تشریف لائے۔ تو اسے چکھ کر دیکھا کہ میٹھا ہے فرمایا: شاید تم نے اسکی تیزی کم کردی۔

۱۷۵۳۔ **عن** عبد الرحمن بن عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: صحبت عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی مکة، فاهدی له رکب من ثقیف سطحتین من نبیذ فشرب عمرا حدٰهما ولم یشرب الاخری حتی اشتد مافیه، فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال: اکسروه بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔ بنو ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان آپکی خدمت میں ھدیہ کے طور پر پیش کئے آپ نے ایک کو نوش فرمایا اور دوسرے کو رکھ چھوڑا حتی کہ اس میں تیزی آ گئی، حضرت عمر نے اس میں سے کچھ پیا تو اس میں تیزی پائی، فرمایا: پانی سے اسکی تیزی ختم کردو۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طحاوی فرماتے ہیں: جب ہماری اس روایت سے ثابت ہوگیا کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نبیذ شدید اگر قلیل ہو تو مباح ہے۔ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے حدیث بھی سنی تھی کہ کل مسکر حرام، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ تو واضح ہوگیا کہ حضور نے نبیذ شدید کے صرف نشہ کو حرام فرمایا: نیز اس سے قطع نظر اگر آپ نے اپنی رائے سے ہی نبیذ شدید کو مباح فرمایا تو وہ بھی ہمارے یہاں حجت ہے اور بالخصوص اس وقت جبکہ انکا یہ فعل صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں تھا لیکن کسی نے انکار نہیں کیا بلکہ انکی متابعت کی۔

دیکھئے! یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے کل مسکر حرام، کی روایت خود حضور سے کی۔

۱۷۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: شهدت رسول الله

۱۷۵۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ٣٢٦/٢

۱۷۵۴۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ٣٢٧/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بشراب فدناہ الی فیہ فقطب فردہ، فقال رجل: یارسول اللہ! أحرام ھو؟ فرد الشراب ثم دعا بماء فصبہ علیہ ذکر مرتین او ثلثا ثم قال: اذا اغتلمت ھذہ الاسقیۃ علیکم فاکسروا متونھا بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ نبیذ پیش ہوا آپ نے اسکو منہ کے قریب کیا تو ناگواری ظاہر فرمائی اور اسے واپس فرمادیا۔ ایک صاحب بولے یا رسول اللہ! کیا حرام ہے کہ واپس فرمادی؟ حضور نے اسکو واپس منگایا اور اس میں دوبارہ پانی ملایا۔ یہ عمل دو مرتبہ یا تین مرتبہ کیا۔ پھر فرمایا: جب مشکیزوں کی نبیذ میں جوش پیدا ہو تو پانی سے زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۵۵۔ **عن** أبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: عطش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایۃ فشمہ فقطب فصب علیہ من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل: احرام ھو؟ قال: لا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبہ مقدسہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی تو پانی طلب فرمایا۔ آپکی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی۔ حضور نے اسکو سونگھ کر ناگواری ظاہر فرمائی پھر اس میں زمزم شریف کا پانی ملاکر پیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا خالص نبیذ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں۔ ۱۲م

۱۷۵۶۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: عمد النبی صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم الی السقایۃ سقایۃ زمزم فشرب من النبیذ فشد وجھہ ثم امر بہ الثالثۃ فکسر بالماء ثم شرب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۲

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمزم کے مشکیزوں سے نبیذ استعمال فرمایا۔ تو آپکے روئے انور پر گرانی کے آثار ظاہر ہوئے، دوسری مرتبہ نبیذ منگا کر پانی سے اسکی تیزی کم کی۔ اسکے بعد آپنے تھوڑی سی نوش

۱۷۵۵۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۷

۱۷۵۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲۶

فرمائی تب بھی آپکے روئے انور سے ناگواری ظاہر ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اسکو منگا کر آپ نے اسکی تیزی کو ختم کیا اور نوش فرمایا۔ ۱۲م

۱۷۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعثنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا: یا رسول اللہ ! ان بھا شرابین یصنعان من البر والشعیر ، احدھما یقال لہ المزر ، والآخر یقال لہ البتع فمانشرب؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِشْرِبَا وَلَا تَسْکُرَا۔

فتاوی رضویہ ۶۲/۱۰

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نے یمن بھیجا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں دو قسم کی شرابیں ہیں۔ جنکو گندم اور جو سے بنایا جاتا ہے۔ ایک مزر، دوسری تبع، تو ہم کونسی استعمال کریں؟ فرمایا: دونوں پیو لیکن خیال رکھنا نشہ آور نہ ہوں۔ ۱۲م

۱۷۵۸۔ **عن** شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ : اِن القوم یجلسون علی الشراب وھو یحل لھم، فما یزالون حتی یحرم علیھم۔

فتاوی رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کیلئے کچھ مشروبات جائز ہونگے لیکن وہ انہی حالات پر باقی رہیں گے کہ ان پر انکو حرام کردیا جائیگا۔ ۱۲م

۱۷۵۹۔ **عن** علقمۃ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اکل مع عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبزا ولحما، قال: فاتینا نبیذ نبذتہ سیرین فی جرۃ خضراء فشربوا منہ۔

فتاوی رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ

۱۷۵۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۲۷/۲

۱۷۵۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۲۸/۲

۱۷۵۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۲۸/۲

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا۔ کہتے ہیں: پھر ہمارے پاس نبیذ شدید لایا گیا جسکو انکی باندی سیرین نے ہرے مٹکے میں بنایا تھا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکو پیا۔ ۱۲م

۱۷٦۰۔ **عن** علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن قول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسکر، قال: الشربة له الاخیرة۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نشہ آور چیز کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پوچھا۔ فرمایا: یہ حکم اس آخری گھونٹ کے بارے میں ہے جس سے نشہ پیدا ہو۔ ۱۲م

۱۷٦۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور خمر کے حکم میں ہے۔ ۱۲م

۱۷٦۲۔ **عن** قیس بن حبتر رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال: ان اول من سأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذلك وفد عبد القیس فقال: لَا تَشْرَبُوا فِی الدُّبَّاءِ وَفِی الْمُزَفَّتِ وَفِی النَّقِیْرِ، وَاشْرَبُوا فِی الْاَسْقِیَةِ، فقالوا: یا رسول الله! فان اشتد فی الاسقیة، قال: صُبُّوا عَلَیْهِ مِنَ الْمَآءِ وقال بهم فی الثالثة او الرابعة: فَاَهْرِیْقُوْهُ۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت قیس بن حبتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہرے اور سرخ مٹکوں کے نبیذ کے بارے میں پوچھا، فرمایا: سب سے پہلے یہ سوال وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ تو حضور نے

۱۷٦۰۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲۸ ☆
۱۷٦۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۱ ☆ السنن للنسائی، ۲/ ۲۸٤
۱۷٦۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲۸ ☆

فرمایا: ہرے مٹکوں، تونبوں اور لکڑی کے شراب والے برتنوں میں نبیذ استعمال نہ کرو، ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہو۔ تو انہوں نے کہا تھا: یا رسول اللہ! اگر مشکیزوں میں رکھے رہنے کیوجہ سے نبیذ میں تیزی آجائے تو کیا کریں؟ فرمایا: اس میں پانی شامل کرلو۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ میں ان سے فرمایا: کہ اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۳۔ **عن** أبی القموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن احدوفد عبد القیس او قیس بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہم سألوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاشربۃ فقال: لَا تَشْرِبُوْا فِی الدُّبَّآءِ وَلَا فِی النَّقِیْرِ، وَاشْرَبُوْا فِی السِّقَآءِ الْحَلَالِ الْمُوکَا عَلَیْهَا، فَاِنِ اشْتَدَّ مِنْهُ فَاکْسِرُوْهُ بِالْمَآءِ، فَاِنْ أَعْیَاکُمْ فَاهْرِ یْقُوْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۶۳

حضرت ابوقموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد عبد القیس کے صاحب یا قیس بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبیذ وغیرہ رقیق اشیاء کے پینے کے سلسلے میں پوچھا تو فرمایا: تونبے اور لکڑی کے برتن میں مت پیو۔ اور صاف ستھرے مشکیزہ سے پیو جسکا منہ باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ اگر اس میں رکھنے کی وجہ سے تیزی پیدا ہوجائے تو پانی کے اس کے ذریعہ اس کے جوش کو ختم کرو پھر اگر پانی کے ذریعہ بھی تیزی ختم نہ ہو تو اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۴۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالماء۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تمہیں نبیذ کی تیزی سے خطرہ ہو تو پانی سے اسکی تیزی ختم کرلو۔ ۱۲م

۱۷۶۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: تلقت ثقیف عمر بن

۱۷۶۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸

۱۷۶۴۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بہا من اباح شراب، ۲/۲۸۵

۱۷۶۵۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بہا من اباح شراب، ۲/۲۸۵

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرابا فدعابہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال: ھکذا فافعلوا۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبیذ پیش کی آپ نے اسکو طلب فرمایا جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو آپکو ناگوار محسوس ہوئی۔ لہذا آپ نے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ اور فرمایا اسی طرح کیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۶۶۔ **عن** اِبن سیربن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعہ عصیرا ممن یتخذہ طلاء ولایتخذہ خمرا۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سعید بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رس اسکے ہاتھ فروخت کرسکتے ہو جو طلاء بنائے لیکن اسکے ہاتھ نہ بیچو جو شراب بنائے۔ ۱۲م

۱۷۶۷۔ **عن** سویدبن غفلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی بعض عمالہ ان رزق المسلمین من طلاء ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دو جسکا دو تہائی پکا کر ختم کردیا جائے اور ایک حصہ باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۶۸۔ **عن** عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأت کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد! فانھا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا أسود کالطلاء الابل، وانی سالتھم علی کم یطبخونہ فأخبرونی أنھم یطبخونہ علی الثلثین، ذھب ثلثاہ الاخبثان، ثلثہ ببغیہ وثلث بریحہ ذکر الأخبار التی اِعتل بھا من أباح شراب فمر من قبلک یشربونہ۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

۱۷۶۶۔ السنن للنسائی، باب الکراھیۃ فی بیع العصیر، ۲/۲۸۵

۱۷۶۷۔ السنن للنسائی، باب ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء، ۲/۲۸۵

۱۷۶۸۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۵

حضرت عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پڑھا۔ اس میں حمد و صلاۃ کے بعد لکھا تھا کہ میرے پاس ملک شام سے ایک قافلہ آیا جسکے ساتھ نہایت سیاہ اور گاڑھا مشروب تھا۔ جیسے اونٹ کے لیپ کرنے کا طلاء، میں نے ان سے پوچھا کتنا پکاتے ہو؟ بولے: دو تہائی پکا کر جلا دیتے ہیں۔ یعنی دو ثلث ناپاک حصے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک ثلث ناپاکی کا اور دوسرا اسکی بدبو کا۔ لہذا تم اپنے ملک کے باشندوں کو اسکے پینے کی اجازت دو۔ ۱۲م

١٧٦٩۔ **عن** عبد الله بن يزيد الخطمى رضى الله تعالىٰ عنه قال: كتب الينا عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه، أما بعد! فاطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان، فإن له اثنين ولكم واحد۔　فتاوی رضویہ ١٠/٦٥

حضرت یزید بن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مکتوب روانہ فرمایا۔ جس میں تحریر تھا۔ تم اپنے شیرۂ انگور کو اتنا پکاؤ کہ اس سے شیطان کا حصہ ختم ہو جائے۔ کہ اسکے لئے دو حصے ہیں اور تمہارے لئے ایک۔ ۱۲م

١٧٧٠۔ **عن** عامر الشعبى رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان على رضى الله تعالىٰ عنه يرزق الناس الطلاء شعبى يقع فيه الذباب ولا يستطيع ان يخرج منه۔

فتاوی رضویہ ١٠/٦٥۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لوگوں کو وہ شیرۂ انگور پلاتے جو پکا کر اتنا گاڑھا کر لیا جاتا کہ اس میں مکھی گر جاتی تو نکل نہ پاتی۔ ۱۲م

١٧٧١۔ **عن** داؤد رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت سعيد بن المسيب رضى الله تعالىٰ عنه ما الشراب الذى احله عمر رضى الله تعالىٰ عنه؟ قال: الذى يطبخ

١٧٦٩۔ السنن للنسائى، باب ذكر ما يجوز شربه الخ ٢٨٥/٢

١٧٧٠۔ السنن للنسائى، باب ذكر ما يجوز شربه الخ ٢٨٦/٢

١٧٧١۔ السنن للنسائى، باب ذكر ما يجوز شربه الخ ٢٨٦/٢

حتی یذهب ثلثاه ویبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسی شراب حلال قرار دیا تھا؟ آپ نے فرمایا: وہ مشروب جسکو پکا کر دو حصے جلا دیے جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔ ۱۲م

۱۷۷۲۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یشرب ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مشروب کو استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۷۳۔ **عن** ابی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه کان یشرب من الطلاء ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۷۴۔ **عن** یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسأله أعرابی عن شراب یطبخ علی النصف قال: لا، حتی یذهب ثلثاه وبقی الثلث۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک اعرابی نے ان سے اس شیرۂ انگور کے بارے میں پوچھا جو پکانے سے آدھا جل جائے۔ تو فرمایا: نہیں جب تک دو ثلث جل کر ختم نہ ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۷۲۔ السنن لنسائی، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲۸۶/۲
۱۷۷۳۔ السنن للنسائی، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲۸۶/۲
۱۷۷۴۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربه الخ ۲۸۶/۲

١٧٧٥۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس به۔ فتاوی رضویہ ١٠/٦٥

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شیرۂ انگور اتنا پکایا جائے کہ ثلث باقی رہ جائے تو اسکے استعمال میں حرج نہیں۔ ١٢م

١٧٧٦۔ **عن** بشیر بن المهاجر رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت الحسن رضی الله تعالیٰ عنه عما یطبخ من العصیر قال: تطبخه حتی ذهب الثلثان ویبقی الثلث۔

فتاوی رضویہ ١٠/٦٥

حضرت بشیر بن مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انگور کا رس کتنا پکایا جائے؟ فرمایا: اتنا پکاؤ کہ دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔ ١٢م

١٧٧٧۔ **عن** أنس بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یقول: ان نوحا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نازعه الشیطان فی عود الکرم فقال: هذا لی، وقال: هذا لی، فاصطلحا علی ان لنوح ثلثها وللشیطان ثلثیها۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام اور شیطان مردود کے درمیان انگور کے درخت کے بارے میں نزاع ہوا۔ حضرت نوح نے فرمایا: میرے لئے ہے اور شیطان بولا میرے لئے۔ آخر کار یہ طے پایا کہ حضرت نوح کا ایک حصہ ہے اور شیطان کے دو حصے۔ ١٢م

١٧٧٨۔ **عن** عبد الملك بن الطفیل الجزری رضی الله تعالیٰ عنه قال: کتب الینا عمر بن عبد العزیز رضی الله تعالیٰ عنه ان لا تشربوا من الطلاء حتی یذهب

١٧٧٥۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربه الخ ٢٨٦/٢

١٧٧٦۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربه الخ ٢٨٦/٢

١٧٧٧۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربه من الطلاء وما لا یجوز، ٢٨٦/٢

١٧٧٨۔ السنن للنسائی، ذکر ما یجوز شربه من الطلاء وما لا یجوز، ٢٨٦/٢

ثلثاہ ویبقی ثلثہ ، وکل مسکر حرام۔

حضرت عبدالملک بن طفیل جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ایک مکتوب ارسال فرمایا: اس میں تحریر تھا۔ جب تک طلاء کے دو حصہ جل نہ جائیں اسے نہ پیو یہاں تک کہ اسکا ایک حصہ باقی رہے۔ اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: حرمت الخمر بعینہا ، قلیلہا و کثیرہا والسکر من کل شراب۔ فتاوی رضویہ ۱۰/٦٦

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر (شراب انگور) مطلقا حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر پینے والی چیز کا نشہ حرام ہے۔

۱۷۸۰۔ **عن** علقمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو یأکل طعاما ثم دعا بنبیذ فشرب ، فقلت : رحمک اللہ ، تشرب النبیذ والأمۃ تقتدی بک ، فقال ابن مسعود : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشرب النبیذ ، ولولانی رأیتہ یشربہ ما شربتہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/٦٦

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا۔ پھر آپ نے نبیذ منگایا اور پیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ استعمال فرماتے ہیں حالانکہ امت آپکی پیروی کریگی۔ فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور کو استعمال فرماتے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ پیتا۔ ۱۲م

۱۷۸۱۔ **عن** إبراہیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قول الناس کل مسکر حرام خطأ من الناس ، انما ارادوا ان یقول : السکر حرام من کل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/٦٦

۱۷۷۹۔ المسند لابی حنیفۃ ،

۱۷۸۰۔ المسند لابی حنیفۃ ،

۱۷۸۱۔ المسند لابی حنیفۃ ،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے غلط ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر رقیق چیز کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

١٧٨٢۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه انه كان ينزل على ابى بكر بن ابى موسى الأشعرى رضى الله تعالىٰ عنهما بواسط فيبعث برسول الى السوق ليشترى له النبيذ من الخوابى۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس واسط میں مہمان ہوتے تو وہ بازار بھیج کر اپنے قاصد کے ذریعہ نبیذ منگاتے۔ ۱۲م

١٧٨٣۔ **عن** حماد رضى الله تعالىٰ عنه قال: كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه فطعمت معه فناولنى قدحا فيه نبيذ ، فلما رأى اتقائى منه قال حدثنى عامر عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهما انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه له سيرين ام ولده فشرب وسقانى۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک دن میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا۔ آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے مجھے نبیذ کا پیالہ دیا۔ جب مجھے اس سے پرہیز کرتے دیکھا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عامر نے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ میں نے اکثر وبیشتر حضرت عبد اللہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر آپ نے نبیذ منگا کر پیا اور پلایا جو انکے لئے انکی ام ولد سیرین نے تیار کیا تھا۔ ۱۲م

١٧٨٤۔ **عن** ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه انه قال: كتب عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه الى عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما وهو عامل له على الكوفة ، اما بعد ! فانه انتهى الى شراب من الشام من عصير العنب وقد طبخ

١٧٨٢۔ المسند لابی حنیفة ،

١٧٨٣۔ المسند لابی حنیفة ،

١٧٨٤۔ المسند لابی حنیفة ،

وهوعصير قبل أن يغلى جتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه ، فذهب شيطانه وبقى حلوه وحلاله فهو شبيه بطلاء الإبل، فمر به من قبلك فيتوسعوا به شرابهم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عامل کوفہ کو یہ خط ارسال کیا۔ میرے پاس ملک شام سے شیرۂ انگور کا مشروب پہونچا یہ پہلے شیرہ تھا لیکن اس میں جوش پیدا ہونے سے پہلے اسکو پکالیا گیا اور دو ثلث جلا کر ایک ثلث باقی رکھا گیا ہے۔ لہذا شیطان کا حصہ ختم ہو چکا اور اب یہ میٹھا اور حلال باقی رہ گیا ہے۔ لہذا یہ اونٹ کے طلاء کے مثل ہے۔ لہذا تم اپنی طرف سے یہ حکم جاری کرسکتے ہو کہ لوگوں کو انکے پینے کی چیزوں میں اسکے اضافہ کی بھی گنجائش ہے۔

۱۷۸۵۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كتب عمر ابن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما اما بعد! فانهاجاء تنا اشربة من قبل الشام كانها طلاء الابل قد طبخ حتی ذهب ثلثا ها الذی فيه خبث الشيطان او قال: خبيث الشيطان وريح جنونه وبقی ثلثه، فاصطنعه ومرمن قبلك ان يصطنعوه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک مکتوب ارسال کیا۔ حمد وصلوۃ کے بعد۔ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئے ہیں۔ جو طلاء ابل کی طرح ہیں۔ کہ انگور کا رس پکا کر انکا دو تہائی ختم کر دیا گیا ہے۔ جس میں شیطانی خباثت اور برائیاں تھیں۔ اب ایک تہائی باقی ہے۔ تو اس طرح کا طلاء بنانے کی تمہیں اجازت ہے اور دوسروں کو بھی بنانے کی اجازت دے سکتے ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۶۔ **عن** ابراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال فی الرجل يشرب النبيذ حتی يسكر ، قال: القدح الاخير الذی سكر منه هو الحرام۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

۱۷۸۵۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۵۵

۱۷۸۶۔ المسند لابی حنيفة،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسکو نبیذ پی کر نشہ ہوگیا کہ وہ آخری پیالہ پینا اسکے لئے حرام تھا جس سے اسکو نشہ ہوا۔ ۱۲م

۱۷۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان ابا عبیدة ومعاذ بن جبل وابا طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنهم کانوا یشربون من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے تھے جسکے دو حصے پکا کر ختم کردیئے گئے ہوں اور ایک باقی ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۸۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اذا اطعمك اخوك المسلم طعاما فکل ! واذا سقاك شرابا فاشرب ولا تسئل فان رابك فاشجحه بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی جب تمہیں کچھ کھلائے تو کھالو، اور جب کچھ پلائے تو پی لو اور اسکی کچھ چھان بین نہ کرو۔ اگر تمہیں پینے کی چیز نبیذ وغیرہ میں کچھ شبہ ہو تو پانی سے اسکا اثر زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۸۹۔ **عن** أم الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: کنت اطبخ لابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے انگور کا رس پکاتی یہاں تک کہ دو حصہ ختم ہوجاتا اور ایک حصہ باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۹۰۔ **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان علی رضی

۱۷۸۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۵/ ۸۹
۱۷۸۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۷
۱۷۸۹۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۵/ ۸۹
۱۷۹۰۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۵/ ۸۹

الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء، فقلت له : کیف کان؟ قال: کنا ناکله بالخبز ونخاسه بالماء۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء کھلاتے۔ میں نے کہا: کس طرح استعمال ہوتا؟ فرمایا: ہم روٹی کے ساتھ کھاتے اور اسکو پانی میں ملالیا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۔ **عن** أنس بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان انس ابن مالك رضی الله تعالیٰ عنه سقیم البطن فامر نی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه، فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام۔ فتاوی رضویه ۶۸۱۰

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے۔ مجھے حکم دیا کہ میں انکے لئے انگور کا رس پکاؤں یہاں تک کہ دو تہائی جل جائے۔ اور ایک حصہ باقی رہے۔ تو آپ اسکو کھانے کے بعد استعمال فرماتے۔ ۱۲م

۱۷۹۲۔ **عن** شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان خالد بن الولید کان یشرب الطلاء بالشام۔

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں قیام کے دوران طلاء نوش فرماتے تھے۔ ۱۲م

۱۷۹۳۔ **عن** أبی عبد الرحمن رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء، فقلت له : ما هیأته؟ قال: اسود یاخذه احدنا باصبعه۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء استعمال کراتے۔ راوی حضرت عطا کہتے ہیں: میں نے پوچھا اسکی ہیئت وشکل کیا ہوتی تھی؟ فرمایا: سیاہ رنگ اور اتنا گاڑھا کہ ہم میں سے ہر ایک انگلی سے استعمال کرتا۔ ۱۲م

۱۷۹۱۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۹/۵

۱۷۹۲۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۹۰/۵

۱۷۹۳۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۹۱/۵

١٧٩٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: مر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قوم بالمدینة، قالوا: یا رسول الله إعندنا شراب لنا، افلا نسقیك منه، قال: بلی؟ فاتی بقعب او قدح غلظ فیه نبیذ، فلما اخذه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقربه الی فیه قطب، قال: فدعا الذی جاء به فقال: خذه فاهرقه، فلماذهب به قالوا: یا رسول الله! هذا شرابنا ان کان حراما لم نشربه، فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصبه علیه ثم شرب وسقی وقال: اذا کان هکذا فاصنعوا هکذا۔ فتاوی رضویہ ١٠/ ٦٨

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر مدینہ شریف کی ایک قوم کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک ہمارے پاس ایک طرح کا مشروب ہے، کیا ہم آپکو نہ پلائیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، تو ایک بڑا پیالہ پیش ہوا جس میں نبیذ تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو لیا اور منہ کے قریب کیا تو ناگوار گزرا۔ جو صاحب لیکر آئے تھے انکو بلایا اور فرمایا: اسکو لو اور بہادو۔ جب وہ لیکر چلے گئے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ہم پیتے ہیں۔ اگر حرام ہو تو ہم نہ پئیں۔ حضور نے اسکو منگایا اور اس میں پانی ملایا پھر نوش فرمایا اور دوسروں کو بھی پلایا۔ پھر فرمایا: جب اس میں اس طرح کی تیزی آجائے تو اس طرح پانی ملالیا کرو۔ ١٢م

١٧٩٥۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا شرب من اداوة علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم بصفین فسکر، فضربه الحد، و فی روایة فضربه ثمانین۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مقام صفین میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشکیزہ سے نبیذ پی تو اسے نشہ ہو گیا۔ آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ایک روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے۔ ١٢م

فتاوی رضویہ ١٠/ ٦٨

١٧٩٤۔ السنن للدارقطنی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٧/ ٢٠١

١٧٩٥۔ السنن للدارقطنی، ☆

(۳) نشہ حرام ہے

١٧٩٦۔ **عن** السائب بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا مَا كَانَ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی نشہ کی چیز پیئے چالیس دن اسکی نماز قبول نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۶

(۴) نشہ باز کے پاس ملائکہ رحمت نہیں آتے

١٧٩٧۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِخَيْرٍ، اَلْجُنُبُ، وَالسَّكْرَانُ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے، جنبی، شراب وغیرہ کے نشہ میں مدہوش، خلوق پیلے رنگ کی خوشبو جو عورتوں کیلئے کیلئے خاص تھی اسکو استعمال کرنے والا۔ ۱۲م

١٧٩٦۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٧/ ١٨٣ ☆ مجمع الزوائد، للهيثمى، ١٧١/٥
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٣٠ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٣١٥٦، ٣٤٥/٥
الكامل لابن عدى، ٢٧/٢ ☆
١٧٩٧۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٧٣/٥ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٨٠٤، ٢

۳۔ حد شرعی

(۱) حدود قائم کرنے میں احتیاط

۱۷۹۸۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنْ وَجَدْتُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّوْا سَبِیْلَهٗ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعُقُوْبَةِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جہاں تک بن پڑے حدود ٹالو۔ اگر کوئی خلاصی کی راہ دیکھو تو چھوڑ دو۔ کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۳

(۲) زنا کی حد میں رعایت

۱۷۹۹۔ **عن** أبی امامة بن سهل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنه أخبره بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الأنصار انه اشتکی رجل منهم حتی أضنی فعاد جلدة علی عظم فد خلت علیه جاریة لبعضهم، فهش لها فوقع علیها، فلما دخل علیه رجال قومه یعودونه أخبر هم بذلك فقال: استفتوا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانی قد وقعت علی جاریة دخلت علیّ، فذکروا ذلك لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قالوا: ما رأینا باحد من الناس من الضر مثل الذی هو به لو حملنا الیك لتسفخت عظامه، ما هو الا جلد علی عظم فامر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن یا خذوا له مائة شمراخ فیضربوه بها ضربة واحدة۔

۱۷۹۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی در الحدود، ۱۷۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵/۱ ☆ المستدرك للحاکم، ۴۲۶/۴
السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۸/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۷۱، ۳۰۹/۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۱/۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۸۴/۳
۱۷۹۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی اقامة الحدود علی المریض، ۶۱۴/۲

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انصاری ایسے سخت بیمار ہوئے کہ انکا چمڑا ہڈیوں سے چپک گیا۔ اسی درمیان ایک انصاری صحابی کی باندی کا گزر انکے پاس سے ہوا تو یہ اس سے زنا کر بیٹھے، جب کچھ لوگ انکے خاندانی انکی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے خود یہ واقعہ بتایا اور کہا: میرے لئے سرکار سے یہ مسئلہ معلوم کرو۔ لہذا سرکار سے تذکرہ کیا گیا اور یہ بھی کہا: اس جیسا کمزور شخص ہم نے نہیں دیکھا کہ آپکی خدمت میں انکو لایا جائے تو انکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، وہ تو ایک ہڈی کا ڈھانچہ ہیں۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سو شاخوں والی ایک ٹہنی لیکر ایک بار مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

۱۸۰۰۔ **عن** سعید بن سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال: کان بین ابیاتنا رجل مخدج ضعیف، فلم یرع الا وھو علی امۃ من آماء الدار یخبث بھا، فرفع شانہ سعد بن عبادۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: اِجْلِدُوْہُ ضَرْبَ مِاَۃَ سَوْطٍ! قالوا: یا نبی اللہ! ھوا ضعف من ذلک، لو ضربناہ مائۃ سوط مات، قال: فَخُذُوْا لَہٗ عِثْکَالًا فِیْہِ مِاَۃُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْا ضَرْبَۃً وَّاحِدَۃً۔

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہماری بستی میں نہایت کمزور شخص رہتے تھے۔ وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کی باندی سے زنا کر بیٹھے۔ حضرت سعد نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ سرکار نے فرمایا: سو کوڑے لگاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! وہ نہایت کمزور ہیں۔ اگر سو کوڑے مارے گئے تو مر جائیں گے۔ فرمایا: اچھا سو شاخوں والی ایک کھجور کی ٹہنی لو اور ایک مرتبہ مارو۔

۱۸۰۱۔ **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ولیدۃ فی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حملت من الزنا فسئلت من احبلک فقالت: احبلنی المقعد، فسئل فاعترف، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّہٗ لَضَعِیْفٌ عَنِ الْجِلْدِ، فامر بماۃ عثکول وضربہ بھا ضربۃ واحد۔

١٨٠٠۔ السنن لابن ماجہ، باب الکبیر و المریض یجب علیہ الحد، ٢/١٨٨

١٨٠١۔ کنز العمال للمتقی، ١٣٥٠٤، ٥/٤٢٦

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زنا سے حاملہ ہوگئی۔ اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے مقعد نامی ایک شخص کے بارے میں بتایا۔ اس شخص نے اس فعل کا اعتراف کرلیا۔ تو سرکار نے اسکی کمزور حالت دیکھ کر فرمایا: سوشاخوں والا ایک گچھا لیکر ایک مرتبہ مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

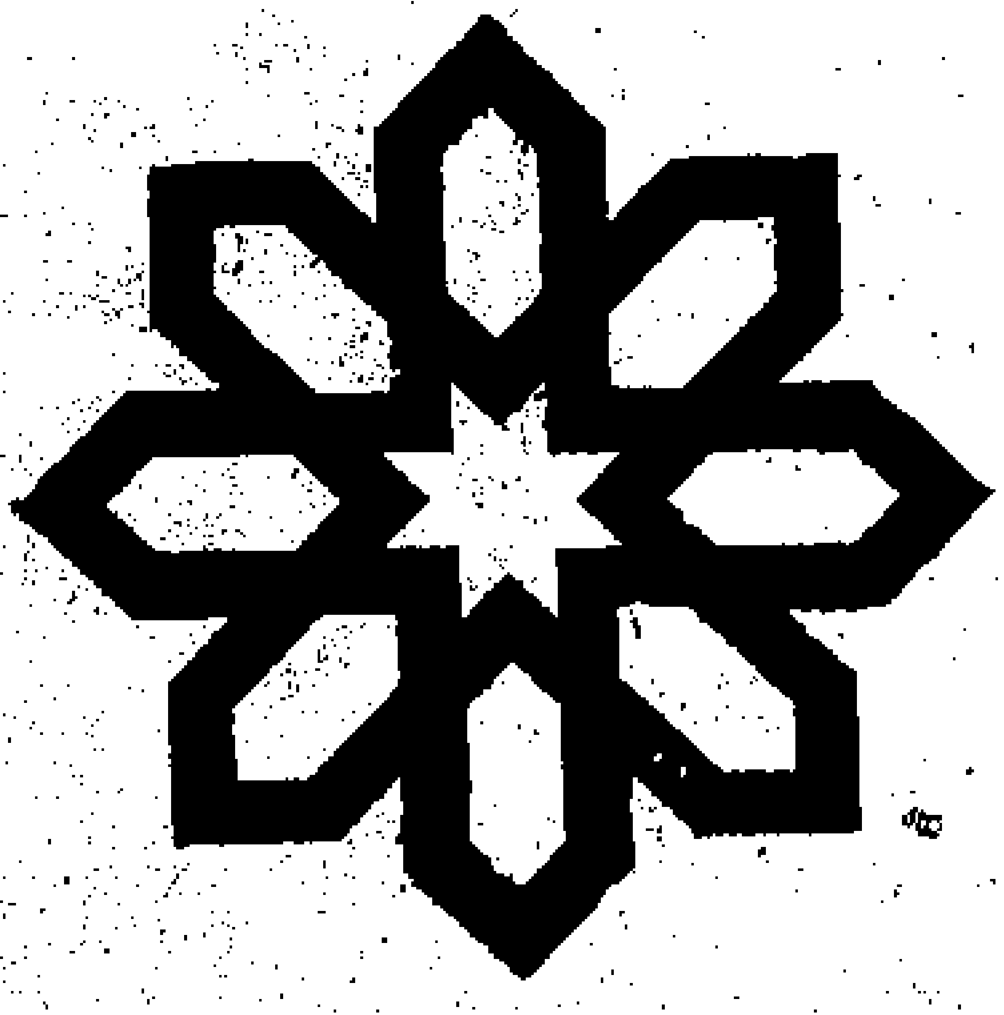

۱۴

کتاب الہجرۃ والجہاد

ابواب

ہجرت ۴۶۱ ❁ جہاد ۴۶۴

ا۔ ہجرت

(۱) بہتر ہجرت کیا ہے؟

۱۸۰۲۔ **عن** عمرو بن عبسة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما الهجرة ؟ قال : أنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بہتر ہجرت کیا ہے؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو تمہارے رب کو ناپسند ہے اس سے کنارہ کرلو۔

فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۲) دارالاسلام سے ہجرت نہ کرے

۱۸۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ ، وَ اِنِ اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۰۲۔ السنن للنسائی، باب هجرة البادی، ۱۶۲/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۴۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۹/۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۵/۴ ☆

۱۸۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل الجهاد و السیر، ۳۹۰/۱
الصحیح لمسلم، باب المبالغة بعد الفتح، ۱۳۱/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الهجرة، ۱۹۲/۱
السنن لابی داؤد، باب الهجرة هل انقطعت، ۲۳۶/۱
السنن للنسائی، باب ذکر الاختلاف فی انقطاع الهجرة، ۱۶۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۶/۱ ☆ السنن للدارمی، ۲۳۹/۲
المستدرك للحاکم، ۲۵۷/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷۱/۱۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱۲/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۸۸/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۰۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۰/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۴، ۱۰۹/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۶/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۶/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۹/۷

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ لیکن جہاد اور نیک نیتی کے ذریعہ ہجرت کا ثواب کسی جگہ بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ اور جب تم سے جنگ کیلئے کہا جائے تو جنگ کرو۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دار الاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں۔ ہاں اگر کسی جگہ کسی عذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہو تو اسے جگہ کا بدلنا واجب ہے۔ مکان میں معذوری ہو تو مکان بدلے۔ محلّہ میں معذوری ہو تو دوسرے محلہ میں چلا جائے۔ بستی میں معذوری ہو تو دوسری بستی میں جائے۔ فتاوی رضویہ ۲/۱

(۳) ہجرت ونیت کا حکم

۱۸۰۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۸۰۴۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب کیف کان بدء الوحی،			۲/۱
الصحیح لمسلم،	باب انما الاعمال بالنیات،			۱۴۱/۲
السنن لابی داؤد،	باب فی ما عنی بہ الطلاق و النیات،			۳۰۰/۱
الجامع للترمذی،	باب ما جاء من یقاتل ربا الناس،			۱۹۸/۱
الجامع للترمذی،	باب النیۃ فی الوضوء			۱۹۸/۱
السنن للنسائی،	۱۱/۱			
السنن لابن ماجہ،	ابواب الزہد،			۳۲۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل،	۳۵/۱	☆	السنن الکبری للبیہقی،	۴۱/۱
الترغیب و الترہیب للمنذری،	۵۶/۱	☆	التفسیر لابن کثیر،	۳۴۵/۲
التمہید لابن عبدالبر،	۱۰۶/۷	☆	روح المعانی للحقی،	۹۶/۳
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،	۳۴۲/۶	☆	التفسیر للبغوی،	۴۳۱/۱
المسند للحمیدی،	۲۸	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۹/۱
شرح السنۃ للبغوی،	۴۰۱/۱	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	۱۱/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی،	۳۸۰/۲	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر،	۵۵/۱
المغنی للعراقی،	۳۵۱/۴	☆	البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر،	۱۱۸/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب،	۲۴۴/۴	☆	تاریخ اصفہان لابن کثیر،	۱۵/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم،	۳۶۲	☆	الصحیح لابن خزیمۃ،	۱۴۲
تاریخ دمشق لابن عساکر،	۴۰۳/۱	☆	مسند الشہاب،	۱۱۷۱
الزہد لابن المبارک،	۶۲	☆	امالی الشجری،	۹/۱
جامع بیان العلم لابن عبد البر،	۹۶/۳	☆	منحۃ المعبود للساعاتی،	۱۹۹۷
السنن للدار قطنی،	۵۱/۱	☆		

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَاتُ ، وَ اِنَّمَا لِامْرَءٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِمْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہوگی جیسی اسکی نیت ہے۔ چنانچہ ہجرت سے جسکا مقصود اللہ ورسول کی خوشنودی ہے تو اسکو یہ حاصل ہوگی۔ اوور جس کا مطلوب دنیا ہے، وہ اسے ملے گی، یا عورت سے شادی کرنا مقصود ہوگی تو اسکی ہجرت ویسی ہی ہے جیسی اسکی نیت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۴۳

۲۔ جہاد

(۱) جہاد کی فضیلت

۱۸۰۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اُغْزُوْا تَغْنِمُوْا، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوا، وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو غنیمت پاؤ گے، اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے، اور سیر کرو غنی ہو جاؤ گے۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰

(۲) جہاد کی اہمیت

۱۸۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: اِذَا تَبَایَعْتُمْ بِالْعَیْنَۃِ وَأَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَ رَضِیْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَکْتُمُ الْجِہَادَ سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ ذُلًّا لَا یَنْزِعُہٗ حَتّٰی تَرْجِعُوْا اِلٰی دِیْنِکُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم بطور عینہ خرید و فروخت کرو گے، اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چلو گے، نیز جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اتار دیگا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر نے فرمایا: اسکی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد کے یہاں اسکی ایک سند اور

۱۸۰۵۔ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲/۸۳ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۶/۲۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۸۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۲
المسند للعقیلی، ۲/۹۲ ☆

۱۸۰۶۔ السنن لابی داؤد، باب فی النہی عن العینۃ، ۱/۴۹۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۲ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۵/۲۰۹
الجامع الصغیر للسیوط، ۱/۲۳۷ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲/۳۲۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۴۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۵/۳۱۶
نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۱۷ ☆ الکامل لابن عدی،

ہے اس سے بہتر۔ ابوداؤد کی اس سند میں ابوعبدالرحمن خراسانی، اسحاق بن اسید انصاری ہیں ابن ابی حاتم نے کہا: وہ کچھ ایسے مشہور نہیں۔ اور ابوحاتم نے کہا: وہ جائز الحدیث ہیں۔ پھر کنیتوں میں انہیں دوبارہ ذکر کیا اور اس حدیث کو انکی احادیث منکرہ سے گنا۔ اور تقریب میں فرمایا: ان میں ضعف ہے۔ انتہی۔

بالجملہ یہ حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں۔ اور بیشک امام سیوطی نے جامع صغیر میں اسکے حسن ہونے کی رمز لکھی۔ اور یہ حدیث بہت سندوں سے آئی جسکے لئے امام بیہقی نے اپنی سنن میں ایک فصل خاص وضع کی اور انکی علتیں بیان کیں۔

اقول: کلام فتح القدیر سے ظاہر ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو حجت ٹھہرایا ہے۔ تو اس صوت میں وہ ضرور صحیح ہے۔ اس لئے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ اس حدیث کی صحت کا حکم ہے جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے تحریر اور غیر نے غیر میں افادہ فرمایا۔

بہرحال (اس تمام تفصیل کے باوجود) حدیث میں بیع عینہ کی ممانعت پر کوئی دلالت نہیں۔ کیا اسکے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ جب تم بیلوں کی دمیں پکڑو یعنی کھیتی کرو، زراعت میں پڑو۔ اور معلوم ہے کہ کھیتی منع نہیں بلکہ وہ جمہور کے نزدیک جہاد کے بعد سب پیشوں سے افضل ہے اور بعض نے کہا: جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر حرفت۔ جیسا کہ وجیز کردری میں ہے۔

لہذا جب کہ عنایہ میں اس حدیث سے بیع عینہ کی مذمت پر دلیل لائے تو علامہ سعدی آفندی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دلیل صحیح ہو جائے تو زراعت بھی مذموم ہو جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

(۳) غزوہ بدر کا انجام

۱۸۰۷۔ **عن** أبی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جہل، ۲/۵۶۶

الصحیح لمسلم، باب عرض مقعد المیت من الجنۃ و النار، ۲/۳۸۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۴۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷/۳۰۰

عليه وسلم أمر يوم بدر بأربعة و عشرين رجلا من صناديد قريش فقذفوا فى طوى من أطواء بدر خبيث بخبث ، و كان اذا ظهر على قوم أقام بالعرصة ثلث ليال ، فلما كان ببدر اليوم الثالث أمر براحتله فشد عليها رحلها ثم مشى و اتبعه اصحابه و قالوا: ما نرى ينطلق الالبعض حاجته حتى قام على شقه الركى فجعل يناديهم بأسمائهم و أسماء آبائهم ، يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا ، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؟ قال : فقال عمر :يا رسول الله! ما تكلم من أجساد لا أرواح لها ؟ فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: وَ الَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ ۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس سرداران کفار قریش کی لاشیں ایک ناپاک گندے کنویں میں پھکوادیں۔ اور عادت کریمہ تھی جو مقام فتح فرماتے وہاں تین شب قیام فرماتے۔ جب بدر میں تیسرا دن ہوا ناقہ شریف پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا۔ اور خود مع اصحاب کرام اس کنویں پر تشریف لے گئے۔ اور ان کافروں کو نام بنام مع ولدیت پکار کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! کیوں کیا اب تمہیں خوش آتا ہے کہ کاش اللہ ورسول کا حکم مانا ہوتا؟ ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا۔ کیا تمہیں بھی ملا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ تم سے کیا۔ راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے گفتگو فرمارہے ہیں جن میں جان نہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا: قسم اس ذات جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! تم میرے فرمان کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔

فتاوی افریقہ ۳۸

(۴) قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے

١٨٠٨ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

١٨٠٨ـ الصحيح لمسلم ، باب وجوب ملازمة المسلمين ، ١٢٧/٢
السنن للنسائى ، كتاب لمحاربة ، ١٧٥/٢
السنن لابن ماجه ، ابواب الفتن ، ٢٩١/٢

علیه وسلم: مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُوْ إِلىٰ عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ قومی حمیت شیوہ جاہلیت کیلئے غضب کرے، یا عصبت کی طرف بلائے، یا عصبت کی مدد کرے اور مارا جائے تو ایسا ہے جیسے کوئی جاہلیت وزمانہ کفر عقلت میں قتل کیا جائے۔ دوام العیش ۸۵

١٨٠٩ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندے جھنڈے کے نیچے لڑے اور قومی حمیت کیلئے غضبناک ہوجایا کرے، اور قومی حمیت کیلئے ہی جنگ کرے تو وہ میری امت سے نہیں۔

١٨١٠ ۔ **عن** جبير بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلىٰ عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلىٰ عَصَبِيَّةٍ ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں جو قومی حمیت کی طرف بلائے، ہم سے نہیں جو قومی حمیت کیلئے لڑے، اور ہم سے نہیں جو عصبت پر مرے۔ دوام العیش ۸۵

١٨٠٩ ۔ الصحیح لمسلم، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین، ١٢٨/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٦/٢

١٨١٠ ۔ السنن لابی داود، باب فی العصبیة، ٦٩٨/٢

شرح السنة للبغوی، ١٢٢/١٣ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٩٠٧

الکامل لابن عدی، ☆

(۵) سفر جہاد پنجشنبہ کو بہتر ہے

۱۸۱۱۔ **عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج یوم الخمیس فی غزوۃ تبوک، وکان یحب ان یخرج یوم الخمیس۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کیلئے جمعرات کو تشریف لے گئے۔ اور جمعرات کو سفر کرنا آپکو پسند تھا۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۱۹۴/۴

(٦) جنگ میں مثلہ نہ کرو

۱۸۱۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا اُمَثِّلُ بِهٖ فَيُمَثِّلُ اللّٰهُ بِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۱۸۱۳۔ **عن** صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا ارسل لامارۃ العسکر: لا تغدر ولا تمثل ولا تجبن ولا تغلل۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کیلئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی۔ نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی اور خیانت کرنا۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۱۰

۱۸۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من احب الخروج یوم الخمیس، ۴۱۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/٦ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۷۴۴
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۰۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۱٦۳، ۱۱۱/۷
۱۸۱۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۴۴۷، ۴۰۸/۵ ☆ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۳۱۰/۳
۱۸۱۳۔ السنن الکبری للبیہقی،

۱۵

کتاب الخلافۃ

ابواب

خلافت ۴۷۱ ❁ قضاء ۴۸۲

ا۔ خلافت

(۱) امامت وخلافت

۱۸۱٤۔ **عن** عبد اللہ بن سبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قالوا لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم : استخلف علینا، قال : لا، ولکن اترککم الی ما ترککم الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت عبد اللہ بن سبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کیا: آپ ہم پر کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ فرمایا: نہیں، میں کسی کو خلیفہ نہ کرونگا بلکہ یونہی چھوڑ دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۲

۱۸۱۵۔ **عن** صعصعۃ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطبنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین ضربہ ابن ملجم فقلنا : یا امیر المؤمنین استخلف علینا فقال : اترککم کما ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قلنا : یا رسول اللہ! استخلف علینا ! فقال : ان یعلم اللہ فیکم خیرا یول علیکم خیارکم ، قال علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم : فعلم اللہ فینا خیرا فولی علینا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے آخری وقت جب ابن ملجم نے آپ پر حملہ کیا تھا، خطبہ دیا۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ فرمایا: میں تم کو اسی طرح چھوڑوں گا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔ ہم نے بھی حضور سے یہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ ارشاد فرمایا: نہ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم میں سب سے بہتر ہے اسے تم پر والی فرمائے گا۔ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا نے ہم میں

۱۸۱٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۰۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱٦۵۰، ۱۱/۳۲۸

۱۸۱۵۔ المستدرک للحاکم، ۳/۱۵٦ ☆

بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

(۲) شیخین کی خلافت حضرت مولی علی کے نزدیک حق تھی

١٨١٦ ۔ **عن** الحسن البصر ی رضی الله تعالیٰ عنه قال : سأل رجلان عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم فی عهده ، اعهد عهده الیك النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أم رأی ر أیته ؟ قال : بل رأی رأیته ، أمّا أن یکون عندی عهد من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عهده الی فی ذلك فلا و الله ! لئن کنت صدقت اول الناس فلا أفتری علیه کذلك ، و لو کان عندی منه عهد فی ذلك ما ترکت اخا بنی تمیم بن مرة و عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهما یثوبان علی منبره ، و لقاتلتهما ما بیدی و لو لم أجد الابر دتی هذه ، و لکن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت فجاء ة ، مکث فی مرضه ایاما و لیالی ، یا تیه المؤذن یؤذنه بالصلوة فیامر أبا بکر فیصلی بالناس و هو یری مکانی ، ثم یاتیه المؤذن فیؤذن بالصلوة فیا مر أبا بکر فیصلی بالناس و هو یری مکانی ، و لقد اراد ت امرأة من نسائه تصرفه عن أبی بکر فابی و غضب و قال : انتن صواحب یوسف ، مروا أبا بکر فلیصل بالناس ! فلما قبض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نظرنا فیٓ أمورنا فاخترنا لدنیانا من رضیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لدیننا ، و کانت الصلوة عظم الإسلام و قوام الدین ، فبایعنا ابا بکرر ضی الله تعالیٰ عنه و کان لذلك أهلا لم یختلف علیه منا اثنان ۔ قال : فادیت الی أبی بکر حقه و عرفت له طاعته و غزوت معه فی جنوده ، و کنت اخذ اذا أعطانی و أغزو اذا غزانی ، و أضرب بین یدیه الحدود بسوطی ، ثم قال : لعمر و عثمان هکذا ۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انکے زمانۂ خلافت میں دربارۂ خلافت سوال کیا کہ کیا یہ کوئی عہد وقرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے ۔ فرمایا: بلکہ ہماری رائے ہے ۔ رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی

١٨١٦ ۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ،
الصواعق المحرق لابن حجر مکی ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد وقرارداد فرمایا ہو سو ایسا نہیں۔ اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ اور اگر اس باب میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر وعمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ میں اپنی اس چادر کے سوا کسی کو ساتھی نہ پاتا۔ بات یہ ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ قتل نہ ہوئے، نہ یکایک انتقال فرمایا۔ بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گذرے۔ مؤذن آتا اور نماز کی اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود ہوتا۔ پھر مؤذن آتا اور اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر ہی کو امامت کا حکم دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم! ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو نہ مانا اور غضب فرمایا کہ تم وہی یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کریں۔ پس جبکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کیلئے اسے پسند کرلیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا۔ کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔ لہذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرلی اور وہ اسکے لائق تھے۔ ہم میں کسی نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد فرما کر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: پس میں نے ابوبکر کو انکا حق دیا اور انکی اطاعت لازم جانی۔ اور انکے ساتھ ہو کر انکے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا۔ اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور انکے سامنے تازیانے سے حد لگاتا۔ پھر بعینہ یہی مضمون امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت ارشاد فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۳

(۳) خلیفہ قریشی ہی ہوگا

١٨١٧ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام خلیفہ قریشی ہونگے۔

دوام العیش، ۶۱   اراءۃ الادب، ۷

١٨١٨ ـ **عن** معاوية بن ابى سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيْ بِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِي النَّارِ ۔

حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت قریش میں ہے۔۔ جو ان سے بیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کردے گا۔

١٨١٧ ـ	المسند لاحمد بن حبل،	١٨٣/٣	☆	السنن الكبرى للبيهقى،	١٢١/٣
	الجامع الصغير للسيوطى،	١٨٦/١	☆	المستدرك للحاكم،	٧٦/٤
	المعجم الكبير للطبرانى،	٢٢٤/١	☆	فتح البارى للعسقلانى،	٣٢/٧
	المعجم الصغير للطبرانى،	١٥٣/١	☆	مجمع الزوائد للهيثمى،	١٩٢/٥
	كنز العمال للمتقى،	٤٧٩٢ ، ٤٨/٦	☆	تاريخ دمشق لابن عساكر،	٦٢/١
	المغنى للعراقى،	١١٤/١	☆	تلخيص الحبير لابن حجر،	٤٢/٤
	ارواء الغليل للالبانى،	٢٩٨/٢	☆	حلية الاولياء لابى نعيم،	٨/٥
	الترغيب و الترهيب للمنذرى،	١٧٠/٣	☆	المصنف لابن ابى شيبة،	١٧٠/١٣
	منحة المعبود للساعاتى،	٢٥٩٦	☆	جمع الجوامع للسيوطى،	١٠٢٦٤
	كشف الخفاء للعجلونى،	٣١٨/١	☆	علل الحديث لابن ابى حاتم،	٢٧٩٩
	لسان الميزان لابن حجر،	١٣٨٦/٥	☆	الكنى و الاسماء للدولابى	١٠٦/١
	السنة لابن ابى عاصم،	٥٣١/٢	☆	الدر المنثور للسيوطى،	٣٩٩/٦
	البدر المنتثرة للسيوطى،	٥٦	☆	تاريخ اوسط،	٧٠
١٨١٨ ـ	الجامع الصحيح للبخارى،			باب الامراء من قريش،	١٠٥٧/٢
	الصحيح لمسلم،			باب الناس تبع لقريش،	١١٩/٣
	المسند لاحمد بن حنبل،	٩٢/٥	☆		

١٨١٩۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِی قُرَیْشٍ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت کا معاملہ قریش ہی میں رہے گا۔۱۲م

١٨٢٠۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلَا إِنَّ الْأُمَرَآءَ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو امراء وحکام اسلام قریشی ہیں۔

١٨٢١۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الْأُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ، الْأُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امراء قریشی ہیں، امراء قریشی ہیں۔

١٨٢٢۔ **عن** أمیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قُرَیْشٌ وُلَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ ۔

اراءۃ الادب ۸

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلامی حکومت کے والی قریشی ہیں۔

١٨١٩۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٩٦/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١١٤/١٣
السنن الکبری للبیهقی، ١٤٢/٨ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٣٨/١٩
الترغیب والترهیب للمنذری، ١٧١/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٩، ٢٣/١٢

١٨٢٠۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٩٢/٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١١٤/١٣
کنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٨، ٧٦/١٤ ☆ المطالب العالیة، ٢٠٥٥

١٨٢١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامراء من قریش، ١٠٥٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٢١/٤ ☆

١٨٢٢۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٩١/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٥، ٢٣/١٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٨١/٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٣١/٧

۱۸۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن خطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قَدِّمُوْا قُرَیْشًا وَ لَا تَقَدَّمُوْهَا۔

حضرت عبد اللہ بن خطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اراءۃ الادب ص ۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہوگئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قریشی ہونا بیشک شرط ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۸

۱۸۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ الْمُلْكَ فِی قُرَیْشٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سلطنت قریش میں ہے۔ دوام العیش، ۶۱

۱۸۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی هٰذَا الْاَمْرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ خلافت کے مسئلہ میں قریش کے تابع ہیں۔

۱۸۲۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی

۱۸۲۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/۲۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبيدی، ۲/۲۲۱
کنز العمال للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵/۵۲۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/۳۶
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۸۰ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱۴۰
۱۸۲۴۔ علل الحديث لابن ابی حاتم، ۲۶۰۷ ☆
۱۸۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۶۱ ☆ المصنف لابن ابی شيبۃ، ۱۲/۱۶۹
السنۃ لابن ابی عاصم، ۲/۵۳۴ ☆
۱۸۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۴/۶۰
اتحاف السادۃ للزبيدی، ۲/۱۳۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۴۷۹۴، ۶/۴۹
مشكوۃ المصابيح للتبريزی، ۵۹۷۲ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم، ۲/۵۳۲
البدايۃ و النهايۃ لابن كثير، ۱/۱۵۳ ☆
یہ حدیث صحیح ہے۔ دوام العیش، ص ۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَزَالُ ھٰذَا الْأَمْرُ فِی قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ اِثْنَانٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے ضرور قرشیت شرط ہے۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں ۔ اسی پر صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، اور اہل سنت کا اجماع ہے۔ اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی۔ کتب عقائد و کتب حدیث و کتب فقہ اس سے مالا مال ہیں ۔ بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امام، امیر، والی۔ اور ملک کہیں گے مگر شرعاً خلیفہ یا امیر المؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اسی کا مرادف ہے ہر بادشاہ قرشی کو نہیں کہہ سکتے سوا اسکے جو ساتوں شرائط خلافت اسلام، عقل، بلوغ، حریت، ذکورت، قدرت، اور قرشیت کا جامع ہو کر تمام مسلمانوں کا فرماں روائے اعظم ہو۔ ائمہ کرام اس پر صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام اہل سنت کا اجماع بتاتے ہیں اور اسی بنا پر کتب عقائد میں اسے مسئلہ قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں ۔ اسکے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اگر وہ انعقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہے اس سے نقض اجماع جنون خالص ہے ۔ یونہی اگر تاریخ معلوم نہ ہو۔ اور اگر بعد کی ہے اور سند صحیح نہیں تو آپ ہی مردود ہے اور صحیح و قابل تاویل ہے تو واجب التاویل ۔ ورنہ شاذ روایت اجماع کے مقابل قطعاً مضمحل نہ کہ اس سے الٹا اجماع باطل۔

قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں ۔ بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ یہ فن دوسرا ہے۔ انہوں نے خبر واحد سمجھا تو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بنا دیا۔ مگر مسامرہ میں ہے کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث ''الائمة من قریش'' کو چالیس کے قریب صحابۂ کرام سے مروی دکھایا اور اس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔ جسکا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ''لذة العیش فی طرق حدیث الائمة من قریش'' بتایا۔ یہ عدد صحابۂ کرام میں یقیناً تواتر ہے۔ یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور

احادیث علاوہ۔ دوام العیش ص ۷۷

(۴) اسلام میں بارہ خلفاء ہونگے

١٨٢٧۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِیًامَاوَ لِّهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا معاملہ اس وقت تک بحسن وخوبی چلتا رہے گا جب تک بارہ خلفاء کا زمانہ رہے گا اور وہ سب قرشی ہوں گے۔ ۱۲م

١٨٢٨۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: انه سئل کم یملك هذه الا مة من خلیفة؟ فقال: سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: اِثْنَا عَشَرَ کَعِدَّةِ نُقَبَآءِ بَنِی اِسْرَآئِیْلَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہونگے۔ فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا تھا تو حضور نے فرمایا: بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہونگے۔ ۱۲م

١٨٢٩۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه یقول: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: لَا یَزَالُ الْاِسْلَامِ عَزِیْزًا اِلیٰ اِثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَةً۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔ ۱۲م

١٨٣٠۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِیْ صَالِحًا حَتّٰی یَمْضِیَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً۔

١٨٢٨۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٤٦/١٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٨٥٧، ٣٢/١٢

١٨٢٩۔ الصحیح لمسلم، باب الناس، تبع لقریش، ١٨٩/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٩٠/٥ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٥٩٧٤

کنز العمال للمتقی، ٣٣٨٥١، ٣٢/١٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢١١/١٣

١٨٣٠۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٩٩/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٨٦/٥

دلائل النبوۃ للبیهقی، ٣٢٤/٦ ☆

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا معاملہ بارہ خلفاء تک اچھا رہے گا۔ ۱۲ام

۱۸۳۱۔ **عن** جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَایَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی یَکُوْنَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً مِّنْ قُرَیْشٍ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین اسلام اس وقت تک قائم و دائم رہے گا جب تک بارہ قرشی خلفاء ہونگے۔ ۱۲ام

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اتنی یقینا حق ہے۔ اور جس قدر ذکر نہ فرمائیں اسکی طرف یقین کی راہ نہیں۔ کہ غیب بے خدا ورسول کے بتائے معلوم نہیں ہوسکتا۔ لہذا اس حدیث مسلم کے معنی میں زمانۂ تابعین سے اشتباہ رہا۔ مہلب نے فرمایا: لم الق احدا یقطع فی ھذا الحدیث بمعنی، میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا۔ امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا: و قد یحتمل وجوھا اخر و اللہ اعلم بمراد نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی اسکے سوا حدیث میں اور احتمالات بھی نکل سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد خوب جانتا ہے۔ جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام بن الجوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں۔

قد اطلت البحث عن معنی ھذا الحدیث، و طلبت مظانہ وسألت عنہ فلم اقع علی المقصود بہ۔

میں نے مدتوں اس حدیث کے معنی کی تفتیش کی۔ اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں۔ اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کیے۔ مگر مراد متعین نہ ہوئی۔

اور ہو کیونکر، کہ جس غیب کی اللہ ورسول تفصیل نہ فرمائیں اسکی تفصیل قطعا کیونکر معلوم

۱۸۳۱۔ المسند للحاکم، ۶۱۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۰/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۹، ۳۲/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۱/۱۳

ہو۔ ہاں لوگ لگتے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جو نشان ان بارہ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں وہ نہ پائے جائیں باطل ہے۔ اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی طور پر مسلم ہوگا نہ کہ یقینی۔

احادیث باب میں انکے نشان یہ ہیں۔ سب قرشی ہوں گے۔ وہ سب بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے۔ ان کے زمانہ میں اسلام قوی ہوگا۔ ان کا زمانۂ صلاح ہوگا۔ ان پر اجماع امت ہوگا، یعنی اہل حل وعقد انہیں والی ملک وخلیفہ اصدق ماننیں لگے۔ وہ سب ہدایت ودین حق پر عمل کریں گے۔ ان میں سے دو اہل بیت رسالت سے ہوں گے۔

لگتے لگانے والوں میں جس نے سب طرق حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طرق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا۔ جیسے ابوالحسین بن منادی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے۔ یعنی اس قدر اختلاف یہ فقط اس لفظ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا۔ اور دیگر الفاظ دیکھے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجتماع۔ اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی وغالب وقائم اور امر امت کے صالح ہونے کے کیا معنی؟

اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باتباع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آخر ولاۃ بنی امیہ تک ۱۲ ہوئے اور ان میں یزید پلید علیہ ماعلیہ کو بھی گنا دیا۔

حالانکہ اس خبیث کے زمانہ کو قوت دین وصلاح سے کیا تعلق۔ یہ احادیث دیکھ کر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی۔ مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں۔ اور حق یہ کہ اس خبیث پر اجتماع اہل حل وعقد کب ہوا۔ ریحانۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اسکے دست ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔ اہل مدینہ نے اس پر خروج کیا۔ عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

واللہ ! ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نری بالحجارۃ من السماء، ان رجلا ینکح امہات الاولاد و البنات و الاخوات یشرب الخمر و یدع الصلوۃ،

خدا کی قسم! ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جب تک یہ خوف نہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں۔ ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبروریزی کرے۔ شراب پیئے اور تارک صلوۃ ہو۔

غرض جمیع طرق حدیث سے یہ قول باطل ہے۔ حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب

بلافصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ ان میں سے آٹھ گذر گئے۔ صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضی، حسن مجتبیٰ، امیر معاویہ، عبد اللہ بن زبیر، عمر بن عبد العزیز۔ اور ایک یقیناً آنے والے ہیں۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ باقی کی تعیین اللہ و رسول کے علم میں ہے۔

عجب عجب ہزار عجب، کہ ان میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہ صحابی بن صحابی ہیں، امام عادل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ ہیں، احد العشرۃ المبشرۃ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں۔ اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے امیر المؤمنین کہنے پر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تازیانے لگوائے۔ نسأل العفو و العافیة۔ عبد اللہ بن زبیر بھی درکنار خود امام حسن مجتبیٰ کو نہ گنا کہ انکی خلافت کا زمانہ قلیل تھا۔ اور ولید کو گنا جس نے قرآن کریم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھیدا۔ ایسے بے سر و پا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک متاخر عالم کی خطا ہے، رائے ہے۔ عصمت انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کیلئے نہیں۔ نسأل العفو و العافیة۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۵۹

* * *

۲۔ قضا

(۱) حاکم افضل شخص کو بنایا جائے

۱۸۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِيْهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضَى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔

فتاوی رضویہ ۱۹۴/۹

۱۸۳۳۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَيُّمَا رَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى عَشَرَةِ أَنْفُسٍ وَ عَلِمَ أَنَّ فِي الْعَشَرَةِ أَفْضَلُ مِمَّنِ اسْتَعْمَلَ فَقَدْ غَشَّ اللّٰهَ وَ غَشَّ رَسُوْلَهٗ وَ غَشَّ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کی جماعت کے دس افراد پر بھی کسی ایسے شخص کو حاکم بنایا کہ اسکے علم میں ان میں اس سے افضل بھی موجود تھا تو اس نے اللہ کی خیانت کی، اللہ کے رسول کی خیانت کی، اور تمام مسلمانوں کی خیانت کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۵/۹

۱۸۳۲۔ المستدرك للحاكم، ٩٢/٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ١٧٩/٣
الجامع الصغير للسيوطی، ٥١٢/٢ ☆ المسند للعقيلی، ٢٤٧/١
نصب الراية للزيلعی، ٦٢/٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ٣، ٢١٠
كنز العمال للمتقی، ١٤٦٨٧، ٢٥/٦ ☆

۱۸۳۳۔ نصب الراية للزيلعی، ٦٣/٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ٢، ٢١٠
كنز العمال للمتقی، ١٤٦٥٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٩٤٤٤

(۲) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۸۳٤۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا طَاعَةَ لِأَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالیٰ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

فتاوی رضویہ ۲۹۳/۵

(۳) مدعی گواہ لائے

۱۸۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْبَيِّنَةُ عَلیٰ مَنِ ادَّعٰی وَ الْيَمِيْنُ عَلیٰ مَنْ أَنْكَرَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گواہ مدعی پر لازم ہے اور قسم انکار کرنے والے پر۔ ۱۲م

۱۸۳٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ٥/٦٦ ☆ المستدرك للحاكم، ٣/١٢٣
المعجم الكبير للطبرانى، ٣/٢٣٣ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٢٠٧٠٠
كنز العمال للمتقى، ١٤٨٧٣، ٦/٦٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ٥/٢٢٦
السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٧٩ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٥١٠
علل الحديث لابن ابى حاتم، ١٢٩٢ ☆
۱۸۳۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا اختلف الراهين المرتهن ١/٣٤٢
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ان البينة لعى المدعى، ١/١٦٠
السنن لابن ماجه، باب البينة على المدعى، ٢/١٦٩
الجامع الصغير للسيوطى، ١/١٩٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٨/١٣٣
التفسير للقرطبى، ١/٤٥٩ ☆ السنن للدارقطنى، ٤/٢١٨
شرح السنة للبغوى، ١٠/١٠١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٤/٢٩
المطالب العالية لابن حجر، ١٢٣٠ ☆ نصب الراية للزيعلى، ٥/٩٥
فتح البارى للعسقلانى، ٥/٢٨٢ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٦/٣٥٧
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٣٧٦٩ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٢/٤٤٧
كنز العمال للمتقى، ١٥٢٨٢، ٦/١٨٧ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ١٠٣٧
كشف الخفاء للعجلونى، ١/٣٤٢ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفة، ٢/١٧٠
دلائل النبوة للبيهقى، ٥/٤٠٢ ☆ الكامل لابن عدى،

۱۸۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَادَّعَى النَّاسُ دِمَآءَ رِجَالٍ وَ أَمْوَالِهِمْ، وَ لٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ۔

نور عینی فی الانتصار للامام العینی ۔ ص ۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اپنے دعوی پر دیدیے جائیں تو لوگوں کے خون اور مال کا دعویٰ کر بیٹھیں، ہاں یوں ہے کہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۲۷　☆　فتاوی رضویہ ۷/ ۴۴۳ ۔ ۸/ ۹۷

(۴) دعوی کو ثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو

۱۸۳۷۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوالہ تعالی ان الذین یشترون الخ، ۶۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الاقضیۃ ،، ۷٤/۲
السنن لابن ماجہ ، باب البینۃ علی المدعی، ۱٦۹/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۲۵۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۵۹/۲
السنن للدارقطنی، ۱۰۷/٤ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۰۸/٤
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۷۵۸ ۱۸۳۷۔
الجامع الصحیح للبخاری، باب من اقام البینۃ یوم الیمین ، ۳٦۸/۱
الصحیح لمسلم ، باب بیان احکم الحاکمین لا یغیر الباطن، ۷٤/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التشدید علی ومن یقتضی نہ، ۱٦۰/۱
السنن لابی داؤد ، باب فی قضاء القاضی اذا اخطاء، ۵۰٤/۲
السنن لابن ماجہ ، باب قضیۃ الحاکم لا تحل حراما، ۱٦۸/۲
السنن للنسائی، باب ما یقطع القضاء ۲٦٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۳/٦ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱٤۹/۱۰
شرح السنۃ للبغوی، ۲٦٤/۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۱٤/٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جھگڑے لیکر میرے پاس آتے ہو، تو اگر ایک شخص اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لیجائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اسکا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اسکے حق میں، جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اب یہ اسکا فعل ہے کہ اسکو ہڑپ کرے یا واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۵۱۱

* * *

۱۶

کتاب الرؤیا

ابواب

خواب ۴۸۹

* * *

۱۔ خواب

(۱) حضور لوگوں سے صبح کو خواب سماعت فرماتے

۱۸۳۸۔ **عن** سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مما يكثر أن يقول لأ صحابه : هل رأى أحد منكم ؟ قال : فيقص عليه من شاء الله أن يقص ۔　صفائح اللجين ص ۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صبح کو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرماتے : کیا آج تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ تو جس کے بارے میں خدا چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا ۔ ۱۲م

۱۸۳۹۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا انصرف من صلوة الغداة يقول : هَلْ رَأى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤيَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے : کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ۱۲م　صفائح اللجین ص ۵

(۲) اچھے خواب کی فضیلت

۱۸۴۰۔ **عن** عبادة الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله

۱۸۲۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، 　باب تغير الرؤيا بعد صلوة الصبح ، 　۱۰۴۳/۲
الصحيح لمسلم ، 　كتاب الرؤيا ، 　۲۴۵/۲
۱۸۳۹۔ السنن لابى داؤد، 　با ب فقى الرؤا، 　۶۸۴/۲
الموطا لمالك ، 　۹۵۷ ☆ 　السنن الكبرى للبيهقى، 　۲،۷۵/۵
المعجم الكبير للطبرانى، 　۲۸۶/۷ ☆ 　الترغيب و الترهيب للمنذرى، 　۳۸۷/۱
۱۸۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، 　باب تغير الرؤا بعد صلوة الصبح ، 　۱۰۳۵/۲
الصحيح لمسلم ، 　كتاب الرؤا ، 　۲۴۲/۲
السنن لابى داؤد ، 　با ب فى الرؤيا ، 　۶۸۵/۲
الجامع للترمذى ، 　باب الرؤيا ، 　۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، 　۱۸/۲ ☆ 　الجامع الصغير للسيوطى ، 　۲۶۹/۲

تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

١٨٤١ ۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔ ۱۲م

١٨٤٢ ۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ بُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ، وَهِیَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک مسلمان کا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے، اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے ۱۲م

١٨٤٣ ۔ **عن** أبی رزين العقيلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يَحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا يَحَدِّثُ بِهَا سَقَطَتْ، وَلَا تَحَدِّثْ بِهَا إِلَّا لَبِيْبًا أَوْ حَبِيْبًا ۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے، وہ اس شخص پر مثل پرندہ کے

١٨٤١ ۔ السنن لابن ماجه، باب الرؤيا لصالحة، ٢٨٦/٢
التمهيد لابن عبد البرة ٢٨٢/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٧٤/٧
الجامع الصغير للسيوطی، ٢٦٩/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤١٤٠٣، ٣٦٧/١٥
١٨٤٢ ۔ الجامع الصغير للسيوطی، ٢٦٩/٢ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ٢٨١/١
فتح الباری للعسقلانی، ٣٩٣/١٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤١٤٠٥، ٣٦٧/١٥
١٨٣٣ ۔ الجامع للترمذی، باب الرؤيا، ٥١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١١/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢٦٩/٢

اڑتا رہتا ہے جب تک اسکو بیان نہ کرے، اور جب بیان کردیتا ہے تو گر جاتا ہے۔ لہٰذا تم اپنے خواب کسی ذی ہوش عقلمند ماہر تعبیر سے بیان کرو یا اپنے کسی خاص دوست سے۔ ۱۲م

۱۸۴۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الْمُسْلِمِ وَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۱۸۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من رای النبی فی المنام، ۱۰۳۵/۲
الجامع للترمذی، باب الرؤیا، ۵۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱/٤
۱۸۴۵۔ الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوة و بقیت المبشرات، ۵۱/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۸/۸ ☆
۱۸۴۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲۴۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱٤/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱٤۱۲، ۳۶۸/۱۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳۷٤/۱۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۵/۱۱
۱۸۴۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲۴۲/۲
السنن لابن ماجه، باب الرؤیا الصالحة، ۲۸۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۷۵/۲ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

صفائح اللجین ص ۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۱۲م

۱۸۴۸۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْ تُرٰی لَهٗ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے، یا اسکے لئے دیکھی جائے۔ صفائح اللجین ص ۶

۱۸۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قول الله سبحانه: لهم البشری فی الحیاة الدنیا و الآخرة، قال: هِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا ''مومنین کیلئے دنیا و آخرت میں بشارت ہے'' تو فرمایا: اس سے مراد اچھے خواب ہیں۔ جن کو مسلم اپنے لئے دیکھے یا دوسرا شخص اسکے لئے دیکھے۔۱۲م

۱۸۵۰۔ **عن** عبدا الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۵/۲ صحیح

۱۸۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب الرؤیا الصالحة، ۲۸۶/۲

الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوة و بقیت المبشرات، ۵۱/۲

۱۸۵۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۷۵/۲

۱۸۵۱۔ **عن** أم کرز الکعبیة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : ذَھَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِیَتُ الْمُبَشِّرَاتُ ۔

حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور بشارتیں یعنی اچھے خواب باقی ہیں ۱۲م

۱۸۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ ، قال فشق ذٰلك علی الناس فقال : لٰکِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ ، فقالوا : یا رسول اللہ ! و ما المبشرات ؟ قال : رُؤْیَا الْمُسْلِمِ وَ ھِیَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَآءِ النُّبُوَّةَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسالت ونبوت تو ختم ہوئی لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔ یہ امر لوگوں پر نہایت شاق گذرا تو فرمایا: لیکن بشارتیں باقی ہیں، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کا خواب کہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۵۳۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول :لَمْ یَبْقِ مِنَ النُّبُوَّةَ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ، قالو: و ماالمبشرات؟ قال : اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۵۱۔ السنن لابن ماجه، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۴۰۴/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۵/۲
۱۸۵۲۔ الجامع للترمذی، باب ذھبت النبوه و بقیت المبشرات ، ۵۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۲/۱
۱۸۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات، ۱۰۳۵/۲
شرح السنة للبغوی، ۲۰۳/۱۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۲۸، ۳۷۰/۱۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲
التفسیر للبغوی، ۱۹۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۳۸/۱۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۹/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۷/۲

کو میں نے فرماتے سنا، نبوت کے سلسلہ سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔ ۱۲م

۱۸۵٤۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کشف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الستارۃ فی مرضہ و الصفوف خلف ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: أَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں پردۂ اقدس ہٹایا تو ملاحظہ کیا کہ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف اچھے خواب باقی ہیں جن کو مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے لوگوں کو نظر آئیں۔ ۱۲م

۱۸۵۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ، فَلْيَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَ لْيُحَدِّثْ بِهَا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ لہذا اس پر اللہ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ ۱۲م
صفائح اللجین ص ٦

۱۸۵٦۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۵٤۔ السنن لابن ماجہ، باب الرؤیا الصالحۃ، ۲۸٦/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۸۸/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤۲۸/۱۰
کنز العمال للمتقی، ٤۱٤۲٤، ۲۷۱/۱۵ ☆
۱۸۵۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات، ۱۰۳٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۰/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٤/۱
۱۸۵٦۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲٤۱/۲

علیه وسلم رُؤیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّ أرْبَعِینَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے۔ ١٢م

(٣) برا خواب دیکھنے والا کیا کرے

١٨٥٧۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إذَا رَأی أحَدُکُمُ الرُّؤیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَلیٰ یَسَارِہٖ ثَلاثًا وَ لْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا، وَ لْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِی کَانَ عَلَیْهِ ۔

فتاوی رضویہ ٣/٥٠

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارے۔ اور تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرحیم ۔ پڑھے۔ اور کروٹ بدل کر سو جائے۔ ١٢م

١٨٥٧۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ٢٤١/٢
السنن لابی داؤد، باب فی الرؤیا، ٦٨٥/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٤/١ ☆ المستدرک للحاکم، ٣٩٢/٤
شرح السنۃ للبغوی، ٢٠٧/١٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٣٧٠/١٢
کنز العمال للمتقی، ٤١٣٨٦، ٣٦٣/١٥ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٤٨٤/١

* * *

۱۷

کتاب الاطعمۃ والاشربۃ

ابواب

مقدار طعام ۴۹۹
آداب طعام ۵۰۱
دعوت ۵۱۰
کھلانے کی فضیلت ۵۱۲

ا۔ مقدار طعام

(۱) کھانے کی مسنون مقدار

۱۸۵۸۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مَلأَ آدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنِهٖ ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلاَتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ ، فَإِنْ كَانَ لَامُحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ ، وَ ثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ، وَ ثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا۔ آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جو اسکی پیٹھ سیدھی رکھیں، اور اگر یوں نہ گذرے تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے، تہائی پانی کیلئے، اور تہائی سانس کیلئے رکھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

ہادی الناس ص ۳۵

(۲) زیادہ کھانا مذموم ہے

۱۸۵۹۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شُؤْمٌ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۵۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة کثر الاکل، ٦٠/٢
السنن لابن ماجه، باب الاکثار فی الاکل، و کاهیة الشبع، ٢٤٨/٢
المستدرك للحاکم، ٢٣١/٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٥١٩٢
الترغیب و الترهیب للمنذری، ١٣٦/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٠٨٧٠، ٢٦١/١٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٩٦/٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥٢٨/٩
کشف الخفاء للعجلونی، ٢٦٧/١ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٤٠٣/٣
التفسیر للقرطبی، ١٩٢/٧ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤٤٨/٤
المغنی للعراقی، ٤/٢ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٤١/٧
الطبقات الکبری لابن سعد، ١٢٠/١ ☆ الامالی للشجری، ٢٠٩/٢
مناهل الصفا، ١٣ ☆ الاحکام النبویة للکحال، ١١/٢
١٨٥٩۔ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٢٣٨ ☆ الکامل لابن عدی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پیٹ بھر کر قیام لیل کا شوق رکھنا بانجھ سے بچہ مانگنا ہے۔ جو بہت کھائے گا بہت پئے گا۔ جو بہت پئے گا بہت سوئے گا۔ جو بہت سوئے گا آپ ہی خیرات و برکات کھوئے گا۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۲۳۱

* * *

۲۔ آداب طعام

(۱) کھانے کے آداب

۱۸۶۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اَكَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ ، فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ ، وَ اِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِيْلَةٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جوتا پہنے کھانا اگر اس عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا کھا رہا ہے اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک ہے۔ اس کیلئے بہتر یہی تھا کہ جوتا اتارے، اور اگر میز پر کھاتا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے ہے تو یہ وضع خاص نصاری کی ہے۔ اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے۔ من تشبه بقوم وهو منهم ، جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ فتاوی افریقہ ۵۳

۱۸۶۱۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بطعام وضعه علی الارض ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو زمین پر رکھ کر تناول فرماتے۔ ۱۲م

۱۸۶۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه

۱۸۶۰۔ المستدرك للحاكم، ١١٩/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٠٧٢٦، ٢٣٥/١٥

مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٣/٥ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ٢٣٦٣

السنن للدارمی، ٢٦٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٦/١

المسند لابی یعلی، ١٨٧/٤ ☆

١٨٦١۔ کتاب الزهد لاحمد، ☆

١٧٦٢۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٢١٤/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٠٧٠٨، ٢٣٢/١٥

وسلم یضعها علی الحضیض و یقول: اِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ اٰکُلُ کَمَا یَاْکُلُ الْعَبْدُ، وَ اَشْرَبُ کَمَا یَشْرَبُ الْعَبْدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کو فرش پر رکھتے اور فرماتے: میں اطاعت شعار بندوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں۔

۱۸۶۳۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یاکل ثریدا متکئا علی سریر ثم یشرب من فخارہ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تخت پر ٹیک لگائے ثرید تناول فرماتے دیکھا، پھر کوزہ سے پانی نوش فرمایا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۱۳۸

(۲) کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہیئے

۱۸۶۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال: اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِی اَیَّةِ الْبَرَکَةِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: کہ تمہیں کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

۱۸۶۵۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أمرنا أن نسلت القصعة و قال: فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا: تم کیا جانو کہ تمہارے کون سے

۱۸۶۳۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ☆

۱۸۶۴۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب لعق الاصابع، ۲/ ۱۷۵

۱۸۶۵۔ الصحیح لسملم، باب استحباب لعق الاصابع، ۲/ ۱۷۵

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لعق الاصابع، ۲/ ۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۹۰ ☆

کھانے میں برکت ہے۔

۱۸۶۶۔ **عن** نبیشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ اَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ۔

حضرت نبیشہ خیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھانا کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرے گا۔

۱۸۶۷۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ اَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ وَصَلَّتْ عَلَیْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار اور دعا کریگا۔

۱۸۶۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ اَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ، فَتَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعْتَقَنِی مِنَ الشَّیْطَانِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے اللہ! اس بندہ کو دوزخ سے آزاد کردے جس طرح اس نے مجھے شیطان سے چھٹکارا دلایا۔

۱۸۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُرْفَعُ الْقَصْعَةُ حَتّٰی یَلْعَقَهَا، فَاِنَّ فِی آخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَکَةَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٨٦٦۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اللقمة تقط، ٣/٢
السنن لابن ماجه، باب تنقیة الصحفة، ٢٣٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٧٦/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٧٨٧-٤٠، ٢٤٧/١٥
شرح السنة للبغوی، ٣١٦/١١ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٣١٨/٢
١٨٦٧۔ کنز العمال للمتقی، ٢٥٣/١٥ ☆
١٨٦٨۔ کنز العما للمتقی، ٢٥٣/١٥ ☆
١٨٦٩۔ الصحیح لابن حبان، ٣٢٥/٨ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٩٣/١

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیالے کو اس وقت تک نہ اٹھایا جائے جب تک اسکو چاٹ نہ لیا جائے۔ کیونکہ کھانے کے آخر میں برکت ہے۔

۱۸۷۰۔ **عن** رائطة عن أبيها رضى الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم إِنَّ لُعُوقَ الْقَصْعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهَا طَعَامًا۔

حضرت رائطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک پیالے کو چاٹنا اسکو بھر کے کھانا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

۱۸۷۱۔ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ لَعِقَ الصَّحْفَةَ وَ لَعِقَ أَصَابِعَهُ أَشْبَعَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پلیٹ کو چاٹا اور انگلیوں کو چاٹا اللہ تعالیٰ اسکو دنیا و آخرت میں شکم سیر فرمائے گا۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/ ۵۸

(۳) کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو

۱۸۷۲۔ **عن** قبيصة بن هلب عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و سأله رجل فقال: إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فقال: لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔

حضرت قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جبکہ کسی شخص نے سرکار سے معلوم کیا تھا۔ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں حرج محسوس کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہرگز اس کھانے کی طرف رغبت نہ کرنا جس میں نصرانیت سے مشابہت ہو۔

۱۸۷۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷/۵ ☆

۱۸۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۱/۱۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۲۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۷۹۰، ۲۴۷/۱۵

۱۸۷۲۔ السنن لابی داؤد، باب کراهیة لاتقذر للطعام، ۵۳۱/۲

(۴) غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال

۱۸۷۳ ـ **عن** أبی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت یا رسول الله! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، انا نغزو ارض العدو فتحاج الی آنیتهم فقال: اِسْتَغْنُوا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُم، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا وَ کُلُوا مِنْهَا وَاشْرَبُوْا ـ

حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دشمن کے ملک میں جہاد کیلئے جاتے ہیں تو وہاں انکے برتنوں کی بھی حاجت پیش آتی ہے۔ سرکار نے فرمایا: جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو۔ اور اگر دوسرے برتن نہ میں تو انہیں دھوکر پاک کرلو اسکے بعد ان میں کھاؤ، پیو۔

۱۸۷۴ ـ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قدور المجوس؟ قال: اِنْقُوْهَا غَسْلًا وَ اطْبُخُوْا فِیْهَا، وَنَھٰی عَنْ أَکْلِ ذِیْ نَابٍ ـ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ہم کس طرح استعمال کریں۔ فرمایا: خوب دھوکر پاک کرلیا کرو اور پھر اس میں پکاؤ۔ نیز سرکار نے ہر درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۳۱۶

۱۸۷۵ ـ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنا نغزو مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنصیب من آنیة المشرکین و اسقیهم و نستمتع بها فلا یعیب ذلک علینا ـ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوئے۔ ہمیں مشرکین کے کچھ برتن ہاتھ آئے اور مشکیزے بھی۔ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے اور حضور ہمارے لئے انکو ممنوع قرار نہیں دیتے۔ ۱۲م

۱۸۷۳ ـ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۹۰

۱۸۷۴ ـ الجامع للترمذی، باب الاکل فی آنیة الکفار، ۲/۲

۱۸۷۵ ـ السنن لابی داؤد، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۲/۵۳۶

۱۸۷۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن جمع الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضؤا من مزادة امرأة مشرکة۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر صحابۂ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے وضو فرمایا۔ ۱۲م

۱۸۷۷۔ **عن** أسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن عمر رضی اللہ تعالی عنہ توضأ من ماء فی جرة النصرانیہ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۱۰۵

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ عورت کے مٹکے کے پانی سے وضو فرمایا۔ ۱۲م

۱۸۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان ابا ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتنا فی آنیة المجوس اذا اضطررنا الیہا قال: اِذَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ وَ اطْبُخُوْا فِیْهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور ہمیں مجوس کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں فرمائیں کہ جب ہم ان کے لئے مجبور ہوں تو کیا کریں؟ فرمایا: جب تمہیں انکی سخت حاجت ہی پیش آجائے تو پانی سے دھولو اور ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔ ۱۲م

۱۸۷۹۔ **عن** أبی ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت: یا رسول اللہ! انا بارض

۱۸۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام، ۱/۵۰۴
الصحیح لمسلم، باب قضاء الصلوة الفائتة، ۱/۲۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۳۴
۱۸۷۷۔ المصنف لعبد الرزاق، المسند للشافعی،
۱۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۲/۵۳۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۴
۱۸۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب آنیة المجوس و المیتة، ۲/۸۲۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الانتفاع بآنیة المشرکین، ۱/۱۸۹
السنن لابن ماجه، باب صید الکلب، ۲/۲۳۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۳

قوم اهل الكتاب، افنأكل في آنيتهم ؟ قال :اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ هَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيْهَا، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَ كُلُوْا فِيْهَا ۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کتابی لوگوں کے علاقہ میں ہوتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ فرمایا: اگر انکے علاوہ مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ، ورنہ دھو کر کھا پی سکتے ہو۔ ۱۲م

۱۸۸۰۔ **عن** أبي ثعلبة رضي الله تعالى عنه انه سأل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقا ل : اِنا نجاوز أهل الكتاب وهم يطبخون قدور هم الخنزير و يشربون في آنيتهم الخمر ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوْا فِيْهَا وَ اشْرَبُوْا ، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم کتابیوں کی سرزمین سے گذرتے ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انکے برتنوں کے علاوہ تم کو ملیں تو ان میں کھاؤ اور پیو۔ اور اگر انکے علاوہ نہ ملیں تو انکے برتنوں کو دھو کر استعمال کرسکتے ہو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۱۱۳

(۵) کافر کے یہاں کھانا جائز ہے

۱۸۸۱۔ **عن** أنس رضي الله تعالىٰ عنه قال : ان يهوديا دعا النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى خبز شعير و اهالة سخنة فاجابه۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی ایک یہودی نے جو کی روٹی اور گرم گرم روغن کے سالن کی دعوت کی۔ حضور نے منظور فرمائی۔ ۱۲م

۱۸۸۰۔ السنن لابی داؤد، [illegible] باب فی استعمال آنیۃ اہل الکتاب، ۲/۵۳۷

۱۸۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۱۱

(٦) جمع ہوکر کھانے کی فضیلت

١٨٨٢۔ **عن** وحشی بن حرب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِجۡتَمِعُوۡا عَلیٰ طَعَامِكُمۡ وَ اذۡكُرُوۡا اسۡمَ اللّٰهِ يُبَارَكۡ لَكُمۡ فِيۡهِ۔

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی۔ ١٢م

١٨٨٣۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُوۡا جَمِيۡعًا وَ لَا تَفَرَّقُوۡا، فَاِنَّ الۡبَرَكَةَ مَعَ الۡجَمَاعَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

١٨٨٤۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلۡبَرَكَةُ فِیۡ ثَلٰثَةٍ، فِی الۡجَمَاعَةِ وَ الثَّرِيۡدِ وَ السُّحُوۡرِ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع میں، طعام ثرید میں، اور طعام سحری میں۔

رادالقحط والوباء ص ١٥

١٨٨٢۔ السنن لابن ماجه، باب الاجتماع علی الطعام، ٢٣٦/٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٢١٧/٥ ☆ المستدرك للحاكم، ١٠٣/٣
كشف الخفاء للعجلونی، ٤٨/١ ☆

١٨٨٣۔ السنن لابن ماجه، باب اجتماع علی الطعام، ٢٣٦/٢
كنز العمال للمتقی، ٤٠٧١٣، ٢٣٣/١٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١/٥
الترغیب و الترهیب للمنذری، ١٣٣/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢١٧/٥
مشكوة المصابیح للتبریزی، ٤٢٥٧ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٥١/٢
التفسیر لابن كثیر، ٩٤/٦ ☆

١٨٨٤۔ المعجم الكبیر للطبرانی، ٣٠٨/٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٥١/٣
فتح الباری للعسقلانی، ٥٥١/٩ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١٣٧/٢
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ٥٧/١ ☆

١٨٨٥۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَةَ، یَدُ اللّٰهِ عَلیٰ الْجَمَاعَةِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے، اور دو کی چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

١٨٨٦۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلَی اللّٰهِ مَا کَثُرَتْ فِیْهِ الْاَیْدِیْ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عز وجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا۔

راد القحط ص ١٦

١٨٨٥۔ الصحیح لمسلم، باب طعام الثنین یکفی الثلاثة، ١٨٦/٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی طعام الواحدیکفی الاثنین، ٤/٢
السنن لابن ماجه، باب طعام الواحدیکفی الاثنین ٢٣٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٠٧/٢ ☆ السنن للدامی، ١٠٠/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٧٨/٧ ☆ مجمع لزوائد للهیثمی، ٢١/٥
المصنف لابن ابی شیبة، ١٣٤/٨ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ١٩٥٥٧
شرح السنة للبغوی، ٣٢٠/١١ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٩/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤١٧٨ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥٣٥/٩
الترغیب والترهیب للمنذری، ١٣٣/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٠٧٢١، ٣٤٤/١٥
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٢٨/٩ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٣٧٩/٦
المسند للعقیلی، ١٨٥/٣ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٦٨٦
١٨٨٦۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١/٥ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ١٤٠/٣

۲۔ دعوت

(۱) دعوت قبول کرو

۱۸۸۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

احکام شریعت ص ۲۱۱

(۲) بلا دعوت جانا منع ہے

۱۸۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ، وَ مَنْ دَخَلَ عَلٰی غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَ خَرَجَ مُغِيْرًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔ اور جو بغیر دعوت گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معہود و معروف سے زائد آدمی لیجانا سخت ناجائز ہے۔ مثلاً جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لئے ہوئے کہیں نہیں جاتے انکی جو دعوت کریگا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کالمشروط، ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت

۱۸۸۷۔ الصحیح لمسلم ، باب لا تحل المطلقة ثلاثا الخ، ۴۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اجابة الداعی، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۸/۲ ☆

۱۸۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی اجابة الدعوة، ۵۲۵/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۶۸/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۳/۵
المغنی للعراقی، ۱۰/۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۶۷
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳۶/۲ ☆

کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ انکو ساتھ لے گیا اور ان کا باران پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ، یا یوں کہ انکی وکفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی۔ اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا۔ جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باآواز بلند ارشاد فرمایا: اہل خندق! جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے۔ وہ ایک ہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ اور حضرت جابر سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے۔ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے۔ اپنی زوجۂ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں۔ ان بی بی نے عرض کیا: آپ کو اسکی فکر کیا ہے۔ جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا روٹی پکانے والی بلا لو اور ہانڈی چولہے پرکھی رہنے دو اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۲

۳۔ کھلانے پلانے کی فضیلت

(۱) کھانا کھلانا نہایت اجر کا کام ہے

۱۸۸۹۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ مَلَآئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں، کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے، کہ اس میں رزق الٰہی کی بے تعظیمی ہے۔ بہت علماء نے روپیوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کیلئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہیئے۔ پھر روٹی کا پھینکنا سخت بیہودہ ہے۔

اعالی الافادہ ص۱۵

(۲) پانی پلانے کی فضیلت

۱۸۹۰۔ **عن** سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ای الصدقۃ اعجب الیک ؟ قال : الماء۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کونسا صدقہ پسند ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔ ۱۲م

۱۸۸۹۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۸۹۰۔ السنن لابن داؤد، باب فضل سقی الماء، ۲۳۶/۱

(۳) پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

١٨٩١۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُكَ فَاسْقِ الْمَآءَ عَلَی الْمَآءِ، تَتَنَاثَرُ كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہوجائیں تو پانی پر پانی ڈال، تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جس طرح تیز اہوا سے پیڑ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۲۲

(۴) کھلانے اور پہنانے کی فضیلت

١٨٩٢۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَی الْمُؤْمِنِ، كَسَوْتَ عَوْرَتَهٗ، اَوْ اَشْبَعْتَ جُوْعَتَهٗ، اَوْ قَضَيْتَ لَهٗ حَاجَةً۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا کہ تو اسکا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے، یا اسکا کوئی کام پورا کرے۔

١٨٩٣۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ وَافَقَ مِنْ أَخِيْهِ شَهْوَةً غُفِرَلَهٗ۔ راد القحط والوباء ص ۱۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہ شی مہیا کردے اللہ عزوجل اسکے لئے مغفرت فرمادے۔

١٨٩١۔ تاریخ بغداد للخطیب، ٤٠٣/٦ ☆ میزان الاعتدال، ٢٣٦/٢
لسان المیزان لابن حجر، ٦٧٧/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠١٨٣، ٢٥٩/٤
١٨٩٢۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣٩٤/٣
١٨٩٣۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٨/٥ ☆ المسند للعقیلی، ٣٩٦/٤
تنزیه الشریعة لابن عراق، ١٣٧/٢ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ٦٦/٢
الفوائد المجموعة للشوکانی، ٧٣ ☆ تذکرة الموضوعات للسیوطی، ٦٧
المغنی للعراقی، ١٢/٢ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ٤٦/٣

۱۸۹۴۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَهْوَتَهٗ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اسکی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کردے۔ راد القحط والوباء ص ۱۲

۱۸۹۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مِنْ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

۱۸۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلدَّرَجَاتُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے یہاں درجے بلند کرنے والے ہیں سلام کو پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔

راد القحط والوباء ص ۱۲

(۵) کھلانا اور سلام کو روج دینا گناہوں کا کفارہ ہے

۱۸۹۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلْكَفَّارَاتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ

۱۸۹۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۷/۵ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۶۷

۱۸۹۵۔ المستدرک للحاکم، ۵۲۴/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۰۸۳، ۷۸۱/۱۵

۱۸۹۶۔ الجامع للترمذی، ۳۲۳۳، باب ما جاء فی افشاء السلام، ۹۳/۲

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۶۲/۱ ☆

۱۸۹۷۔ المستدرک للحاکم، ۱۲۹/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۳/۲

نِیَامٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا، سلام ظاہر کرنا، اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۶) کھلانا، پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہیں

۱۸۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیهِ وسلم: مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتّٰى يُشْبِعَهُ، وَ سَقَاهُ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰى يُرْوِيَهُ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ مَا بَيْنَ كُلِّ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِأَةِ عَامٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات کھائیاں دور کرے۔ ہر کھائی سے دوسری تک پانچسو برس کی راہ۔

رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۷) دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے

۱۸۹۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر و برکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہونچتی ہے جتنی جلد چھری کوہان شتر کی طرف، کہ اونٹ ذبح کر کے سب سے پہلے اس کا کوہان ہی تراشتے ہیں۔ رادالقحط والوباء ص ۱۴

۱۸۹۸۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۶۵/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۳۳/۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۰/۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۶۶
۱۸۹۹۔ السنن لابن ماجه، ۳۳۵۷، باب الضیافة، ۲۴۰/۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

(۸) فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں

۱۹۰۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلىٰ أَحَدِكُم مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوعَةً ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم میں کسی کا دستر خوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

(۹) مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے

۱۹۰۱۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسولُ الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلضَّيْفُ يَأْتِي بِرِزْقِهٖ وَ يَرْتَحِلُ بِذُنُوبِ الْقَوْمِ يَتَمَحَّصُ عَنْهُمْ ذُنُوبِهِمْ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(۱۰) دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت

۱۹۰۲۔ **عن** الحسن بن على المرتضى رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِيْ فِي اللّٰهِ لُقْمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِدِرْهَمٍ ، وَ لَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا لِيْ فِي اللّٰهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِمِأَةِ دِرْهَمٍ ۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الترغيب والترهيب للمنذری، ۲۷۲/۳

۱۹۰۱۔ کشف الخفاء للعجلونی، ۴۶/۲

۱۹۰۲۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۶۸/۲ ☆ تاریخ جرجان، ۳۵۹

السلسلة الصحيحة للالبانی، ۳۰۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو روپیہ دوں اور اپنی دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپے خیرات کروں۔

۱۹۰۳۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لان اجمع نفرا من اخوانى على صاع او صاعين من طعام احب الى من ان ادخل سوقكم فاشترى رقبة فاعتقها۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

رادالقحط والوباء ص ۱۵

(۱۱) ریاکاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے

۱۹۰۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن طعام المتبارئين ان يؤكل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جو ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کھانے تفاخر وریا کیلئے پکائے جاتے ہیں۔ مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر وریا اور ناموری کیلئے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۰

۱۹۰۳۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۹۰۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی طعام المتبارئین ۵۲۷/۲

المستدرک للحاکم، ۱۲۹/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳۰/۱۱

(۱۲) پرہیز گاری کی دعوت کرو

۱۹۰۵۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَاْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیزگار۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۲۶

(۱۳) کھاتے وقت وہم سے بچو

۱۹۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یفتش التمر عما فیه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوارا توڑ کر اسکی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۲

۱۹۰۵۔ السنن لابی داؤد، باب من یومر ان یجالس، ٦٦٤/٢

اتحاف السادة للزبیدی، ١٢٨/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨/٣

المستدرك للحاکم، ١٢٨/٤ ☆

۱۹۰۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦٨/٢ حسن

۱۸

کتاب الاضحیۃ

ابواب

قربانی ۵۲۱

* * *

۱۔ قربانی

(۱) صاحب نصاب

۱۹۰۷۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَ لَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا ہاتھ پہونچتا ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۵۲۱

(۲) قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے

۱۹۰۸۔ عن رجل من الصحابه رضی الله تعالی عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قربانی کے جانوروں میں افضل وہ جانور ہے جو قیمتی اور تندرست ہو۔ ۱۲م

(۳) حضور نے مینڈھوں کی قربانی کی

۱۹۰۹۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ضحی بكبشين املحين، احدهما عن نفسه و الآخر عن امته ۔

۱۹۰۷۔ السنن لابن ماجه، باب الاضاحی واجبة هی ام لا، ۲۳۳/۲
المستدرك للحاكم، ۲۳۲/٤ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲۰۷/٤
كنز العمال للمتقی، ۱۲۱٦۹، ۸٦/٥ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۳۸/۸
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/٥٤۰ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲٦۰/۹
۱۹۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۲٤/۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲٦۸/۹
الدر المنثور للسيوطی، ۳٦۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۱/٤
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۱۹۷/۱۰ ☆
كنز العمال للمتقی، ۱۲۱۷٥، ۸۸/٥ ☆ الطبقات الكبری لابن سعد، ۱٤۰/۷
۱۹۰۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من ذبح الضاحی بيده، ۸۳٤/۲
الصحيح لمسلم، باب استحباب الضحية، ۱٥۰/۲
الجامع للترمذی، باب الاضحية بكبشين، ۱۸۰/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فربہ اور سیاہ وسفید مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔ ۱۲م

۱۹۱۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضحی بکبشین املحین ، ذبح احدھما عن امتہ لمن شھد لہ بالتوحید و شھد لہ بالبلاغ ، وذبح الاخر عن محمد و آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فربہ مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی امت اجابت کی طرف سے۔ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی تصدیق کی، اور دوسری قربانی اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے۔ ۱۲م

(۴) قربانی کی دعا

۱۹۱۱۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال عند التضحیہ : اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِہٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے وقت یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِہٖ۔ اے اللہ! تیرے لئے اور تیرے حکم سے اپنی امت کی طرف سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۶

(۵) قربانی کس جانور کی ہو

۱۹۱۲۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۹۱۰۔ السنن لابن ماجہ، باب اضاحی رسول اللہ ﷺ، ۲۳۲/۲
السنن لابی داؤد، باب ما یستحب من الضحایا، ۳۸۶/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۰۵/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۹/۱۳
۱۹۱۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆ السنن لابی داؤد، ۲۸۶/۲
۱۹۱۲۔ الصحیح لمسلم، باب سن الضحیۃ، ۱۵۵/۲
السنن لابی داؤد، باب ما یجوز من السنن فی الضحایا، ۳۸۶/۲
السنن لابن ماجہ، باب ما یجزئ من الضاحی، ۲۳۴/۲
السنن للنسائی، باب السنۃ ولاجزعۃ، ۱۸۰/۲

وسلم : لَا تَذْبَحُوْ اِلَّامُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یَّعْسِرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِّنَ الضَّان ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری عمر والے جانور کی قربانی کرو مگر جب دشوار ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ والا بچہ بھی ذبح کر سکتے ہو ۱۲م فتاوی رضویہ ۴۰۱/۸

(۶) گائے کی قربانی سنت ہے

۱۹۱۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : ضحی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن نسائه البقر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

(۷) گائے اور اونٹ میں سات حصے تک جائز ہے

۱۹۱۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نشرك فی الابل و البقر كل سبعة منافی بدنة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۱۹۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اشترکنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الحج و العمرة كل سبعة منا بدنة، فقال رجل لجابر : ایشترك فی البدنة ما یشترك فی الجزور؟ قال : ما هی الا من البدن ۔

۱۹۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاضحیة للمسافر و النساء، ٨٣٢/٢

الصحیح لمسلم، باب جواز الاشتراك فی الهدی، الخ، ٤٢٤/٢

۱۹۱۴۔ الصحیح لمسلم، باب جواز الاشتراك فی الهدی، ٤٢٤/١

السنن لابی داؤد، باب البقر و جزور عن کم یجزی، ٣٨٨/٢

السنن لابن ماجه، باب عن کم تجزی البدنة، ٢٣٣/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٢٩٣/٣

۱۹۱۵۔ الصحیح لمسلم، باب جواز الاشتراك فی الهدی، ٤٢٤/١

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج وعمرہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے کسی نے ان سے پوچھا، کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہوسکتے ہیں؟ فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

۱۹۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحضر الاضاحی، فذبحنا البقرة عن سبعة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقر عید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

(۸) چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جاسکتے ہیں

۱۹۱۷۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قالوا: یا رسول الله! اِن الناس یتخذون الأسقیه من ضحایا هم و یحملون فیها الودك، فقال: و ماذاك؟ قالوا: نهیت أن توكل لحوم الأضاحی بعد ثلث۔ قال: اِنَّمَا نَهِیْتُكُمْ مِنْ اَجَلِ الدَّافَّةِ فَكُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنالیتے ہیں اور ان میں چربی ڈھوتے ہیں۔ فرمایا: اس میں کیا حرج ہے۔ بولے: ہمیں تو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ فرمایا: میں نے تمہیں ذخیرہ

۱۹۱۶۔ الجامع للترمذی، باب فی الاشتراک فی الاضحیۃ، ۱/۱۸۱
السنن للنسائی، باب ما یجزی علیه البقر، ۲/۱۸۱
۱۹۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یوکل من لحوم الاضاحی ۲/۸۳۵
الصحیح لمسلم، باب بیان ما کان من النهی عن اکل، ۲/۱۵۸
السنن لابی داؤد، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/۳۸۸
السنن لابن ماجه، باب ادخار لحوم الاضاحی، ۲/۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۱

بنانے کی وجہ سے منع کیا تھا۔ لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو، اور صدقہ کرو اب ہر چیز کی اجازت ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۸/۴۷۲

۱۹۱۸۔ **عن** نبیشة الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُوا وَ ادَّخِرُوا وَ ائْتَجِرُوا۔

حضرت نبشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور اٹھار کھو اور ہر وہ کام کرو جس سے ثواب حاصل ہو۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۷۴

(۹) قربانی کی کھال فروخت نہ کرو

۱۹۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ بَاعَ جِلْدَ أُضحِيَّةٍ فَلَا أُضحِيَّةَ لَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قربانی کی کھال بیچ دی اسکی قربانی قبول نہیں۔ ۱۲م

۱۹۲۰۔ **عن** بريدة الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَ أَطْعِمُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت جس قدر تم کھا سکتے ہو کھاؤ، باقی کھلاؤ اور جمع رکھو۔ ۱۲م

۱۹۲۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۹۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/۳۸۹
۱۹۱۹۔ المستدرك للحاكم، ۲/۳۹۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۹/۲۹٤
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۲۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۳۳۰۵، ۵/۲۷۵
نصب الراية للزيلعی، ٤/۲۱۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۱۵٦
۱۹۲۰۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۹/۲۹۱ ☆
۱۹۲۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب ما يؤكل من لحوم الضاحی، ۲/۸۳۵
السنن لابی داؤد، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/۳۸۹
الجامع للترمذی باب فی الرخصه فی كلها بعد ثلاث، ۱/۱۸۲
السنن للنسائی، باب ادخار من اضاحی، ۲/۱۸٤
السنن لابن ماجه، ۲/۲۳۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۳

الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔ ۱۲م

۱۹۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ احْبِسُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، روک رکھو اور ذخیرہ کرلو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۴۹۷

(۱۱) قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کردو

۱۹۲۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : اهدی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ، ثم امرنی بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کر کے مجھے گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسکو بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا کہ جھولیں خیرات کروں تو وہ بھی میں نے تقسیم کردیں۔ پھر حکم ملا کہ کھالیں بھی بانٹ دو تو میں نے ان سب کو بھی تقسیم کردیا۔ ۱۲م

۱۹۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : بعثنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمت لحومها،

۱۹۲۲۔ الصحیح لمسلم، باب بیان ما کان النهی عن اکل لحوم الاضاحی، ۲/ ۱۵۹
المستدرك للحاکم، ۴/ ۲۳۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۲۹۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۴ ☆

۱۹۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب یتصدق بها البدن ۱/ ۲۳۲
الصحیح لمسلم، باب جواز الاشتراك فی الهدی، ۱/ ۴۲۴
السنن لابن ماجه، باب جلود الاضحیة ۲/ ۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۷۹ ☆

۱۹۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا، ۱/ ۲۳۲

ثم أمرني فقسمت جلالها و جلودها۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ گوشت تقسیم کروں تو میں نے بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا تو میں نے انکی جھولیں اور کھالیں تقسیم کر دیں۔ ۱۲م

۱۹۲۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: امرنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اقوم علی البدن و ان لا اعطی علیھا شیئا فی جزارتھا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ان میں سے اجرت کے طور پر کچھ بھی قصاب کو نہ دو۔ ۱۲م

۱۹۲۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ و ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا و جلودھا و جلالھا، و لا یعطی فی جزار تھا شیئا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ سارے اونٹوں کا گوشت، جھولیں اور کھالیں سب تقسیم کر دوں۔ اور انکی اجرت میں قصاب وغیرہ کو ان میں سے کچھ نہ دوں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۳

۱۹۲۷۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان یجلل بدنہ القباطی و الأنماط و الحلل ثم یبعث بھا الی الکعبۃ فیکسوھا ایاھا۔

۱۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الھدی شیئا، ۱/۲۲۲

۱۹۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الھدی شیئا، ۱/۲۳۲

الصحیح لمسلم، باب الصدقۃ بلحوما الھدایا، ۱/۴۲۳

۱۹۲۷۔ المؤطا لمالک، العمل فی الھدی حین یساق ۱۴۸

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں پر بیش قیمت مصری نرم و نازک کپڑوں اونی چادروں اور دوسرے عمدہ کپڑوں کی جھولیں ڈالتے۔ قربانی کے بعد ان کو خانۂ کعبہ کا غلاف بنانے کیلئے بھیج دیتے تھے۔ ۱۲م

۱۹۲۸۔ **عن** مالك رضي الله تعالى عنه انه سأل عبد الله بن دينار رضي الله تعالىٰ عنه ما كان عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما يصنع بجلال بدنه حين كسيت الكعبة عن الكسوة قال: كان يتصدق بها۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جب کعبۂ مقدسہ پر غلاف چڑھا دیا گیا۔ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہدی کے جانوروں کی جھولوں کا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۵

۱۹۲۹۔ **عن** اُسامة بن زيد رضي الله تعالىٰ عنهما قال: ان عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما كان يجلل بدنه الأنماط و البرد و الحبر حتى يخرج من المدينة ينزعها فيطويها حتى يكون يوم عرفة فيلبسها اياها حتى ينحرها ثم يتصدق بها۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ہدی کے جانوروں پر اونی اور یمنی چادروں کی جھولیں ڈالتے جب وہ جانور مدینہ سے باہر آتے تو انکو اتار لیتے اور تہ کر کے رکھ لیتے۔ پھر جب عرفہ کا دن آتا تو انکو پہناتے اور جب قربانی ہوتی تو ان جھولوں کو خیرات کر دیتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۶

۱۹۲۸۔ الموطا لمالك　العمل فى الهدى حين يساق، [illegible]

۱۹۲۹۔ ابن المنذر

۱۹

کتاب الصید والذبائح

ابواب

ذبیحہ ۵۳۱
حرام جانور ۵۳۵

۔ذبیحہ

ا۔ اللہ کے نام پر ذبح کرو

۱۹۳۰۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا اُنْهِرَ الدَّمُ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس جانور کا خون بہایا گیا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی اسوقت لیا گیا تو اسکو کھاؤ۔ ۱۲م

۱۹۳۱۔ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت: یا رسول اللہ! ان نصید صیدا فلا نجد سکینا الا الظرارۃ و شقۃ العصا، قال: أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ہم شکار کرتے ہیں تو ہمیں چھری وغیرہ نہیں ملتی۔ صرف دھاردار پتھر یا لاٹھی کی ناک، فرمایا: خون بہاؤ، جس سے چاہو اور بسم اللہ پڑھ لو۔ ۱۲م

۱۹۳۲۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت رسول اللہ صلی

۱۹۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما انہر الدم من العصب، ۸۲۷/۲
الصحیح لمسلم، باب جواز الذبح بکل ماانہر، ۱۵۶/۲
الجامع للترمذی، ۱۸، باب فی الزکاۃ با لقصب، ۱۸۰/۱
السنن لابی داؤد، باب فی ذبائح اہل الکتاب، ۳۸۹/۲
السنن لابن ماجہ، باب ما یذکی بہ ۲۲۹/۲
السنن للنسائی، باب النہی عند الذبح بالظفر، ۱۸۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۶۲/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۲/۴
نصب الرایۃ للزیعلی، ۱۸۶/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۹/۵
۱۹۳۱۔ السنن لابن ماجہ، باب ما یذکی بہ، ۲۳۶/۲
السنن لابی داؤد، باب الذبیحۃ بالمروۃ، ۳۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۰/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۴/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۴/۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۸/۴
۱۹۳۲۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲۵۹/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۷/۳

الله تعالىٰ عليه وسلم عن الذبيحة بالليط فقال : كُلُ مَافَرَى الْأَوْدَاجَ اِلَّاسِنٌّ أَوْ ظُفُرٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا بانس کی پنچ اور کھوئی وغیرہ سے کسی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو بھی دھاردار چیز ہو اور رگیں کاٹ دے اس کے ذریعہ ذبح شدہ جانور جائز ہے۔ ۱۲م　فتاوی رضویہ ۸/۳۷۶

(۲) غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے

۱۹۳۳۔ **عن** أمير المؤمنين علىّ المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی لعنت ہے اس پر جو اللہ کے غیر کیلئے ذبح کرے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲　☆　فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

(۳) مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے

۱۹۳۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ ذَبَحَ لِضَيْفِهٖ ذَبِيْحَةً كَانَتْ فِدَاۤئَهٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مہمان کیلئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اسکا فدیہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

۱۹۳۳۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الذبح لغير الله ٢/١٦٠
الجامع الصغير للسيوطى، ٤٤٧/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١٠٨/١
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٣١/٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠٢/١
۱۹۳۴۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٢٦/٢ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ٣٤/٢

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں غیر خدا کی نیت اور اس کی طرف نسبت مطلقا کفر کیا حرام بھی نہیں۔ بلکہ موجب ثواب ہے۔ تو ایک حکم عام کفر وحرام کیونکر ہوسکتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

نیز ایک وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الہی مطلوب ہے۔ مہمان کیلئے ذبح کرنا غیر اللہ کیلئے ذبح کرنا نہ ہوا بلکہ عزوجل ہی کیلئے ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲

(۴) مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے

١٩٣٥ ـ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلي الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ نَاكِحِی نِسَآئِهِمْ وَ لَا آكِلِیٓ ذَبَآئِحِهِمْ ـ

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجوس کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو لیکن ان کی عورتوں سے نہ نکاح کرو اور نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۲

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مجوس کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی بکری مثل سوز ہے۔ اور جہاں مجوس ذابح ہو۔ یا مجوس بھی ذابح ہو اور اس کا کاٹا ہوا اور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہو وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا کھانا کھلانا سب حرام ہے۔ یونہی اگر مجوس گوشت بیچتا ہو اور حلفاً کہے کہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ پایا اور مسلمان اس وقت سے خریداری کے وقت تک اس جانور کو دیکھتا رہا کسی وقت

١٩٣٥ ـ الموطا لمالك، ١٢١ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ٤٣٢/٦
الاصابة لابن حجر، ٨٨/٦ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٦٩/٦
السنن الكبری للبيهقی، ١٨٩/٩ ☆

مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہوا وہ مسلمان کہے کہ یہ میرا یا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۲

۲۔ حرام جانور

(۱) مردار کھانا حرام ہے

۱۹۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّمَا یُحَرَّمُ مِنَ الْمَیْتَةِ اَکْلُهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کھانا حرام ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۲/ ۹۷

(۲) زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے

۱۹۳۷۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینة و ھم یجبون اسنمة الایل و یقطعون الیات الغنم، فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَ هِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹتے ہیں اور دنبہ کی چکیاں کاٹ کر کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹا جائے تو وہ مردار کی طرح حرام ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۸/ ۳۲۷

(۳) پالتو گدھے حرام ہیں

۱۹۳۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی

۱۹۳۶۔ الصحیح لمسلم، باب طهارة جلود المیتة، ۱۵۸/۱

الجامع الصحیح للبخاری، باب جلود المیتة، ۸۳۰/۲

السنن لابی داؤد، باب فی احب المیتة ۵۶۹/۲

۱۹۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ما قطع من الحیمن المیت، ۱۷۹/۱

السنن لابن ماجه، باب ما قطع من البهیمة و هی حیة، ۲۳۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۸/۵ ☆

۱۹۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الحمر الانسیة، ۸۲۹/۲

الصحیح لمسلم، باب تحریم یاکل لحم الحمر الانسیة، ۱۴۹/۲

السنن لابن ماجه، باب تحریم الحمر الهنیته، ۲۳۸/۲

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لحوم الاهلیته، ۲/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر الا هلیة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۳۶۵

(۴) کیلے والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں

۱۹۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کیلے والے درندے اور پنجے سے کھانے والے ہر پرندہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۵) جریث نامی مچھلی کا حال

۱۹۴۰۔ **عن** عمرة بنت ابی طبیخ رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة بقفیز حنطة فوضعنا ها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب ، فمر بنا علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه فقال : بکم اخذت ؟ قالت : فأخبرته فقال : ما أطیبه و أرخصه و أوسعه للعیال ۔

حضرت عمرہ بنت ابی طبیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی کنیز کے ساتھ جاکر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہیں سمائی۔ ایک طرف سر نکلا رہا اور ایک طرف سے دم۔ اتنے میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا گزر ہوا۔ فرمایا: کتنے کو لی؟

۱۹۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الالبان الابل، ۸۶۰/۲
الصحیح لمسلم ، باب تحریم اکل کل ذی ناب ، ۱۴۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۲/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۱/۳
المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۹۸/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۶۵۴/۹
۱۹۴۰۔ المبسوط لمحمد،

میں نے قیمت عرض کی: فرمایا: کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۷۳

(٦) ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں

١٩٤١۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ من الشاۃ سبعا، المرارۃ و المثانۃ، و الحیا، و الذکر، و الانثیین، و الغدۃ و الدم۔ و کان احب الشاۃ الیہ مقدمہا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات چیزوں کے کھانے کو منع فرماتے۔ پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، انثیین، غدہ، خون، اور حضور کو بکری کا دست پسند تھا۔

١٩٤١۔ السنن الکبری للبیہقی، ١٠/٧٠ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٨٧٧١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٤٣٩ ☆ کنز العمال للمتقی، ٧/١١٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٤٣٩ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٢١٥، ٧/١١٥

۲۰

کتاب الطب والرقی

ابواب

مرض ودوا ۵۴۱

۱۔ مرض ودوا

(۱) ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے

١٩٤٢ ـ **عن** أُسامة بن شريك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَدَاوُوْا عِبَادَ اللّٰهِ! فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَآءً إِلَّا وَضَعَ لَهٗ دوآءً غير دَآءٍ وَاحِدٍ اَلْهَرِمِ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کے بندو! دوا کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بتائی ہو۔ مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوا استعمال فرمانا اور امت مرحومہ کو صدہا امراض کا علاج بتانا بکثرت احادیث میں مذکور۔ اور طب نبوی وسیر وغیرہا فنون حدیثیہ میں مسطور۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۷

(۲) بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفا ہے

١٩٤٣ ـ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: اذا اشتكى احدكم فليستوهب من امرأته من صداقها درهما فليشتربه عسلا ثم ياخذ ماء السماء فيجمع هنيا مريئا مباركا۔

سند حسن

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیمار ہو تو اسے چاہئے کہ اپنی عورت سے اس کے مہر سے ایک درہم ہبہ کرائے۔ اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لیکر رچتا پچتا برکت والا جمع کرے۔

١٩٤٢ ـ السنن لابى داؤد، باب الرجل يتداوى، ٥٣٩/٢
السنن لابن ماجه، باب ما انزل الله داء الا الخ، ٢٥٣/٢
كنز العمال للمتقى، ٢٨٠٧٦، ١٥/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٩٦/١
اتحاف السادة للزبيدى، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٤٩/١٠
١٩٤٣ ـ المواهب اللدنية ☆

۱۹۴۴۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا اراد احدکم الشفاء فلیکتب آیة من کتاب الله فی صحفة و لیغسلها بماء السماء و لیا خذ من امراته درهما عن طیب نفسه منها فلیشتربه عسلا فلیشربه فانه شفاء۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آپ باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے۔ اس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شفا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۱۹

(۳) حرام چیز میں شفا نہیں

۱۹۴۵۔ **عن** أم المؤمنین أم اسلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَمْ یَجْعَلْ شِفَآءَ کُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔ ۱۲م

جدالممتار ۱/۱۳۴

(۴) کاہن کی تصدیق حرام ہے

۱۹۴۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ مَا یَقُوْلُ، أوْ أتٰی اِمْرَأةً حَائِضًا، أوْ أتٰی اِمْرَأةً فِیْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِیَٔ مِمَّا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۴۴۔ المواهب اللدنیة،

۱۹۴۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۹۶۱

مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۶/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷۹/۱۰

کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۱۹، ۵۲/۱۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۷۴/۴

کشف الخفاء للعجلونی، ۲۷۶/۱ ☆

۱۹۴۶۔ السنن لابن ماجة، باب النهی عن اتیان الحائض، ۴۷/۱

المسند لاحمد بن حنبل ۴۰۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۷/۵

الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۶/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۴/۴

المطالب العالیة لابن حجر، ۲۴۶۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۸۱/۱۲

کنز العمال للمتقی، ۲۷۶۸۵، ۷۴۸/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۷/۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اسکی بات سچی سمجھے، یا حالت حیض میں عورت سے قربت کرے۔ یا دوسری طرف دخول کرے۔ وہ بیزار ہوا اس چیز سے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

۱۹۴۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أتٰی عَرَّافًا أوْ کَاهِنًا فصدَّقهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا أُنزل علیٰ مُحَمَّدٍ صَلّی اللّٰہُ تَعالیٰ عَلَیہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قیافہ شناس یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کو سچ اعتقاد کرے وہ کافر ہوا اس چیز سے جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ فتاوی افریقہ ۱۸۸

(۵) کاہن کی تصدیق کرنے والے کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول

۱۹۴۸۔ **عن** أم المؤمنین حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أتٰی عَرَّافًا فَسَألَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقبَلْ لهٗ صَلٰوۃُ أرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قیافہ شناس یا کے پاس جا کر اس سے کوئی غیب کی بات پوچھے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔

۱۹۴۹۔ **عن** واثلۃ بن الأسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۹۴۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱۲۵/۸ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳۶/۴

جامع صغیر لسیوطی، ۵۰۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۷۸، ۷۴۹/۶

۱۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الکہانۃ، و اتیان الکہان، ۲۳۳/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۴۲۹/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲۸/۱۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۵/۲ ☆

۱۹۴۹۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳۵/۴ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۱۸/۵

الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۷۶، ۷۴۹/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَتٰی کَاهِنًا فَسَأَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً، فَإِنْ صَدَّقَهٗ بِمَا قَالَ كَفَرَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جا کر کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو۔ اور اگر وہ اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو۔

فتاوی افریقہ ۱۸۹

فہرست عنوانات/ جلد دوم

۵ـ کتاب الجنائز ۳

۱ـ موت ۵

مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو ۵
افادۂ رضویہ ۵
رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی ۶
موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں ۶
جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت ۷
روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟ ۷
نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر ۸
جو جس حال میں مرے گا وہ اسی پر اٹھے گا ۱۰
افادۂ رضویہ ۱۰

۲ـ تجہیز و تکفین وتدفین ۱۱

کفن دینے کا مسنون طریقہ ۱۱
کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا ۱۲
جنازہ میں جلدی کرو ۱۲
افادۂ رضویہ ۱۲
اچھا کفن دو اور میت کا دین جلد ادا کرو ۱۳
افادۂ رضویہ ۱۳
میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے ۱۳
جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے ۱۴

میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے؟ ۱۴
میت رکھ کر قبر میں دعا کرنا ۱۵
جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ ۱۵
جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں ۱۶
معظم دینی و بزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے ۱۶
حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا ۱۷
عبداللہ بن ابی منافق کے کفن کیلئے حضور نے قمیص دی ۱۷
افادۂ رضویہ ۱۸
بعد دفن دعا پڑھو ۱۹
بعد دفن استغفار کرو ۱۹
افادۂ رضویہ ۲۰
افادۂ رضویہ ۲۱
مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے ۲۱
نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو ۲۳
انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے ۲۴
حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی ۲۵
۳۔ نماز جنازہ ۲۷
ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو ۲۷
مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے ۲۷
مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم ۲۷
نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے ۲۹
افادۂ رضویہ ۳۰
حضور کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا آپ کی خصوصیات سے ہے ۳۲
افادۂ رضویہ ۳۲
افادۂ رضویہ ۳۳
افادۂ رضویہ ۳۳
افادۂ رضویہ ۳۶

افادۂ رضویہ ۳۹
اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو ۴۱
نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء ۴۲
افادۂ رضویہ ۴۲
حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا وصال ۴۲
نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ ۴۳
تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے ۴۳
افادۂ رضویہ ۴۴
سو نمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہوتی ہے ۴۵
افادۂ رضویہ ۴۶
مومن کے جنازے میں شریف لوگ بخش دیئے جاتے ہیں ۴۶
چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے ۴۸
سو نمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے ۴۸
قبر پر نماز جنازہ پڑھنا ۴۹
مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں ۵۰
مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں ۵۰
نماز جنازہ کیلئے بوقت ضرورت تیمم جائز ہے ۵۱
حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی ۵۳
۴۔ نماز جنازہ کی دعائیں ۵۶
دعائے جنازہ ۵۶
نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں ۵۶
۵۔ زیارت قبور ۶۳
ایک سال پر قبروں کی زیارت اور عرس ۶۳
بوسہ قبر تعظیم روح کیلئے ہے ۶۳
افادۂ رضویہ ۶۴
زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے ۶۴
اہل قبور کو سلام کرو وہ جواب دیتے ہیں ۶۵

افادۂ رضویہ ۶۵
افادۂ رضویہ ۶۵
افادۂ رضویہ ۶۷
قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے ۶۸
اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں ۶۹
افادۂ رضویہ ۶۹
قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت ۷۰
افادۂ رضویہ ۷۰
افادۂ رضویہ ۷۱
عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں ۷۱
افادۂ رضویہ ۷۲
قبر پر عورت کی حاضری اور جزع وفزع سے ممانعت ۷۳
کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو ۷۳
افادۂ رضویہ ۷۴
۶۔ احترام مقابر ۷۵
مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو ۷۵
قبر پر ٹیک نہ لگاؤ ۷۵
افادۂ رضویہ ۷۶
قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے ۷۸
افادۂ رضویہ ۷۸
قبر پر قبہ بنانا جائز ہے ۷۸
۷۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب ۸۲
مردوں کو بھلائی سے یاد کرو ۸۲
قبرستان میں جاکر استغفار کرو ۸۳
میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے ۸۵
مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے ۸۵

والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے ان کو ثواب ملتا ہے ۸۶
بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے ۸۷
ایصال ثواب ۸۸
بیر ام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا ۸۸
افادۂ رضویہ ۸۹
۸۔ عالم برزخ کے احوال ۹۱
عالم برزخ کی وسعت ۹۱
افادۂ رضویہ ۹۱
مومن کی روح آزاد رہتی ہے ۹۱
روحیں متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں ۹۲
مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید ۹۲
مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے ۹۳
مردہ قبرستان لے جانے والوں سے کلام کرتا ہے ۹۴
افادۂ رضویہ ۹۵
مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دیدی جاتی ہے ۹۵
مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے ۹۶
مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے ۹۸
افادۂ رضویہ ۹۹
مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتے کی آواز سنتا ہے ۹۹
مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں ۱۰۱
حضور نے قبر کی آواز سنی ۱۰۳
حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی ۱۰۳
حضرت مولیٰ علی نے اہل قبور کی آواز سنی ۱۰۴
افادۂ رضویہ ۱۰۵
بے گناہ کو مٹی نہیں کھاتی ۱۰۵

۹۔ سوگ اور نوحہ ۱۰۷

غم اور آنسو پر عذاب نہیں ۱۰۷

رونے سے مردہ کو تکلیف ہوتی ہے ۱۰۷

افادۂ رضویہ ۱۰۹

مرثیہ ناجائز ہے ۱۱۰

افادۂ رضویہ ۱۱۰

نوحہ جائز نہیں ۱۱۰

اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے ۱۱۳

۱۰۔ اذان قبر ۱۱۴

اذان قبر کا ثبوت ۱۱۴

افادۂ رضویہ ۱۱۴

۱۱۔ کفن میں تبرکات ۱۱۷

تبرکات کا استعمال ۱۱۷

حضور کی مبارک چھڑی قبر میں رکھی گئی ۱۱۷

حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے ۱۱۸

حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا ۱۱۸

افادۂ رضویہ ۱۱۸

حضرت امیر معاویہ نے تبرکات کفن میں رکھوائے ۱۱۸

۱۲۔ شہید کون؟ ۱۲۰

شہیدوں کی قسمیں ۱۲۰

۱۳۔ شہید کی فضیلت ۱۲۳

فضیلت شہید ۱۲۳

افادۂ رضویہ ۱۲۵

شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے ۱۲۶

شہدائے احد کی تدفین اور ان کی فضیلت ۱۲۶

فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا ۱۲۷
۱۴۔ طاعون ۱۲۹
طاعون میں مرنے والا شہید ہے ۱۲۹
طاعون مومن کیلئے شہادت ہے ۱۲۹
طاعون سے بھاگنا حرام ہے ۱۳۳
افادۂ رضویہ ۱۳۹
جذامی سے میل جول ۱۴۱
جذامی سے دور بھاگو ۱۴۲
جذامی کے ساتھ قیام وطعام ۱۴۵
افادۂ رضویہ ۱۵۰
۶۔ کتاب الزکوۃ ۱۵۵
۱۔ زکوۃ کی اہمیت وفرضیت ۱۵۷
فضائل زکوۃ ۱۵۷
افادۂ رضویہ ۱۵۸
زکوۃ کی فرضیت ۱۵۹
حولان حول پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے ۱۵۹
زیور کی زکوۃ فرض ہے ۱۶۰
زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے ۱۶۰
افادۂ رضویہ ۱۶۱
زکوۃ نہ دینے پر سزا وعذاب ۱۶۱
افادۂ رضویہ ۱۶۳
جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں ۱۶۷
زکوۃ نہ دینے پر سزا ۱۶۸
زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا ۱۶۸
اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو ۱۶۹

ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں ۱۷۰

۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ۱۷۱

اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز ۱۷۱
افادۂ رضویہ ۱۷۷
بنو ہاشم کا غلام بھی زکوۃ نہیں لے سکتا ۱۷۷

۳۔ مصارف زکوۃ وصدقات ۱۷۸

اہل قرابت کو زکوۃ وصدقہ دینا اجر عظیم کا باعث ۱۷۸
اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں ۱۷۹
غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں ۱۸۱

۴۔ فضائل صدقہ ۱۸۱

صدقہ وخیرات کی فضیلت ۱۸۱
افادۂ رضویہ ۱۸۲
پوشیدہ صدقہ افضل ہے ۱۸۲
صدقہ عمر بڑھاتا ہے ۱۸۲
صدقہ غضب الٰہی کو بجھاتا ہے ۱۸۳
صدقہ جہنم سے بچاتا ہے ۱۸۴
صدقہ گناہ مٹاتا ہے ۱۸۴
صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے ۱۸۵
صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے ۱۸۶
بہرے کو بات سنانا صدقہ ہے ۱۸۷
خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا صدقہ ہے ۱۸۷
ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب ۱۸۸
حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے ۱۸۸
حلال کمائی ہی مقبول ہے ۱۸۹

۵۔ حیلۂ شرعی ۱۹۲

حیلۂ شرعی کی اصل ۱۹۲

۶۔ صدقہ فطر ۱۹۴
صدقہ فطر کی مقدار ۱۹۴
عہد رسالت میں صدقہ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا ۱۹۴
افادۂ رضویہ ۱۹۴
۷۔ چندہ اور اسراف ۱۹۶
چندہ کی اصل اور اجر وثواب ۱۹۶
راہ خدا میں مال کثیر خرچ کرنا اسراف نہیں ۱۹۷
افادۂ رضویہ ۱۹۷
عوام کو تمام مال راہ خدا میں خرچ کرنا جائز نہیں ۱۹۸
افادۂ رضویہ ۱۹۸
۸۔ احکام سوال ۱۹۹
اللہ کے نام پر مانگنا ۱۹۹
افادۂ رضویہ ۲۰۰
مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں ۲۰۱
کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے ۲۰۲
دینے والا ہاتھ افضل ہے ۲۰۳
عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو ۲۰۳
افادۂ رضویہ ۲۰۴
۹۔ مال جمع کرنا ۲۰۵
اہل خانہ کیلئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے ۲۰۵
بلاضرورت جائداد نہ بیچو ۲۰۵
۷۔ کتاب الصوم ۲۰۷
۱۔ روزے کی فرضیت واہمیت ۲۰۹
فرائض اسلام چار ہیں ۲۰۹

رمضان کی فضیلت ۲۰۹
روزے کے فائدے ۲۱۰
روزہ ارکان اسلام سے ہے ۲۱۰
رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل ہے ۲۱۱
روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید ۲۱۱
حالت جنابت میں روزہ ۲۱۳
افادۂ رضویہ ۲۱۴
رویت ہلال ۲۱۵
صوم وافطار اور رویت ہلال ۲۱۵
قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلے ہوئے ۲۱۶
چاند کیلئے اندازہ بیکار ہے ۲۱۶
رمضان کیلئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو ۲۱۷
نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں ۲۱۷
چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو ۲۲۰
افادۂ رضویہ ۲۲۰
یوم شک کا روزہ ۲۲۰
مہینہ ۲۹ راور ۳۰ ردن کا ہوتا ہے ۲۲۱
عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ رکے نہیں ہوتے ۲۲۱
افادۂ رضویہ ۲۲۲

۳۔ نفلی روزے ۲۲۴

عاشورہ کا روزہ ۲۲۴
یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ ۲۲۴
ستائیس رجب کا روزہ ۲۲۵
افادۂ رضویہ ۲۲۶
شعبان کے روزے ۲۲۷
عرفہ اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے ۲۲۷

ہر ماہ ایام بیض کے روزے ۲۲۹
شوال کے چھ روزے ۲۳۰
دوشنبہ، چہارشنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ کے روزے ۲۳۰
ہفتہ کا روزہ ۲۳۲
صوم وصال منع ہے ۲۳۳
صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے ۲۳۴
سحری وافطار ۲۳۶
سحری کا آخری وقت ۲۳۶
افادۂ رضویہ ۲۳۶
افطار کا وقت ۲۳۶
افادۂ رضویہ ۲۳۷
افطار میں جلدی مستحب ہے ۲۳۹
کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے ۲۴۰
عام طور پر لوگ جس دن افطار کریں تم بھی کرو ۲۴۱
افطار کرانے کا ثواب ۲۴۲
افطار کی دعائیں ۲۴۴
افادۂ رضویہ ۲۴۶

۸۔ کتاب الحج ۲۴۷

۱۔ حج کی فرضیت واہمیت ۲۴۹

فرضیت حج کا ثبوت ۲۴۹
حج وزیارت اور عمرہ کے فضائل ۲۴۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا ۲۵۵
افادۂ رضویہ ۲۵۵
حج بیت اللہ کی برکت ۲۶۱

حج نفل ۲۶۴
حج بدل ۲۶۴
افادۂ رضویہ ۲۶۴
۲۔ مناسک کی فضیلت ۲۶۵
طواف کی فضیلت ۲۶۵
تلبیہ کے الفاظ ۲۶۵
عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت ۲۶۶
افادۂ رضویہ ۲۶۶
عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا ۲۶۶
۳۔ زیارت روضۂ انور ۲۶۸
زیارت روضۂ انور اور بوسۂ تبرکات ۲۶۸
روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے ۲۶۸
افادۂ رضویہ ۲۶۹
روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پر انوار ہے ۲۷۰
ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے ۲۷۱
روضہ انور کے زائر کیلئے شفاعت واجب ۲۷۱
مسجد نبوی حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے ۱۷۱
افادۂ رضویہ ۲۷۲
حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے ۲۷۲
صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے ۲۷۳
بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ ہے ۲۷۳
افادۂ رضویہ ۲۷۳
۴۔ فضائل مدینہ منورہ ۲۸۱
فضیلت مدینہ ۲۸۱
مدینہ افضل ہے یا مکہ؟ ۲۸۳
مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے ۲۸۴

مدینہ میں سکونت کی فضیلت ۲۸۴
افادۂ رضویہ ۲۸۴
۵۔ فضیلت حرم ۲۸۶
فضیلت کعبہ ۲۸۶
حرمین میں مرنے کی فضیلت ۲۸۶
کعبہ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے ۲۸۷
۹۔ کتاب النکاح ۲۸۹
۱۔ فضیلت نکاح اور احکام ۲۹۱
نکاح حضور کی اہم سنت ہے ۲۹۱
نکاح کی برکت ۲۹۲
افادۂ رضویہ ۳۹۲
تین لوگ دوگنے اجر کے مستحق ہیں ۲۹۳
بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے ۲۹۴
افادۂ رضویہ ۲۹۴
افادۂ رضویہ ۲۹۵
افادۂ رضویہ ۲۹۷
جنت میں دنیوی بیوی ملے گی ۲۹۸
افادۂ رضویہ ۲۹۸
افادۂ رضویہ ۲۹۹
بالغہ کی شادی میں جلدی کرو ۳۰۰
افادۂ رضویہ ۳۰۰
عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے ۳۰۰
افادۂ رضویہ ۳۰۱
کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو ۳۰۱

متعہ حرام ہے ۳۰۲
حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح ۳۰۴
ام المومنین حضرت عائشہ کا نکاح ۳۰۵
لڑکا بالغ ہو جائے تو نکاح کر دو ۳۰۵
افادۂ رضویہ ۳۰۶
حضرت سلیمان علیہ السلام کی ننیانوے یا سو بیویاں تھیں ۳۰۶
۲۔ مہر ۳۰۷
مہر کا بیان ۳۰۷
افادۂ رضویہ ۳۰۷
مہر سیدہ فاطمہ ۳۰۹
افادۂ رضویہ ۳۱۱
۳۔ حسن معاشرت ۳۱۳
عورتوں سے حس سلوک ۳۱۳
افادۂ رضویہ ۳۱۴
عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو ۳۱۴
عورتوں کو نہ ستاؤ ۳۱۵
میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے ۳۱۵
عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے ۳۱۵
دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ۳۱۶
ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا ۳۱۶
۴۔ شوہر کے حقوق ۳۱۷
بیوی پر شوہر کا حق ۳۱۷
افادۂ رضویہ ۳۲۵
افادۂ رضویہ ۳۲۸
افادۂ رضویہ ۳۳۰
افادۂ رضویہ ۳۳۱

افادۂ رضویہ ۳۳۲
افادۂ رضویہ ۳۳۴
شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے ۳۳۴
اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں ۳۳۴
شوہروں کی اطاعت پر اجر عظیم ۳۳۶
شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں ۳۳۷
شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی ۳۳۸
۵۔ نسب و رضاعت ۳۳۹
اچھے نسب والوں میں نکاح کرو ۳۳۹
شریف و رذیل کا ثبوت ۳۴۰
بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی ۳۴۱
افادۂ رضویہ ۳۴۱
افادۂ رضویہ ۳۴۲
نسب بدلنا حرام ۳۴۳
افادۂ رضویہ ۳۴۴
ولد الزنا پر کوئی گناہ نہیں ۳۴۴
حرامی بچہ عموماً بدخصلت ہوتا ہے ۳۴۵
افادۂ رضویہ ۳۴۶
بچہ بستر والے کا اور زانی کیلئے پتھر ۳۴۶
افادۂ رضویہ ۳۴۷
رشتہ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے ۳۴۷
افادۂ رضویہ ۳۴۷
رضاعت سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے ۳۴۸
۶۔ اعلان نکاح ۳۵۰
اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے ۳۵۰
نکاح میں لوگوں کو اطلاع ضرور چاہیئے ۳۵۰

شادی میں گانے کی محفل کا حکم ۳۵۱

افادۂ رضویہ ۳۵۱

افادۂ رضویہ ۳۵۵

شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ۳۵۶

افادۂ رضویہ ۳۵۷

۷۔ مباشرت ۳۵۸

بغیر غسل چند بیویوں کے پاس جاسکتا ہے ۳۵۸

وقت جماع برہنگی صحیح نہیں ہے ۳۵۸

۸۔ نکاح پر عدم قدرت ۳۵۹

صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے ۳۵۹

۱۰۔ کتاب الطلاق ۳۶۱

۱۔ طلاق کی شرعی حیثیت ۳۶۳

مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے ۳۶۳

افادۂ رضویہ ۳۶۳

کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے ۳۶۴

طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے ۳۶۴

زمانۂ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی کوئی حیثیت نہ تھی ۳۶۴

طلاق مغلظہ اور حلالہ کا حکم ۳۶۶

حلالہ کرنے والا ملعون ہے ۳۶۷

افادۂ رضویہ ۳۶۷

طلاق مغلظہ کا حکم ۳۶۷

ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہوں گی ۳۶۸

افادۂ رضویہ ۳۷۰

تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی ۳۷۱

حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے ۳۷۲
بیوی کو بہن کہنے کا حکم ۳۷۶
افادۂ رضویہ ۳۷۶
مفقود الخبر شوہر کا حکم ۳۷۷
افادۂ رضویہ ۳۷۷
۱۱۔ کتاب البیوع ۳۷۹
۱۔ کسب حلال وحرام ۳۸۱
کسب حلال کی فضیلت ۳۸۱
طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ ۳۸۳
تلاش معاش کی فضیلت ۳۸۴
تلاش معاش میں دنیا وآخرت دونوں کو پیش نظر رکھے ۳۸۵
افادۂ رضویہ ۳۸۵
قوت بازو کی کمائی افضل ہے ۳۸۶
کسب حلال ضروری ہے ۳۸۷
ناجائز کمائی ۳۸۸
جس کسب سے روزی ملے اسی کو اختیار کرے ۳۸۹
۲۔ خرید وفروخت ۳۹۰
مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو ۳۹۰
معدوم کی بیع جائز نہیں ۳۹۰
آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے ۳۹۰
بلاضرورت جائداد نہ بیچو ۳۹۱
بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو ۳۹۱
افادۂ رضویہ ۳۹۱
روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے ۳۹۲
افادۂ رضویہ ۳۹۲

۳۔ غبن وغصب وعاریت ۳۹۴
غبن مذموم ہے ۳۹۴
غصب کا وبال ۳۹۴
عاریت کا مال واپس کرے ۳۹۵
۴۔ اجرت ومزارعت ۳۹۶
اجرت ادا کرو ۳۹۶
تعویذ پر اجرت جائز ہے ۳۹۶
افادۂ رضویہ ۳۹۸
کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو ۳۹۸
تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم ۳۹۹
بٹائی پر زراعت کا حکم ۳۹۹
افادۂ رضویہ ۳۹۹
۵۔ قرض وسود ۴۰۱
ہر قرض جس سے منفعت مقصود ہو وہ سود ہے ۴۰۱
سود کی لعنت ۴۰۱
سود کی مذمت ۴۰۲
افادۂ رضویہ ۴۰۲
سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے ۴۰۳
سود اور اس سے بچنے کی صورت ۴۰۸
قرض ادا کی نیت سے لو تا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے ۴۰۹
قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے ۴۱۱
افادۂ رضویہ ۴۱۲
قرض دار کو مہلت دینے پر اجر ۴۱۳
قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق ۴۱۳
افادۂ رضویہ ۴۱۴

۱۲۔ کتاب الأیمان والنذور ۴۱۵

۱۔ قسم وکفارہ ۴۱۷

اچھی چیز کی قسم کھائے تو اس کو توڑنا ضروری ہے ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۷
قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۸
ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۸
نذر اطاعت صحیح و نذر معصیت گناہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۹
نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں مٹتا ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۰
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۰
احباب کو ایذا دینے کی قسم نہ کھاؤ ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۰

۱۳۔ کتاب الحدود والدیات ۴۳۲

۱۔ شراب ۴۲۵

شراب کی حرمت ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۵
شراب اور شرابی کی مذمت ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۷
افادۂ رضویہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۷
شرابی کے سوء خاتمہ کا اندیشہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۷
شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۷
شرابی کو جہنم کا کھولتا پانی ملے گا ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۸
شرابی دخول جنت سے محروم رہے گا ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۹
شراب و جوا حرام ہے ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۹

۲۔ نشہ آور اشیاء ۴۳۰

ہر نشہ والی رقیق چیز حرام ۔۔۔۔۔۔ ۴۳۰

طلا، تاڑی، سیندھی اور نبیذ کے احکام ۴۳۱
افادۂ رضویہ ۴۳۶
افادۂ رضویہ ۴۳۹
نشہ حرام ہے ۴۵۴
نشہ باز کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے ۴۵۴

۳۔ حد شرعی ۴۵۵

حدود قائم کرنے میں احتیاط ۴۵۵
زنا کی حد میں رعایت ۴۵۵

۱۴۔ کتاب الہجرۃ والجہاد ۴۵۹

۱۔ ہجرت ۴۶۱

بہتر ہجرت کیا ہے؟ ۴۶۱
دارالاسلام سے ہجرت نہ کرے ۴۶۱
ہجرت اور نیت کا حکم ۴۶۲

۲۔ جہاد ۴۶۴

جہاد کی فضیلت ۴۶۴
جہاد کی اہمیت ۴۶۴
افادۂ رضویہ ۴۶۴
غزوۂ بدر کا انجام ۴۶۵
قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے ۴۶۶
سفر جہاد پنج شنبہ کو بہتر ہے ۴۶۸
جنگ میں مثلہ نہ کرو ۴۶۸

۱۵۔ کتاب الخلافۃ ۴۶۹

۱۔ خلافت ۴۷۱

امامت وخلافت ۴۷۱
شیخین کی خلافت حضرت مولیٰ علی کے نزدیک حق تھی ۴۷۲
خلیفہ قریشی ہوگا ۴۷۴
افادۂ رضویہ ۴۷۶
افادۂ رضویہ ۴۷۷
اسلام میں بارہ خلفاء ہوں گے ۴۷۸
افادۂ رضویہ ۴۸۹

۲۔ قضاء ۴۸۲

حاکم افضل شخص کو بنایا جائے ۴۸۲
اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کسی کی اطاعت نہیں ۴۸۳
مدعی گواہ لائے ۴۸۳
دعویٰ کو ثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو ۴۸۳

۱۶۔ کتاب الرؤیا ۴۸۷

۱۔ خواب ۴۸۹

حضور لوگوں سے صبح کو خواب ساعت فرماتے ۴۸۹
اچھے خواب کی فضیلت ۴۸۹
برا خواب دیکھنے والا کیا کرے؟ ۴۹۵

۱۷۔ کتاب الاطعمة والاشربة ۴۹۷

۱۔ مقدار طعام ۴۹۹

کھانے کی مسنون مقدار ۴۹۹
زیادہ کھانا مذموم ہے ۴۹۹
افادۂ رضویہ ۵۰۰

۲۔ آداب طعام ۵۰۱

کھانے کے آداب ۵۰۱
افادۂ رضویہ ۵۰۱
کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہئے ۵۰۲
کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو ۵۰۴
غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال ۵۰۵
کافر کے یہاں کھانا جائز ہے ۵۰۷
جمع ہو کر کھانے کی فضیلت ۵۰۸
افادۂ رضویہ ۵۰۹

۳۔ دعوت ۵۱۰

دعوت قبول کرو ۵۱۰
بلا دعوت جانا منع ہے ۵۱۰
افادۂ رضویہ ۵۱۰

۴۔ کھلانے پلانے کی فضیلت ۵۱۲

کھلانا پلانا نہایت اجر کا کام ہے ۵۱۲
افادۂ رضویہ ۵۱۲
پانی پلانے کی فضیلت ۵۱۲
پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں ۵۱۳

کھلانے اور پہنانے کی فضیلت ۵۱۳
کھلانا اور سلام کو رواج دینا گناہوں کا کفارہ ہے ۵۱۴
کھلانا پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہے ۵۱۵
دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے ۵۱۵
فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں ۵۱۶
مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے ۵۱۶
دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت ۵۱۶
ریاکاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے ۵۱۷
افادۂ رضویہ ۵۱۷
پرہیزگار ہی کی دعوت کرو ۵۱۸
کھاتے وقت وہم سے بچو ۵۱۸
۱۸۔ کتاب الاضحیۃ ۵۱۹
۱۔ قربانی ۵۲۱
صاحب نصاب پر قربانی ضروری ہے ۵۲۱
قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے ۵۸۱
حضور نے دو مینڈھوں کی قربانی کی ۵۸۱
قربانی کی دعا ۵۲۲
قربانی کس جانور کی ہو ۵۲۲
گائے کی قربانی سنت ہے ۵۲۳
گائے اور اونٹ میں سات حصے ۵۲۳
چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جاسکتے ہیں ۵۲۴
قربانی کی کھال فروخت نہ کرو ۵۲۵
قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ ۵۲۶
قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کرو ۵۲۶

۱۹۔ کتاب الصید والذبائح ۵۲۹

۱۔ ذبیحہ ۵۳۱

اللہ کے نام پر ذبح کرو ۵۳۱
غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے ۵۳۲
مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے ۵۳۲
افادۂ رضویہ ۵۳۳
مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے ۵۳۳
افادۂ رضویہ ۵۳۳

۲۔ حرام جانور ۵۳۵

مردار کھانا حرام ہے ۵۳۵
زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے ۵۳۵
پالتو گدھے حرام ۵۳۵
کچلی والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں ۵۳۶
حریث نامی مچھلی کا حال ۵۳۶
ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں ۵۳۷

۲۰۔ کتاب الطب والرقی ۵۳۹

۱۔ مرض ودوا ۵۴۱

ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے ۵۴۱
افادۂ رضویہ ۵۴۱
بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفاء ہے ۵۴۱
حرام چیز میں شفا نہیں ۵۴۲
کاہن کی تصدیق حرام ہے ۵۴۲
کاہن کی تصدیق کرنے والی کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول ۵۴۳

فیوضاتُ الرّضویہ
فی
تشریحات الھدایہ

المعروف بہ

شرح ھدایہ

فقہ حنفی کی عظیم معرکہ آرا، کتاب
کی جامع و مستند اردو شرح

مکمل
15
جلدیں

تصنیف
امام ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل الفرغانی

ترجمہ و شرح
علامہ محمد لیاقت علی رضوی

شبیر برادرز
اردو بازار ۔ لاہور

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور فون: 042-37246006
E-mail: shabbirbrother786@gmail.com